



خرید و فروخت کے مسائل کا بیان

پہار شریعت

حصہ یازدہم (11)
(..... مع تسہیل و تخریج.....)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

پیشکش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)

شعبہ تخریج

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

(الصلوة والسلام) علیہ السلام بار مولا اللہ وعلیہ السلام (اصحابہ) با حبیب اللہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	بہار شریعت حصہ یازدہم (11)
مصنف	:	صدر الشریعہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی
ترتیب، تسہیل و تخریج	:	مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی) (شعبہ تخریج)
سن طباعت	:	۷ ربیع الثوث ۱۴۳۰ھ، برطانیق ۰4 اپریل 2009ء
ناشر	:	مکتبۃ المدینۃ فیضانِ مدینۃ محلہ سوداگران پرائی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی
قیمت	:	

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر، کراچی
- مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور
- مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عید گاہ، راولپنڈی
- مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)
- مکتبۃ المدینہ نزد پتیل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ مدینۃ الاولیاء ملتان
- مکتبۃ المدینہ چھوکی گھٹی، حیدر آباد
- مکتبۃ المدینہ چوک شہیداں میر پور کشمیر

E-mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ (تخریج شدہ) کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

یادداشت

(دوران مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجیے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجیے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل علم میں ترقی ہوگی)

[illegible]

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الْصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

۳ اجمالی فہرست
۴ بہار شریعت کو پڑھنے کی سترہ نکتیں
۵ تعارف المَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة
۶ پہلے اسے پڑھ لیجئے (پیش لفظ)
۱۰ ایک نظر ادھر بھی
۱۱ اصطلاحات و اعلام
۲۱ حل لغات
۲۷ تفصیلی فہرست
۲۲۹ مآخذ و مراجع

اجمالی فہرست

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
140	بیع و ثمن میں تصرف کا بیان	1	تمہید کتاب
147	قرض کا بیان	39	خیار شرط کا بیان
158	سود کا بیان	54	خیار رویت کا بیان
172	حقوق کا بیان	65	خیار عیب کا بیان
174	استحقاق کا بیان		بیع فاسد کا بیان اور اس کے
187	بیع سلم کا بیان	85	متعلق حدیثیں
200	اسمعیل کا بیان	113	بیع مکروہ کا بیان
201	بیع کے متفرق مسائل	119	بیع فضولی کا بیان
213	بیع صرف کا بیان	127	اقالہ کا بیان
227	بیع الوفا	131	مراجہ و تولیہ کا بیان

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَقَابَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”عالم بنانے والی کتاب“ کے ۱۷ حروف کی نسبت سے ”بہار شریعت“ کو پڑھنے کی ۱۷ نیتیں

از: شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ
فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ. ترجمہ: ”مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“

(المعجم الكبير للطبراني، الحديث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ (۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

۱. اخلاص کے ساتھ مسائل سکھ کر رضائے الہی عزوجل کا حقدار بنوں گا۔

۲. خیر الوسخ اس کا بلاؤ شواور

۳. قبلہ زو مطالعہ کروں گا۔

۴. اس کے مطالعے کے ذریعے فرض علوم سیکھوں گا۔

۵. عمل کی نیت سے شرعی مسائل سیکھوں گا۔

۶. جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیت کریمہ ﴿فَسَلِّوْا اٰهْلَ الْاٰلِیِّیْنَ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (النحل: ۴۳)

ترجمہ کنزالایمان: ”تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں“ پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گا۔

۷. (اپنے ذاتی فطے پر) عند الضرورت خاص خاص مقامات پر اظہار لائن کروں گا۔

۸. (ذاتی فطے کے) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا۔

۹. جس مسئلے میں دشواری ہوگی اُس کو بار بار پڑھوں گا۔

۱۰. زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا۔

۱۱. جو نہیں جانتے انہیں سکھاؤں گا۔

۱۲. جو علم میں برابر ہوگا اس سے مسائل میں تکرار کروں گا۔

۱۳. یہ پڑھ کر علمائے حق سے نہیں الجھوں گا۔

۱۴. دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

۱۵. (کم از کم ۱۲ عدد یا حسب توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا۔

۱۶. اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب ساری امت کو ایصال کروں گا۔

۱۷. کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو مطلع کروں گا۔



غالب غم مدبر
شیخ و مغفرت
بے حساب
جسٹ افراد
شہ آقا کا پوس

۶ ربیع الثانی ۱۴۲۷ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

المدينة العلمية

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ
الحمد لله على احسنائه وبفضل رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم تملخ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی
تحریک ”دعوت اسلامی“ نیکی کی دعوت، احیائے سنت اور اشاعت علم شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزم مصمم رکھتی ہے،
ان تمام امور کو بحسن خوبی سرانجام دینے کے لئے جمعہ مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس
”المدينة العلمية“ بھی ہے جو دعوت اسلامی کے علماء و مفتیان کرام کثرہم اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے،
جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کتب اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کتب (۲) شعبہ تراجم کتب (۳) شعبہ درسی کتب

(۴) شعبہ اصلاحی کتب (۵) شعبہ تفتیش کتب (۶) شعبہ تخریج

”المدينة العلمية“ کی اولین ترجیح سرکار اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، عظیم المہرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع
رسالت، مجدد دین و ملت، حامی سنت، مافی بدعت، عالم فریخت، مہر طریقت، باعث خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ
القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی گراں مایہ تصانیف کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتیٰ التوسع سہل
اسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں
اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ”دعوت اسلامی“ کی تمام مجالس بشمول ”المدينة العلمية“ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی
عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیور اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیر مکتوب خضر
شہادت، رحمت البقیع میں مدفن اور رحمت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اسے پڑھئے!

پیارے اسلامی بھائیو!

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اس کو گونا گوں ذمہ داریاں سونپی اور ان ذمہ داریوں کو احسن انداز میں نبھانے کے لئے اسے ایک مکمل ضابطہ حیات، دین اسلام عطا فرمایا جس میں عبادات و معاملات سے متعلق تمام احکامات موجود ہیں تاکہ انسان ان احکامات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کے فرمان کو نافذ کر سکے اور ایک ایسا معاشرہ تشکیل پائے جس میں عدل و انصاف کا بول بالا ہو، انسانوں کے درمیان باہمی معاملات قرآن و سنت کی روشنی میں طے ہوں، اور اسی طرح تجارت کے اصول، معاشیات کے قواعد، اسلامی بینکاری کے لئے مضاربت و مشارکت کے طریقے، سرمایہ کاری کے اسلوب، عام کاروباری معاملات، معاشی و معاشرتی زندگی کے لین دین، کسانوں اور تاجروں کی راہنمائی وغیرہ کے احکامات بھی اس دین اسلام میں موجود ہیں تاکہ معاشرے سے ناجائز ذریعوں سے مال کمانے کے طریقے، ظلم و ستم، دھوکہ، جمعوت اور فریب جیسے مہلکات کی بیخ کنی ہو جائے۔

انسان چونکہ معاشرے میں تنہا اپنی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا اسے لازماً دوسروں کے سہارے کی ضرورت پیش آتی ہے ہر فرد کی ضرورت دوسرے فرد سے وابستہ ہے اس طرح باہمی معاملات اور تجارت وغیرہ جیسے امور رونما ہوتے ہیں، چنانچہ اللہ عز و جل اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن و حدیث میں کاروباری لین دین کے راہنما اصول و قوانین تعلیم فرمائے ہیں جن پر عمل کر کے مسلمان دین و دنیا کی سعادتیں حاصل کر سکتا ہے ان اصول و قوانین میں سے چند یہ ہیں۔
ناجائز طریقے سے مال کمانے کی سخت ممانعت کی گئی ہے چنانچہ اللہ عز و جل ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ

(پ ۵، النساء: ۲۹)

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو۔
اسی طرح سود سے منع فرمایا اور اس کا نعم البدل تجارت کو قرار دیا چنانچہ ارشاد فرماتا ہے:

وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا

(پ ۳، البقرة: ۲۷۵)

ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود۔

اسی طرح کاروباری معاملات کو ضبط تحریر میں لانے کا بھی حکم ارشاد فرمایا تاکہ انسان حتی المقدور لڑائی جھگڑوں سے بچ سکے

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَيْتُمْ بِدِينٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُبَ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ

(ب ۳، البقرة: ۲۸۲)

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو جب تم ایک مقرر مدت تک کسی دین کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو اور چاہیے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک ٹھیک لکھے۔

جبکہ کاروباری معاملات شریعت کے بتائے ہوئے اصول و قوانین کے تحت بجالانے والوں کے لیے احادیث مبارکہ میں فضائل اور رحم و کرم کی دعائیں بھی ارشاد فرمائی گئی ہیں چنانچہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان امانت دار، سچا تاجر قیامت کے دن انبیاء و صدیقین و شہداء کے ساتھ ہوگا۔ (جامع الترمذی، الحديث: ۱۲۱۴، ج ۳، ص ۵۰)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو بیچنے، خریدنے اور حق طلبی کرنے میں نرمی (حسن سلوک) کرتا ہے۔

(صحيح البخاري، الحديث: ۲۰۷۶، ج ۲، ص ۱۶)

پیٹھے پیٹھے اسلامی بھائیو:

الحمد للہ عز و جل بہار شریعت حصہ ۱۱ میں انہیں مسائل کی طرف توجہ دلائی گئی ہے خواہ تاجر ہو یا کسان، دکان دار ہو یا گاہک، سینٹھ ہو یا نوکر ہمیں اکثر کاروباری معاملات میں ایک دوسرے سے واسطہ پڑتا ہے جبکہ شریعت اسلامی ہر جگہ ہماری راہنمائی کرتی ہے مثلاً خرید و فروخت کس طرح کی جاتی ہے، ناپ تول کے کیا احکامات ہیں، بین الاقوامی تجارت کس طرح ہوتی ہے، قرض کے کیا احکامات ہیں، سود کی لعنت سے کیسے بچا جائے، ایک اچھے تاجر کی کیا خصوصیات ہونی چاہیے، شرکت و مضاربہ کے کیا اصول ہیں، انسان کن کن چیزوں کا حق دار ہے اور وہ کون سی چیزیں ہیں جن کا ادا کرنا انسان پر لازم ہے اور تجارت کے ناجائز طریقوں سے کس طرح بچا جائے وغیرہ احکامات بہار شریعت حصہ گیارہ میں موجود ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو!

جیسا کہ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوت اسلامی“ کی مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ روزمرہ کے نہایت ضروری اور اہم مسائل کی جامع کتاب ”بہار شریعت“ پر اس کی افادیت و اہمیت اور اسلامی بھائیوں کی آسانی کے پیش نظر تسہیل اور حتی المقدور مکمل تخریج کر کے ابتدائی دس (۱۰) حصے اور سولہواں (۱۶) حصہ ”مکتبۃ المدینہ“ سے شائع کروا کر علماء کرام و عوام سے داد و تحسین حاصل کر چکی ہے۔ الحمد للہ

علی ذلك. اب اس کا گیارواں (11) حصہ پیش خدمت ہے اس میں تقریباً 16 آیات، 115 احادیث اور 789 مسائل کا ذکر ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو عوام و خواص کے لیے نفع بخش بنائے! اور ہمیں اس کے بقیہ تمام حصوں کو بھی مزید بہتر انداز میں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

اس حصہ پر بھی مجلس ”المدينة العلمية“ کے ”شبه تخریج“ کے مدنی علماء نے انتھک کوششیں کی ہیں، جس کا اندازہ ذیل میں دی گئی کام کی تفصیل سے لگایا جاسکتا ہے:

احادیث اور مسائل ٹھہرے کے حوالہ جات کی اصل عربی کتب سے مقدور بھر تخریج کی گئی ہے۔

آیات قرآنیہ کو منقش بریکٹ }، کتابوں کے نام اور دیگر اہم عبارات کو Inverted Commas ” “ سے واضح کیا گیا ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رسم الخط کو حتی الامکان برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی ہے، صفحہ نمبر 10 پر بہار شریعت حصہ گیارہ (11) میں آنے والے مختلف الفاظ کے قدیم و جدید رسم الخط کو آمنے سامنے لکھ دیا گیا ہے۔

جہاں جہاں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ ”صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم“ اور اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ ”عزوجل“ لکھا ہوا نہیں تھا وہاں بریکٹ میں اس انداز میں (عزوجل)، (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

ہر حدیث و مسئلہ نئی سطر سے شروع کرنے کا التزام کیا گیا ہے اور عوام و خواص کی سہولت کے لئے ہر مسئلے پر نمبر لگانے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

پڑھنے والوں کی آسانی کے لئے اس حصہ کے شروع میں حروف جمعی کے اعتبار سے حلق لغت کی ایک فہرست کا اہتمام کیا گیا ہے جسے تیار کرنے کے لئے لغت کی مختلف کتب کا سہارا لیا گیا ہے اور اس بات کو پیش نظر رکھا گیا ہے کہ اگر لفظ کا تعلق براہ راست قرآن پاک سے تھا تو اس کو مختلف تفاسیر کی روشنی میں حل کرنے کی کوشش کی گئی، براہ راست حدیث پاک کے ساتھ تعلق ہونے کی صورت میں حتی الامکان احادیث کی شروحات کو مد نظر رکھا گیا اور فقہ کے ساتھ تعلق کی بنا پر حتی المقدور فقہ کی کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ چند مقامات پر عبارت کی تسہیل (یعنی آسانی) کے لئے مشکل الفاظ کے معانی حاشیے میں لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ صحیح مسئلہ ذہن نشین ہو جائے اور کسی قسم کی الجھن باقی نہ رہے۔ پھر بھی اگر کوئی بات سمجھ نہ آئے تو علماء کرام دامت فیہم سے رابطہ کیجئے۔

اس حصہ میں جہاں جہاں فقہی اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں، ان کو ایک جگہ اکٹھا بیان کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں حتی المقدور کوشش کی گئی ہے کہ اگر اس اصطلاح کی وضاحت مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خود اسی جگہ یا بہار شریعت کے کسی دوسرے مقام

پر کی ہو تو اسی کو حتی المقدور آسان الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے اور اگر کسی اصطلاح کی تعریف بہار شریعت میں نہیں ملی تو دوسری معتبر کتابوں سے عام فہم اور بہ خوالہ اصطلاحات کی وضاحتیں ذکر کر دی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں اس حصہ میں جو مشکل اعلام (مختلف چیزوں کے نام) مذکور ہیں لغت کی مختلف کتب سے تلاش کر کے ان کو بھی آسان انداز میں اصطلاحات کے آخر میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

عمائے کرام سے مشورے کے بعد صفحہ نمبر 21, 35, 86, 89, 153, 201 پر مسائل کی تصحیح، ترجیح، توضیح اور تطبیق کی غرض سے حاشیہ بھی دیا گیا ہے اور اس کے آخر میں علیہ لکھ دیا گیا ہے۔

مصنف کے حواشی وغیرہ کو اسی صفحہ پر نقل کر دیا اور حسب سابق ۱۲ منہ بھی لکھ دیا ہے۔

مکرر پروف ریڈنگ کی گئی ہے، مکتبہ رضویہ آرام باغ، باب المدینہ کراچی کے مطبوعہ نسخہ کو معیار بنا کر مذکورہ خدمات سرانجام دی گئی ہیں، جو درحقیقت ہندوستان سے طبع شدہ قدیم نسخہ کا عکس ہے لیکن صرف اسی پر انحصار نہیں کیا گیا بلکہ دیگر شائع کردہ نسخوں سے بھی مدد لی گئی ہے۔

آخر میں مآخذ و مراجع کی فہرست، مصنفین و مؤلفین کے ناموں، ان کی کن وقات اور مطابع کے ساتھ ذکر کر دی گئی ہے۔

اس کام میں آپ کو جو خوبیاں دکھائی دیں وہ اللہ عزوجل کی عطا، اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر کرم، علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ بالخصوص شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ حالی کے فیض سے ہیں اور جو خامیاں نظر آئیں ان میں یقیناً ہماری کوتاہی کو دخل ہے۔ قارئین خصوصاً علماء کرام دمت یوسفہم سے گزارش ہے کہ اس کتاب کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے بارے میں ہمیں اپنی قیمتی آراء اور تجاویز سے تحریری طور پر مطلع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنی اصلاح کے لئے شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ حالی کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے 3 دن، 12 دن، 30 دن اور 12 ماہ کے لئے عاشقان رسول کے سفر کرنے والے مدنی قافلوں کا مسافر بننے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوت اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ کو دن پچیسویں رات پچیسویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاوالنبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم!

شعبہ تخریج (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

☆.....☆.....☆

ایک نظر ادھر بھی

قدیم الفاظ	مستعملہ جدید الفاظ	قدیم الفاظ	مستعملہ جدید الفاظ
اودھار	ادھار	جھیلی	چنبیلی
اولٹ	الٹ	خریزہ	خرپوزہ
اولن	ان	درم	درہم
اونھیں	انھیں	رجسٹری	رجسٹری
اوس	اس	سپید	سفید
اوسے	اسے	سمجھ وال	سمجھدار
اوگا	اگا	سونار	سٹار
اوگی	اگی	صابون	صابن
اوگے	اگے	طیار	تیار
پورانی	پرانی	کونیں	کنویں
پروں	پڑوں	کواں	کتواں
پروں	پڑوں	مونہ	منہ
پروسیوں	پڑوسیوں	درشہ	ورثا
تریز	ترپوزہ	یوہیں	یونہی

حصہ یازدہم (۱۱) کی اصطلاحات

1	بیع	تجارت خرید و فروخت، اصطلاح شرع میں بیع کے معنی یہ ہیں کہ دو شخصوں کا باہم مال کو مال سے ایک مخصوص صورت کے ساتھ تبادلہ کرنا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۸)
2	بیع کے ارکان	بیع کے ارکان ایجاب و قبول ہیں، مثلاً ایک نے کہا میں نے بیچا (یہ ایجاب ہے) دوسرے نے کہا میں نے خریدا (یہ قبول ہے)۔ اور بغیر کلام کے چیز کا لے لینا اور دے دینا اس کے ارکان ہیں اور یہ ایجاب و قبول کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۸)
3	بیع	جس چیز کو بیچا جائے بیع کہلاتا ہے۔
4	محل بیع	وہ چیز جس پر خرید و فروخت کا حکم لگ سکے۔
5	بائع	سودا بیچنے والے کو بائع کہتے ہیں۔
6	مشتري	خریدنے والے کو مشتری کہتے ہیں۔
7	طرفین	خرید و فروخت میں طرفین سے مراد بائع اور مشتری ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۸)
8	صحیحین	محدثین کی اصطلاح میں صحیحین سے مراد صحیح بخاری و صحیح مسلم ہیں۔
9	قیمت	وہ چیز جس کی معیار کے مطابق بغیر کسی زیادتی اور نقصان کے اس کی قیمت مقرر کی جاتی ہے۔ (رد المحتار، ج ۷، ص ۱۱۷)
10	ثمن	خریدار اور بیچنے والا آپس میں شے کی جو قیمت مقرر کریں اُسے ثمن کہتے ہیں۔ (رد المحتار، ج ۷، ص ۱۱۷)
11	ثمن خلقي	وہ ثمن ہے جو اسی لیے پیدا کیا گیا ہو (کہ لوگ اس سے خرید و فروخت کریں) چاہے اُس میں انسانی صنعت داخل ہو یا نہ ہو جیسے چاندی سونا اور ان کے سکے اور زیورات یہ سب ثمن خلقي میں داخل ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۲۱۳)
12	ثمن غیر خلقي (عرفی)	اس کو ثمن اصطلاحی بھی کہتے ہیں یہ وہ چیزیں ہیں کہ ثمنیت کے لیے مخلوق نہیں ہیں (یعنی حقیقت میں ثمن نہیں) مگر لوگ ان سے ثمن کا کام لیتے ہیں ثمن کی جگہ پر استعمال کرتے ہیں۔ جیسے پیسہ، نوٹ، روپے وغیرہ۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۲۱۳)

13	أُجرت مثل	کسی کام کی وہ اجرت (مزدوری) جو ویسا ہی کام کرنے والے کو دی گئی ہو اس جیسی اجرت دینا اجرت مثل کہلاتی ہے۔ (ماخوذ از رد المحتار، ج ۹، ص ۷۵)
14	مثلی	ہر وہ چیز جس کی مثل بازار میں پائی جائے اس حیثیت سے کہ عام طور پر اس میں ثمن کے لحاظ سے تفاوت نہ سمجھا جاتا ہو۔ (در مختار ج ۹، ص ۳۱۰)
15	قیمی	ہر وہ چیز جس کی مثل بازار میں نہ پائی جائے اور ثمن و قیمت کے لحاظ سے اس میں تفاوت ہو۔ (در مختار ج ۹، ص ۳۱۰، ۳۱۱)
16	مال متھوم	وہ مال جس سے شرعاً نفع اٹھانا جائز ہو اور اسے جمع بھی کیا جاسکتا ہو۔ (رد المحتار، ج ۷، ص ۸)
17	بیع تعاطی	بائع اور مشتری باہم کوئی بات نہیں کرتے مگر دونوں کے فعل ایجاب و قبول کے قائم مقام شمار ہوتے ہیں اس قسم کی بیع کو بیع تعاطی کہتے ہیں۔ مثلاً مشتری کا کوئی چیز لیکر قیمت رکھ دینا اور بائع کا بغیر کچھ کہے قیمت وصول کرنا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۸)
18	بیع مزاہنہ	بیع مزاہنہ یہ ہے کہ درخت پر لگے ہوئے پھل کے بدلے اسی پھل کے درخت کے پنے (اتارے) ہوئے پھل کو بیچ دینا یعنی کھجور کا باغ ہو تو جو کھجوریں درخت میں ہیں اُن کو خشک کھجوروں کے بدلے میں بیچ کرے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۸۶)
19	بیع منابذہ	بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک نے اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دیا اور دوسرے نے اس کی طرف پھینک دیا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۸۷)
20	بیع ملامسہ	بیع ملامسہ یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کا کپڑا چھو دیا اور آلٹ پلٹ کے دیکھا بھی نہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۸۷)
21	بیع باطل	جس صورت میں بیع کا کوئی رکن (ایجاب و قبول) نہ پایا جاتا ہو یا وہ چیز بیع کے قابل ہی نہ ہو وہ بیع باطل ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۸۹)
22	بیع فاسد	اگر رکن بیع (یعنی ایجاب و قبول یا چیز کے لینے دینے میں) یا محل بیع (یعنی وہ چیز جسے بیچ رہے ہیں اس) میں خرابی نہ ہو بلکہ اس کے علاوہ کوئی اور خرابی ہو تو وہ بیع فاسد ہے مثلاً چیز دینے پر قدرت نہ ہو وغیرہ۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۸۹)

23	بیع مکروہ	رکن بیع، محل بیع میں خرابی نہ ہو اور نہ کسی وصف کی وجہ سے شرعاً ممنوع ہو بلکہ شرعاً کسی اور وجہ سے ممنوع ہو جیسے اذان جمعہ کے وقت بیع کرنا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۱۱۶ و ۱۱۷)
24	بیع مقایضہ	اس سے مراد وہ بیع ہے جس میں دونوں طرف عین ہو یعنی تبادلہ غیر نقد کے ساتھ ہو مثلاً غلام کو گھوڑے کے بدلے میں بیچنا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۱۸۷ و ۱۸۸)
25	بیع عینہ	اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے مثلاً دس روپے قرض مانگے اُس نے کہا میں قرض نہیں دوں گا البتہ یہ کر سکتا ہوں کہ یہ چیز تمہارے ہاتھ بارہ روپے میں بیچتا ہوں اگر تم چاہو خرید لو اسے بازار میں دس روپے کو بیچ دینا تمہیں دس روپے مل جائیں گے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۱۷۲)
26	بیع سلم	وہ بیع جس کی قیمت فوراً ادا کرنا ضروری ہو اور بیع (چیز) کو بعد میں خریدار کے حوالے کرنا بیچنے والے پر لازم ہو۔ اس کے جائز ہونے کے لیے کچھ شرائط ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۱۸۸)
27	بیع صرف	بیع صرف سے مراد ثمن کو ثمن کے ساتھ بیچنا، ثمن سے مراد عام ہے کہ وہ ثمن خلقی ہو جیسے چاندی سونا اور ان کے سکے اور زیورات یہ سب ثمن خلقی میں داخل ہیں یا غیر ثمن خلقی ہو جس کو ثمن اصطلاحی بھی کہتے ہیں جیسے پیسہ، نوٹ وغیرہ۔ (در مختار، ج ۷، ص ۵۵۲، بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۲۱۳)
28	بیع تلجیحہ	بیع تلجیحہ یہ ہے کہ دو شخص اور لوگوں کے سامنے بظاہر کسی چیز کو بیچنا خریدنا چاہتے ہیں مگر اُن کا ارادہ اس چیز کے بیچنے خریدنے کا نہیں ہے اس کی ضرورت یوں پیش آتی ہے کہ جانتا ہے فلاں شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ چیز میری ہے تو زبردستی چھین لے گا میں اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۲۲۵ و ۲۲۶)
29	بیع الوفا	حقیقت میں یہ رہن ہے اس کی صورت یہ ہے اس طور پر بیع کی جائے کہ بالبع (بیچنے والا) جب ثمن مشتری (خریدار) کو واپس دے گا تو مشتری بیع کو واپس کر دے گا۔ (مزید وضاحت بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۲۲۷)
30	بیعانہ	بیعانہ یہ ہے کہ خریدار قیمت کا کچھ حصہ ادا کرے اور وعدہ کرے کہ وہ بقیہ رقم ادا نہ کر سکے یا خریدنا نہ چاہے تو اس کی یہ رقم بیچنے والے کی (یعنی ضبط) ہو جائے گی۔ (ماخوذ از سنن ابی داؤد، ج ۳، ص ۳۹۲)
31	مرابحہ	کوئی چیز خریدی اور اس پر کچھ اخراجات کیے پھر قیمت اور اخراجات بتا کر کچھ نفع لے کر اس کو فروخت کر دینا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۱۳۱)

32	تولیہ	چیز کی قیمت اور اخراجات ملا کر جو قیمت بنے اتنی ہی قیمت کی بیچ دینا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۱۳۲)
33	عیب	عیب وہ ہے جس سے تاجروں کی نظر میں چیز کی قیمت کم ہو جائے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۶۶)
34	خیار عیب	بیچنے والا عیب بیان کئے بغیر چیز بیچے یا خریدار عیب بیان کیے بغیر ٹمن (قیمت) دے اور عیب ظاہر ہونے کے بعد چیز کے واپس کرنے کے اختیار کو خیار عیب کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۶۶)
35	خیار ردیت	مشتری (خریدار) کا بائع (بیچنے والے) سے کوئی چیز دیکھے بغیر خریدنا اور دیکھنے کے بعد اس چیز کے پسند نہ آنے پر بیع کے فسخ (ختم) کرنے کے اختیار کو خیار ردیت کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۵۴)
36	خیار شرط	بائع اور مشتری کا خرید و فروخت کے وقت یہ شرط کر دینا کہ اگر منظور نہ ہوا تو بیع باقی نہ رہے گی اسے خیار شرط کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۳۹)
37	غبن فاحش	سخت قسم کی خیانت یعنی ایسی قیمت سے خرید و فروخت کرنا جو قیمت لگانے والوں کے اندازہ سے باہر ہو مثلاً کوئی چیز دس روپے میں خریدی لیکن اس کی قیمت چھ سات روپے لگائی جاتی ہے تو یہ غبن فاحش ہے۔ (ماخوذ از رد المحتار، ج ۷، ص ۳۷۶)
38	غبن سیر	ایسی قیمت سے خرید و فروخت کرنا جو قیمت لگانے والوں کے اندازہ سے باہر نہ ہو مثلاً کوئی چیز دس روپے میں خریدی، کوئی شخص اس کی قیمت آٹھ یا نو یا دس روپے لگاتا ہے تو یہ غبن سیر ہے۔ (ماخوذ از رد المحتار، ج ۷، ص ۳۷۶)
39	اقالہ	دو شخصوں کے مابین جو سودا ہوا اس کے ختم کر دینے کو اقالہ کہتے ہیں۔ اقالہ میں دوسرے کا قبول کرنا ضروری ہے تب ایک شخص اقالہ نہیں کر سکتا ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۱۲۷)
40	نجش	نجش یہ ہے کہ کوئی شخص چیز کی قیمت بڑھائے اور خود خریدنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ دوسرے گاہک کو رغبت پیدا ہو اور قیمت سے زیادہ دے کر خرید لے اور یہ حقیقت خریدار کو دھوکا دینا ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۱۱۶)
41	کفیل	وہ شخص جو دوسرے کے مطالبے کی ذمہ داری اپنے ذمہ لے لیتا ہے مثلاً ایک شخص پر کسی کے ۴۰۰ روپے قرض ہے اور مقروض کی طرف سے جس شخص نے قرض ادا کرنے کی ذمہ داری قبول کی کفیل (ضامن) کہلاتا ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۱)

42	فضولی	وہ شخص جو دوسرے کے حق میں اس کی اجازت کے بغیر عمل دخل کرے جیسے زید عمرو کے لیے اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز خریدے۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۱ ص ۱۱۹)
43	وکیل بالبیع	وہ وکیل جسے اس کے موکل نے کسی چیز کے بیچنے کا وکیل کیا ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۱ ص ۱۳۰)
44	وکیل بالشراء	وہ وکیل جسے اس کے موکل نے کسی چیز کے خریدنے کا وکیل کیا ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۱ ص ۱۳۰)
45	ہبہ	تحفہ، کسی کو عوض کے بغیر کسی چیز کا مالک بنادینا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۲ ص ۶۴)
46	ودیعت	جو مال کسی کے پاس حفاظت کے لیے رکھا جائے اسے ودیعت اور امانت کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۲ ص ۲۹)
47	عاریت	کسی شخص کو اپنی کوئی چیز اجرت کے بغیر استعمال کے لیے دینا مثلاً لکھنے کے لئے قلم دینا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۲ ص ۵۱)
48	رہن	اصطلاح شرع میں دوسرے کے مال کو اپنے حق میں (اپنے پاس) اس لیے روکنا کہ اس کے ذریعہ سے اپنے حق کو کھلایا جائے وصول کرنا ممکن ہو، اردو زبان میں گروی رکھنا بولتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱ ص ۳۱)
49	راہن	جو شخص اپنی چیز کسی کے پاس گروی رکھتا ہے راہن کہلاتا ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱ ص ۳۱)
50	مرقہن	جس کے پاس چیز رہن رکھی گئی ہے اُس کو مرقہن کہتے ہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۱ ص ۳۱)
51	مرافق	اس سے مراد وہ اشیاء ہیں جو بیع (خریدی ہوئی چیز) کے تابع ہوتی ہیں جیسے جوتے کے ساتھ تسمہ۔ (ماخوذ از رد المحتار ج ۷ ص ۷۵)
52	دار الحرب	وہ ملک جہاں کبھی سلطنت اسلامی نہ ہوئی یا ہوئی اور پھر ایسی غیر قوم کا تسلط ہو گیا جس نے شعائر اسلام مثل جمعہ وعیدین واذان و اقامت وجماعت یک لکھت (فوراً) اٹھا دیئے اور شعائر کفر جاری کر دیئے، اور کوئی شخص امان اول پر باقی نہ رہے اور وہ جگہ چاروں طرف سے دارالاسلام میں گھری ہوئی نہیں تو وہ دارالحرب ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱۶ ص ۳۱۶ و ج ۱ ص ۳۶۷)
53	دارالاسلام	وہ ملک ہے کہ فی الحال اس میں اسلامی سلطنت ہو یا اب نہیں تو پہلے تھی اور غیر مسلم بادشاہ نے اس میں شعائر اسلام مثل جمعہ وعیدین واذان و اقامت وجماعت باقی رکھے ہوں تو وہ دارالاسلام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۳۶۷)

54	غلام ماذون	ایہ غلام جسے آقا (مالک) نے تجارت کی عام اجازت دی ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۱۳۰)
55	مکاتب	ایہ غلام جسے مالک نے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہا ہو کہ اتنا مال ادا کروے تو تو آزاد ہے اور غلام نے سے قبول کر لیا ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۱)
56	مکاتبہ	ایسی لونڈی جسے مالک نے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہا ہو کہ اتنا مال ادا کروے تو تو آزاد ہے اور لونڈی نے اسے قبول کر لیا ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۱)
57	بدل کتابت	مکاتب (غلام) اپنی آزادی کے لیے مالک کی طرف سے مقرر شدہ جو مال ادا کرتا ہے اسے بدل کتابت کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۱)
58	ام ولد	وہ لونڈی جس کے ہاں مالک سے بچہ پیدا ہوا اور مالک نے اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۱)
59	مدبر	وہ غلام جسے مالک یہ کہہ دے کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے یا ایسے الفاظ کہے ہوں جن سے مالک کے مرنے کے بعد اس کا آزاد ہونا ثابت ہوتا ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۸)
60	زمی	اس کافر کو کہتے ہیں جس کے جان و مال کی حفاظت کا بادشاہ اسلام نے جزیہ کے بدلے ذمہ لیا ہو۔ (فتاویٰ فیض الرسول، ج ۱، ص ۵۰۱)
61	مستامن	وہ شخص ہے جو دوسرے ملک میں امان لیکر گیا یعنی حربی دارالاسلام میں یا مسلمان دارالکفر میں امان لیکر گیا تو مستامن ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۶۱)
62	ہکر	کنواری، بکر وہ عورت ہے جس سے نکاح کے ساتھ وطی نہ کی گئی ہو اگرچہ زنا سے یا کسی اور وجہ سے بکارت زائل ہو گئی ہو تب بھی کنواری ہی کہلائے گی۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۵۰)
63	ہیب	جو عورت کنواری نہ ہو اسے ہیب کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۵۰)
64	کفو	کفو کا معنی یہ ہے کہ مرد، عورت سے نسب وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح عورت کے اولیا (ورثا) کے لیے باعث ننگ و عار (شرمندگی) ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۵۳)
65	خلع	عورت کا اپنے آپ کو مال کے بدلے میں نکاح سے آزاد کرانا خلع کہلاتا ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۸۸)
66	بدل خلع	عورت جو مال خلع کے بدلے میں دیتی ہے اسے بدل خلع کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۸۸)

67	وقف	کسی شے (چیز) کو اپنی ملک سے خارج کر کے خالص اللہ عزوجل کی ملک کر دینا اس طرح کہ اُس کا نفع بندگانِ خدا میں سے جس کو چاہے ملتا رہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۰، ص ۵۷)
68	شرکت مفاوضہ	شرکتِ مفاوضہ یہ ہے کہ دو شخص باہم یہ کہیں کہ ہم نے شرکت کی اور ہم کو اختیار ہے کہ ایک جگہ خرید و فروخت کریں یا الگ الگ، نقد بچیں یا ادھار اور ہر ایک اپنی رائے سے عمل کرے گا اور جو کچھ نقصان ہوگا اُس میں دونوں برابر کے شریک ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۰، ص ۲۵)
69	مضاربت	مضاربت یہ ہے کہ سرمایہ دار کسی شخص کو اپنا مال تجارت کی غرض سے دے تاکہ نفع میں مقررہ تناسب کے مطابق دونوں شریک ہوں اس طرح مضاربت میں ایک فریق کی طرف سے مال اور دوسرے فریق کی طرف سے عمل اور محنت پائی جاتی ہے۔ (در مختار، ج ۸، ص ۴۹۷)
70	استصناع	کارِ نیکر کو فرمائش دے کر چیز بنوائی جاتی ہے اسے استصناع کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۲۰۰)
71	مزارعہ	کسی کو اپنی زمین اس طور پر کاشت کے لیے دینا کہ جو کچھ پیداوار ہوگی دونوں میں مثلاً نصف نصف یا ایک تہائی دو تہائیاں تقسیم ہو جائے گی اس کو مزارعت کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۵، ص ۹۴)
72	تحکیم	تحکیم کے معنی حکم بنانا یعنی فریقین اپنے معاملہ میں کسی کو اس لیے مقرر کریں کہ وہ فیصلہ کرے اور نزاع کو دور کر دے اسی کو بیخ اور ثالث بھی کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۲، ص ۲۲)
73	مستور الحال	وہ شخص ہے جس کی عدالت اور فسق (نیک بد ہونا) لوگوں پر ظاہر نہ ہو۔ (المعریفات للبحر جانی، ص ۱۳۸)
74	مُحدِودنی القذف	وہ مرد یا عورت جو کسی پاکدامن پر زنا کی تہمت لگائے اور پھر اسے ثابت نہ کر سکے تو اس پر حد (شرعی سزا) ہے اسے حد لگنے کے بعد مُحدِودنی القذف کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۱۲)
75	اکراہ	اس سے مراد اکراہ شرعی ہے کہ کوئی شخص کسی کو صحیح دھمکی دے کہ اگر تو فلاں کام نہ کرے گا تو میں تجھے مار ڈالوں گا یا ہاتھ پاؤں تو زردوں گا یا ناک، کان وغیرہ کوئی عضو کاٹ ڈالوں گا یا سخت مار ماروں گا اور وہ یہ سمجھتا ہو کہ یہ کہنے والا جو کچھ کہتا ہے کرے گا، تو یہ اکراہ شرعی ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۵، ص ۴)

76	قتل عمد	کسی دھاردار آلے سے قصداً قتل کرنا قتل عمد کہلاتا ہے مثلاً چھری، خنجر، تیر، نیزہ وغیرہ سے کسی کو قصداً قتل کرنا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۸، ص ۱۵)
77	نذر شرعی	نذر اصطلاح شرع میں وہ عبادت مقصودہ ہے جو جنس واجب سے ہو اور وہ خود بندہ پر واجب نہ ہو، مگر بندہ نے اپنے قول سے اسے اپنے ذمہ واجب کر لیا ہو مثلاً قسم کھائی میرا یہ کام ہو جائے تو دس رکعت نفل ادا کروں گا۔ (ماخوذ از فتاویٰ امجدیہ، حصہ ۲، ص ۳۰۹-۳۱۲)
78	نذر لغوی (عرفی)	اولیاء اللہ کے نام کی جو نذر مانی جاتی ہے اسے نذر لغوی کہتے ہیں اس کا معنی نذرانہ ہے جیسے کہ کوئی اپنے استاد سے کہے کہ یہ آپ کی نذر ہے یہ بالکل جائز ہے یہ بندوں کی ہو سکتی ہے مگر اس کا پورا کرنا شرعاً واجب نہیں مثلاً گیارہویں شریف کی نذر اور فاتحہ بزرگان دین وغیرہ۔ (ماخوذ از جہا الحق، ص ۳۱۴)
79	وصیت	بطور احسان کسی کو اپنے مرنے کے بعد اپنے مال یا منفعت کا مالک بنادینا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۹، ص ۸)
80	وصی	وہ شخص جس کو موصی (وصیت کرنے والا) اپنی وصیت پوری کرنے کے لئے مقرر کرے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۹، ص ۵۵)
81	موصی	وصیت کرنے والا یعنی جو کسی شخص کو اپنی وصیت پوری کرنے کے لئے مقرر کرے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۹، ص ۵۵)
82	شفعہ	غیر منقول (جو دوسری جگہ منتقل نہ ہو سکے اس) جائیداد کو کسی شخص نے جتنے میں خریدا اتنے ہی میں اس جائیداد کے مالک ہونے کا حق (مثلاً ہمسایہ ہونے کی وجہ سے) جو دوسرے شخص کو حاصل ہو جاتا ہے اس کو شفیعہ کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۵، ص ۴۷)
83	اجارہ	کسی شے کے نفع کا عوض کے مقابل کسی شخص کو مالک کر دینا اجارہ ہے مثلاً کرائے پر مکان دینا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۴، ص ۹۹)
84	غصب	کسی دوسرے شخص کے مال پر زبردستی ناجائز قبضہ کرنا غصب کہلاتا ہے۔ (ماخوذ از تعریفات للبحر جانی، ص ۱۱۵)
85	غاصب	کسی دوسرے شخص کے مال پر زبردستی ناجائز قبضہ کرنے والے شخص کو غاصب کہتے ہیں۔

اعلام

1	غائبہ	مدینہ منورہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔
2	گسم	ایک قسم کا پھول جس کے بھگونے سے سرخ رنگ لگتا ہے اور کپڑے رنگے جاتے ہیں۔
3	نیاریے	نیاریا کی جمع سنار کی ڈکان کے کوڑا کرکٹ سے سونے، چاندی کے ذرے نکالنے والے۔
4	آلسی	چھوٹے چھوٹے نازک پتیوں والا ایک پودا اور اس کے بیج جن سے تیل نکال جاتا ہے۔
5	سلوتری	گھوڑوں کا علاج کرنے والا، جانوروں کا ڈاکٹر۔
6	گولی	مٹی کا بڑا برتن جس میں غلہ وغیرہ رکھا جاتا ہے۔
7	نکل	ایک قسم کی سفید دھات۔
8	جوبی	تمہیلی جیسے خوشبودار پھول جو اس سے ذرا چھوٹے ہوتے ہیں۔
9	شیشم	ایک درخت جس کی لکڑی نہایت وزنی اور مضبوط ہوتی ہے۔
10	کانسہ	ایک قسم کی مرکب دھات جو تانبے اور رنگ کی آمیزش سے بنتی ہے اور اس سے برتن بھی بنائے جاتے ہیں۔
11	برص	سفید کوڑھ، فساد خون کی ایک بیماری جس کی وجہ سے جسم پر دھبے پڑ جاتے ہیں۔
12	جذام	کوڑھ، فساد خون کی ایک موذی بیماری۔
13	کیکڑا	ایک آبی کیڑا جو بچھو کے مشابہ ہوتا ہے۔
14	چھوند	ایک قسم کا چوبہا جو رات کے وقت لگتا ہے۔
15	گھونس	چوہے کی طرح کا ایک جانور جو چوہے سے ذرا بڑا ہوتا ہے۔
16	گوہ	ایک ریٹکنے والا جانور جو چھپکلی کے مشابہ ہوتا ہے۔
17	بہری	ایک شکاری پرندہ۔

18	مرغابی	ایک آبی پرندہ۔
19	رتوند	شب کوری، آنکھ کی ایک بیماری جس کے سبب رات کو دکھائی نہیں دیتا۔
20	سرج	باریک روئی کے سوت کی بناوٹ کا کپڑا۔
21	چکن	وہ کپڑا جس پر کشیدہ کاری کا کام کیا ہوتا ہے۔
22	چھینٹ	ایک قسم کا تیل بوٹے دار کپڑا، رنگین چھپا ہوا کپڑا۔
23	نُری	ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔
24	کشیرہ	وادئ کشیر کا تیار کردہ گرم کپڑا۔
25	گلبدن	ایک قسم کا دھاری دار اور پھول دار ریشمی اور سوتی کپڑا۔
26	مارکین	امریکہ کا بنا ہوا ایسا موٹا کپڑا جس کا عرض بڑا ہوتا ہے۔
27	ملل	ایک قسم کا باریک سوتی کپڑا۔
28	گوٹا	سونے، چاندی اور ریشم کے تاروں سے بنا ہوا فیتا یا زری کی تیار کی ہوئی گوٹ، یا کٹاری جو عموماً عورتوں کے لباس پر زینت کے لیے ٹانگی جاتی ہے۔
29	لٹھا	ایک قسم کا سوتی کپڑا۔
30	لچکا	سونے اور چاندی کے تاروں کا بافتہ یعنی بُنائی۔
31	کبرون	ایک قسم کا موٹا کپڑا۔
32	بافتہ	ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔

حصہ یازدہم (۱۱) کے حل لغات

۱

ادراک	سمجھنا	احتیاج	حاجت، ضرورت
اہل بصیرت	اپنے فتن میں زیادہ آگاہی رکھنے والے لوگ	امتیاز	فرق
اصناف	صنف کی جمع جنس، قسم	اوپلے	جلانے کے لیے گوبر کے سکھائے ہوئے ٹکڑے
اشتبہ	شک و شبہ	ایفا کرنا	پورا کرنا
اُبرا	دوہرے کپڑے کی اوپر والی تہ	استر	دوہرے کپڑے کی نیچی تہ
اُمم سابقہ	گزشتہ امتیں، پہلی امتیں، قومیں	انتساب	منسوب
اسقاط	ساقط کرنا، برقرار نہ رکھنا	احکام	غلط روکنا، ذخیرہ اندوزی کرنا
انضباط	پیوستگی	ایرا	معاف کرنا،

آ

آفت سماوی	قدرتی آفت، جلنا، ڈوبنا وغیرہ	آزہتی	کمیشن لیکر مال بیچنے والا
آٹھل	دوپٹے کا سرا، دامن کا کنارہ	آڑ	رکاوٹ، پردہ

ب

بیع بات	قطعی، یقینی تجارت	باقلا	لوبیا
بد تکلف	مشقت کے بغیر	بالع	بیچنے والا
بیع و شراء	خرید و فروخت	بوہرا	پاگل، مجنون
بلا میعاد	مدت مقررہ کے بغیر	بچھونے	بستر
بیع نامہ	جائیداد فروخت کرنے کا تحریر نامہ	بندش	بناوٹ، گرہ، گانٹھ

بھنائے جائیں	چھینچ کروائے جائیں	پیش	مہنگا، زیادہ
بھینگا ہونا	آنکھوں کا ٹیڑھا پن جس سے صحیح نظر نہیں آتا۔		

پ

پونڈ	سولہ اونس یا آدھا کلو کے برابر وزن	پرکھے ہوئے	شناخت کئے ہوئے
پٹھے	جانور کی دُم کے اوپر والا حصہ	پرت	اوپر کا حصہ
پیر	کھلیان، اناج صاف کرنے کی جگہ	پوت	شیشے یا کانچ کے دانے، موتی
پتر	پتے چوڑے کٹڑے	پیڑ	درخت
پالان	وہ کپڑا جو گدھے کی پشت پر ڈالا جاتا ہے	پھیر لے	واپس کر لے
پکھا	وہ لمبی رسی جو گلے سے جدا ہونے یا بٹک جانے والے جانور کے پچھلے پاؤں میں باندھ کر چرنے کو چھوڑا جاتا ہے		

ت

تشنہ	ادھورا، نامکمل	تلف	ضائع
ترمیم	تغیر و تبدیلی	تفاوت	فرق
تلخ	کڑوا، سخت	تذرع	احسان، بخشش، بھلائی
تملیک	مالک بنانا	تخمینہ	اندازہ
تملگ	مالک بننا	تغیر	تبدیلی
تطبیق	مطابقت	تخیل	تصور، قیاس
تمسخر کرنا	ہنسی مذاق کرنا	تحکیم	کسی سے فیصلہ کروانا
تخلیہ	بیچنے والے کا بیع کو اپنی ملکیت سے نکال کر خریدار کو حوالہ کرنے پر قدرت دینا تخلیہ کہلاتا ہے۔		

ث

ثمن	جو قیمت بائع اور مشتری آپس میں مقرر کر دیں	ثبوت ملک	ملکیت کا پایا جانا
-----	--	----------	--------------------

ج

جودت	خوبی، عمدگی	جنجال	مصیبت، آفت، بوجھ
------	-------------	-------	------------------

چ

چٹائی	اینٹ یا پتھر سے دیوار اٹھانا	چاندی کا ڈھیلا	چاندی کا کلڑا
-------	------------------------------	----------------	---------------

خ

خازن	خزانی	خائب و خاسر	محروم اور نقصان اٹھانے والا
خسب	گھٹیا	خسارہ	نقصان

د

دائن	قرض خواہ، قرض دینے والا	ذین	قرض
دنبہ کی چکی	دبے کی چوڑی ڈم	دلال	کمیشن لیکر مال بیچنے والا
دام	قیمت	درکار	ضرورت، حاجت
دست بدست	ہاتھوں ہاتھ یعنی نقد	دست گرواں	قرض
دیندار	نیک آدمی	دیندار	مقروض

ذ

ذی وجاہت	صاحب مرتبہ، معزز	ذی الید	جس کے قبضہ میں کوئی چیز ہو
----------	------------------	---------	----------------------------

ر

رموں	رم کی جمع کاغذ کے بیس دستوں کے کئی جٹل	راہن	راہن، گروی رکھنے والا
ریزگاری	دھات کے بنے ہوئے سکے جیسے انٹنی، چونی، روپیہ وغیرہ کا سکہ		

ز

زری	سونے کے تار	زن و شو	میاں بیوی
-----	-------------	---------	-----------

س

ساحت	حسن سلوک، درگزر	سکونت	رہائش
سعی	کوشش	سہام	حصے
سلوتری	گھوڑوں کا علاج کرنے والا	ستو	بجئے ہوئے اناج کا آٹا

ص

صراحتہ	واضح طور پر	صرفہ	خرچہ
صراف	نہ، سونے کا کام کرنے والے	صنعت	کارگیری

غ

غیبت	غیر موجودگی	غصب	نا جائز قبضہ کرنا
غسالہ	دھوون، جبرک پانی	غاصب	نا جائز قبضہ کرنے والا

ف

فہمائش	فہمت	فرپہ	موٹا
--------	------	------	------

ق

قرضدار	مقرض	قرض خواہ	قرض دینے والا
قربت	رشتہ داری	قصد	ارادہ
قضائے قاضی	قاضی کا فیصلہ	قبل قبضہ	قبضہ کرنے سے پہلے

قابل انتفاع	نفع اٹھانے کے قابل	قابل قسمت	تقسیم ہونے والا
-------------	--------------------	-----------	-----------------

ک

کب	کماٹی	کاٹھی	گھوڑے کے چمڑے کی زین
کھرے دام	وہ روپے پیسے جن میں کھوٹ نہ ہو	کنیز	لوٹڈی
کوراکپڑا	نیا کپڑا جو ابھی استعمال میں نہ لایا گیا ہو	کہنگل	پلستر
کیلی	وہ چیزیں جو ماپ کر بیچی جاتی ہیں		
گہرا ہونا	وہ شخص جس کی پیٹھ جھک گئی ہو	کوچہ نافذہ	کھلی گلی یعنی عام راستہ
کھوئے	جوش دے کر خشک کیا ہوا دودھ	کوچہ سر بستہ	بند گلی
کنکھنا	بہت زیادہ کاٹنے والا، پاگل	کوڑی	ایک قسم کا چھوٹا سکہ

گ

گندہ دہنی	منہ کی بدبو	گراں	مہنگا
گنی	سونے کا ایک انگریزی سکہ	گھاٹ	چشمہ، پانی نکلنے کی جگہ

م

مقدور المسلم	چیز کا دوسرے کو حوالہ کئے جاسکتا	متاع	ساز و سامان
منہدم ہو جانا	گر جانا	مہار	شہد کی کھیلوں کا چھتا
محازات	آس پاس، برابر کی حدود	متکفل	کفالت کرنے والا
مصحف شریف	قرآن مجید	مبادلہ	باہم تبدیلی
مسرت	خوشی	مخفی	پوشیدہ
موزون	وزن کے ساتھ بکتے والی چیزیں	مضر	نقصان دہ

کلیل	ناپ، ناپ کے ساتھ بکنے والی چیزیں	مقید	قید، گرفتار
مستول	جہاز یا کشتی کا ستون	منجن	دانت صاف کرنے والا پاؤڈر
مرافق	زمین یا مکان سے متعلق تمام تابع چیزیں	منشی	محرر، لکھنے والا
مرور	گزرنا	مستاجر	أجرت پر کام لینے والا، ٹھیکدار
مٹانہ	جسم کے اندر پیشاب کی تھیلی	مصالحات	آپس صلح
مقرض	قرض دینے والا	مستقرض	قرض لینے والا
مدیون	مقرض	مبیع	وہ چیز جو بیچی گئی
مدی	دعویٰ کرنے والا	مدعی علیہ	جس پر دعویٰ کیا جائے
مجیز	اجازت دینے والا	معقود علیہ	جس چیز کا سودا کیا جائے
متفرد	اکیلا، تنہا	مصارف	اخراجات
مستغرق	ڈوبا ہوا، گھیرا ہوا	مخرادیکر	منہا کر کے، کٹوتی کر کے
مولیٰ	آقا، مالک	مٹھے	سوکھے ہوئے بڑے انگور
منصوصات	وہ چیزیں جن کے کیلی یا وزنی ہونے پر نص وارد ہے		

ن

نام آوری	شہرت	نحوت	برے اثر
نقب لگانا	چوری کی غرض سے دیوار میں سوراخ کرنا کسی واردات کے لیے چھپ کر بیٹھ جانا۔		

تفصیلی فہرست

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
	تمہید کتاب	1	جہاں مختلف قسم کے سکے چلتے ہوں وہاں کون سا سکہ
20	نا جائز طور پر مال حاصل کرنے کی ممانعت	2	مراد ہوگا
21	کسب حلال کے فضائل	2	ماپ اور تول اور تخمینہ سے بیع
23	تجارت کی خوبیاں اور برائیاں	4	جو مقدار بتائی ہے اس سے کم یا زیادہ نکل
24	تجارت میں جھوٹ بولنے اور جھوٹی قسم کھانے کی ممانعت	6	کیا چیز بیع میں جہا داخل ہوتی ہے؟
	تجارت میں انہماک اور یاد خدا سے غفلت	7	زمین خریدی جس میں زراعت ہے یا درخت خریدا
27	بازار میں داخل ہوتے وقت کی دعا	7	جس میں پھل ہیں
27	خرید و فروخت میں نرمی چاہیے	8	درخت خریدا اس کو کس طرح کاٹا جائے
	بیع کی تعریف اور اس کے ارکان	8	درخت کاٹنے کے بعد پھر جڑیں شاخیں نکلیں یہ کس
27	بیع کے شرائط	9	کی ہیں
28	بیع کا حکم	10	درخت کی بیع میں زمین داخل ہے یا نہیں
28	بیع بزل و بیع مکمرہ	10	زراعت بیع دی یہ کب کاٹی جائے گی
28	ایجاب و قبول	11	زمین بیع کی تو درخت وغیرہ بیع میں داخل ہیں یا نہیں
29	بیع کے الفاظ	11	چھوٹا سا درخت خریدا تھا وہ بڑا ہو گیا
29	ثمن بدل کر دوا ایجاب کیے	13	زمین ایک شخص کی ہے درخت دوسرے کے
29	ایجاب و قبول کی مجلس	14	پھل اور بہار کی بیع
	خیار قبول	14	نئے پھل پیدا ہو گئے یا پھلوں کی مقدار میں اضافہ ہوگا
30	بیع تعاطی	16	اس کے جواز کا حیلہ
30	مبیع و ثمن	17	بیع میں استثنا ہو سکتا ہے یا نہیں
31	ثمن کا حال و مؤجل ہونا	19	حاصل کا ثمن اس عقد میں ہو سکتا ہے کہ کس میں نہیں

37	بائع سے کہہ دیا کہ لے جاؤ گا اور بیع ہلاک ہوگئی	31	ناپنے، تولنے، پرکھنے کی اجرت کس کے ذمہ ہے
	تیسرے کے یہاں چیز رکھوادی کہ دام دے کر لے	32	دلالی کس کے ذمہ ہے
37	جائیگا اور ضائع ہوگئی	32	بیع اور شمن پر قبضہ اور پہلے کس پر قبضہ ہو
37	مشتري نے بیع ہلاک کردی یا عیب دار کردی	32	قبضہ سے پہلے بیع ہلاک ہوگئی
	بائع نے مشتري کے حکم سے ہبہ کیا یا اجارہ پر دیا یا کوئی	33	دو چیزیں ایک عقد میں خریدیں ان پر قبضہ
38	اور تصرف کیا		بعد بیع ادائے شمن کی مدت مقرر کی اس کا قبضہ اور بلا اجازت
38	مشتري نے بغیر اجازت بائع قبضہ کر لیا	33	بائع مشتري کا قبضہ
38	بیع سے پہلے ہی وہ چیز مشتري کے قبضہ میں تھی	33	قبل قبضہ مشتري کا تصرف
	قبضہ امانت و قبضہ ضمان میں ایک دوسرے کے قائم	34	امانت و رہن و عاریت سے قبضہ ہوگا یا نہیں
38	مقام ہوگا یا نہیں	34	غصہ پوری میں بھرنے سے قبضہ ہوگا یا نہیں
39	خیار شرط کا بیان	34	بوتل میں تیل ڈالنا قبضہ ہے یا نہیں
39	بیع میں کب برکت ہوتی ہے اور کب نہیں	34	تخلیہ سے قبضہ ہوگا یا نہیں
39	خیار شرط کی تعریف اور اس کی ضرورت	35	مکان خریداجو کرایہ پر ہے
	خیار شرط بائع و مشتري اور ثالث سب کے لیے	35	سرکہ، تیل بوتل میں بھر کر بائع کے یہاں چھوڑ دیا
40	ہو سکتا ہے	35	کنجی دینے سے قبضہ ہوگا یا نہیں
40	عقد میں اور بعد عقد خیار ہو سکتا ہے قبل عقد نہیں ہو سکتا	35	بائع نے بیع کی طرف اشارہ کر کے کہا قبضہ کرلو
40	خیار شرط کہاں ہو سکتا ہے اور کہاں نہیں	35	گھوڑے پر مشتري کو سوار کر لیا یا پہلے سے سوار تھا
	پوری بیع میں بھی خیار ہو سکتا ہے اور اس کے جز	36	انگوٹھی کے گلینہ پر قبضہ
41	میں بھی	36	بڑے منکے اور گولی پر قبضہ
41	بائع و مشتري کا خیار میں اختلاف		تیل برتن میں ڈال رہا تھا برتن ٹوٹ گیا یا پہلے سے برتن
41	خیار کی مدت کیا ہے	36	ٹوٹا ہوا تھا
41	خیار بلا مدت ہو یا مدت مجہول ہو	36	برتن ٹوٹا ہوا ہے اور معلوم ہے تو نقصان کس کے ذمہ ہے
42	تین دن سے زیادہ کی مدت		بائع سے کہا میرے آدمی کے ہاتھ یا اپنے آدمی کے ہاتھ
42	تین دن کی مدت تھی پھر مدت کم کردی	37	بیع دینا

48	تو اشرفیاں واپس کرنی ہوگی ان کی جگہ روپے نہیں دے سکتا	42	بائع کے لیے خیار ہو تو بیع ملک سے خارج نہیں ہوئی اور مشتری کے لیے خیار ہو تو بیع ملک بائع سے خارج ہے اور بیع ہلاک ہوگی تو کس صورت میں ضمن واجب ہوگا اور کب قیمت خیار مشتری کی صورت میں بیع میں عیب پیدا ہو گیا تو کیا حکم ہے
48	مشتری کے لیے خیار ہے اور بغرض امتحان بیع میں تصرف کیا	43	بائع و مشتری دونوں کو خیار ہے تو کیا حکم ہے
48	گھوڑے پر سوار ہوا مگر پانی پلانے کیلئے یا واپس کرنے کے لیے	44	صاحب خیار نے بیع کو فسخ کر کے پھر جائز کیا
49	زمین میں کاشت کی مکان میں سکونت کی	45	فسخ کبھی قول سے ہوتا ہے کبھی فعل سے
49	بیع میں مشتری کے پاس زیادتی ہوئی	45	اجازت کے اغاظ
49	قبضہ کرنے کے بعد واپسی کے وقت بائع و مشتری میں اختلاف ہوا کہ یہ وہی ہے یا دوسری	46	صاحب خیار مر گیا تو وارث کی طرف خیار منتقل نہ ہوگا
50	بیع میں جس وصف کی شرط تھی وہ نہیں ہے	46	بیع متعدد چیزیں ہوں تو صاحب خیار کل میں عقد جائز کرے یا فسخ کرے
50	خیار تعیین اور اس کے شرائط	46	خیار کی صورت میں ضمن و بیع کا مطالبہ
51	خیار تعیین بائع کے لیے بھی ہو سکتا ہے اور بائع جو دے	46	اجنبی کو خیار دیا تو دونوں جائز و فسخ کر سکتے ہیں
51	دیگا مشتری پر اسکا لینا لازم ہے	46	دو چیزوں کی بیع ہوئی ان میں ایک میں خیار ہے
51	خیار تعیین میں مشتری نے دونوں پر قبضہ کیا اس کے احکام	47	وکیل سے کہا تھا کہ خیار شرط کے ساتھ بیع کرے یا خریدے اور اس نے ایسا نہیں کیا
51	خیار تعیین میں میراث جاری ہوگی	47	دو شخصوں نے ایک چیز خریدی اور دونوں نے خیار شرط کیا
51	خیار تعیین میں دونوں چیزیں ہلاک ہو گئیں یا ایک	47	خیار باطل کرنے کو شرط پر معلق کیا
51	خیار تعیین میں دونوں چیزیں عیب دار ہو گئیں یا ایک	47	بائع نے اندرون مدت خیار بیع کو غصب کیا
52	مشتری نے ایک میں تصرف کر لیا	47	بائع کو خیار تھا اور بیع فسخ کر دی مشتری بیع کو تاداپسی ضمن روک سکتا ہے
52	دام طے کرنے کے بعد بیع پرتل بیع مشتری نے قبضہ کیا	48	خیار ساقط کرنے کے لیے کچھ روپیہ دیا یا ضمن میں کمی کی یا بیع میں اضافہ کیا یہ جائز ہے
52	دام طے کر کے وکیل کو دکھانے کے لیے وکیل چیز کو لایا اور ہلاک ہو گئی	48	روپے سے چیز خریدی اور اشرفیاں دیں پھر بیع فسخ ہو گئی
53	کئی چیزیں دام طے کر کے لے گیا ان میں ایک کے لینے کا ارادہ ہے وہ سب ہلاک ہو گئیں یا بعض		

60	پاس امانت رکھ دیا اور ہلاک ہو گئی	53	خریدنے کے ارادہ سے نہ لے گیا ہو تو تاوان نہیں
60	مرغی نے موتی نکل لیا اس کی بیع		چیز ہلاک نہیں ہوئی بلکہ اس نے خود ہلاک کی قرض مانگا
60	بیع فتح کرے تو بائع کو خبر کر دینا ضروری ہے		اور چیز رہن رکھ دی قرض دینے سے پہلے ہی وہ چیز ہلاک ہو گئی
60	بیع میں کیا چیز دیکھی جائے گی	54	
	مشتري نے نمونہ دیکھ لیا ہے مگر بیع کی نسبت کہتا ہے	54	خیار رویت کا بیان
61	وہی نہیں	55	مشتري کے لیے خیار رویت ہوتا ہے بائع کے لیے نہیں
	سواری کے جانور اور پالنے کے جانور اور ذبح کے		مجلس عقد میں بیع موجود ہے مگر دیکھی نہیں خیار حاصل ہے
61	جانور میں کیا چیز دیکھی جائے گی	55	اگرچہ وہ وہی ہو جیسی بائع نے بتائی
61	کپڑے کو کس طرح دیکھا جائے	55	مشتري نے دیکھنے سے قبل خیار باطل کر دیا یا باطل نہ ہوگا
62	قالین و دري و دیگر فروش میں کیا چیز دیکھی جائے	56	خیار رویت کے لیے وقت کی تحدید نہیں
	کھانے کی چیز میں کھانا اور سوکھنے کی چیز میں سوکھنا	56	خیار رویت کہاں ثابت ہوتا ہے اور کہاں نہیں
62	ضرور ہے	57	خیار رویت کس تصرف سے ساقط ہوتا ہے اور کس سے نہیں
62	عددیات متقار بہ میں بعض کا دیکھنا کافی ہے	58	خیار رویت میں میراث جاری نہیں
	جو چیزیں زمین کے اندر ہوں وزنی ہوں تو بعض کا	58	بیع سے پہلے بیع کو دیکھ چکا ہے تو خیار حاصل ہے یا نہیں
62	دیکھنا کافی ہے اور عددی متفاوت ہوں تو کل کا دیکھنا	58	بائع کہتا ہے وہی ہی ہے جیسے دیکھی تھی مشتري کہتا ہے
	ضروری ہے	58	وہی نہیں تو کس کی بات مانی جائیگی
	شیشی میں تیل دیکھا یا آئینہ میں بیع کی صورت دیکھی	59	گیلی خریدی جو ابھی پیٹ چیر کر نکالی نہیں گئی ہے
63	یا مچھلی کو پانی میں دیکھا		دو کپڑے خریدے دونوں کو دیکھنے کے بعد ایک کے متعلق
	وکیل بالشرایا وکیل بالقض کا دیکھ لینا کافی ہے	59	پسندیدگی کا اظہار کیا
63	قاصد کا دیکھنا کافی نہیں	59	دو شخصوں نے ایک چیز خریدی جس کو دونوں نے نہیں دیکھا ہے
	مشتري اندھا ہے اس کے لیے بھی خیار ہے اور ٹٹولنا	59	کئی تھان خریدے ان میں ایک کو دیکھ لیا باقی کو نہیں دیکھا
64	بمزلہ دیکھنے کے ہے	59	خیار رویت سے بیع کو فتح کرنے میں قضا و رضا درکار نہیں
64	خریدنے کے بعد اندھا اٹھیا یا اٹھیا یا اندھا ہو گیا	60	مشتري نے ایسا تصرف کیا جس سے بیع میں نقصان پیدا ہو گیا
65	بیع مقایضہ میں دونوں کو خیار حاصل ہے		بیع کو بائع نے مشتري کے پاس یا مشتري نے بائع کے

65	منہ یا بغل میں بو ہونا پیڑ و پھولا ہونا، لونڈی کا مقام	خیار عیب کا بیان
71	بند ہونا یا اس میں ہڈی یا گوشت پیدا ہو جانا عیب ہے	میخ کا عیب ظاہر نہ کرنا حرام ہے
71	کافر یا بد مذہب ہونا عیب ہے	عیب کس کو کہتے ہیں
71	جوان لونڈی کو حیض نہ آنا یا استحاضہ ہونا عیب ہے	میخ دشمن دونوں کا عیب ظاہر کرنا واجب ہے
72	شراب خواری، جوا کھیلنا، جھوٹ بولنا، جھٹی کھانا عیب ہے	عیب معلوم ہونے پر واپس کر سکتا ہے قیمت میں کمی نہیں کر سکتا
72	جانوروں کے بعض عیوب	قبل قبضہ عیب پر مطلع ہو تو عقد فسخ کرنے کیلئے نہ قضا کی
72	گدھے کا نہ بولنا یا مرغ کا ناوقت بولنا عیب ہے	ضرورت ہے نہ رضا کی اور بعد قبضہ بغیر قضا یا رضاح نہیں کر سکتا
72	بکری یا قربانی کے جانور کا کان کٹنا ہونا عیب ہے	بعد قبضہ بئع کی رضا مندی سے فسخ ہوا تو ان دونوں کے حق میں
72	جانور کا نجاست کھانا یا کبھی کھانا عیب ہے	فسخ ہے اور ثالث کے حق میں بیع جدید اور قضائے قاضی سے ہو
67	جانور کے دونوں پاؤں قریب قریب ہونا، گھوڑے کا سرکش ہونا عیب ہے	تو سب کے حق میں فسخ ہے
73	دوسری چیزوں کے عیوب	خیار عیب کی صورت میں مشتری، لک ہو جاتا ہے اور اس میں وراثت بھی جاری ہوتی ہے
73	موزہ یا جوتا پاؤں میں نہیں آتا یہ عیب ہے	خیار عیب کے شرائط
73	کپڑا نجس ہے یہ بعض صورتوں میں عیب ہے	عیب کی صورتیں
73	مکان پر لکھا ہوا ہے کہ یہ وقف ہے	بھاگنا چوری کرنا پیشاب کرنا عیب ہے
74	جس مکان یا زمین کو لوگ منحوس کہتے ہوں واپس کر سکتا ہے	کنیز کا ولد الزنا ہونا اور زنا کرنا اور بچہ پیدا ہونا عیب ہے
74	گیہوں گھنے یا بودار ہوں یہ عیب ہے	غلام کا دوبار سے زیادہ زنا کرنا عیب ہے
70	پھل یا ترکاری کی ٹوکری میں نیچے گھاس بھری ہوئی	غلام کا برے افعال کرنا اور محنت ہونا عیب ہے
74	ننگی یہ عیب ہے	بونڈی کا حاملہ ہونا یا شوہر والی ہونا یا غلام کا شادی شدہ ہونا
74	مکان کا پرنا لہ دوسرے مکان میں گرتا ہے	عیب ہے
74	کتاب یا قرآن مجید کی کتابت میں کچھ الفاظ لکھنے سے رہ گئے	جذام وغیرہ امراض یا خُصی ہونا عیب ہے اور بالغ کا ختنہ
74	مولع رد کیا ہیں اور کس صورت میں نقصان لے سکتا ہے	شدہ نہ ہونا بھی عیب ہے
74	عیب پر اطلاع ہونے کے بعد بیع میں مالکانہ تصرف کرنا	امر و خریدار اس نے داڑھی منڈائی ہے یا بال نوج ڈالے
71		ہیں یہ عیب ہے

	74	جانور کا علاج کرنا، اس پر سوار ہونا	جو عیب ظاہر ہے اور اتنی مدت میں پیدا نہیں ہو سکتا ہے
79	75	جانور پر واپس کرنے کے لیے سوار ہوا	اس میں گواہ یا حلف کی حاجت نہیں
79		بکری خریدی اور عیب پر مطلع ہونے سے قبل یا بعد دودھ دوا	میج کے جز پر کسی نے اپنا حق ثابت کیا
80	75	کنیز سے وٹی کی عیب پر مطلع ہونے سے پہلے یا بعد غلہ خریدا	بعد قبضہ میج میں اختلاف ہو یا مقدار مقبوض میں اختلاف
80	75	اس میں سے کچھ کھالیا یا بیچ دیا	ہو اتو قول مشتری معتبر ہے
80	76	کپڑا خرید کر قطع کرایا یا سلوایا	بالع کہتا ہے کہ یہ وہ عیب نہیں ہے جو میرے یہاں تھا
80	76	کپڑا خرید کر ناباغ بچہ کے لیے قطع کرایا	وہ جاتا رہا یہ دوسرا عیب ہے
80	76	میج میں جدید عیب پیدا ہو گیا	دو چیزیں ایک عقد میں خریدی ہیں ایک میں عیب نکلا
81	76	واپسی کی مزدوری مشتری کے ذمہ ہے	میج میں نیا عیب پیدا ہو گیا تھا مگر جاتا رہا تو پرانے عیب کی وجہ سے واپس کر سکتا ہے
81	76	جانور کو ذبح کر دیا اب معلوم ہوا کہ اس کی آنتیں خراب ہو گئی تھیں	غلام نے جرم کیا تھا جس کی وجہ سے قتل کیا گیا یا اس کا ہاتھ کاٹا گیا
81	77	میج میں زیادتی کردی	بالع نے عیب سے برامت کر لی ہے تو واپسی نہیں ہو سکتی
81	77	انڈا گندہ نکلا یا خر بڑہ، تر بڑ، پادام، اخروٹ خراب نکلے	مشتری نے خریدار سے کہا کہ اس میں عیب نہیں ہے
81	77	غذہ خریدا جس میں خاک ملی ہوئی ہے	پھر عیب پر مطلع ہوا تو واپس کر سکتا ہے یا نہیں
81	78	غذہ کا وزن خاک اڑ جانے یا خشک ہو جانے سے کم ہو گیا	جانور میں زیادہ دودھ بتایا تھا اور نکلا کم
81	78	مشتری نے بیج کردی پھر مشتری ثانی نے عیب کی وجہ سے واپس کر دی	میج کو واپس کرنا چاہا اور کم داموں میں مصالحت ہو گئی یا
81	78	مشتری اول نے اپنی رضامندی سے چیز واپس کر لی	بالع نے واپس کرنے سے انکار کیا مشتری نے اس سے اس لئے کچھ دیا کہ واپس کر لے
82	78	مشتری نے عیب کا دعویٰ کیا تو ادائے ثمن پر مجبور نہیں	وکیل نے عیب دیکھ کر رضامندی ظاہر کی
82		جن عیوب پر طبیب ہی کو اطلاع ہوتی ہے ان میں	ایک چیز خریدی اس کی بیج کا کسی کو وکیل کیا پھر عیب پر مطلع ہوا
82		طبیب کی ضرورت ہے اور جن پر محورتوں ہی کو	نقصان لینے کا کیا مطلب ہے
82		اطلاع ہوتی ہے ان میں عورت کے بیان سے عیب ثابت ہوگا	جانور واپس کرنے جا رہا تھا راستہ میں مر گیا
	79		گا بھن گائے، بیل کے بدلے میں خریدی، گائے کے

87	بیع الحصاصۃ و بیع غرر کی ممانعت	83	بچہ پیدا ہونے کے بعد بیل میں عیب معلوم ہوا
87	استثنائے مجہول کی ممانعت	83	زمین خرید کر مسجد بنائی یا وقف کی پھر عیب پر مطلع ہوا
88	بیعانہ سے ممانعت	83	کپڑا خرید کر مردہ کا کفن کیا
88	بیع میں اکراہ کی ممانعت		درخت خریدا تھا کہ اس کی لکڑی کی چیزیں بنائے گا اور جلانے کے سوا دوسرے کام کے لائق لکڑی نہیں نکلی
88	جو چیز ملک میں نہ ہو اس کی بیع ممنوع ہے	83	جس چیز کا زرخ مشہور ہے بائع نے اس سے کم دی
88	ایک بیع میں دو بیع سے ممانعت	83	غبن فاحش اور غبن سیر کا فرق اور اس کے احکام
88	بیع میں قرض کی شرط سے ممانعت	84	بائع کو دھوکا دے کر کم داموں میں مکان خریدا اور شفیع نے شفعہ کر کے لے لیا تو شفیع سے بائع کوئی مطالبہ نہیں کر سکتا
89	بیع باطل و فاسد کی تعریف اور فرق		غبن فاحش کے ساتھ چیز خریدی اور کچھ خرچ کرنے کے بعد عم ہوا
89	مال کی تعریف	84	ایک شخص نے لوگوں سے کہا کہ یہ میرا غلام یا لڑکا ہے، اس سے خرید و فروخت کرو بعد کو معلوم ہوا کہ اس نے دھوکا دیا ہے تو لوگ اپنے مطالبے اس سے وصول کر سکتے ہیں
89	تھوڑی سی مٹی یا گیلہوں کے ایک دانہ کی بیع باطل ہے		
89	انسان کے پاخانہ پیشاب کی بیع باطل ہے	84	
90	اپنے کا خریدنا بیچنا استعمال میں لانا جائز ہے		
90	مردار کس کو کہتے ہیں		
90	معدوم کی بیع باطل ہے	84	
90	جھپسی ہوئی چیز کی بیع		
90	کھجور میں گٹھلی، روٹی میں ہولے، تھن میں دودھ کی بیع	85	بیع فاسد کا بیان اور اس کے متعلق حدیثیں
91	کوئیں اور نہر کے پانی کی بیع	85	بچنے لگانے کی اجرت مکروہ ہے
91	مینہ کا پانی جمع کرنے کے بعد بیع کر سکتا ہے		سود دینے والے لینے والے اور گودنے والی اور گودوانے والی اور مصور پر لعنت
91	بہشتی سے پانی کی مشک خریدنا	85	مردار جانور کی چربی استعمال کرنے سے ممانعت
91	میخ میں کچھ موجود ہے کچھ معدوم یہ بھی باطل ہے	85	بچے ہوئے پانی سے لوگوں کو منع نہ کرے
92	حاصل یا نطفہ کی بیع	86	مزابنہ کی ممانعت اور اس کی تفسیر
92	اشارہ اور نام دونوں ہوں تو کس کا اعتبار ہے	86	پھل اور زراعت کی بیع
92	یا قوت کہا اور شیشہ نکلا	87	بیع ملائمہ و منابذہ سے ممانعت اور ان کی تفسیر
92	دو چیزوں کو بیع میں جمع کیا ان میں ایک قابل بیع نہ ہو	87	

97	کے دامن میں گرے	93	مکان مشترک کو ایک شریک نے دوسرے کے ہاتھ بیچ کیا
	اس کی زمین میں شہد کی کھجیوں نے مہار لگائی تو یہی مالک	93	زمین یا مکان مشترک میں سے ایک نے معین کلڑا بیچ کیا
97	ہے	93	مسلم گاؤں بیچ کیا جس میں مسجد و قبرستان بھی ہو
	تالابوں، جھیلوں کا پھیلوں کے شکار کے لئے ٹھیکہ دینا	93	انسان کے بال کی بیچ درست نہیں
97	نا جائز ہے		موئے مبارک لے کر ہدیہ پیش کرنا اور موئے مبارک سے
97	پرند جو ہوا میں اڑ رہا ہے اس کی بیچ	93	برکت حاصل کرنا
98	بیچ فاسد کی دیگر صورتیں	93	جو چیز ملک میں نہ ہو اس کی بیچ باطل ہے
	اس مرتبہ کے جال میں جو چھپیاں آئیں گی یا اس غوطے	94	بیچ باطل کا حکم
98	میں جو موتی نکلے گا اس کی بیچ	94	بیچ میں شرط
98	دو کپڑوں میں سے ایک یا دو غلاموں میں سے ایک کو بیچنا	95	غلام کو اس شرط پر بیچ کیا کہ مشتری آزاد کر دے گا
98	چراگاہ کی گھاس کا بیچنا اور چراگاہ کا ٹھیکہ دینا		غلام کو ایسے کے ہاتھ بیچا جس کی نسبت معلوم ہے کہ آزاد
99	ہنگی بھیتی کی بیچ کی تین صورتیں ہیں	95	کر دے گا
99	نمایاں ہونے سے قبل پھل کی بیچ		غلام بیچا اور شرط یہ کہ ایک ماہ بائع کی خدمت کریگا یا مکان
99	ریشم کے کیڑے اور ان کے انڈوں کی بیچ	95	بیچا اور ایک ماہ سکونت کی شرط کی یا مشتری بائع کو قرض دے
99	ریشم کے کیڑوں میں شرکت	95	بیچ میں ثمن مذکور نہ ہوا
99	جانور کو بٹائی پر دینا یا زمین کو بیڑ لگانے کے لئے دینا		جو پھلی تالاب یا دریا میں ہے اس کی بیچ اور جو شکار ابھی
100	بھاگے ہوئے غلام کی بیچ	96	قبضہ میں نہیں آیا ہے اس کی بیچ
100	غاصب کے ہاتھ مضروب کی بیچ صحیح ہے		پھلی کو شکار کر کے گڑھے میں ڈال دیا اور شکار کب ملک میں
	خنزیر کے بال یا کسی جز کی بیچ باطل ہے مردار کے چمڑے	96	آتا ہے؟
100	کی بیچ دباغت سے قبل باطل ہے	97	شکاری جانور کے انڈے بچہ کا حکم
100	ناپاک تیل کی بیچ اور اس کا استعمال اور ناپاک دوا کا استعمال	97	مکان کے اندر شکار چلا آیا اس کا مالک کون ہے؟
101	مردار کی چربی کا بیچنا اور اس کا استعمال کرنا		مکان کے محاذات میں شکار ہو یا اس کے درخت پر ہو تو یہ
	مردار کے بال، پنچا ہڈی وغیرہ کا حکم اور ہاتھی کے دانت	97	مالک نہیں، پکڑنے والا مالک ہے
101	اور ہڈی کا حکم		روپے، پیسے یا شادی میں شکر، چھوہارے لٹائے گئے اور اس

107	بیع فاسد کو فتح کرنا دونوں پر لازم ہے	101	جس چیز کو بیچنا قبل وصول ثمن اس کو کم دام میں خریدنے کی صورت میں
107	اکراہ کے ساتھ بیع ہوئی تو مکروہ پر فتح کرنا واجب ہے		من بھر گیا ہوں قرض لیے پھر قرض دار نے قرض خواہ سے
107	بیع فاسد میں بلا اجازت بائع قبضہ کیا مالک نہ ہوا	102	پانچ روپے میں خرید لیے
107	اس کے فتح میں قضا و رضا کی ضرورت نہیں اور خود فتح	102	روپے قرض لئے پھر ان کو اشرفی کے بدلے میں خریدا
107	نہ کریں تو قاضی فتح کر دے		مشتري نے بیع کو بیع کر دیا پھر بیع کے فتح ہونے کے بعد
	مشتري بیع کو بائع کے پاس چھوڑ گیا بری الذمہ ہو گیا	102	بائع نے اس سے خریدا
107	اور بائع کے انکار کے بعد واپس لیجا ناجائز نہیں	102	مشتري نے ہبہ کر کے واپس لیا پھر بائع نے خریدا
	بیع فاسد میں ہبہ، صدقہ، ودیعت وغیرہا کے ذریعہ سے		مشتري نے بیع کے ساتھ دوسری چیز ملا کر دونوں کو بائع کے
108	بیع بائع کے پاس پہنچ گئی بیع کا متارکہ ہو گیا	102	ہاتھ بیچا
	قاعدہ کلیہ، جس وجہ سے کسی چیز کا استحقاق ہے اگر	103	تیل بیچا اور یہ ٹھہرا کہ برتن سمیت تو لا جائے گا
108	دوسری وجہ سے حاصل ہوئی تو کیا حکم ہے؟		برتن سمیت تو لا گیا، مشتري برتن لایا مگر بائع کہتا ہے یہ میرا
108	موانع فتح یہ ہیں	103	برتن نہیں
	اکراہ کے ساتھ بیع ہوئی، مشتري نے قبضہ کر کے	103	راستہ کی بیع وہبہ
109	تصرفات کئے اب بھی فتح کا حکم باقی ہے	104	مکان کی بیع میں راستہ کا حق مرور مجباً داخل ہے
	بیع کو کرائے پر دیا یا لوٹ ڈی کا نکاح کر دیا، بیع فتح	104	مکان یا کھیت کی نالی کا بیچنا
109	کر سکتے ہیں	104	ایک کے ہاتھ بیچ کر دوسرے کے ہاتھ بیچنا
109	جس وجہ سے فتح ممتنع ہو گیا تھا وہ جاتی رہی تو کیا حکم ہے	104	بیع یا ثمن مجہول ہو تو بیع فاسد ہے
109	بائع یا مشتري مر گیا جب بھی حکم فتح باقی ہے		ادائے ثمن کے لئے بھی مدت مقرر ہوتی ہے کبھی نہیں
	بیع فتح ہو گئی تو جب تک بائع ثمن واپس نہ کرے بیع	105	مدت مجہول ہو تو بیع فاسد ہے
109	واپس نہیں لے سکتا	105	بیع کے بعد نامعلوم اوقات کو مدت مقرر کیا
110	قبل واپسی ثمن بائع مر گیا جب بھی بیع کا حق دار مشتري ہے	106	بیع فاسد کے احکام
110	زیادت متصلہ غیر متولدہ مانع فتح ہے		بیع فاسد سے ملک خبیث ہوتی ہے لہذا اس میں ملک
110	بیع یا زیادت ہلاک ہو جائے تو کیا حکم ہے؟	106	وعدم ملک دونوں کے احکام پائے جاتے ہیں

119	بیع فضولی کا بیان	110	بیع میں نقصان پیدا ہو گیا
	فضولی نے جو عقد کیا اگر بوقت عقد کوئی مجیز ہو تو منعقد ہو جاتا ہے اور اجازت پر موقوف ہوتا ہے	111	بیع فاسد میں بیع یا شمن سے نفع حاصل کیا وہ کیسا ہے؟
119	نا بالغہ سمجھ وال لڑکی نے نکاح کیا اس کا کوئی ولی نہ ہو تو اجازت قاضی پر موقوف ہے اور قاضی بھی نہ ہو تو نکاح منعقد نہیں		مدعی نے دعویٰ کیا مدعی علیہ نے چیز دیدی اور مدعی نے اس سے نفع حاصل کیا اب معلوم ہوا کہ دعویٰ غلط تھا حرام مال کو کیا کرے؟
120	نا بالغ عاقل غیر ماذون نے بیع و شرا کیا تو اجازت ولی پر موقوف ہے	112	مشتري پر یہ لازم نہیں کہ بائع سے دریافت کرے کہ یہ مال حرام ہے یا حلال؟
120	نا بالغ نے طلاق دی یا آزاد کیا یا بہہ یا صدقہ کیا یہ تصرفات باطل ہیں	112	مکان خرید جس کی کڑیوں میں روپے لٹکے
120	فضولی نے کسی کی چیز بیع کی تو اجازت مالک پر موقوف ہے	113	بیع مکروہ کا بیان
120	بیع فضولی کو جائز کرنے کی شرطیں	115	بیع مکروہ بھی ممنوع ہے اس میں اور بیع فاسد میں فرق
120	بیع فضولی میں اگر کسی طرف نقد نہ ہو تو بیع لازم ہے	116	اذان جمعہ سے ختم نماز تک بیع منع ہے
	مالک نے اجازت دے دی تو شمن فضولی کے ہاتھ میں امانت ہے		نجش مکروہ ہے یعنی قیمت بڑھانا اور خریداری کا ارادہ نہ ہو
121	مشتري نے فضولی کے ہاتھ میں شمن دیا اور اجازت سے قبل ہلاک ہو گیا	116	نکاح واجارہ میں بھی اس کی ممانعت ہے
121	اجازت سے پہلے فضولی بیع کو صحیح کر سکتا ہے ہونکاح نہیں		ایک شخص کے دام چکانے کے بعد دوسرے کو دام کرنا منع ہے نکاح واجارہ میں بھی یہ ممنوع ہے
121	اجازت سے پہلے مالک مر گیا تو بیع باطل ہو گئی	117	تلقی جلب منع ہے
	ایک شخص نے دوسرے کے لئے چیز خریدی تو اس کی اجازت پر موقوف نہیں	117	شہری آدمی دیہاتی کے لئے بیع کرے مکروہ ہے
121	فضولی نے دوسرے کے لئے چیز خریدی اور عقد میں اس کا نام لیا	117	احکام یعنی غلہ روکنا منع ہے
	فضولی نے بیع کی مالک کو خبر ہوئی اس نے کہا اگر اتنے	118	غذہ کا نرخ مقرر کرنا منع ہے
121		118	دو مملوک جو ذی رحم محرم ہوں ان میں تفریق جائز نہیں
		118	ان میں سے ایک آزاد کرنا یا مکتوب بنانا یا ام ولد بنانا منع نہیں
		118	ان میں سے ایک کو کسی نے دعویٰ کر کے لے لیا یا دین میں بک گیا یہ منع نہیں
		119	راستہ پر دوکان لگانے والے کا حکم

124	جائز ہے	122	میں بیع کی ہے اجازت ہے اتنے ہی میں یا زیادہ میں بیع کی ہے اجازت ہے ورنہ نہیں
124	صیغی مجبور یا غلام مجبور یا بوہرے کی بیع	122	کپڑا رنگ دینے کے بعد اجازت ہو سکتی ہے اور قطع کر کے سی لیا تو اجازت نہیں ہو سکتی
124	مرہون یا مستاجر کی بیع	122	دو فضولیوں نے دو شخصوں کے ہاتھ بیع کی غاصب نے مقصوب کو بیع کیا اجازت پر موقوف ہے
125	کرایہ دار کے ہاتھ بیع اجازت پر موقوف نہیں	122	غاصب نے بیع کرنے کے بعد تاوان دے دیا بیع جائز ہو گئی
125	جو چیز کرائے پر ہے مشتری نے دانستہ خریدی تو جب تک مدت اجارہ پوری نہ ہو قبضہ کا مطالبہ نہیں کر سکتا	122	غاصب نے صدقہ کر دیا اس کے بعد مالک سے خرید لی
125	کاشت کار کو ایک مدت کے لئے کھیت دیا ہے عذر وں مدت بیع اس کی اجازت پر موقوف ہے	123	ثمن لے لینا یا ثمن طلب کرنا اجازت ہے
125	مکان بیع دیا کرایہ دار رضی نہیں مگر اس نے کرایہ بڑھا دیا، بیع صحیح ہوگی	123	اجازت کے الفاظ
126	کرایہ کی چیز کسی کے ہاتھ بیچ پھر کرایہ دار کے ہاتھ بیع کی پہلی باطل ہو گئی دوسری صحیح ہو گئی	123	ایک چیز کو دو مالک ہیں ایک نے جائز کی دوسرے نے نہیں مالک نے بغیر مقدار ثمن معلوم کئے اجازت دیدی ثمن معلوم کرنے کے بعد رد نہیں کر سکتا
126	کرایہ دار کا یہ کہنا کہ جب تک جو کرایہ دے چکا ہوں وصول نہ ہو جائے مجھے مکان چھوڑ دو، یہ اجازت ہے	123	فضولی نے کسی کا غلام بیع ڈالا پھر مشتری نے آزاد کر دیا یا بیع کر دیا اس کے بعد اجازت دی آزاد کرنا صحیح ہے بیع صحیح نہیں
126	راہن نے بغیر اجازت دو شخصوں کے ہاتھ بیع کی مرتبہ جس کو جائز کر دے جائز ہے	123	دوسرے کا مکان بیع دیا اور مشتری کو قبضہ دے دیا بائع غصب کا اقرار کرتا ہے اور مشتری انکار کرتا ہے
126	بیع پر جو قیمت لکھی ہوئی ہے اس سے یا بچک پر خریدنا جتنے میں فلاں نے خریدی یا بیچی ہے میں نے بھی بیچی	124	مالک کے سامنے بیع کی اس نے سکوت کیا یہ اجازت نہیں دوسرے کی چیز اپنے نابالغ لڑکے یا غلام کے ہاتھ بیچ دی
127	اقالہ کا بیان	124	شریک نے نصف کی بیع کی تو اس کا حصہ مراد ہے اور فضولی نے بیع کی تو مطلقاً نصف مراد ہے
127	اقالہ کی تعریف اور اس کے الفاظ	124	کیلی و زنی چیزوں میں دو شخص شریک ہیں شریک کے ہاتھ بیع بہر حال جائز ہے اور اجنبی کے ہاتھ بعض صورتوں میں
127	دوسرے کا قبول کرنا قول کا ہی مجلس میں ہونا ضروری ہے	124	
127	دلال نے چیز بیچ دی مالک نے کہا اتنے میں نہیں دوں گا	124	
127	دلال نے مشتری سے کہا اس نے کہا میں بھی لینا نہیں چاہتا اقالہ نہیں ہوا	127	

130	مشتری فسخ کر سکتا ہے		گھوڑا واپس کرنے آیا یا بائع نہیں ملا اصطبل میں باندھ گیا
130	زیادت متصل مانع اقالہ ہے	128	بائع نے علاج وغیرہ کیا اقالہ نہ ہوا
	شرط فاسد سے اقالہ فاسد نہیں ہوتا، بعد اقالہ قبل	128	اقالہ کے شرائط
130	قبضہ بیع کو بیچنا		اقالہ کے وقت بیع موجود تھی واپسی سے پہلے ہلاک ہو گئی،
130	اقالہ حق ثالث میں بیع جدید ہے اس کی تفریعات	128	اقالہ باطل
	کنیز پر مشتری نے قبضہ کیا پھر اقالہ ہوا، بائع پر استبراء		اقالہ اسی ثمن پر ہوگا کم و بیش کی شرط باطل ہے مگر بیع میں
131	واجب ہے	128	نقصان ہو گیا ہے تو کمی ہو سکتی ہے
131	اقالہ کا اقالہ ہو سکتا ہے اور اب بیع لوٹ آئے گی		اقالہ میں دوسری جنس کا ثمن مذکورہ ہوا جب بھی پہلے ہی
131	مرابحہ و تولیہ کا بیان	128	ثمن پر اقالہ ہوگا
132	ان کے جواز کی دلیل		بیع میں نقصان کی وجہ سے ثمن سے کم پر اقالہ ہوا پھر نقصان
	مراہجہ و تولیہ کی تعریف، جو چیز بغیر بیع کے ہاتھ آئی اس	129	جاتا رہا کمی واپس لے گا
132	کے مراہجہ و تولیہ کی صورت	129	تازہ صابن بیچا تھا خشک ہونے کے بعد اقالہ ہوا
132	روپیہ اور اشرفی میں مراہجہ نہیں ہو سکتا	129	کھیت مع زراعت بیچا تھا زراعت کاٹنے کے بعد اقالہ ہوا
132	مراہجہ و تولیہ کی شرط		بیع باقی ہے یا کم ہو گئی اس سے مراد وہ چیز ہے جس کی قصداً
133	مراہجہ میں جو نفع قرار پایا ہے اس کا معلوم ہونا ضروری ہے	129	بیع ہوئی
133	ثمن سے مراد وہ ہے جو طے پایا ہے نہ جس کو مشتری نے دیا		عقدین کے حق میں اقالہ فسخ بیع ہے اور دوسروں کے حق
133	وہ یا زدہ یا آنہ دو آنہ کے نفع پر بیع کرنا	129	میں بیع جدید
133	دوسری جگہ کے سکوں سے قیمت قرار پائی	129	کپڑا واپس کرنے کو کہا بائع نے فوراً اسے کاٹ دیا اقالہ ہو گیا
134	کون سے مصارف کا اس المال پر اضافہ ہوگا	129	بیع میں کچھ باقی ہے کچھ خرچ ہو گئی باقی میں اقالہ ہو سکتا ہے
135	کیا چیز اضافہ ہوگی اور کیا نہیں اس کا قاعدہ کلیہ	129	بیع مقایضہ میں ایک کا باقی رہنا کافی ہے
	مراہجہ یا تولیہ میں مشتری کو معلوم ہوا کہ بائع نے		غلام ماذون اور وصی اور متولی نے گراں بیچی ہے یا ارز اس
135	خیانت کی ہے	130	خریدی ہے ان کو اقالہ کا حق نہیں
	خریدنے کے بعد مراہجہ کیا پھر خریدی اور مراہجہ کرنا	130	وکیل بائع اقالہ نہیں کر سکتا وکیل بالبیع کر سکتا ہے
136	چاہتا ہے		بائع نے مشتری کو دھوکا دیا ہے تو اقالہ کی ضرورت نہیں تہا

141	136	ایک چیز خرید کر دوسری جنس ٹمن کے ساتھ بچی پھر خرید کر مرا بچہ کرنا چاہتا ہے	ناپ تول عدد سے کوئی چیز خریدی جائے تو جب تک ناپ تول نہ لی جائے شمار نہ کر لے تصرف ناجائز ہے
142	136	صح کے طور پر جو چیز حاصل ہوئی اس میں مرا بچہ نہیں ہو سکتا	بیع کے بعد یا قبل مشتری کے سامنے ناپ تول
142		چند چیزیں ایک عقد میں خریدیں ان میں ایک کا مرا بچہ کرنا چاہتا ہے	تھان خریدانا اپنے سے قبل تصرف کر سکتا ہے
142	136	جو بیع غلام اور آقا یا اصول و فروغ یا زن و شو کے مابین ہوئی اس میں مرا بچہ	ٹمن میں قبل قبضہ تصرف جائز ہے ٹمن حاضر و غائب کا فرق
142		شریک سے چیز خریدی اس کا مرا بچہ کرنا چاہتا ہے	ٹمن کبھی معین ہوتا ہے اور کبھی نہیں
143	137	رب امال نے مضارب سے خریدی اور مرا بچہ چاہتا ہے	ٹمن کے سوا دیگر دیون میں قبضہ سے قبل تصرف کرنا
143	137	بیع میں عیب معلوم ہوا یا مرا بچہ خریدی تھی اور بائع کی خیانت پر مطلع ہوا، اس کا مرا بچہ چاہتا ہے	بدل صرف اور بدل سلم میں تصرف
143	137	بیع میں عیب پیدا ہو گیا اس کا بیان کرنا ضروری ہے یا نہیں	بیع و ٹمن میں کمی بیشی
144	138	گراں خریدی ہے یا بیع سے نفع اٹھایا ہے اس کا بیان کرنا	ٹمن یا بیع میں اضافہ کرنے کے شرائط
144	138	اودھا خریدی اور مرا بچہ کرنا چاہتا ہے تو ظاہر کرنا ضرور ہے	ٹمن میں بائع کی کرے اسکے لیے بقاء بیع شرط نہیں
145	139	یہ کہا کہ جتنے میں خریدی ہے اتنے میں تولیہ کیا اور ٹمن ظاہر نہ کیا	کی زیادتی جو کچھ ہوا اصل عقد سے ملحق ہے
145	139	ٹمن میں سے بائع نے کچھ کم کر دیا ہے اب مرا بچہ چاہتا ہے	کی کمی بیشی کا اصل عقد میں شمار کرنے پر کیا اثر مرتب ہو گئے
146	139	نصف نصف کر کے دو مرتبہ میں چیز خریدی	ٹمن میں غیر نقد کو اضافہ کیا
146	140	مبیع و ٹمن میں تصرف کا بیان	دین کی تاخیر
146	140	جائداد غیر منقولہ کو قبل قبضہ بیع کر سکتے ہیں	دین کی میعاد معلوم ہوا اگر مجہول ہو تو زیادہ جہالت نہ ہو
146	140	منقول کی بیع قبل قبضہ ناجائز ہے	میعاد دین کو شرط پر معلق کر سکتے ہیں
147	140	بیع میں مشتری کے قبضے سے پہلے بائع نے تصرف کیا	بعض وہ دین ہیں جن میں میعاد مقرر کرنا صحیح نہیں
147	140	مشتری نے بائع سے کہا فلاں کے پاس رکھ دو ٹمن دے	بعض صوتوں میں قرض میں بھی میعاد صحیح ہے
148	141	کروصول کرلوں گا	قرض کا بیان
149	141	بائع نے قبل قبضہ مشتری دوسرے کے ہاتھ بیچ دی	قرض دار کا ہدیہ قبول کرنا ناجائز ہے
149			مثلی چیز قرض دے سکتے ہیں
			قرض کا حکم
			ناپ تول گنتی سے قرض

154	اور ضائع ہو گئے	150	پیسے قرض لئے اور چلن جاتا رہا
155	تنگ دست کو مہلت دینے یا معاف کرنے کی فضیلت	150	قرض لینے کے بعد وہ چیز مہنگی یا سستی ہو گئی
158	اور دین نہ ادا کرنے کی مذمت	150	ایک شہر میں قرض لیا، قرض خواہ دوسرے شہر میں وصول کرنا چاہتا ہے
158	سود کا بیان	150	میوے قرض لئے اور ادا سے پہلے میوے ختم ہو گئے
158	سود کی برائی کے متعلق آیات و احادیث	151	قرض پر قبضہ کرنے سے مالک ہو جاتا ہے
161	سود حرام ہے اس کا منکر کافر اور حرام سمجھ کر لینے والا فاسق	151	قرض کی چیز بیچ کرنا
162	سود کی تعریف اور اس کی صورتیں	151	غلام و مکاتب و نابالغ اور بواہر یہ سب قرض نہیں دے سکتے
162	جنس کا اتحاد و اختلاف	151	بچہ اور مجنون اور بواہرے کو قرض دینا
162	قدر و جنس دونوں ہوں یا ایک ہو یا کوئی نہ ہوں اس کا حکام	152	مستقر قرض نے مقرض سے کہا روپیہ پھینک دو
163	کیا چیز کیلی ہے اور کیا وزنی؟	152	قرض میں شرطیں بیکار ہیں
163	تکوار کو لوہے کی چیز سے بیچنا	152	قرض مانگنے والوں نے اپنے میں سے ایک کے لئے کہہ دیا کہ اسے دیدینا
163	برتن جو عدد سے بکتے ہوں ان میں تبادلہ درست ہے	152	قرض میں زیادہ لینے کی شرط سود ہے
163	منصوصات میں کس وقت عرف کا اعتبار نہیں	152	قرض لینے والے نے دینے والے کو ہدیہ کیا یا دعوت کی اس کا کیا حکم ہے؟
163	ذنی چیز کو لپ سے بدلہ کرنا کیلی کھن سے بدلہ کرنا بیکار ہے	153	دین جیسا تھا اس سے بہتر یا کمتر یا دوسری جنس سے قبل میعاد ادا کرنا
164	یتیم اور وقف کے مال میں جودت کا اعتبار ہے	153	قرض دار کی چیز اسی جنس کی مل جائے تو بغیر رضا مندی وصول کر سکتا ہے
164	سونے چاندی کے علاوہ وزنی چیزوں میں سہم درست ہے	153	قرض دار نے مقرض کو کوئی چیز عاریت دی دوسرے کی معرفت قرض منگوانے کی صورتیں بعض صورت میں قرض عاریت ہے
164	نصف صاع سے کم چیزوں میں کی بیشی جائز ہے	154	نوٹ یا اشرفی دی کہ اس میں سے قرض کے روپے لے لو
164	جنس کا کیلی ہونا مخصوص چان میں وزن کے ساتھ سہم جائز ہے	154	
165	گوشت کے بدلے میں جانور کی بیچ جائز ہے	154	
165	سوئی کپڑے کو سوت اور سوت کو روئی کے بدلے میں	154	
165	ریشم اور اون کے عوض ان کے کپڑے بیچنا جائز ہے	154	
165	تر پھل کو خشک کے بدلے میں براری کے ساتھ بیچنا جائز ہے	154	
166	تر گیہوں کو خشک کے بدلے میں بیچنا	154	
166	مختلف قسم کے گوشت میں کی بیشی جائز ہے	154	

172	حقوق کا بیان		مختلف قسم کے دودھ اور سرکہ اور چربی اور چکی اور بال اور
172	نیچے کی منزل بیچ کی اس میں بالا خانہ داخل ہے یا نہیں؟	166	اولن کی بیچ
173	مکان کی بیچ میں کیا چیزیں داخل ہیں؟	166	پرند اور مرغی و مرغابی کے گوشت میں کی بیشی ہو سکتی ہے
173	راستہ اور پانی کی نالی کب داخل ہوگی؟		تل کے تیل اور ردغن گل و ردغن چمیلی و ردغن
	مکان کا راستہ بند کر کے دوسرا راستہ نکالنا وہ پہلا راستہ بیچ	166	زیتون کی بیچ
173	میں داخل نہیں	166	دودھ کو بغیر یا کھوئے کے بدلے میں بیچنا جائز ہے
	مکان کا راستہ دوسرے مکان میں ہے یہ لوگ مشتری	166	آٹے اور ستون کی آپس میں بیچ
	کو آنے سے روکتے ہیں تو واپس کر سکتا ہے اور اس		تل اور سرسوں کو تیل کے بدلے میں بیچنا اور ستار کی راکھ
173	پر دوسرے مکان کی کڑیاں ہوں تو کیا حکم ہے؟	167	کی بیچ
	ایک مکان کی چھت کا پانی دوسرے کی چھت پر سے		جہاں برابر ہی شرط ہے وہاں وقت عقد اس کا علم
	گزر رہا ہے یا ایک باغ میں سے دوسرے باغ کا راستہ	167	ضروری ہے
174	ہے تو کیا حکم ہے؟	168	غلہ کی بیچ میں تقابض بدلیں شرط نہیں جبکہ معین ہوں
	مکان یا کھیت اجارہ پر لیا تو راستہ اور نالی داخل ہیں،		مولیٰ اور غلام کے مابین اور شرکت مفاد و شرکت عثمان
174	وقف و رہن کا بھی یہی حکم ہے	168	والوں کے مابین سود نہیں
174	مکان کا اقرار یا وصیت بیچ کے حکم میں ہے		مسم و حربی کے مابین سود نہیں ہوتا ان کے اموال بد عہدی
174	مکان کی تقسیم ہوئی ایک کی نالی دوسرے میں پڑی	168	کے علاوہ جس طرح حاصل کرے جائز ہے
174	استحقاق کا بیان		عقد فاسد کے ذریعے سے کافر حربی کا مال حاصل کرنا
175	استحقاق مہطل و ناقل اور دونوں کی مثالیں	168	جائز ہے
175	استحقاق ناقل کا حکم		ہندوستان کے کفار سے عقد فاسد کے ذریعے مال حاصل
175	محض فیصلہ سے بیچ فصیح نہیں ہوتی	169	کرنا جائز ہے
	کبھی فیصلہ سب کے مقابل میں ہوتا ہے اور کبھی صرف	169	سود سے بچنے کی صورتیں
175	قابض کے مقابل میں	170	جواز حیلہ کے دلائل
	بعض صورتوں مشتری کے مقابل جو فیصلہ ہوا وہ	171	علماء نے جواز کی یہ صورتیں بیان کی ہیں
176	اس کے مقابل نہ ہوگا جس سے اس نے خریدا ہے	172	بیچ عینہ کی صورت اور اس کا جواز

180	قاضی کے حکم سے قبل مستحق کے پاس چیز پہنچ گئی تو مشتری واپس لے سکتا ہے یا وہ اپنی ہونا ثابت کرے	176	جب چیز مستحق نے لے لی تو مشتری بائع سے ثمن واپس لینے کا حق دار ہو گیا
180	مشتری کے یہاں جانور کے بچہ پیدا ہوا یا بیج میں زیادتی ہوئی تو مستحق بچہ یا زوائد کو کب لے سکتا ہے؟	177	مشتری و بائع کے مابین ثمن سے کم مقدار پر صلح ہو گئی تو بائع اپنے بائع سے پورا ثمن لے گا اور مشتری نے ثمن معاف کر دیا تو کیا حکم ہے؟
181	دعوے میں تناقض کہاں معتبر ہے کہاں نہیں؟	177	استحقاق مہطل کا حکم
181	تناقض معتبر ہونے کے شرائط	177	حریت اصلہ کا فیصلہ ہونے کے بعد کوئی شخص اس کے غلام ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا، عتق اور اس کے توابع کا بھی یہی حکم ہے
181	لوٹری کو منکوحہ بتایا پھر ملک کا دعویٰ کیا یہ تناقض ہے	177	ملک مورخ میں تاریخ سے قبل عتق ثابت ہو گیا تو اس تاریخ کے بعد سے ملک کا دعویٰ نہیں ہو سکتا، اس سے قبل کا دعویٰ ہو سکتا ہے، وقف کا حکم تمام لوگوں کے مقابل نہیں ہوتا
182	پہلے ایک شخص کی ملک بتائی پھر دوسرے کی، یہ تناقض ہے	178	مشتری اس وقت بائع سے ثمن واپس لے سکتا ہے جب مستحق نے گواہوں سے ملک ثابت کی ہو
182	تناقض کی چند مثالیں	179	مشتری نے ملک مستحق کا اقرار کر لیا اس کے بعد گواہوں سے ملک مستحق ثابت کرنا چاہتا ہے یہ گواہ نامسوع ہیں
182	تناقض وہاں معتبر ہے جہاں سبب ظاہر ہو اور سبب مخفی ہو تو تناقض مانع دعویٰ نہیں اور اس کی مثالیں	179	بائع سے ثمن اس وقت واپس لے سکتا ہے جب مستحق نے اس چیز کا دعویٰ کیا جو بائع کے یہاں تھی اور اگر چیز بدل گئی تو واپس نہیں لے سکتا
182	نسب و طلاق و حریت میں تناقض معتبر نہیں اور ان کی مثالیں	179	مشتری نے کہہ دیا ہے کہ استحقاق ہو گا تو ثمن واپس نہ لوں گا، جب بھی واپس لے سکتا ہے
183	غلام نے خریدار سے کہا مجھے خرید لو میں فلاں کا غلام ہوں، اس کو خرید لیا پھر معلوم ہوا کہ وہ آزاد ہے	180	بائع مر گیا اور وارث کوئی نہیں تو قاضی وصی مقرر کرے گا
183	مرتبہ سے کہا رہن رکھ لو میں فلاں کا غلام ہوں بعد میں ثابت ہوا کہ آزاد ہے یا اجنبی نے کہا اسے	180	وکیل بالبیع سے خریدا ہے تو وکیل سے ثمن واپس لے سکتا ہے
184	خرید لو یہ غلام ہے اور نکلا آزاد	180	
184	جائیداد غیر منقولہ بیع کر دی پھر دعویٰ کیا کہ وقف ہے،	180	
184	مشتری نے ابھی قبضہ نہیں کیا ہے اور استحقاق کا دعویٰ ہوا	180	
184	ملک مورخ و ملک غیر مورخ میں کس کے گواہ مقبول ہوں گے	180	
184	مشتری کو وقت بیع معلوم ہے کہ چیز دوسرے کی ہے	180	
185	جب بھی ثمن واپس لے سکتا ہے	180	
	مشتری نے ملک بائع کا اقرار کیا مگر مستحق نے اپنی ثابت	180	

191	اب وہ چیز نہیں ملتی		کر کے لے لی پھر کسی وجہ سے وہ چیز مشتری کو ملی تو بائع کو
191	بیع سلم کا حکم	185	واپس کرے
191	بیع سلم کس چیز میں درست ہے اور کس میں نہیں؟		بیع کے ایک جز پر مستحق نے دعویٰ کیا تو باقی کے حق میں
	کپڑے میں سلم ہوا تو اس کے تمام اوصاف بیان	185	کیا حکم ہے؟
192	کرنے ہوں گے		بیع کے ایک جز پر مشتری نے قبضہ کیا مستحق نے اسی جز یا
192	نئے گیہوں میں سلم پیدا ہونے سے قبل ناجائز ہے	186	دوسرے جز پر حق ثابت کیا
192	گیہوں، جو میں وزن کے ساتھ سلم ہو سکتا ہے		مکان کے متعلق حق مجہول کا دعویٰ ہوا اور مصالحت ہوئی یا
192	عدوی چیزوں میں وزن کے ساتھ سلم درست ہے	186	پورے کا دعویٰ ہوا اور مصالحت ہوئی تو اس کا کیا حکم ہے؟
	دودھ، دہی، گھی، تیل میں ناپ اور تول دونوں سے		ایک شخص کی دوسرے پر اثریاں تھیں اور روپے پر صلح ہوئی
193	سلم درست ہے	186	پھر انہیں روپوں پر مستحق نے اپنا حق ثابت کیا
193	بھوسہ میں وزن کے ساتھ سلم درست ہے	186	مکان خرید اور جدید تعمیر کی یا مرمت کرائی یا کو آں کھودا
	عدوی متفاوت میں گنتی سے نادرست ہے وزن سے	186	غلام کو مال کے بدلے میں آزاد کیا پھر کسی نے حق ثابت کیا
193	جائز ہے		مکان کو غلام کے بدلے میں خرید امکان شفیعہ میں لے لیا
	مچھلی میں وزن کے ساتھ سلم درست ہے جبکہ قسم بیان	187	گیا اور غلام میں کسی کا حق ثابت ہوا
193	کردی ہو	187	بیع سلم کا بیان
	حیوان میں سلم درست نہیں، جانوروں کے سری پایوں	187	بیع کے اقسام اور بیع سلم کی تعریف
	میں وزن کے ساتھ درست ہے جبکہ جنس و نوع کا بیان	188	بیع سلم کی چودہ شرائط
193	ہو جائے	189	مجلس میں قبضہ کی صورتیں
	لکڑی کے گٹھوں میں اور ترکاری کی گڈیوں میں سلم	189	کچھ روپے اسی مجلس میں دیئے اور کچھ مسلم الیہ پر دین ہیں
193	درست نہیں اور وزن کے ساتھ درست ہے	190	وزن یا پیمانہ ایسا ہو جو عام طور پر لوگ جانتے ہوں
	جواہر اور پوت میں درست نہیں مگر چھوٹے موتی میں	190	پیمانہ ایسا ہو جو سمٹتا اور پھیلتا نہ ہو
194	وزن کے ساتھ درست ہے	190	سلم کی میعاد ایک ماہ سے کم نہ ہو
	گوشت میں وزن کے ساتھ درست ہے جبکہ نوع و	190	سلم فیہ اس وقت سے ختم میعاد تک بازار میں موجود ہو
194	صفت کا بیان ہو		میعاد پوری ہونے پر رب السلم نے قبضہ نہیں کیا اور

198	سے کہا تم جا کر قبضہ کر لو تو قبضہ کب ہوگا؟	194	تقرہ اور طشت، موزے اور جوتے میں درست ہے جبکہ تعین ہو جائے
198	بیع سلم میں جس جگہ دینا قرار پایا اس کے سوا دوسری جگہ دینا ہے اور جو مزدوری صرف ہوگی وہ بھی دینے کو کہتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟	194	فلاں گاؤں کے گیلہوں اور فلاں درخت کے پھل کو معین کر کے سلم درست نہیں مگر جبکہ نسبت سے مقصود بیان صفت ہو اسی طرح کپڑے کو کسی جگہ کی طرف نسبت کرنا
198	بیع سلم کا اقالہ	194	تیل میں سلم درست ہے جبکہ قسم بیان کردی ہو اور خوشبودار تیل کی قسم بیان کرنا بھی ضروری ہے
199	مجلس اقالہ میں راس المال کو واپس لینا ضروری نہیں اور بعد اقالہ راس المال پر قبضہ سے پہلے اس کے عوض میں مسلم الیہ سے کوئی چیز خریدنا جائز نہیں	195	اون، ٹسر، ریشم، روئی میں جائز ہے
199	سلم کے جز میں قبل میعاد و بعد میعاد اقالہ کا حکم	195	پنیر، مکھن، کھیر، کڑیوں اور لکڑی کے دیگر سامان میں درست ہے
199	راس المال چیز معین تھی اس کے ہلاک ہونے کے بعد بھی اقالہ ہو سکتا ہے	195	راس المال و مسلم فیہ پر قبضہ اور ان میں تصرفات
199	رب المسلم نے مسلم فیہ کو مسلم الیہ کے ہاتھ راس المال کے عوض بیچ دیا	196	راس المال و مسلم فیہ کے بدلے میں دوسری چیز لینا دینا ناجائز ہے
199	راس المال سے کم یا زیادہ میں مصالحت ہوئی اس کا کیا حکم ہے؟	196	جو ٹھہرا تھا اس سے بہتر یا گھٹیا یا کم یا زیادہ دیتا ہے اور روپیہ مانگتا ہے یا پھیرنے کو کہتا ہے ان سب کا کیا حکم ہے؟
200	مسلم الیہ کہتا ہے خراب مال دینا قرار پایا تھا اور رب المسلم کہتا ہے کہ اچھا یا خراب اس کی شرط نہ تھی یا میعاد میں اختلاف ہوا ان کے احکام	196	مسلم فیہ کے مقابل میں رہن رکھنا جائز ہے
200	سلم کے لئے وکیل کرنا درست ہے	197	مسلم فیہ کی وصولی کے لئے رب المسلم ضامن لے سکتا ہے اور حوالہ بھی جائز ہے
200	استصناع کا بیان	197	کفیل نے مسلم فیہ میں نفع اٹھایا
201	استصناع بیع ہے نہ کہ وعدہ اس میں معقود علیہ وہ چیز ہے نہ کہ عمل	197	رب المسلم کی عدم موجودگی میں یوریوں میں غلہ بھرا تو قبضہ نہ ہوا اور موجودگی میں بھرتا تو قبضہ ہو جاتا، رب المسلم کے حکم سے آٹا پھوسا یا قبضہ نہ ہوا
201	جو چیز فرمائش سے بنوائی گئی وہ بنوانے والے کی کب ہوگی؟	197	مسلم الیہ نے گیلہوں خریدے یا قرض لئے اور رب المسلم

206	معلوم ہو کہ اس نے ناجائز طور پر نفع حاصل کیا ہے	201	بیع کے متفرق مسائل
206	کپڑا پھینک دیا اور کہہ دیا جس کا جی چاہے لے لے	201	مٹی کے کھلونوں کی بیع
207	باپ نے نابالغ اولاد کی زمین بیع کر ڈالی	202	کتا، بلی، ہاتھی، چیتا، باز، شکر، بہری، بندر کی بیع
207	ماں نے بچہ کے لئے کوئی چیز خریدی		کتے کا پالنا کس صورت میں جائز ہے اور کس میں ناجائز
207	مکان میں چمڑا پکاتا ہے یا چمڑے کا گودام بنایا	202	اور اس کے متعلق احادیث
207	جس چیز کا گوشت کہہ کر خرید اس کا نہیں ہے	203	پانی کے جانور اور حشرات الارض کی بیع
207	شیشہ و کچھ ہاتھ ہاتھ سے چھوٹ کر گرا اور سب ٹوٹ گئے	204	بیع میں ذی کے لئے وہی حکم ہے جو مسلم کا ہے
207	گیہوں میں جو ملا دیے اس کی اور اسکے آٹے کی بیع	204	کافر نے مصحف شریف خریدا
208	کیا چیز شرط فاسد سے فاسد ہوتی ہے اور کس کو شرط پر معلق کر سکتے ہیں؟ اس کا قاعدہ کلیہ		ایک شخص نے دوسرے سے کہا تم اپنی چیز فلاں کے ہاتھ
	جو چیزیں شرط فاسد سے فاسد ہوتی ہیں اور شرط پر معلق نہیں کی جاسکتیں اور ان کی مثالیں	204	ہزار روپے میں بیع کر دو ہزار کے علاوہ پانسو روپے ثمن کا
208	وہ چیزیں جو شرط فاسد سے فاسد نہیں ہیں	204	میں ضامن ہوں
209	وہ چیزیں جن کو شرط پر معلق کر سکتے ہیں	204	مشتري نے نہ قبضہ کیا نہ ثمن ادا کیا اور غائب ہو گیا
212	وہ چیزیں جن کی اضافت زمانہ مستقبل کی طرف ہو سکتی ہے		دو شخصوں نے چیز خریدی اور قبل قبضہ ان میں سے ایک
212	جن چیزوں کی اضافت زمانہ مستقبل کی طرف صحیح نہیں	204	غائب ہو گیا
213	بیع صرف کا بیان		چند چیزیں ذکر کیں تو وزن یا تاپ یا عدد سب کے
214	ثمن دو قسم ہے، خفی و اصطلاحی	205	مجموعے سے پورا کریں
214	تبادلہ جنس کے ساتھ ہو تو برابری اور قبضہ شرط ہے	205	مکان بیع کی اس کی دستاویز لکھنی ضرور ہے یا نہیں
214	قبضہ اور برابری سے کیا مراد ہے؟	206	پرانی دستاویز بائع مشتری کو دے گا یا نہیں؟
214	اتحاد جنس میں کمرے کھوئے میں فرق نہیں		شوہر نے روٹی خریدی اس کا سوت عورت نے کاتا، سوت
214	اس میں صنعت و مکہ کا بھی اعتبار نہیں	206	شوہر کا ہے
215	زیور غصب کیا تو اس کا تاوان غیر جنس سے دلایا جائے		عورت یا ورثہ نے کفن دیا تو ترکہ سے لے سکتے ہیں، اجنبی
	مختلف جنسوں میں وزن میں برابری ضرور نہیں تقابض	206	نے دیا تو وہ تمبرع ہے
		206	حرام مال سے کوئی چیز خریدی، اس کی پانچ صورتیں ہیں
			جاہل کہ مضارب کیا تو نفع میں حصہ لے سکتا ہے جب تک یہ نہ

220	سونا کی راکھ خریدنے کا کیا حکم ہے؟	215	بدلین ضرور ہے، چاندی کس طرح خریدی جائے؟
221	مدیون پر روپے ہیں اس سے سونا خریدا	215	یہاں مجلس بدلنے کے معنی کیا ہیں؟
221	سونے چاندی میں کھوٹ ہو اور مغلوب ہو تو سونا چاندی ہے	215	یہ کہلا بھیجا کہ تم سے اتنے روپے کی چاندی یا سونا خریدا
221	اگر کھوٹ غالب ہو تو کیا حکم ہے؟	216	بیع صرف میں بیع و ثمن متعین نہیں مگر زیور برتن متعین ہیں
221	جس میں کھوٹ غالب ہے اس کی بیع اسی جنس کے ساتھ	216	خیار شرط اور مدت سے بیع صرف فاسد ہوتی ہے
222	روپے میں کھوٹ غالب ہے ان میں عدد و وزن دونوں جائز ہیں	216	کسی طرف او دھار ہو بیع فاسد ہے اور مجلس میں اگر اس
222	جس روپے میں کھوٹ غالب ہے جب تک اس کا	216	میں سے کچھ ادا کیا جب بھی فاسد ہی ہے
222	چلن ہے ثمن ہے اور چلن بند ہونے کے بعد متاع ہے	216	بیع صرف میں خیار عیب و خیار رویت حاصل ہے
223	روپیہ میں چاندی اور کھوٹ دونوں برابر ہوں تو کیا حکم ہے	216	عقد حج کے بعد شرط فاسد پائی گئی عقد فاسد ہو گیا
223	روپیہ میں کھوٹ غالب ہے، اس سے یا پیسہ سے	217	روپے کے بدلے میں شرفی خریدی، ایک روپیہ خراب تھا پھر دیا
223	چیز خریدی اور دینے سے پہلے ان کا چلن بند ہو گیا یا	217	بدل صرف پر قبضہ سے پہلے تصرف
223	ان کی قیمت میں کمی بیشی ہوئی	217	کنیز جو زیور پہنے ہوئے ہے مع زیور کے خریدی یا نکوار
223	پیسوں کا جب تک صلن ہے ثمن ہیں اور معین نہیں کئے جاسکتے ہیں	217	خریدی جس میں چاندی یا سونے کا کام ہے
224	چلن جاتے رہنے کے بعد غیر معین سے بیع درست نہیں	218	جس چیز میں سونے یا چاندی کا کام ہو اس کی بیع
224	پیسے خریدے تھے یا فرض لئے تھے اور قبضہ یا اس سے صلن جاتا رہا	218	گوٹا، لچکا، لیس وغیرہ کی بیع
224	روپے یا انھنی کے پیسوں سے چیز خریدی	218	جس کپڑے میں زری کا کام ہو
224	روپے کی ریزگاری اور پیسے خریدے	218	متع کی چیز کا بیچنا
225	نوٹ بھی ثمن اصطلاحی ہے	219	چاندی کی چیز بیع کی، کچھ دام پر قبضہ ہوا اور افتراق ہو گیا
225	کوڑیاں ثمن اصطلاحی ہیں	219	یا اس میں استحقاق ہوا
225	بیع تلجہ اور فرضی بیع اور اس کی صورتیں	219	چاندی کا ٹکڑا خریدا اور اس میں استحقاق ہوا
226	بیع تلجہ بیع موقوف ہے	220	دو روپے اور ایک اشرفی کو ایک روپیہ دو اشرفیوں کے
226	بیع کا غلط اقرار کریں تو بیع نہیں اجازت سے بھی جائز نہ ہوگی	220	بدلے میں یا ایک من گیسوں دو من جو کو دو من گیسوں
227	دونوں کا اختلاف ہوا کہ تلجہ تھا یا نہ تھا	220	ایک من جو کے عوض میں یا گیارہ روپے کو دس روپے
227	قرارداد کے موافق عقد ہوا یا خلاف اس کی صورتیں	220	اور ایک اشرفی کے بدلے میں بیچنا
227	بیع الوفا	220	اتحاد جنس کی صورت میں ایک طرف کمی ہے اور اس کے
228	بیع الوفا حقیقت میں رہن ہے	220	ساتھ کوئی دوسری چیز شامل کر لی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نُحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ط

خرید و فروخت کا بیان

وہ خلق عالم (1) جس کی قدرت کاملہ کا ادراک (2) انسانی طاقت سے باہر ہے عرش سے فرش تک جہد نظر کیجیے اُسی کی قدرت جلوہ گر ہے حیوانات و نباتات و جمادات (3) اور تمام مخلوقات اُسی کے مظہر (4) ہیں اُس نے اپنی مخلوقات میں انسان کے سر پر تاج کرامت و عزت رکھا اور اُس کو مدنی الطبع (5) بنایا کہ زندگی بسر کرنے میں یہ اپنے بنی نوع (6) کا محتاج ہے کیونکہ انسانی ضروریات اتنی زائد اور اُن کی تحصیل میں اتنی دشواریاں ہیں کہ ہر شخص اگر اپنی تمام ضروریات کا تنہا متکفل (7) ہونا چاہے غالباً عاجز ہو کر بیٹھ رہے گا اور اپنی زندگی کے ایام خوبی کے ساتھ گزار نہ سکے گا، لہذا اُس حکیم مطلق نے انسانی جماعت کو مختلف شعبوں اور متعدد قسموں پر منقسم (8) فرمایا کہ ہر ایک جماعت ایک ایک کام انجام دے اور سب کے مجموعہ سے ضروریات پوری ہوں۔ مثلاً کوئی کھیتی کرتا ہے کوئی کپڑا بناتا ہے، کوئی دوسری دستکاری کرتا ہے، جس طرح کھیتی کرنے والوں کو کپڑے کی ضرورت ہے، کپڑا بننے والوں کو غلہ کی حاجت ہے، نہ یہ اُس سے مستغنی (9) نہ وہ اس سے بے نیاز، بلکہ ہر ایک کو دوسرے کی طرف احتیاج (10) لہذا یہ ضرورت پیدا ہوئی کہ اس کی چیز اُس کے پاس جائے اور اُس کی اس کے پاس آئے تاکہ سب کی حاجتیں پوری ہوں اور کاموں میں دشواریاں نہ ہوں۔ یہاں سے معاملات کا سلسلہ شروع ہوا بیع وغیرہ ہر قسم کے معاملات وجود میں آئے۔ اسلام چونکہ مکمل دین ہے اور انسانی زندگی کے ہر شعبہ پر اس کا حکم نافذ ہے جہاں عبادات کے طریقے بتاتا ہے معاملات کے متعلق بھی پوری روشنی ڈالتا ہے تاکہ زندگی کا کوئی شعبہ تشنہ (11) باقی نہ رہے اور مسلمان کسی عمل میں اسلام کے سوا دوسرے کا محتاج نہ رہے۔ جس طرح عبادات میں بعض صورتیں جائز ہیں اور بعض ناجائز اسی طرح تحصیل مال کی بھی بعض صورتیں جائز ہیں اور بعض ناجائز اور حلال روزی کی تحصیل اس پر موقوف کہ جائز و ناجائز کو پہچانے اور جائز طریقے پر عمل کرے ناجائز سے دور

کائنات کو پیدا کرنے والا۔ ... فہم، سمجھ، جانتا۔

زمین سے اُگنے والی چیزیں اور بے جان چیزیں۔ اس کی شان کو ظاہر کرنے والے۔

اپنے دوست احباب کے درمیان رہنے والا۔ اپنے جیسے لوگوں کا۔

کفالت کرنے والا۔ تقسیم۔ بے پرواہ۔

حاجت، ضرورت۔ ادھر، نامکمل۔

بھاگے، قرآن مجید میں ناجائز طور پر مال حاصل کرنے کی سخت ممانعت آئی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتَذَلُّوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِلَاسِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝﴾ (1)

”آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق مت کھاؤ اور حکام کے پاس اس کے معاملہ کو اس لیے نہ لے جاؤ کہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ گنہ کے ساتھ جانتے ہوئے کھا جاؤ۔“

اور فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۝﴾ (2)

”اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ، ہاں اگر باہمی رضامندی سے تجارت ہو تو حرج نہیں۔“

اور فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحَرُّوا مِمَّا حَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمْ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ۝﴾ (3)

”اے ایمان والو! اللہ نے جس چیز کو حلال کیا ہے اُن پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ کہو اور حد سے تجاوز نہ کرو۔ حد سے گزرنے والوں کو اللہ دوست نہیں رکھتا اور اللہ نے جو تمہیں روزی دی اُن میں سے حلال طیب کو کھاؤ اور اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان لائے ہو۔“

(کسب حلال کے فضائل)

تخصیص مال (4) کے ذرائع میں سے جس کی سب سے زیادہ ضرورت پڑتی ہے اور غالباً روزانہ جس سے سابقہ پڑتا ہے وہ خرید و فروخت ہے۔ کتاب کے اس حصے میں اسی کے مسائل بیان ہو گئے۔ مگر اس سے قبل کہ فقہی مسائل کا سلسلہ شروع کیا جائے کسب و تجارت کی فضیلت میں جو احادیث وارد ہیں، اُن میں سے چند حدیثوں کا ترجمہ ذکر کیا جاتا ہے۔

پ ۲، البقرة: ۱۸۸۔

پ ۵، النساء: ۲۹۰۔

پ ۷، المائدة: ۸۷، ۸۸۔

مال کرنے کے۔

حدیث (۱): صحیح بخاری شریف میں مقدم بن محمد کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اُس کھانے سے بہتر کوئی کھانا نہیں جس کو کسی نے اپنے ہاتھوں سے کام کر کے حاصل کیا ہے اور بے شک اللہ کے نبی داود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی دستکاری (۱) سے کھاتے تھے۔“ (۲)

حدیث (۲): صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ارشاد فرماتے ہیں: اللہ پاک ہے اور پاک ہی کو دوست رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو بھی اسی کا حکم دیا جس کا رسولوں کو حکم دیا اُس نے رسولوں سے فرمایا ﴿يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا﴾ (۳) ”اے رسولو! پاک چیزوں سے کھاؤ اور اچھے کام کرو۔“ اور مؤمنین سے فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ﴾ (۴) ”اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تم کو دیا اُن میں پاک چیزوں سے کھاؤ۔“ پھر بیان فرمایا: کہ ایک شخص طویل سفر کرتا ہے جس کے ہال پریشان (۵) ہیں اور بدن گرد آلود ہے (یعنی اُس کی حالت ایسی ہے کہ جو دُعا کرے وہ قبول ہو) وہ آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھ کر یارب یارب کہتا ہے (دُعا کرتا ہے) مگر حالت یہ ہے کہ اُس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام اور غذا حرام پھر اُس کی دُعا کیونکر مقبول ہو (۶) (یعنی اگر قبول کی خواہش ہو تو کسب حلال اختیار کرو کہ بغیر اس کے قبول دُعا کے اسباب بیکار ہیں)۔

حدیث (۳): صحیح بخاری شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”لوگوں پر ایک زمانہ آیا آئے گا کہ آدمی پرواہ بھی نہ کرے گا کہ اس چیز کو کہاں سے حاصل کیا ہے، حلال سے یا حرام سے۔“ (۷)

حدیث (۴): ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو تم کھاتے ہو اُن میں سب سے زیادہ پاکیزہ وہ ہے جو تمہارے کسب (۸) سے حاصل ہے اور تمہاری اولاد بھی منجملہ کسب کے ہے۔“ (۹) (یعنی بوقت حاجت اولاد کی کمائی سے کھا سکتا ہے) ابوداؤد و دارمی کی روایت بھی اسی کے مثل ہے۔

ہاتھ کی کمائی۔

”صحیح البخاری“، کتاب البیوع، باب کسب الرجل . إلح، الحدیث: ۲۰۷۲، ج ۲، ص ۱۱.

ب ۱۸، المومنون: ۵۱.

..... نکھرے ہوئے۔

ب ۲، البقرة: ۱۷۲.

”صحیح مسلم“، کتاب الرکاة، باب قبول الصلوة = إلح، الحدیث: ۶۵- (۱۰۱۵)، ص ۵۰۶.

”صحیح البخاری“، کتاب البیوع، باب من لم یال من حیث کسب المال، الحدیث: ۲۰۵۹، ج ۲، ص ۷.

کمائی، محنت۔

”جامع الترمذی“، کتاب الأحکام، باب ما جاء ان الوالد یاخذ من مال ولده، الحدیث: ۱۳۶۳، ج ۳، ص ۷۶.

حدیث (۵): امام احمد عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو بندہ مال حرام حاصل کرتا ہے، اگر اُس کو صدقہ کرے تو مقبول نہیں اور خرچ کرے تو اُس کے لیے اُس میں برکت نہیں اور اپنے بعد چھوڑ مرے تو جہنم کو جانے کا سامان ہے (یعنی مال کی تین حالتیں ہیں اور حرام مال کی تینوں حالتیں خراب) اللہ تعالیٰ برائی سے برائی کو نہیں مٹاتا، ہاں نیکی سے برائی کو محو فرماتا ہے (۱) بے شک خبیث کو خبیث نہیں مٹاتا۔“ (۲)

حدیث (۶): امام احمد و دارمی و بیہقی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو گوشت حرام سے اُگا ہے جنت میں داخل نہ ہوگا (یعنی ابتداء) اور جو گوشت حرام سے اُگا ہے، اُس کے لیے آگ زیادہ بہتر ہے۔“ (۳)

حدیث (۷): بیہقی شعب الایمان میں عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ”حلال کمائی کی تلاش بھی فرائض کے بعد ایک فریضہ ہے۔“ (۴)

حدیث (۸): امام احمد و طبرانی و حاکم رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور طبرانی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کسی نے عرض کی، یا رسول اللہ! (عز وجل، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کونسا کسب زیادہ پاکیزہ ہے؟ فرمایا: ”آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور اچھی بیع (۵) (یعنی جس میں خیانت اور دھوکا نہ ہو یا یہ کہ وہ بیع فاسد نہ ہو)۔“

حدیث (۹): طبرانی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ بندہ مومن پیشہ کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔“ (۶)

یہ چند حدیثیں کسب حلال کے متعلق ذکر کی گئیں، ان کے علاوہ بعض احادیث خاص تجارت کے متعلق بیان کی جاتی ہیں۔

(تجارت کی خوبیاں اور بُرائیاں)

حدیث (۱۰): امام احمد نے ابو بکر بن ابی مریم سے روایت کی، وہ کہتے ہیں مقدم بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیز (۷) دودھ پچا کرتی تھی اور اُس کا شبنم مقدم رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیا کرتے تھے۔ اُن سے کسی نے کہا، سبحان اللہ آپ دودھ پیچتے ہیں مٹاتا ہے۔

”المسند“، للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد الله بن مسعود، الحديث: ۳۶۷۲، ج ۲، ص ۳۳

”مشكاة المصابيح“، كتاب البيوع، باب الكسب وطلب الحلال، الحديث: ۲۷۷۲، ج ۲، ص ۱۳۱

”شعب الإيمان“، باب في حقوق الأولاد... إلخ، الحديث: ۸۷۴۱، ج ۶، ص ۴۲۰

”المسند“، للإمام أحمد بن حنبل، مسند الشاميين، حديث رافع بن خديج، الحديث: ۱۷۲۶۶، ج ۶، ص ۱۱۲

”المعجم الكبير“، الحديث: ۱۳۲۰۰، ج ۱۲، ص ۲۳۸

لونڈی۔

اور اُس کا شمن^(۱) لیتے ہیں (گویا اس نے اس تجارت کو نظر حقارت سے دیکھا) انھوں نے جواب دیا ہاں میں یہ کام کرتا ہوں اور اس میں حرج ہی کیا ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے، کہ ”لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ سواروے اور اشرفی کے کوئی چیز نفع نہیں دے گی۔“ (۲)

حدیث (۱۱): ترمذی و دارمی و دارقطنی ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ابن ماجہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تاجر راست گو“ (۳) امانت دار انبیاء و صدیقین و شہداء کے ساتھ ہوگا۔“ (۴)

حدیث (۱۲): ترمذی و ابن ماجہ و دارمی و رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور بیہقی شعب الایمان میں براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تجارت (۵) قیامت کے دن فجار (بدکار) اٹھائے جائیں گے، مگر جو تاجر متقی (۶) ہو اور لوگوں کے ساتھ احسان کرے اور سچ بولے۔“ (۷)

حدیث (۱۳): امام احمد و ابن خزیمہ و حاکم و طبرانی و بیہقی عبد الرحمن بن شبل اور طبرانی معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ”تجار بدکار ہیں۔“ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! (عز وجل) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا اللہ تعالیٰ نے بیع (۸) حلال نہیں کی ہے؟ فرمایا: ”ہاں! بیع حلال ہے لیکن یہ لوگ بات کرنے میں جھوٹ بولتے ہیں اور قسم کھاتے ہیں، اس میں جھوٹے ہوتے ہیں۔“ (۹)

حدیث (۱۴): بیہقی شعب الایمان میں معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ارشاد فرمایا: ”تمام مکئیوں میں زیادہ پاکیزہ اُن تاجروں کی کمائی ہے کہ جب وہ بات کریں جھوٹ نہ بولیں اور جب اُن کے پاس امانت رکھی جائے خیانت نہ کریں اور جب وعدہ کریں اُس کا خلاف نہ کریں اور جب کسی چیز کو خریدیں تو اُس کی مذمت (برائی) نہ کریں اور جب اپنی

بائع اور مشتری آپس میں جو قیمت طے کریں شمن کہلاتا ہے۔

”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند الشاميين حديث المقدم بن معد يكرب، الحديث: ۱۷۲۰۱، ج ۶، ص ۹۶۔
یعنی سچ بولنے والا تاجر۔

”جامع الترمذی“، کتاب البيوع، باب ما جاء في التحارر، إلخ، الحديث: ۱۲۱۳، ج ۳، ص ۵۰۔
تاجر کی جمع تجارت کرنے والے۔
پرہیزگار، اللہ سے ڈرنے والا۔

”جامع الترمذی“، کتاب البيوع، باب ما جاء في التحارر... إلخ، الحديث: ۱۲۱۴، ج ۳، ص ۵۰۔
تجارت۔

”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حديث عبد الرحمن بن شبل، الحديث: ۱۵۵۳۰، ج ۵، ص ۲۸۸، ۳۲۱۔

چیزیں بیچیں تو انکی تعریف میں مبالغہ نہ کریں اور ان پر کسی کا آتا ہو تو دینے میں ڈھیل نہ ڈالیں^(۱) اور جب ان کا کسی پر آتا ہو تو سختی نہ کریں۔“^(۲)

حدیث (۱۵): صحیح مسلم میں ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ”بیع میں حلف کی کثرت سے پرہیز کرو، کہ یہ اگرچہ چیز کو بکوادیتا ہے مگر برکت کو مٹا دیتا ہے۔“^(۳) اسی کے مثل صحیحین^(۴) میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی۔

حدیث (۱۶): صحیح مسلم میں ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لیے تکلیف دہ عذاب ہوگا۔“ ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، وہ خائب و خاسر^(۵) ہیں، یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: کہ ”کثیر النکاح والہ^(۶) اور دے کر احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم کے ساتھ اپنا سودا چلا دینے والا۔“^(۷)

حدیث (۱۷): ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ قیس ابن ابی غرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے گروہ تجارت^(۸)! بیع میں لغو^(۹) اور قسم ہو جاتی ہے، اس کے ساتھ صدقہ کو ملا لیا کرو۔“^(۱۰)

فائدہ ضروریہ

تجارت بہت عمدہ اور نفیس کام ہے، مگر اکثر تجارت کذب بیانی^(۱۱) سے کام لیتے بلکہ جھوٹی قسمیں کھالیا کرتے ہیں اسی لیے اکثر احادیث میں جہاں تجارت کا ذکر آتا ہے، جھوٹ بولنے اور جھوٹی قسم کھانے کی ساتھ ہی ساتھ ممانعت بھی آتی ہے اور یہ واقعہ بھی ہے کہ اگر تاجر اپنے مال میں برکت دیکھنا چاہتا ہے تو ان بُری باتوں سے گریز کرے۔ تاجروں کی انھیں بد عنوانیوں کی

ماں مٹول نہ کریں۔

”شعب الإيمان“، باب فی حفظ اللسان، الحدیث: ۴۸۵۴، ج ۴، ص ۲۲۱.

”صحیح مسلم“، کتاب المساقاۃ، باب الیٰ الیٰ عن الحلف فی البیع، الحدیث: ۱۳۳- (۱۶۰۸)، ص ۸۶۸.

یعنی صحیح بخاری و صحیح مسلم۔ نقصان اور خسارہ پانے والے۔ یعنی تکبر سے کپڑاٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا۔

”صحیح مسلم“، کتاب الإيمان، باب بیان غلط تحریم امیال الارار۔ إلخ، الحدیث: ۱۷۱- (۱۰۶)، ص ۶۷.

تاجر کی جمع تجارت کرنے والے۔ جھوٹی فضول بات۔

”مس ابی داؤد“، کتاب البیوع، باب فی التجارة... إلخ، الحدیث: ۳۳۲۶، ج ۳، ص ۳۲۸.

جھوٹ بولنے۔

وجہ سے بازار کو بدترین بھتہ زمین (۱) فرمایا گیا اور یہ کہ شیطان ہر صبح کو اپنا جھنڈا لے کر بازار میں پہنچ جاتا ہے اور بے ضرورت بازار میں جانے کو ممانعت فرماتا گیا۔

قرآن کریم کا یہ ارشاد:

﴿رَجُلًا لَا تَعْلَمُ لَهُ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ﴾ (۲) بھی اس کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ تجارت و بیع و خدا سے غافل کرنے والی چیز ہے اور اس سے دلچسپی غفلت لانے والی ہے۔ اسی وجہ سے فرمایا گیا۔

﴿وَإِذَا سَأَلَ عَنْ تِجَارَتِهِ أَوْ لَهْوٍ أَنْفَضُوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ (۳) لہذا فرض ہے کہ تجارت میں اتنا انہماک (۴) نہ ہو کہ یاد خدا سے غفلت کا موجب (۵) ہو۔

صحیح بخاری شریف میں ہے، مقدمہ کہتے ہیں صحابہ کرام خرید و فروخت و تجارت کرتے تھے مگر جب حقوق اللہ میں سے کوئی حق پیش آ جاتا تو تجارت و بیع ان کو ذکر اللہ سے نہیں روکتی، وہ اُس حق کو ادا کرتے۔ (۶)

حدیث (۱۸): بازار میں داخل ہونے کے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرو:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۷)

امام احمد و ترمذی و حاکم و ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ایک لاکھ نکل لکھے گا اور ایک لاکھ گناہ مٹا دے گا اور ایک لاکھ درجہ بلند فرمائے گا اور اُس کے لیے ایک گھر جنت میں بنائے گا۔“ (۸)

جگہ، زمین کا کلمہ یعنی بدترین مقام۔

... بہ ۱۸، البور: ۳۷.

... بہ ۲۸، الجمعة: ۱۱.

مشغول۔

... سبب۔

”صحیح البخاری“، کتاب البیوع، باب التجارة فی البر، ج ۲، ص ۸.

”جامع الترمذی“، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا دخل السوق، الحدیث: ۳۴۴۰، ج ۵، ص ۲۷۱.

”جامع الترمذی“، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا دخل السوق، الحدیث: ۳۴۴۰، ج ۵، ص ۲۷۱.

(خرید و فروخت میں نرمی چاہیے)

خرید و فروخت میں نرمی وساحت^(۱) چاہیے کہ حدیث میں اس کی مدح و تہنیت آئی ہے۔

حدیث (۱۹): صحیح بخاری و سنن ابن ماجہ میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو بیچنے اور خریدنے اور تقاضے میں آسانی کرے۔“^(۲) اسی کے مثل ترمذی و حاکم و بیہقی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور احمد و نسائی و بیہقی عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔

حدیث (۲۰): صحیحین میں حدیثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”زمانہ گزشتہ میں ایک شخص کی روح قبض کرنے جب فرشتہ آیا، اس سے کہا گیا تجھے معلوم ہے کہ تو نے کچھ اچھا کام کیا ہے۔ اس نے کہا، میرے علم میں کوئی اچھا کام نہیں ہے۔ اس سے کہا گیا، غور کر کے بتا۔ اُس نے کہا، اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ میں دنیا میں لوگوں سے بیع کرتا تھا اور ان کے ساتھ اچھی طرح پیش آتا تھا اگر مالدار بھی مہلت مانگتا تو اُسے مہلت دے دیتا تھا اور شکست سے درگزر کرتا تھا یعنی معاف کر دیتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔“^(۳) اور صحیح مسلم کی ایک روایت عقبہ بن عامر و ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”میں تجھ سے زیادہ معاف کرنے کا حقدار ہوں، اے فرشتو! میرے اس بندہ سے درگزر کر دو۔“^(۴)

مسائل فقہیہ

اصطلاح شرع^(۵) میں بیع کے معنی یہ ہیں کہ دو شخصوں کا باہم مال کو مال سے ایک مخصوص صورت کے ساتھ تبادلہ کرنا۔ بیع کبھی قول سے ہوتی ہے اور کبھی فعل سے۔ اگر قول سے ہو تو اس کے ارکان ایجاب و قبول ہیں یعنی مثلاً ایک نے کہا میں نے بیچا دوسرے نے کہا میں نے خریدا۔ اور فعل سے ہو تو چیز کا لے لینا اور دے دینا اس کے ارکان ہیں اور یہ فعل ایجاب و قبول کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ مثلاً ترکاری^(۶) وغیرہ کی گڈیاں بنا کر اکثر بیچنے والے رکھ دیتے ہیں اور ظاہر کر دیتے ہیں کہ پیسہ پیسہ کی گڈی ہے خریدار آتا ہے ایک پیسہ ڈال دیتا ہے اور ایک گڈی اٹھا لیتا ہے طرفین^(۷) باہم کوئی بات نہیں کرتے مگر دونوں کے فعل ایجاب و قبول کے قائم مقام شمار ہوتے ہیں اور اس قسم کی بیع کو بیع تعاظمی کہتے

حسن سلوک، درگزر۔

”صحیح البخاری“، کتاب البیوع، باب السہولۃ والسماحۃ۔ إلخ، الحدیث: ۲۰۷۶، ج ۲، ص ۱۲۔

و ”سنن ابن ماجہ“، کتاب التَّجَارَات، باب السَّماحۃ فی البیع الحدیث: ۲۲۰۳، ج ۳، ص ۳۸۔

”صحیح البخاری“، کتاب البیوع، باب السہولۃ والسماحۃ... إلخ، الحدیث: ۲۰۷۶، ج ۲، ص ۱۲۔

”صحیح مسلم“، کتاب المساقات، باب فصل اِطْطَارِ الْمَعْسَرِ، الحدیث: ۲۹۔ (۱۵۶۰)، ص ۸۴۴۔

بیچنے اور خریدنے والے۔

بہاری جیسے پانک، میٹھی۔

شرعی اصطلاح۔

ہیں۔ بیع کے طرفین میں سے ایک کو بائع^(۱) اور دوسرے کو مشتری^(۲) کہتے ہیں۔

(بیع کے شرائط)

مسئلہ ۱: بیع^(۳) کے لیے چند شرائط ہیں:

(۱) بائع و مشتری کا عاقل ہونا یعنی مجنون یا بالکل نابالغ بچہ کی بیع صحیح نہیں۔

(۲) عقد کا متعدد ہونا یعنی ایک ہی شخص بائع و مشتری دونوں ہو یہ نہیں ہو سکتا مگر باپ یا وصی کہ نابالغ بچہ کے مال کو بیع کریں اور خود ہی خریدیں یا اپنا مال اُن سے بیع کریں۔ یا قاضی کہ ایک یتیم کے مال کو دوسرے یتیم کے لیے بیع کرے تو اگرچہ ان صورتوں میں ایک ہی شخص بائع و مشتری دونوں ہے مگر بیع جائز ہے بشرطیکہ وصی کی بیع میں یتیم کا گھلا ہوا نفع ہو۔ یو ہیں ایک ہی شخص دونوں طرف سے قاصد ہو تو اس صورت میں بھی بیع جائز ہے۔^(۴) (عالمگیری، بحر الرائق، رد المحتار)

(۳) ایجاب و قبول میں موافقت ہونا یعنی جس چیز کا ایجاب ہے اُسی کا قبول ہو یا جس چیز کے ساتھ ایجاب کیا ہے اُسی کے ساتھ قبول ہو اگر قبول کسی دوسری چیز کو کیا یا جس کا ایجاب تھا اُس کے ایک جز کو قبول کیا یا قبول میں ثمن دوسرا ذکر کیا یا ایجاب کے بعض ثمن کے ساتھ قبول کیا ان سب صورتوں میں بیع صحیح نہیں۔ ہاں اگر مشتری نے ایجاب کیا اور بائع نے اُس سے کم ثمن کے ساتھ قبول کیا تو بیع صحیح ہے۔

(۴) ایجاب و قبول کا ایک مجلس میں ہونا۔

(۵) ہر ایک کا دوسرے کے کلام کو سنا۔ مشتری نے کہا میں نے خرید اگر بائع نے نہیں سنا تو بیع نہ ہوئی، ہاں اگر مجلس والوں نے مشتری کا کلام سُن لیا ہے اور بائع کہتا ہے میں نے نہیں سنا ہے تو قضاء بائع کا قبول نامعتبر ہے۔

(۶) بیع کا موجود ہونا مال منقوم ہونا۔^(۵) مملوک ہونا۔ مقدور تسلیم ہونا^(۶) ضرور ہے اور اگر بائع اُس چیز کو اپنے لیے بیچتا ہو تو اُس چیز کا ملک بائع میں ہونا ضروری ہے۔ جو چیز موجود ہی نہ ہو بلکہ اس کے موجود نہ ہونے کا اندیشہ ہو اُس کی بیع

بیچنے والا۔ خریدنے والا۔ خرید و فروخت۔

”العنای الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب الاول فی تعریف البیع، ج ۳، ص ۲
و ”بحر الرائق“، کتاب البیع، ج ۵، ص ۳۲۔

و ”رد المحتار“، کتاب البیوع، مطلب: شرائط البیع۔۔ إلح، ج ۷، ص ۱۲۔
و ہاں جو کسی چیز کی شرعی طور پر قیمت بن سکے جیسے گندم وغیرہ۔

یعنی حوالہ کرنے پر قادر ہونا۔

نہیں مثلاً حمل یا تھن میں جو دودھ ہے اُس کی بیع ناجائز ہے کہ ہو سکتا ہے جانور کا پیٹ پھولا ہے اور اُس میں بچہ نہ ہو اور تھن میں دودھ نہ ہو۔ پھل نمودار^(۱) ہونے سے پہلے بیع نہیں سکتے۔ یوں خون اور مردار کی بیع نہیں ہو سکتی کہ یہ مال نہیں اور مسلمان کے حق میں شراب و خنزیر کی بیع نہیں ہو سکتی کہ مال متقوم نہیں۔ زمین میں جو گھاس لگی ہوئی ہے اُس کی بیع نہیں ہو سکتی اگرچہ زمین اپنی ملک ہو کہ وہ گھاس مملوک نہیں^(۲)۔ یوں نہریا کوئیں کا پانی، جنگل کی لکڑی اور شکار کہ جب تک ان کو قبضہ میں نہ کیا جائے مملوک نہیں۔

(۷) بیع موقت نہ ہو اگر موقت ہے مثلاً اتنے دنوں کے لیے بیچا تو یہ بیع صحیح نہیں۔

(۸) بیع دشمن دونوں اس طرح معلوم ہوں کہ نزاع^(۳) پیدا نہ ہو سکے۔ اگر مجہول ہوں کہ نزاع ہو سکتی ہو تو بیع صحیح نہیں مثلاً اس ریوز میں سے ایک بکری بیچی یا اس چیز کو واجب دام^(۴) پر بیچا یا اُس قیمت پر بیچا جو فلاں شخص بتائے۔^(۵)

(بیع کا حکم)

مسئلہ ۲: بیع کا حکم یہ ہے کہ مشتری بیع کا مالک ہو جائے اور بائع ثمن کا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بائع پر واجب ہے کہ بیع کو مشتری کے حوالہ کرے اور مشتری پر واجب کہ بائع کو ثمن دیدے۔ یہ اُس وقت ہے کہ بیع بات (قطعی) ہو اور اگر بیع موقوف ہے کہ دوسرے کی اجازت پر موقوف ہے تو ثبوت ملک^(۶) اُس وقت ہوگا جب اجازت ہو جائے۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۳: ہزل (مذاق) کے طور پر بیع کی کہ الفاظ بیع اپنی خوشی سے قصد ابول رہا ہے مگر یہ نہیں چاہتا کہ چیز ہک جائے ایسی بیع صحیح نہیں۔ اور ہزل کا حکم اُس وقت دیا جائے گا کہ صراحۃً عقد میں ہزل کا لفظ موجود ہو یا پہلے سے ان دونوں نے باہم ظہر لیا ہے کہ لوگوں کے سامنے مذاق کے طور پر بیع کریں گے اور اس گفتگو پر دونوں اب بھی قائم ہیں اس سے رجوع نہیں کیا ہے تو اسے ہزل قرار دے کر، نادرست کہیں گے اور اگر نہ عقد میں ہزل کا لفظ ہے اور نہ ظہر ایسا ظہر لیا ہے تو قرآن کی بنا پر اسے ہزل نہیں کہہ سکتے^(۸) بلکہ یہ بیع صحیح مانی جائے گی۔ بیع ہزل اگرچہ بیع فاسد ہے مگر قبضہ کرنے سے بھی

خبر۔ جنی کوئی اس کا مالک نہیں۔

بھگڑا۔ رائج قیمت۔

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، مطلب: شرائط البیع انواع اربعہ، ج ۷، ص ۱۳.

و ”الفتاویٰ الہدیہ“، کتاب البیوع، الباب الاول فی تعریف البیع، ج ۳، ص ۳.

مالک ہونے کا ثبوت۔

”الفتاویٰ الہدیہ“، کتاب البیوع، الباب الاول فی تعریف البیع، ج ۳، ص ۳.

جنی ایسی کوئی ظاہری صورت جس کی بنا پر اسے مذاق نہیں کہہ سکتے۔

اس میں ملک حاصل نہیں ہوتی۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: کسی شخص کو بیع کرنے پر مجبور کیا گیا یعنی بیع نہ کرنے میں قتل یا قطع عضو^(۲) کی دھمکی دی گئی اُس نے ڈر کر بیع کر دی تو یہ بیع فاسد اور موقوف ہے کہ اگر اہ جاتے رہنے کے بعد^(۳) اُس نے اجازت دیدی تو جائز ہو جائے گی۔^(۴) (ردالمحتار)

(ایجاب و قبول)

مسئلہ ۵: ایسے دو لفظ جو تملیک و تملک کا افادہ کرتے ہوں یعنی جن کا یہ مطلب ہو کہ چیز کا مالک دوسرے کو کر دیا یا دوسرے کی چیز کا مالک ہو گیا ان کو ایجاب و قبول کہتے ہیں ان میں سے پہلے کلام کو ایجاب کہتے ہیں اور اس کے مقابل میں^(۵) بعد والے کلام کو قبول کہتے ہیں۔ مثلاً بائع نے کہا میں نے یہ چیز اتنے دام میں بیچی مشتری نے کہا میں نے خریدی تو بائع کا کلام ایجاب ہے اور مشتری کا قبول اور اگر مشتری پہلے کہتا کہ میں نے یہ چیز اتنے میں خریدی تو یہ ایجاب ہوتا اور بائع کا لفظ قبول کہلاتا۔^(۶) (درمختار)

مسئلہ ۶: ایجاب و قبول کے الفاظ فارسی اُردو وغیرہ زبان کے ہو سکتے ہیں۔ دونوں کے الفاظ ماضی ہوں جیسے خریدا بیچا یا دونوں حال ہوں جیسے خریدتا ہوں بیچتا ہوں یا ایک ماضی اور ایک حال ہو مثلاً ایک نے کہا بیچتا ہوں دوسرے نے کہا خریدا مستقبل کے صیغہ^(۷) سے بیع نہیں ہو سکتی دونوں کے لفظ مستقبل کے ہوں یا ایک کا مثلاً خریدو گے بیچوں گا کہ مستقبل کا لفظ آئندہ عقد صادر کرنے کے ارادہ پر دلالت کرتا ہے فی الحال عقد کا اثبات نہیں کرتا۔^(۸) (درمختار)

مسئلہ ۷: ایک نے امر کا صیغہ^(۹) استعمال کیا جو حال پر دلالت کرتا ہے دوسرے نے ماضی کا مثلاً اُس نے کہا اس چیز کو اتنے پر لے دوسرے نے کہا میں نے لیا اقتضاء بیع صحیح ہو گئی کہ اب نہ بائع دینے سے انکار کر سکتا ہے نہ مشتری لینے سے۔^(۱۰) (عالمگیری)

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، مطلب: می حکم البیع مع الہرل، ج ۷، ص ۱۷-۱۸۔

جسم کے کسی عضو کو کاٹ ڈالنے۔ یعنی جبر کے ذر و خوف ختم ہونے کے بعد۔

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، مطلب: می حکم البیع مع الہرل، ج ۷، ص ۱۶-۱۷۔

جواب میں۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، ج ۷، ص ۲۲۔

ایسا جملہ بولا جو آنے والے زمانے پر دلالت کرے۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، ج ۷، ص ۲۳۔

ایسا جملہ بولا جائے جو حکم کے معنی پر دلالت کرے۔

”العتاوی الہدیة“، کتاب البیوع، الباب الثانی فیما یرجع الی انعقاد... إلخ، الفصل الأول، ج ۳، ص ۴

مسئلہ ۸: یہ ضرور نہیں کہ خریدنا اور بیچنا ہی کہیں تو بیچ ہو ورنہ نہ ہو بلکہ یہ مطلب اگر دوسرے لفظ سے ادا ہوتا ہو تو بھی عقد ہو سکتا ہے مثلاً مشتری (۱) نے کہا یہ چیز میں نے تم سے اتنے میں خریدی بائع (۲) نے کہا ہاں۔ میں نے کیا۔ دام لاؤ۔ لے لو۔ تمہارے ہی لیے ہے۔ منظور ہے۔ میں راضی ہوں۔ میں نے جائز کیا۔ (۳) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۹: بائع نے کہا میں نے یہ چیز بیچی مشتری نے کہا ہاں تو بیچ نہ ہوئی اور اگر مشتری ایجاب کرتا اور بائع جواب میں ہاں کہتا تو صحیح ہو جاتی۔ استفہام کے جواب میں (۴) ہاں کہا تو بیچ نہ ہوگی مگر جبکہ مشتری اُسی وقت ثمن ادا کر دے کہ یہ ثمن ادا کرنا قبول ہے۔ مثلاً کہا کیا تم نے یہ چیز میرے ہاتھ اتنے میں بیچ کی اُس نے کہا ہاں مشتری نے ثمن دیدیا بیچ ہوگئی۔ (۵) (درمختار)

مسئلہ ۱۰: میں نے اپنا گھوڑا تمہارے گھوڑے سے بدلا، دوسرے نے کہا اور میں نے بھی کیا تو بیچ ہوگئی۔ بائع نے کہا یہ چیز تم پر ایک ہزار کو ہے، مشتری نے کہا میں نے قبول کی، بیچ ہوگئی۔ (۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: ایک شخص نے کہا یہ چیز تمہارے لیے ایک ہزار کو ہے اگر تم کو پسند ہو، دوسرے نے کہا مجھے پسند ہے، بیچ ہوگئی۔ یوہیں اگر یہ کہا کہ اگر تم کو موافق آئے یا تم ارادہ کر دیا تمہیں اس کی خواہش ہو اُس نے جواب میں کہا کہ مجھے موافق ہے یا میں نے ارادہ کیا یا مجھے اس کی خواہش ہے۔ (۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: ایک شخص نے کہا یہ سامان لے جاؤ اور اس کے متعلق آج غور کر لو اگر تم کو پسند ہو تو ایک ہزار کو ہے دوسرا اُسے لے گیا بیچ جائز ہوگئی۔ (۸) (خانہ)

مسئلہ ۱۳: ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ ایک غلام ہزار روپے میں بیچ کیا اور کہہ دیا کہ اگر آج دام نہ لاؤ گے تو میرے تمہارے درمیان بیچ نہ رہے گی مشتری نے اسے منظور کیا مگر اُس روز دام نہیں لایا دوسرے روز مشتری بائع سے ملا اور یہ کہا کہ تم نے یہ غلام میرے ہاتھ ایک ہزار میں بیچا اُس نے کہا ہاں مشتری نے کہا میں نے اسے لیا تو بیچ اس وقت صحیح ہوگئی کہ کل

خریدنے والے بیچنے والے۔

”العتاوی الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب الثانی فیما یرجع الی انعقاد. إلخ، الفصل الأول، ج ۳، ص ۴.
و”الدر المختار“، کتاب البیوع، ج ۷، ص ۲۲.
یعنی سوال کے جواب میں۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، ج ۷، ص ۲۲.
”العتاوی الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب الثانی فیما یرجع الی انعقاد. إلخ، الفصل الأول، ج ۳، ص ۵.
”العتاوی الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب الثانی فیما یرجع الی انعقاد... إلخ، الفصل الأول، ج ۳، ص ۵.
”العتاوی الخایہ“، کتاب البیوع، ج ۱، ص ۳۳۸.

جو بیع ہوئی تھی وہ ٹمن نہ دینے کی وجہ سے جاتی رہی۔⁽¹⁾ (خانیہ)

مسئلہ ۱۴: ایک نے دوسرے کو دور سے پکار کر کہا میں نے یہ چیز تمہارے ہاتھ اتنے میں بیع کی⁽²⁾ اُس نے کہا میں نے خریدی اگر اتنی دوری ہے کہ ان کی بات میں اشتباہ⁽³⁾ نہیں ہوتا تو بیع درست ہے ورنہ نادرست۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: بائع نے کہا اس کو میں نے تیرے ہاتھ بیچا مشتری نے اُس کو کھانا شروع کر دیا یا جانور تھا اُس پر سوار ہو گیا یا کپڑا تھا اُسے پہن لیا تو بیع ہوگئی یعنی یہ تصرفات⁽⁵⁾ قبول کے قائم مقام ہیں۔ یو ہیں ایک شخص نے دوسرے سے کہا اس چیز کو کھا لو اور اس کے بدلے میں میرا ایک روپیہ تم پر لازم ہوگا، اس نے کھا لیا تو بیع درست ہوگئی اور کھانا حلال ہو گیا۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: دو شخصوں میں ایک تھان کے متعلق زرخ ہونے لگا⁽⁷⁾ بائع نے کہا پندرہ میں بیچتا ہوں مشتری نے کہا دس میں لیتا ہوں اس سے زیادہ نہیں دوں گا اور مشتری اُس تھان کو لے کر چلا گیا اگر زرخ کرتے وقت تھان مشتری کے ہاتھ میں تھا جب تو پندرہ میں بیع ہوئی اور اگر بائع کے ہاتھ میں تھا مشتری نے اُس سے لیا اُس نے منع نہ کیا تو دس روپے میں بیع ہوئی۔ اور اگر تھان مشتری کے پاس ہے اور مشتری نے کہا دس سے زیادہ نہیں دوں گا اور بائع نے کہا پندرہ سے کم میں نہیں بیچوں گا مشتری نے تھان واپس کر دیا اس کے بعد پھر بائع سے کہا لاؤ دو بائع نے دیدیا اور ٹمن کے متعلق کچھ نہ کہا اور مشتری لے کر چلا گیا تو دس میں بیع ہوئی۔⁽⁸⁾ (خانیہ)

مسئلہ ۱۷: ایک چیز کے متعلق بائع نے ٹمن بدل کر دو ایجاب کیے مثلاً پہلے پندرہ روپیہ کہا دوسرے ایجاب میں ایک گنی ٹمن بتایا ان دونوں ایجابوں کے بعد مشتری نے قبول کیا تو دوسرے ٹمن کے ساتھ بیع قرار پائے گی اور اگر مشتری نے پہلے

^۱ الفتاویٰ الحانیۃ، کتاب البیع، ج ۱، ص ۳۳۹.

فروخت کی۔

شک و شبہ۔

^۲ الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب البیوع، الباب الثانی فیما یرجع الی انعقاد... إلح، الفصل الأول، ج ۳، ص ۶.

یعنی چیز کو اس طرح استعمال کرنا۔

^۳ الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب البیوع، الباب الثانی فیما یرجع الی انعقاد... إلح، الفصل الأول، ج ۳، ص ۶.

قیمت مقرر ہونے لگی۔

^۴ الفتاویٰ الحانیۃ، کتاب البیع، ج ۱، ص ۳۳۹.

ایجاب کے بعد بھی قبول کیا تھا پھر دوسرے ایجاب کے بعد بھی قبول کیا تو پہلی بیع صحیح ہوگئی (1) دوسری صحیح ہوگئی اور اگر دونوں ایجابوں میں ایک ہی قسم کا ثمن ہے مگر مقدار میں کم و بیش ہے مثلاً پہلے پندرہ روپے کہا تھا پھر دس یا اس کا عکس جب بھی دوسری بیع معتبر ہے پہلی جاتی رہی اور اگر مقدار میں کمی بیشی نہ ہو تو پہلی ہی بیع درست ہے دوسری لغو۔ (2) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: جس مجلس میں ایجاب ہوا اگر قبول کرنے والا اس مجلس سے غائب ہو تو ایجاب بالکل باطل ہو جاتا ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ اُس کے قبول کرنے پر موقوف ہو کہ اُسے خبر پہنچے اور قبول کرے تو بیع درست ہو جائے ہاں اگر قبول کرنے والے کے پاس ایجاب کے الفاظ لکھ کر بھیجے ہیں تو جس مجلس میں تحریر پہنچی اُسی مجلس میں قبول کیا تو بیع صحیح ہے اُس مجلس میں قبول نہ کیا تو پھر قبول نہیں کر سکتا۔ یو ہیں اگر ایجاب کے الفاظ کسی قاصد کے ہاتھ لکھا کر بھیجے تو جس مجلس میں یہ قاصد اُسے خبر پہنچائے گا اُسی میں قبول کر سکتا ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ بائع نے ایک شخص سے کہا کہ میں نے یہ چیز فلاں شخص کے ہاتھ اتنے میں پہنچی اے شخص تو اُس کے پاس جا کر یہ خبر پہنچا دے اگر غائب کی طرف سے کسی اور شخص نے جو مجلس میں موجود ہے قبول کر لیا تو ایجاب باطل نہ ہوا بلکہ یہ بیع اُس غائب کی اجازت پر موقوف ہے۔ اگر ایک شخص کو اس نے خبر پہنچانے پر مامور (3) کیا تھا مگر دوسرے نے خبر پہنچادی اور اُس نے قبول کر لیا تو بیع صحیح ہوگئی۔ جس طرح ایجاب تحریری ہوتا ہے قبول بھی تحریری ہو سکتا ہے مثلاً ایک نے دوسرے کے پاس ایجاب لکھ کر بھیجا دوسرے نے قبول کو لکھ کر بھیج دیا بیع ہو جائے گی مگر یہ ضرور ہے کہ جس مجلس میں ایجاب کی تحریر موصول ہوئی ہے قبول کی تحریر اُسی مجلس میں لکھی جائے ورنہ ایجاب باطل ہو جائے گا۔ (4) (در مختار، رد المحتار، عالمگیری)

(خيار قبول)

مسئلہ ۱۹: عاقدین (5) میں سے جب ایک نے ایجاب کیا تو دوسرے کو اختیار ہے کہ مجلس میں قبول کرے یا رد کر دے اس کا نام خيار قبول ہے۔ خيار قبول میں وراثت نہیں جاری ہوتی مثلاً یہ مرجائے تو اس کے وارث کو قبول کرنے کا حق

یعنی ختم ہوگئی، ٹوٹ گئی۔

”الفتاویٰ الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب الثانی فیما یرجع الی انعقاد... إلخ، الفصل الأول، ج ۳، ص ۷۔
مقرر۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، مطلب می حکم البیع مع الہزل، ج ۷، ص ۱۹
و ”الفتاویٰ الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب الثانی فیما یرجع الی انعقاد... إلخ، الفصل الأول، ج ۳، ص ۹۔
یعنی بیچنے اور خریدنے والے۔

حاصل نہ ہوگا۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: خیار قبول آخر مجلس تک رہتا ہے مجلس بدل جانے کے بعد جاتا رہتا ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ایجاب کرنے والا زندہ ہو یعنی اگر ایجاب کے بعد قبول سے پہلے مر گیا تو اب قبول کرنے کا حق نہ رہا کیونکہ ایجاب ہی باطل ہو گیا قبول کس چیز کو کرے گا۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: دونوں میں سے کوئی بھی اس مجلس سے اٹھ جائے یا بیع کے علاوہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائے تو ایجاب باطل ہو جاتا ہے۔ قبول کرنے سے پہلے موجب^(۳) کو اختیار ہے کہ ایجاب کو واپس کر لے قبول کے بعد واپس نہیں لے سکتا کہ دوسرے کا حق متعلق ہو چکا واپس لینے میں اس کا ابطال^(۴) ہوتا ہے۔^(۵) (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۲۲: ایجاب کو واپس لینے میں یہ ضرور ہے کہ دوسرے نے اس کو سنا ہو، مثلاً بائع نے کہا میں نے اس کو بیچا پھر اپنا ایجاب واپس لیا مگر اس کو مشتری نے نہیں سنا اور قبول کر لیا تو بیع صحیح ہو گئی اور اگر موجب کا ایجاب واپس لینا اور دوسرے کا قبول کرنا یہ دونوں ایک ساتھ پائے جائیں تو واپسی درست ہے اور بیع نہیں ہوئی۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: ایجاب کو لکھ بھیجا ہے یا کسی قاصد کے ہاتھ کہلا بھیجا ہے تو جب تک دوسرے کو تحریر یا پیغام نہ پہنچا ہو یا قبول نہ کیا ہو اس بھیجنے والے کو واپس لینے کا اختیار ہے، یہاں اس کی ضرورت نہیں کہ قاصد کو واپس لینے کا علم ہو گیا ہو یا خود مکتوب الیہ^(۷) یا مرسل الیہ^(۸) کو علم ہو بلکہ اگر ان میں کسی کو بھی علم نہ ہو جب بھی رجوع صحیح ہے اور رجوع کے بعد اگر قبول پایا جائے تو بیع نہیں ہو سکتی۔^(۹) (فتح القدیر)

مسئلہ ۲۴: جب ایجاب و قبول دونوں ہو چکے تو بیع تمام و لازم ہو گئی اب کسی کو دوسرے کی رضامندی کے بغیر رد

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثانی فیما یرجع الی انعقاد... إلخ، الفصل الأول، ج ۳، ص ۷.

المرجع السابق.

ایجاب کرنے والے۔ یعنی اس کا حق باطل ہوتا ہے۔

”الہدایۃ“، کتاب البیوع، ج ۲، ص ۲۳ وغیرہ.

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثانی فیما یرجع الی انعقاد... إلخ، الفصل الأول، ج ۳، ص ۸.

جس کو خط لکھا گیا ہے۔ جس کی طرف قاصد بھیجا گیا ہے۔

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، ج ۵، ص ۴۶۲.

کردینے کا اختیار نہ رہا البتہ اگر بیع میں عیب ہو یا بیع کو مشتری نے نہیں دیکھا ہے تو اختیار عیب و خیار رویت حاصل ہوتا ہے ان کا ذکر بعد میں آئے گا۔^(۱) (ہدایہ)

(بیع تعاطی)

مسئلہ ۲۵: بیع تعاطی جو بغیر لفظی ایجاب و قبول کے محض چیز لے لینے اور دیدینے سے ہو جاتی ہے یہ صرف معمولی اشیاء ساگ ترکاری وغیرہ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ یہ بیع ہر قسم کی چیز نفیس و خسیس^(۲) سب میں ہو سکتی ہے اور جس طرح ایجاب و قبول سے بیع لازم ہو جاتی ہے یہاں بھی ثمن دیدینے اور چیز لے لینے کے بعد بیع لازم ہو جائے گی کہ بغیر دوسرے کی رضا مندی کے رد کرنے کا کسی کو حق نہیں۔^(۳) (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۲۶: اگر ایک جانب سے تعاطی ہو مثلاً چیز کا دام طے ہو گیا اور مشتری چیز کو بائع کی رضا مندی سے اٹھالے گیا اور دام نہ دیا یا مشتری نے بائع کو ثمن ادا کر دیا اور چیز بغیر لیے چلا گیا تو اس صورت میں بھی بیع لازم ہوتی ہے کہ اگر ان دونوں میں سے کوئی بھی رو کرنا چاہے تو رد نہیں کر سکتا قاضی بیع کو لازم کر دے گا۔ دام طے کرنے کی وہاں ضرورت ہے کہ دام معلوم نہ ہو اور اگر معلوم ہو جیسے بازار میں روٹی بکتی ہے، عام طور پر ہر شخص کو نرخ معلوم ہے یا گوشت وغیرہ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کا ثمن لوگوں کو معلوم ہوتا ہے، ایسی چیزوں کے ثمن طے کرنے کی ضرورت نہیں۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: دوکاندار کو گیسوں^(۵) کے لیے روپے دیدے اور اُس سے پوچھا روپے کے کتنے سیر اُس نے کہا دس سیر مشتری^(۶) خاموش ہو گیا یعنی وہ نرخ منظور کر لیا پھر اُس سے گیسوں طلب کیے بائع نے کہا کل دوں گا مشتری چلا گیا دوسرے دن گیسوں لینے آیا تو نرخ تیز ہو گیا بائع^(۷) کو اُسی پہلے نرخ سے دینا ہوگا۔^(۸) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: بیع تعاطی میں یہ ضرور ہے کہ لین دین کے وقت اپنی ناراضی ظاہر نہ کرتا ہو اور اگر ناراضی کا اظہار کرتا ہو تو بیع منعقد نہیں ہوگی مثلاً خربزہ، تربز لے رہا ہے بائع کو پیسے دیدے مگر بائع کہتا جاتا ہے کہ اتنے میں نہیں دوں گا تو بیع نہ ہوئی اگرچہ

”الہدایہ“، کتاب البیوع، ج ۲، ص ۲۳.

عمرہ اور گھنیا، اچھا اور خراب۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، ج ۲، ص ۲۳ موخرھا.

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، مطلب: البیع بالتعاطی، ج ۷، ص ۲۶.

گندم۔۔۔ خریدنے والا۔۔۔ بیچنے والے۔

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، مطلب: البیع بالتعاطی، ج ۷، ص ۲۶.

بازار والوں کی عادت معلوم ہے کہ اُن کو دینا نہیں ہوتا تو پیسے پھینک دیتے ہیں یا چیز چھین لیتے ہیں۔ اور ایسا نہ کریں تو دل سے راضی ہیں خالی منہ سے مشتری کو خوش کرنے کے لیے کہتے جاتے ہیں کہ نہیں دوں گا نہیں دوں گا اس عادت معلوم ہونے کی صورت میں بھی اگر صراحۃً ناراضی موجود ہو تو بیع درست نہیں۔^(۱) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۹: ایک بوجھ ایک روپیہ کو خرید پھر بائع سے یہ کہا کہ اسی دام کا ایک بوجھ یہاں اور لا کر ڈال دو اُس نے لا کر ڈال دیا تو اس دوسرے کی بھی بیع ہوگی مشتری لینے سے انکار نہیں کر سکتا۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: قصاب سے کہا روپیہ کے تین میر کے حساب سے اتنے کا گوشت تول دو یا اس جگہ کا پہلو یا ران یا سینہ کا گوشت دو اُس نے تول دیا تو اب لینے سے انکار نہیں کر سکتا۔^(۳) (فتح القدیر)

مسئلہ ۳۱: خربزوں کا ٹوکرا لایا جس میں بڑے چھوٹے ہر قسم کے پھل ہیں مالک سے مشتری نے پوچھا کہ یہ خربزے کس حساب سے ہیں اُس نے روپیہ کے دس بتائے مشتری نے دس پھل چھانٹ کر بائع کے سامنے نکال لیے یا بائع نے مشتری کے لیے نکال دیے اور مشتری نے لے لیے، بیع ہوگی۔^(۴) (فتح القدیر)

مسئلہ ۳۲: دوکانداروں کے یہاں سے خرچ کے لیے چیزیں منگالی جاتی ہیں اور خرچ کر ڈالنے کے بعد ثمن کا حساب ہوتا ہے ایسا کرنا اتحساناً^(۵) جائز ہے۔^(۶) (در مختار)

(مبیع و ثمن)

مسئلہ ۳۳: عقد میں جو چیز معین ہوتی ہے کہ جس کو دینا کہا اُسی کا دینا واجب ہے اس کو مبیع کہتے ہیں اور جو چیز معین نہ ہو وہ ثمن ہے۔^(۷)

”رد المحتار“، کتاب البیوع، مطلب: البیع بالتعاطى، ج ۷، ص ۲۶۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثانی فیما یرجع الی انعقاد، إلح، الفصل الأول، ج ۳، ص ۹۔

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، ج ۵، ص ۴۶۰۔

المرجع السابق.

از روئے بھلائی، سگی۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، ج ۷، ص ۲۶۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثانی فیما یرجع... إلح، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۱۲۔

اشیا تین قسم پر ہیں: ایک وہ کہ ہمیشہ ٹمن ہو، دوسری وہ کہ ہمیشہ بیچ ہو، تیسری وہ کہ کبھی ٹمن ہو کبھی بیچ۔ جو ہمیشہ ٹمن ہے، وہ روپیہ اور اشرفی ہے ان کے مقابل (۱) میں کوئی چیز ہو ان کو بیچنا کہا جائے یا ان سے بیچنا کہا جائے ہر حال میں یہی ٹمن ہیں۔ پیسے بھی ٹمن ہیں کہ معین کرنے سے معین نہیں ہوتے مگر ان کی شمیعت (۲) باطل ہو سکتی ہے۔ جو ہمیشہ بیچ ہو ایسی چیز ہے کہ ذوات الامثال (۳) سے نہ ہو یعنی ذوات القیم (۴) سے ہو اور عددی متفاوت (۵) کہ یہ ہمیشہ بیچ ہوگی مگر کپڑے کے تھان کا وصف بیان کر دیا جائے اور اس کے لیے کوئی میعاد (۶) مقرر کر دی جائے تو ٹمن بن سکتا ہے اس کے بدلے میں غلام وغیرہ کوئی معین چیز خرید سکتے ہیں۔ تیسری قسم کہ کبھی ٹمن اور کبھی بیچ ہو، وہ مکمل (ناپ کی چیز) و موزون (جو چیز تول کر جکتی ہے) اور عددی متقارب (جو چیز گنتی سے جکتی ہے اور اس کے افراد کی قیمتوں میں تفاوت نہیں ہوتا) ان چیزوں کو اگر ٹمن کے مقابل میں ذکر کیا تو بیچ ہیں اور اگر ان کے مقابل میں انھیں جیسی چیزیں ہیں یعنی مکمل و موزون و عددی متقارب تو اگر دونوں جانب کی چیزیں معین ہوں بیچ جائز ہے اور دونوں چیزیں بیچ قرار پائیں گی اور اگر ایک جانب معین ہو اور دوسری جانب غیر معین مگر اس غیر معین کا وصف بیان کر دیا ہے کہ اس قسم کی ہوگی اس صورت میں اگر معین کو بیچ اور غیر معین کو ٹمن قرار دیا ہے تو بیچ جائز ہے اور غیر معین کو تفرق سے پہلے (۷) قبضہ کرنا ضروری ہے اور اگر غیر معین کو بیچ اور معین کو ٹمن بنایا تو بیچ ناجائز ہوگی اس صورت میں بیچ اور ٹمن بنانے کا یہ مطلب ہے کہ جس کو بیچنا کہا وہ بیچ ہے اور جس سے بیچنا کہا وہ ٹمن ہے اور اگر دونوں غیر معین ہوں تو بیچ ناجائز ہوگی۔ (۸) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: بیچ اگر منقولات (۹) کی قسم سے ہے تو بائع کا اُس پر قبضہ ہونا ضرور ہے قبل قبضہ کے چیز بیچ دی بیچ ناجائز ہے۔ (۱۰) (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۳۵: بیچ اور ٹمن کی مقدار معلوم ہونا ضرور ہے اور ٹمن کا وصف بھی معلوم ہونا ضرور ہے ہاں اگر ٹمن کی طرف

بدلے۔۔۔ قیمت ہونا چاہیے۔

وہ چیزیں جن کے ضائع کر دینے سے تاوان میں ویسی ہی چیزیں واپس کرنا لازم ہوتا ہے۔

وہ چیزیں جن کے ضائع کر دینے سے تاوان میں ان کی قیمت دینا لازم ہوتی ہے۔

جو چیزیں گنتی سے جکتی ہیں اور ان کے چھوٹے بڑے ہونے کے لحاظ سے قیمتوں میں تفاوت ہوتا ہے۔

تاریخ، دن، وقت۔

یعنی بیچنے والے اور خریدنے والے کے جدا ہونے سے پہلے۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثانی فیما یرجع۔ إلح، المصل الثالث، ج ۳، ص ۱۶۔

وہ چیزیں جو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانی جاسکتی ہوں۔

”الہدایۃ“، کتاب البیوع، باب المراءبہ و التولیۃ، فصل و من اشتری شیاً۔ إلخ، ج ۲، ص ۵۹، وغیرہ

اشارہ کر دیا جائے مثلاً اس روپیہ کے بدلے میں خرید اتونہ مقدار کے ذکر کی ضرورت ہے نہ وصف کے البتہ اگر وہ مال ربوی (۱) ہے اور مقابلہ جنس کے ساتھ ہو مثلاً گیہوں کی اس ڈھیری کو بدلے میں اُس ڈھیری کے بیچا تو اگرچہ یہاں بیع و ثمن دونوں کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے مگر پھر بھی مقدار کا معلوم ہونا ضرور ہے کیونکہ اگر دونوں مقداریں برابر نہ ہوں تو سود ہوگا۔ (۲) (در مختار)

(ثمن کا حال و مؤجل ہونا)

مسئلہ ۳۶: بیع میں کبھی ثمن حال ہوتا ہے یعنی فوراً دینا اور کبھی مؤجل یعنی اُس کی ادا کے لیے کوئی میعاد معین ذکر کر دی جائے کیونکہ میعاد معین نہ ہوگی تو جھگڑا ہوگا۔ اصل یہ ہے کہ ثمن حال ہو لہذا عقد میں اس کہنے کی ضرورت نہیں کہ ثمن حال ہے بلکہ عقد میں ثمن کے متعلق اگر کچھ نہ کہا جب بھی فوراً دینا واجب ہوگا اور ثمن مؤجل کے لیے یہ ضرور ہے کہ عقد ہی میں مؤجل ہونا ذکر کیا جائے۔ (۳) (در مختار)

مسئلہ ۳۷: میعاد کے متعلق اختلاف ہوا بائع کہتا ہے میعاد تھی ہی نہیں اور مشتری میعاد ہونا بتاتا ہے تو گواہ مشتری کے معتبر ہیں اور قول بائع کا معتبر ہے اور اگر مقدار میعاد میں اختلاف ہو ایک کم بتاتا ہے اور ایک زیادہ تو اُس کی بات مانی جائے گی جو کم بتاتا ہے اور گواہ یہاں بھی مشتری کے معتبر ہیں۔ اور اگر ایک کہتا ہے میعاد گزر چکی ہے اور ایک بتاتا ہے باقی ہے تو قول بھی مشتری ہی کا معتبر ہے اور دونوں گواہ پیش کریں تو گواہ بھی اُسی کے معتبر ہیں۔ (۴) (در مختار)

مسئلہ ۳۸: مدیون (۵) کے مرنے سے میعاد باطل ہو جاتی ہے اور دائن کے مرنے سے باطل نہیں ہوتی کیونکہ میعاد کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ تجارت وغیرہ کر کے اس زمانہ میں دین کی مقدار فراہم کرے گا اور ادا کر دے گا اور جب وہ خود ہی نہ رہا میعاد ہونا فضول ہے، بلکہ جو کچھ ترک ہے وہ دین ادا کرنے کے لیے متعین ہے، لہذا بیع مؤجل میں بائع کے مرنے سے اجل (۶) باطل

وہ چھ شیا، جن کو آپس میں کسی بیشی سے بیچیں تو سود ہے، مثلاً سونے کو سونے کے ساتھ، چاندی کو چاندی کے ساتھ وغیرہ۔

”الدر المختار“، کتاب المبیوع، ج ۷، ص ۴۶-۴۸۔

”الدر المختار“، کتاب المبیوع، ج ۷، ص ۴۹۔

”الدر المختار“، کتاب المبیوع، ج ۷، ص ۵۰۔

مقروض۔

وقیع، مقرر، میعاد۔

نہ ہوگی۔ (1) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۹: عقد بیع میں ثمن ادا کرنے کی کوئی میعاد مذکور نہ تھی یعنی بیع حال تھی بعد عقد بائع نے مشتری کو ادائے ثمن کے لیے ایک میعاد معلوم مقرر کر دی مثلاً پندرہ دن یا ایک مہینہ یا ایسی میعاد مقرر کی جس میں تھوڑی سی جہالت ہے مثلاً جب کھیت کٹے گا اُس وقت ثمن ادا کرنا تو اب ثمن مؤجل ہو گیا کہ جب تک میعاد پوری نہ ہو بائع کو ثمن کے مطالبہ کا حق نہیں اور اگر ایسی میعاد مقرر کی ہو جس میں بہت زیادہ جہالت ہو (2) مثلاً جب آندھی چلے گی اُس وقت ثمن ادا کرنا تو یہ میعاد باطل ہے ثمن اب بھی غیر میعادی ہے۔ (3) (در مختار، ہدایہ)

مسئلہ ۴۰: بیع کا دام ایک ہزار مشتری پر ہے بائع نے کہہ دیا کہ ہر مہینے میں سو روپیہ دیدیا کرنا تو اس کی وجہ سے دین مؤجل نہ ہوگا (4)۔ کسی پر ہزار روپیہ دین ہے اور دائن نے ادا کے لیے قسطیں مقرر کر دی ہیں اور یہ بھی شرط کر دی ہے کہ ایک قسط بھی وقت پر وصول نہ ہوئی تو باقی کل دین حال ہو جائے گا یعنی فوراً وصول کیا جائے گا اس قسم کی شرط صحیح ہے۔ (5) (در مختار)

مسئلہ ۴۱: میعاد اُس وقت سے شروع کی جائے گی جب کہ بائع نے بیع مشتری کو دیدی اور اگر مثلاً ایک سال کی میعاد تھی مگر سال گزر گیا اور ابھی تک بیع ہی نہیں دی ہے تو دینے کے بعد ایک سال کی میعاد ملے گی۔ (6) (در مختار)

(مختلف قسم کے سگے چلتے ہوں اس کی صورتیں)

مسئلہ ۴۲: کسی جگہ مختلف قسم کے روپے چلتے ہوں اور عاقد (7) نے مطلق روپیہ کہا تو وہ روپیہ مراد لی جائے گا جو بیشتر اس شہر میں چلتا ہے یعنی جس کا رواج زیادہ ہے چاہے اُن سکوں کی مالیت مختلف ہو یا ایک ہو اور اگر ایک ہی قسم کا روپیہ چلتا ہے جب تو ظاہر ہے کہ وہی متعین ہے اور اگر چلن یکساں ہے کسی کا کم اور کسی کا زیادہ نہیں اور مالیت برابر ہو تو بیع صحیح ہے اور مشتری کو اختیار ہے کہ جو چاہے دیدے مثلاً ایک روپیہ کی کوئی چیز خریدی تو ایک روپیہ یا دو اٹھنیاں یا چار چونیاں یا آٹھ دو انیاں جو چاہے

”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب البیوع، مطلب: بی تأجیل الی اجل مجهول، ج ۷، ص ۵۱۔
مدت غیر معلوم۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، ج ۷، ص ۵۱۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، کیمۃ انعقاد البیع، ج ۲، ص ۲۴۔
یعنی مؤخر نہ ہوگا۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، ج ۷، ص ۵۲۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، ج ۷، ص ۵۶۔

خرید و فروخت کرنے والے۔

دیدے اور مالیت میں اختلاف ہے جیسے حیدر آبادی روپے اور چہرہ دار کہ دونوں کی مالیت میں اختلاف رہتا ہے اگر کسی جگہ دونوں کا یکساں چلن ہو تو بیع فاسد ہو جائیگی۔^(۱) (درمختار، ہدایہ، فتح)

مسئلہ ۳۳: اگر سبکے مختلف مالیت کے ہوں اور چلن^(۲) یکساں ہے اور مطلق روپیہ عقد میں بولا مگر ابھی مجلس باقی ہے کہ ایک نے متعین کر دیا کہ فلاں روپیہ اور دوسرے نے منظور کر لیا تو عقد صحیح ہے۔^(۳) (فتح القدیر)

(ماپ اور تول اور تخمینہ سے بیع)

مسئلہ ۳۴: گیہوں اور جوار ہر قسم کے غلہ کی بیع تول سے بھی ہو سکتی ہے اور ماپ کے ساتھ بھی مثلاً ایک روپیہ کا اتنے صاع اور انکل اور تخمینہ^(۴) سے بھی خریدے جاسکتے ہیں مثلاً یہ ڈھیری ایک روپیہ کو اگرچہ یہ معلوم نہیں کہ اس ڈھیری میں کتنے سیر ہیں مگر تخمینہ سے اسی وقت خریدے جاسکتے ہیں جبکہ غیر جنس کے ساتھ بیع ہو مثلاً روپیہ سے یا گیہوں کو جو سے یا کسی اور دوسرے غلہ سے اور اگر اسی جنس سے بیع کریں مثلاً گیہوں کو گیہوں سے خریدیں تو تخمینہ سے بیع نہیں ہو سکتی کیونکہ اگر کم و بیش ہوئے تو سود ہوگا۔^(۵) (ہدایہ)

مسئلہ ۳۵: جنس کو جنس کے ساتھ تخمینہ بیع کیا اگر اسی مجلس میں معلوم ہو گیا کہ دونوں برابر ہیں تو بیع جائز ہوگئی۔ یوہیں اگر دونوں میں کمی بیشی کا احتمال نہیں مگر یہ معلوم نہیں کہ ان کی مقدار کیا ہے جب بھی بیع جائز ہے اس صورت میں تخمینہ کا صرف اتنا مطلب ہے کہ دونوں کا وزن معلوم نہیں۔^(۶) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۶: جنس کے ساتھ تخمینہ بیع کی گئی مگر نصف صاع سے کم کی کمی بیشی ہے تو بیع جائز ہے کہ نصف صاع سے کم میں سود نہیں ہوتا^(۷)۔^(۸) (درمختار)

مسئلہ ۳۷: ایک برتن ہے جس کی مقدار معلوم نہیں کہ اس میں کتنا غلہ آتا ہے یا پتھر ہے معلوم نہیں کہ اس کا وزن

”الدر المختار“، کتاب البیوع، ج ۷، ص ۱۹.

و ”الہدایہ“، کتاب البیوع، کیفیۃ انعقاد البیع، ج ۳، ص ۲۴.

و ”فتح القدیر“، کتاب البیوع، ج ۵، ص ۴۶۹.

رواج۔

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، ج ۵، ص ۴۶۹.

اندازے۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، کیفیۃ انعقاد البیع، ج ۲، ص ۲۴.

”رد المختار“، کتاب البیوع، مطلب: مهم فی حکم الشرع بالغروش فی زمانہ، ج ۷، ص ۵۰-۶۰.

صاحب فتح القدیر فرماتے ہیں ”والصحيح ثبوت الرياء... الحج“ ترجمہ:- ”صحیح یہ ہے کہ سود ہے، کیونکہ جب حرمت کی وجہ لوگوں کا مال محفوظ رکھنا ہے تو اس لحاظ سے واجب ہے کہ دو سیب کے بدلے ایک سیب اور ایک لپ کے بدلے دو لپ کا بیچنا حرام ہونا چاہیے“ (فتح القدیر، ج ۶، ص ۱۵۲، مصر: مطبعہ مصر، ص ۱۷، ۴۲۲-۴۲۴)۔... علیہ

”الدر المختار“، کتاب البیوع، ج ۷، ص ۶۰.

کیا ہے ان کے ساتھ بیچ کر ناجائز ہے مثلاً اس برتن سے چار برتن گیہوں^(۱) ایک روپیہ میں یا اس پتھر سے فلاں چیز ایک روپیہ کی اتنی مرتبہ تولی جائے گی مگر شرط یہ ہے کہ ناپ تول میں زیادہ زمانہ گزرنے نہ دیں کیونکہ زیادہ زمانہ گزرنے میں ممکن ہے کہ برتن جاتا رہے پتھر گرم جائے پھر کس چیز سے ناپیں تولیں گے اور یہ برتن سمٹنے اور پھیلنے والا نہ ہو، لکڑی یا لوہے یا پتھر کا ہو اور اگر سمٹنے پھیلنے والا ہو تو بیچ جائز نہیں جیسے زنبیل۔^(۲) البتہ پانی کی مشک اگرچہ سمٹنے پھیلنے والی چیز ہے مگر عرف و تعامل اس کی بیچ پر جاری ہے، یہ بیچ جائز ہے۔^(۳) (ہدایہ، در مختار، فتح القدیر)

مسئلہ ۳۸: غنہ کی ایک ڈھیری اس طرح بیچ کی کہ اس میں کا ہر ایک صاع ایک روپیہ کو تو صرف ایک صاع کی بیچ درست ہوگی اور اس میں بھی مشتری کو اختیار ہوگا کہ لے یا نہ لے ہاں اگر اسی مجلس میں وہ ساری ڈھیری ناپ دی یا بائع نے ظاہر کر دیا اور بتا دیا کہ اس ڈھیری میں اتنے صاع ہیں تو پوری ڈھیری کی بیچ درست ہو جائے گی اور اگر عقد سے پہلے یا عقد میں صاع کی تعداد بتادی ہے تو مشتری کو اختیار نہیں اور بعد میں ظاہر کی ہے تو ہے۔ یہ قول امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے اور صاحبین^(۴) کا قول یہ ہے کہ مجلس کے بعد بھی اگر صاع کی تعداد معلوم ہوگئی بیچ صحیح ہے اور اسی قول صاحبین پر آسانی کے لیے فتویٰ دیا جاتا ہے۔^(۵) (ہدایہ، فتح، در مختار)

مسئلہ ۳۹: بکریوں کا گلہ^(۶) خریدا کہ اس میں کی ہر بکری ایک روپیہ کو یا کپڑے کا تھان خریدا کہ ہر ایک گز ایک روپیہ کو یا اسی طرح کوئی اور عددی متفاوت خریدا اور معلوم نہیں کہ گلہ میں کتنی بکریاں ہیں اور تھان میں کتنے گز کپڑا ہے مگر بعد میں معلوم ہو گیا تو صاحبین کے نزدیک بیچ جائز ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔^(۷) (در مختار)

گندم۔ مجبور کے بچوں سے بنا کر۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، کیفیت انعقاد البیع، ج ۲، ص ۲۴.

و ”الدر المختار“، کتاب البیوع، ج ۷، ص ۶۰.

و ”فتح القدیر“، کتاب البیوع، ج ۵، ص ۴۷۱.

امام ابو یوسف، امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ.

”الہدایہ“، کتاب البیوع، کیفیت انعقاد البیع، ج ۲، ص ۲۴.

و ”الدر المختار“، کتاب البیوع، ج ۷، ص ۶۱.

و ”فتح القدیر“، کتاب البیوع، ج ۵، ص ۴۷۲.

ریوز۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، ج ۷، ص ۶۲.

مسئلہ ۵۰: غدر کی ڈھیری خریدی کہ مثلاً یہ سو من ہے اور اس کی قیمت سو روپیہ بعد میں اُسے تو لا اگر پورا سو من ہے جب تو بالکل ٹھیک ہے اور اگر سو من سے زیادہ ہے تو جتنا زیادہ ہے بائع کا ہے اور اگر سو من سے کم ہے تو مشتری (۱) کو اختیار ہے کہ جتنا کم ہے اُس کی قیمت کم کر کے باقی لے لے یا کچھ نہ لے۔ یہی حکم ہر اُس چیز کا ہے جو ماپ اور تول سے بکتی ہے۔ البتہ اگر وہ اُس قسم کی چیز ہو کہ اُس کے کٹڑے کرنے میں نقصان ہوتا ہو اور جو وزن بتایا ہے اُس سے زیادہ نکلے تو کل مشتری ہی کو ملے گی اور اس زیادتی کے مقابل میں مشتری کو کچھ دینا نہیں پڑے گا کہ وزن ایسی چیزوں میں وصف ہوتا ہے اور وصف کے مقابل میں ثمن کا حصہ نہیں ہوتا مثلاً ایک موتی یا یا قوت خریدا کہ یہ ایک ماشہ (۲) ہے اور نکلا ایک ماشہ سے کچھ زیادہ تو جو ثمن مقرر ہوا ہے وہ دے کر مشتری لے لے۔ (۳) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۵۱: تھان خریدا کہ مثلاً یہ دس گز ہے اور اس کی قیمت دس روپیہ ہے اگر یہ تھان اُس سے کم نکلا جتنا بائع نے بتایا ہے تو مشتری کو اختیار ہے کہ پورے دام میں لے یا بالکل نہ لے یہ نہیں ہو سکتا کہ جتنا کم ہے اُس کی قیمت کم کر دی جائے اور اگر تھان اُس سے زیادہ نکلا جتنا بتایا ہے تو یہ زیادتی بلا قیمت مشتری کی ہے بائع کو کچھ اختیار نہیں نہ وہ زیادتی لے سکتا ہے نہ اُس کی قیمت لے سکتا ہے نہ بیع کو فسخ کر سکتا ہے۔ یوہیں اگر زمین خریدی کہ یہ سو گز ہے اور اس کی قیمت سو روپے ہے اور کم یا زیادہ نکلی تو بیع صحیح ہے اور سو روپے دینے ہو گئے مگر کمی کی صورت میں مشتری کو اختیار حاصل ہے کہ لے یا چھوڑ دے۔ (۴) (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۵۲: یہ کہہ کر تھان خریدا کہ دس گز کا ہے دس روپے میں اور یہ کہہ دیا کہ فی گز ایک روپیہ اب نکلا کم تو جتنا کم ہے اُس کی قیمت کم کر دے اور مشتری کو یہ اختیار ہے کہ نہ لے اور اگر زیادہ نکلا، مثلاً گیارہ یا بارہ گز ہے تو اس زیادہ کا روپیہ یہ دے، یا بیع کو فسخ (۵) کر دے۔ (۶) (ہدایہ وغیرہ) یہ حکم اُس تھان کا ہے جو پورا ایک طرح کا نہیں ہوتا جیسے چکن (۷)، گلبدن (۸) اور اگر ایک طرح کا ہو تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بائع اُس زیادتی کو پھاڑ کر دنا گز مشتری کو دیدے۔

مسئلہ ۵۳: کسی مکان یا حمام کے سو گز میں سے دس گز خریدے تو بیع قاسد ہے اور اگر یوں کہتا کہ سوہم (۹) میں

خریدار۔۔۔ آشہرتی کا وزن۔

”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب البیوع، مطلب الصابط فی کل۔۔۔ الخ، ج ۷، ص ۶۶-۶۷۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، کیفیۃ انعقاد البیع، ج ۲، ص ۲۵، وغیرہ۔

باطل، ختم۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، کیفیۃ انعقاد البیع، ج ۲، ص ۲۶، وغیرہ۔

ایب کپڑا جس پر کشیدہ کاری یا تیل بوتے کا کام ہو چکا ہو۔

ایک قسم کا دھاری دار در پھول دار ریشمی اور سوتی کپڑا۔

سو حصوں۔

سے دس سہام خریدے تو بیع صحیح ہوتی اور پہلی صورت میں اگر اسی مجلس میں وہ دس گز زمین معین کر دی جائے کہ مثلاً یہ دس گز تو بیع صحیح ہو جائے گی۔ (۱) (ہدایہ، در مختار)

مسئلہ ۵۴: کپڑے کی ایک گٹھری خریدی اس شرط پر کہ اس میں دس تھان ہیں مگر نکلے تو تھان یا گیارہ، تو بیع فاسد ہوگئی کہ کمی کی صورت میں ثمن مجہول ہے اور زیادتی کی صورت میں بیع مجہول ہے اور اگر ہر ایک تھان کا ثمن بیان کر دیا تھا تو کمی کی صورت میں بیع جائز ہوگی کہ تو تھان کی قیمت دے کر لے لے مگر مشتری کو اختیار ہوگا کہ بیع کو فسخ کر دے اور اگر گیارہ تھان نکلے تو بیع ناجائز ہے کہ بیع مجہول ہے اُن میں سے ایک تھان کو ناکم کیا جائیگا۔ (۲) (ہدایہ)

مسئلہ ۵۵: تھانوں کی ایک گٹھری خریدی اور ایک غیر معین تھان کا استثنا کر دیا یا بکریوں کا ایک ریوڑ خریدا اور ایک بکری غیر معین کا استثنا کیا تو بیع فاسد ہوگئی کہ معلوم نہیں وہ مستثنیٰ کون ہے اور اس سے لازم آیا کہ بیع مجہول ہو جائے اور اگر معین تھان یا بکری کا استثنا ہوتا تو بیع جائز ہوتا کہ بیع میں کسی قسم کی جہالت پیدا نہ ہوتی۔ (۳) (در مختار)

مسئلہ ۵۶: تھان خریدا کہ دس گز ہے فی گز ایک روپیہ اور وہ ساڑھے دس گز نکلا تو دس روپے میں لینا پڑیگا اور ساڑھے نو گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہے کہ نو روپے میں لے یا نہ لے۔ (۴) (ہدایہ)

مسئلہ ۵۷: ایک زمین خریدی کہ اس میں اتنے پھل دار درخت ہیں مگر ایک درخت ایسا نکلا جس میں پھل نہیں آتے تو بیع فاسد ہوئی اور اگر زمین خریدی کہ اس میں اتنے درخت ہیں اور کم نکلے تو بیع جائز ہے مگر مشتری کو اختیار ہے کہ چاہے پورے ثمن پر لے لے اور چاہے نہ لے یو ہیں اگر مکان خریدا کہ اس میں اتنے کمرے یا کوٹھریاں ہیں اور کم نکلیں تو بیع جائز ہے مگر مشتری کو اختیار ہے۔ (۵) (در مختار، رد المحتار)

(کیا چیز بیع میں تبعہ داخل ہوتی ہے اور کیا چیز نہیں)

مسئلہ ۵۸: کوئی مکان خریدا تو جتنے کمرے کوٹھریاں ہیں سب بیع میں داخل ہیں یو ہیں جو چیز بیع کے ساتھ متصل ہو

”الہدایۃ“، کتاب البیوع، کیفیت انعقاد البیع، ج ۲، ص ۲۵.

و ”الدر المختار“، کتاب البیوع، ج ۲، ص ۷۰.

”الہدایۃ“، کتاب البیوع، کیفیت انعقاد البیع، ج ۲، ص ۲۶.

”الدر المختار“، کتاب البیوع، ج ۲، ص ۷۱.

”الہدایۃ“، کتاب البیوع، کیفیت انعقاد البیع، ج ۲، ص ۲۶.

”الدر المختار“ و ”الدر المختار“، کتاب البیوع، مطلب: المعتبر مما وقع علیہ العقد وان ظل البائع والمشتري، ج ۲، ص ۷۱.

اور اس کا اتصال اتصال قرار ہو یعنی اس کی وضع اس لیے نہیں ہے کہ جدا کر لی جائے گی تو یہ بھی بیع میں داخل ہوگی مثلاً مکان کا زینہ^(۱) یا لکڑی کا زینہ جو مکان کے ساتھ متصل ہو کیواڑ^(۲) اور چوکھٹ اور کنڈی اور وہ قفل^(۳) جو کیواڑ میں متصل ہوتا ہے اور اس کی کنجی۔ دوکان کے سامنے جو تختے لگے ہوتے ہیں یہ سب بیع میں داخل ہیں اور وہ قفل جو کیواڑ سے متصل نہیں بلکہ الگ رہتا ہے جیسے عام طور پر تالے ہوتے ہیں یہ بیع میں داخل نہیں بلکہ یہ بائع لے لے گا۔^(۴) (در مختار، فتح القدیر)

مسئلہ ۵۹: زمین بیچ ڈالی تو اس میں چھوٹے بڑے پھلدار اور بے پھل جتنے درخت ہیں سب بیع میں داخل ہیں مگر سوکھا درخت جو ابھی تک زمین سے اکڑا نہیں ہے وہ داخل نہیں ہے یہ گویا لکڑی ہے جو زمین پر رکھی ہے۔ لہذا آم وغیرہ کے پودے جو زمین میں ہوتے ہیں کہ برسات میں یہاں سے کھود کر دوسری جگہ لگائے جاتے ہیں یہ بھی داخل ہیں۔^(۵) (فتح القدیر)

مسئلہ ۶۰: مکان بیچا تو پچھل بیع میں داخل نہ ہوگی اگرچہ نیچے کا پاٹ زمین میں جڑا ہوا اور ڈول رستی بھی داخل نہیں اور کوئیں پر پانی بھرنے کی چرخی اگر متصل ہو تو داخل ہے اور اگر رستی سے بندھی ہو یا دونوں بازوؤں میں حلقہ بنا ہے کہ پانی بھرنے کے وقت چرخی لگا دیتے ہیں پھر الگ کر دیتے ہیں تو ان دونوں صورتوں میں داخل نہیں۔^(۶) (در مختار، رد المحتار، فتح القدیر)

مسئلہ ۶۱: حمام بیچا تو پانی گرم کرنے کی دیگ جو زمین سے متصل ہے یا اتنی بڑی اور بھاری ہے جو ادھر ادھر منتقل نہیں ہو سکتی بیع میں داخل ہے اور چھوٹی دیگ جو متصل نہیں بیع میں داخل نہیں۔ دھوبی کی دیگ جس میں بھٹی چڑھاتا ہے اور رگڑ کے ملنے وغیرہ جس میں رنگ طیار کرتا ہے یہ سب اگر متصل ہوں تو داخل ہیں ورنہ نہیں یو ہیں دھوبی کا پانا۔^(۷) (رد المحتار)

مسئلہ ۶۲: گدھے والے سے گدھا خریدا تو اس کا پالان^(۸) بیع میں داخل ہے اور اگر تاجر سے خریدا تو نہیں اور اس کے گلے میں ہار وغیرہ پڑا ہے تو وہ بیع میں مطلقاً داخل ہے۔^(۹) (در مختار، رد المحتار)

بیڑی۔

(کوڑ) دروارہ، کھڑکی وغیرہ کو بند کرنے یا کھولنے کا پٹ۔

تالا۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع تبعاً... إلخ، ج ۷، ص ۷۴

و ”فتح القدیر“، کتاب البیوع، ج ۵، ص ۴۹۵

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، ج ۵، ص ۴۸۵

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع تبعاً... إلخ، ج ۷، ص ۷۶

و ”فتح القدیر“، کتاب البیوع، فصل لما ذکر ما ینتقد... إلخ، ج ۵، ص ۴۸۳

”رد المختار“، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع تبعاً... إلخ، ج ۷، ص ۷۷

وہ کپڑا جو گدھے کی پشت پر ڈالا جاتا ہے۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع تبعاً... إلخ، ج ۷، ص ۷۷

مسئلہ ۶۳: گائے یا بھینس خریدی تو اس کا چھوٹا بچہ جو دودھ پیتا ہے بیچ میں داخل ہے اگرچہ ذکر نہ کیا ہو اور گدھی

خریدی تو اس کا دودھ پیتا بچہ بیچ میں داخل نہیں۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۶۴: لوٹڈی غلام بیچے تو جو کپڑے عرف کے موافق پہنے ہوئے ہیں بیچ میں داخل ہیں اور اگر ان کپڑوں کو نہ دینا

چاہے تو ان کے مثل دوسرے کپڑے دے یہ بھی ہو سکتا ہے اور اگر کپڑے نہ پہنے ہوں تو بائع پر بقدر ستر عورت کپڑا دینا لازم ہوگا اور لوٹڈی زیور پہنے ہوئے ہو تو یہ بیچ میں داخل نہیں، ہاں اگر بائع نے زیور سمیت مشتری کو دیدی یا مشتری نے زیور کے ساتھ قبضہ کیا اور بائع چپ رہا کچھ نہ بولا تو زیور بھی بیچ میں داخل ہو گئے۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۶۵: گھوڑا یا اونٹ بیچا تو لگام اور ٹیکل بیچ میں داخل ہے یعنی اگرچہ بیچ میں مذکور نہ ہوں بائع ان کو دینے سے

انکار نہیں کر سکتا اور زین یا کاٹھی بیچ میں داخل نہیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۶: گھوڑی یا گدھی یا گائے بکری کے ساتھ بچہ بھی ہے اگر بچہ کو بازار میں لے گیا ہے جبکہ اس کی ماں کو بیچنے

کے لیے لے گیا ہے تو بچہ بھی عرفاً بیچ میں داخل ہے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۷: مچھلی خریدی اور اس کے شکم میں موتی نکلا اگر یہ موتی سیپ^(۵) میں ہے تو مشتری کا ہے اور اگر بغیر

سیپ کے خالی موتی ہے تو بائع نے اگر اس مچھلی کا شکار کیا ہے تو اسے واپس کرے اور بائع کے پاس یہ موتی بطور لقطہ^(۶) امانت رہے گا کہ تشہیر کرے^(۷) اگر مالک کا پتہ نہ چلے خیرات کر دے اور مرغی کے پیٹ میں موتی ملا تو بائع کو واپس کرے۔^(۸) (خانہ، عالمگیری)

مسئلہ ۶۸: جو چیز بیچ میں جعاً^(۹) داخل ہو جاتی ہے اس کے مقابل میں ٹمن کا کوئی حصہ نہیں ہوتا یعنی وہ چیز ضائع ہو

”الدر المختار“، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع تبعاً... إلخ، ج ۷، ص ۷۸

المرجع السابق

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الخامس فیما یدخل تحت البیع إلخ، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۳۸

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الخامس فیما یدخل تحت البیع إلخ، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۳۸.

دریا میں پائی جانے والی پھٹی جس میں موتی ہوتا ہے۔

گہری پڑی چیز کی طرح۔ اعلان کرے۔

”الفتاویٰ الخانیۃ“، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی بیع المسقول من غیر ذکر، ج ۱، ص ۳۹۰.

و ”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الخامس فیما یدخل تحت البیع... إلخ، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۳۸.

تایخ، ماتحت ہو کر مثل جو تاخرید اتو تسمہ بھی اس میں شامل ہوتا ہے۔

جائے تو ثمن میں کمی نہ ہوگی مشتری کو پورے ثمن کے ساتھ لینا ہوگا۔⁽¹⁾

مسئلہ ۶۹: زمین بیع کی اور اُس میں کھیتی ہے تو زراعت بائع کی ہے البتہ اگر مشتری شرط کر لے یعنی مع زراعت کے لے تو مشتری کی ہے اسی طرح اگر درخت بیچا جس میں پھل موجود ہیں تو یہ پھل بائع کے ہیں مگر جبکہ مشتری اپنے لیے شرط کر لے۔ یوہیں جمیلی⁽²⁾، گلاب، جوہی⁽³⁾ وغیرہ کے درخت خریدے تو پھول بائع کے ہیں مگر جبکہ مشتری شرط کر لے۔⁽⁴⁾ (ہدایہ، فتح القدیر)

مسئلہ ۷۰: زراعت والی زمین یا پھل والا درخت خریدا تو بائع کو یہ حق حاصل نہیں کہ جب تک چاہے زراعت رہنے دے یا پھل نہ توڑے بلکہ اُس سے کہا جائے گا کہ زراعت کاٹ لے اور پھل توڑ لے اور زمین یا درخت مشتری کو سپرد کر دے کیونکہ اب وہ مشتری کی ملک ہے اور دوسرے کی ملک کو مشغول رکھنے کا اسے حق نہیں، البتہ اگر مشتری نے ثمن ادا نہ کیا ہو تو بائع پر تسلیم بیع واجب نہیں۔⁽⁵⁾ (ہدایہ، در مختار)

مسئلہ ۷۱: کھیت کی زمین بیع کی جس میں زراعت ہے اور بائع یہ چاہتا ہے کہ جب تک زراعت طیار نہ ہو کھیت ہی میں رہے طیار ہونے پر کاٹی جائے اور اتنے زمانہ تک کی اجرت دینے کو کہتا ہے اگر مشتری راضی ہو جائے تو ایسا بھی کر سکتا ہے بغیر رضامندی نہیں کر سکتا۔⁽⁶⁾ (در مختار)

مسئلہ ۷۲: کاٹنے کے لیے درخت خریدا ہے تو عادیہ درخت خریدنے والے جہاں تک جڑ کھود کر نکال کرتے ہیں یہ بھی جڑ کھود کر نکالے گا مگر جبکہ بائع نے یہ شرط کر دی ہو کہ زمین کے اوپر سے کاٹنا ہوگا جڑ کھودنے کی اجازت نہیں تو اس صورت میں زمین کے اوپر ہی سے درخت کاٹ سکتا ہے یا شرط نہیں کی ہے مگر جڑ کھودنے میں بائع کا نقصان ہے مثلاً وہ درخت دیوار یا کوئیں کے قرب میں ہے جڑ کھودنے میں دیوار گر جانے یا کو آں منہدم ہو جانے⁽⁷⁾ کا اندیشہ ہے تو اس حالت میں بھی زمین کے اوپر سے ہی کاٹ سکتا ہے پھر اگر اُس جڑ میں دوسرا درخت پیدا ہو تو یہ درخت بائع کا ہوگا ہاں اگر درخت کا کچھ حصہ زمین کے اوپر چھوڑ

”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع... إلخ، مطلب: کل ما دخل... إلخ، ج ۷، ص ۸۰۔
ایک مشہور خوشبودار پھول، چنبیلی۔
چنبیلی جیسے خوشبودار پھول جو اس سے ذرا چھوٹے ہوتے ہیں۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، فصل من باع داراً دخل بھا... إلخ، ج ۳، ص ۶۶۔

و ”فتح القدیر“، کتاب البیوع، فصل لما ذکر ما ینتقد بہ البیع... إلخ، ج ۵، ص ۴۸۶۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، فصل من باع داراً دخل بھا... إلخ، ج ۳، ص ۶۷۔

و ”الدر المختار“، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع تبعاً... إلخ، ج ۷، ص ۸۴۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع تبعاً... إلخ، ج ۷، ص ۸۴۔

گر جانے۔

دیا ہے۔ اور اس میں شاخیں نکلیں تو یہ شاخیں مشتری کی ہیں۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۳: کاٹنے کے لیے درخت خریدا ہے اس کے نیچے کی زمین بیچ میں داخل نہیں اور باقی رکھنے کے لیے خریدا ہے تو زمین بیچ میں داخل ہے اور اگر بیچ کے وقت نہ یہ ظاہر کیا کہ کاٹنے کے لیے خریدا ہے نہ یہ کہ باقی رکھنے کے لیے خریدا ہے تو بھی نیچے^(۲) کی زمین بیچ میں داخل ہے^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۴: درخت اگر کاٹنے کی غرض سے خریدا ہے تو مشتری کو حکم دیا جائے گا کہ کاٹ لے جائے چھوڑ رکھنے کی اجازت نہیں اور اگر باقی رکھنے کے لیے خریدا ہے تو کاٹنے کا حکم نہیں دیا جاسکتا اور کاٹ بھی لے تو اس کی جگہ پر دوسرا درخت لگا سکتا ہے بائع کو روکنے کا حق حاصل نہیں کیونکہ زمین کا اتنا حصہ اس صورت میں مشتری کا ہو چکا۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۷۵: جز سمیت درخت خریدا اور اس کی جڑ میں سے اور درخت لے گیا اگر ایسا ہے کہ پہلا درخت کاٹ لیا جائے تو یہ درخت سوکھ جائیں گے تو یہ بھی مشتری کے ہیں کہ اسی کے درخت سے لے گئے ہیں ورنہ بائع کے ہیں مشتری کو ان سے تعلق نہیں۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۷۶: زراعت طیار ہونے سے قبل بیچ دی اس شرط پر کہ جب تک طیار نہ ہوگی کھیت میں رہے گی یا کھیت کی زمین بیچ ڈالی اور اس میں زراعت موجود ہے اور شرط یہ کہ جب تک طیار نہ ہوگی کھیت میں رہے گی یہ دونوں صورتیں ناجائز ہیں۔^(۶) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۷: زمین بیچ کی تو وہ چیزیں جو زمین میں باقی رکھنے کی غرض سے ہیں جیسے درخت اور مکانات یہ بیچ میں داخل ہیں اگرچہ ان کو بیچ میں ذکر نہ کیا ہو اور یہ بھی نہ کہا ہو کہ جمیع حقوق و مرافق^(۷) کے ساتھ خریدا ہوں البتہ اس زمین میں سوکھا ہو اور درخت ہے تو اس طرح کی بیچ میں داخل نہیں اور جو چیزیں باقی رکھنے کے لیے نہ ہوں جیسے بانس، زکل،^(۸) گھاس یہ بیچ میں داخل نہیں مگر جبکہ بیچ میں ان کا ذکر کر دیا جائے۔^(۹) (عالمگیری)

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، فصل فيما يدخل فی البیع... إلخ، مطلب: بیع الثمر والزرع۔ إلخ، ج ۷، ص ۸۵
اس سے یہ مراد نہیں کہ جہاں تک درخت کی شاخیں پھیل ہوں اور نہ یہ کہ جہاں تک جڑیں پہنچی ہوں بلکہ بیچ کے وقت درخت کی جتنی موناٹی ہے اتنی زمین بیچ میں داخل ہے یہاں تک کہ بیچ کے بعد درخت جتنا تھا اس سے زیادہ مونا ہو گیا تو بائع کو اختیار ہے کہ درخت جھیل کر اتنا ہی کر دے جتنا بیچ کے وقت تھا (عالمگیری) ۱۲۲ منہ (فتاویٰ عالمگیری، ج ۳، ص ۳۶، ۳۵)

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، فصل فيما يدخل فی البیع... إلخ، مطلب: بیع الثمر والزرع۔ إلخ، ج ۷، ص ۸۵
”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الخامس فيما يدخل تحت البیع۔ إلخ، الفصل الثانی، ج ۳، ص ۳۶، ۳۵
المرجع السابق.

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، فصل فيما يدخل فی البیع... إلخ، مطلب: بیع الثمر والزرع۔ إلخ، ج ۷، ص ۸۵
یعنی زمین سے متعلق تمام مفید چیزیں مثلاً راستہ، نالی، پانی وغیرہ۔
مرکبہ۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الخامس فيما يدخل تحت البیع... إلخ، الفصل الثانی، ج ۳، ص ۳۶، ۳۵

مسئلہ ۷۸: چھوٹا سا درخت خریدا تھا اور بائع کی اجازت سے زمین میں لگا رہا کاٹنا نہ گیا اب وہ بڑا ہو گیا تو وہ پورا درخت مشتری کا ہے اور بائع اگرچہ اجازت دے چکا ہے مگر اُس کو یہ اختیار ہے کہ مشتری سے جب چاہے کہہ سکتا ہے کہ اسے کاٹ لے جائے اور اب مشتری کو رکھنا جائز نہ ہوگا اور اگر بغیر اجازت بائع، مشتری نے چھوڑ رکھا ہے اور اب اُس میں پھل آ گئے تو پھلوں کو صدقہ کر دینا واجب ہے^(۱) (خانیہ)

مسئلہ ۷۹: زمین ایک شخص کی ہے جس میں دوسرے شخص کے درخت ہیں مالک زمین نے با اجازت مالک درخت زمین و درخت بیچ ڈالے اب اگر کسی آفتِ سماوی^(۲) سے درخت ضائع ہو گئے تو مشتری کو اختیار ہے کہ زمین نہ لے اور بیع فسخ کر دی جائے^(۳) اور لے گا تو پوری قیمت جو زمین و درخت دونوں کی تھی دینی ہوگی اور یہ پورا ثمن اس صورت میں مالک زمین ہی کو ملے گا مالک درخت کو کچھ نہ ملے گا۔^(۴) (عالمگیری)

(پھل اور بہار کی خریداری)

مسئلہ ۸۰: باغ کی بہار^(۵) پھل آنے سے پہلے بیچ ڈالی یہ ناجائز ہے۔ یو ہیں اگر کچھ پھل آچکے ہیں کچھ باقی ہیں جب بھی ناجائز ہے جبکہ موجود وغیرہ موجود دونوں کی بیع مقصود ہو اور اگر سب پھل آچکے ہیں تو یہ بیع درست ہے مگر مشتری کو یہ حکم ہوگا کہ ابھی پھل توڑ کر درخت خالی کر دے اور اگر یہ شرط ہے کہ جب تک پھل طیار نہ ہوں گے درخت پر رہیں گے طیار ہو جانے کے بعد توڑے جائیں گے تو یہ شرط فاسد ہے اور بیع ناجائز اور اگر پھل آ جانے کے بعد بیچ ہوئی مگر ہنوز^(۶) مشتری کا قبضہ نہ ہوا تھا کہ اور پھل پیدا ہو گئے بیع فاسد ہوگئی کہ اب بیع وغیرہ بیع میں^(۷) امتیاز^(۸) باقی نہ رہا اور قبضہ کے بعد دوسرے پھل پیدا ہوئے تو بیع پر اس کا کوئی اثر نہیں مگر چونکہ یہ جدید پھل بائع کے ہیں اور امتیاز ہے نہیں لہذا بائع و مشتری دونوں شریک ہیں رہا یہ کہ کتنے پھل بائع کے ہیں اور کتنے مشتری کے اس میں مشتری حلف سے جو کچھ کہدے اُس کا قول معتبر ہے۔^(۹) (فتح القدیر، رد المحتار)

مسئلہ ۸۱: پھل خریدے نہ یہ شرط کی کہ ابھی توڑ لے گا اور نہ یہ کہ پکٹنے تک درخت پر رہیں گے اور بعد عقد بائع نے درخت پر چھوڑنے کی اجازت دیدی تو یہ جائز ہے۔ اور اب پھلوں میں جو کچھ زیادتی ہوگی وہ مشتری کے لیے حلال ہے بشرطیکہ درخت پر پھل چھوڑے رہنے کا عرف نہ ہو کیونکہ اگر عرف ہو چکا ہو جیسا کہ اس زمانہ میں عموماً ہندوستان میں یہی ہوتا ہے کہ

”العناوی الخاویة“، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیوع... إلخ، ج ۱، ص ۳۸۸۔
قد رتی ذلت جیسے جانا، ذہبنا وغیرہ۔ بیع ختم کر دی جائے۔

”العناوی الہمدیة“، کتاب البیوع، الباب الخامس فیما یدخل تحت البیوع... إلخ، الفصل الثانی، ج ۳، ص ۳۵، ۳۶۔
درختوں پر پھلوں کا کھلنا۔ ابھی تک۔ خریدے ہوئے اور جو نہیں خریدے ان میں۔ یعنی فرق۔

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، فصل لماد کرمایعقدہ البیوع... إلخ، ج ۵، ص ۴۸۸۔

و”رد المحتار“، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیوع... إلخ، مطلب: بیع الثمر والزرع، إلخ، ج ۷، ص ۸۶۔

یہاں شرط نہ ہو جب بھی شرط ہی کا حکم ہوگا اور بیع فاسد ہوگی البتہ اگر تصریح^(۱) کر دی جائے کہ فی الحال توڑ لینا ہوگا اور بعد میں مشتری کے لیے بائع نے اجازت دیدی تو یہ بیع فاسد نہ ہوگی۔ اور اگر بیع میں شرط ذکر نہ کی اور بائع نے درخت پر رہنے کی اجازت بھی نہ دی مگر مشتری نے پھل نہیں توڑے تو اگر بہ نسبت سابق پھل بڑے ہو گئے تو جو کچھ زیادتی ہوئی اسے صدقہ کرے یعنی بیع کے دن پھلوں کی جو قیمت تھی اُس قیمت پر آج کی قیمت میں جو کچھ اضافہ ہوا وہ خیرات کرے مثلاً اُس روز دس روپے قیمت تھی اور آج ان کی قیمت بارہ روپے ہے تو دو روپے خیرات کر دے اور اگر بیع ہی کے دن پھل اپنی پوری مقدار کو پہنچ چکے تھے، اُن کی مقدار اُس زمانہ میں کچھ نہیں بڑھی صرف اتنا ہوا کہ اُس وقت پکے ہوئے نہ تھے، اب پک گئے تو اس صورت میں صدقہ کرنے کی ضرورت نہیں البتہ اتنے دنوں بغیر اجازت اُس کے درخت پر چھوڑے رہنے کا گناہ ہوا۔^(۲) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۸۲: پھل خریدے اور یہ خیال ہے کہ بیع کے بعد اور پھل پیدا ہو جائیں گے یا درخت پر پھل رہنے میں پھلوں میں زیادتی ہوگی جو بغیر اجازت بائع ناجائز ہوگی اور چاہتا ہے کہ کسی صورت سے جائز ہو جائے تو اس کا یہ حیلہ ہو سکتا ہے کہ مشتری شمن^(۳) ادا کرنے کے بعد بائع سے باغ یا درخت بٹائی پر لے لے اگرچہ بائع کا حصہ بہت قلیل قرار دے مثلاً جو کچھ اس میں ہوگا اُس میں نو سو ننانوے حصے مشتری کے اور ایک حصہ بائع کا تو اب جو نئے پھل پیدا ہوں گے یا جو کچھ زیادتی ہوگی بائع کا وہ ہزارواں حصہ دے کہ مشتری کے لیے جائز ہو جائے گی مگر یہ حیلہ اُسی وقت ہو سکتا ہے کہ درخت یا باغ کسی یتیم کا نہ ہو نہ وقف ہو اور اگر یتیم، مریض، کھیرے، گکڑی وغیرہ خریدے ہوں اور ان کے درختوں یا بیلوں^(۴) میں آئے دن نئے پھل پیدا ہوں گے تو یہ کرے کہ وہ درخت یا بیلیں بھی مشتری خرید لے کہ اب جو نئے پھل پیدا ہوں گے مشتری کے ہو گئے۔ اور زراعت پکنے سے قبل خریدی ہے تو یہ کرے کہ جتنے دنوں میں وہ طیار ہوگی اُس کی مدت مقرر کر کے زمین اجارہ پر لے لے۔^(۵) (در مختار)

(بیع میں استثنا ہو سکتا ہے یا نہیں)

مسئلہ ۸۳: جس چیز پر مستقلاً عقد وارد ہو سکتا ہے^(۶) اُس کا عقد سے استثنائ صحیح ہے اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ تنہا اُس پر عقد وارد نہ ہو تو استثنائ^(۷) صحیح نہیں یہ ایک قاعدہ ہے اس کی مثال نیچے۔ غنہ کی ایک ڈھیری ہے اُس میں سے دس سیر یا کم و بیش خرید سکتے ہیں اسی طرح علاوہ دس سیر کے پوری ڈھیری بھی خرید سکتے ہیں۔ بکریوں کے ریوڑ میں سے ایک بکری خرید سکتے ہیں

وضاحت۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“ کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع... إلخ، مطلب: فی بیع الثمر والزرع۔ إلخ، ج ۷، ص ۸۶۔
بیچنے اور خریدنے والے آپس میں جو قیمت مقرر کر دیں اسے شمن کہتے ہیں۔

وہ پودے جن کی شاخیں زمین پر پھلتی ہیں یا کسی سہارے سے اوپر چڑھتی ہیں۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع... إلخ، ج ۷، ص ۸۵۔

یعنی خریدی یا بیچی جاسکتی ہے۔

یعنی الگ کرنا۔

اسی طرح ایک معین بکری کو مستحق کر کے (1) سارا ر یوڑ بھی خرید سکتے ہیں اور غیر معین بکری کو نہ خرید سکتے ہیں نہ اُس کا استنفا کر سکتے ہیں۔ درخت پر پھل لگے ہوں اُن میں کا ایک محدود حصہ خرید سکتے ہیں اسی طرح اُس حصہ کا استنفا بھی ہو سکتا ہے مگر یہ ضرور ہے کہ جس کا استنفا کیا جائے وہ اتنا نہ ہو کہ اُس کے نکالنے کے بعد بیج ہی ختم ہو جائے یعنی یہ یقیناً معلوم ہو کہ استنفا کے بعد بیج باقی رہے گی اور اگر شبہ ہو تو درست نہیں۔ باغ خرید اُس میں سے ایک معین درخت کا استنفا کیا صحیح ہے۔ بکری کو بیچا اور اُس کے پیٹ میں جو بچہ ہے اُس کا استنفا کیا یہ صحیح نہیں کہ اُس کو تنہا خرید نہیں سکتے۔ جانور کے سری، پائے، ذنب کی چمکی (2) کا استنفا نہیں کیا جاسکتا نہ ان کو تنہا خرید جاسکتا یعنی جانور کے جزو معین کا استنفا نہیں ہو سکتا اور استنفا کیا تو بیع فاسد ہے اور جزو شائع مثلاً نصف یا چوتھائی کو خرید بھی سکتے ہیں اور اس کا استنفا بھی کر سکتے ہیں اور اس تقدیر پر وہ جانور دونوں میں مشترک ہوگا۔ (3) (عالمگیری، در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۸۴: مکان توڑنے کے لیے خرید تو اُس کی لکڑیوں یا اینٹوں کا استنفا صحیح ہے۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۸۵: کنیز (5) کی کسی شخص کے لیے وصیت کی اور اُس کے پیٹ میں جو بچہ ہے اُس کا استنفا کیا یا پیٹ میں جو بچہ ہے اُس کی وصیت کی اور لونڈی کا استنفا کیا، یہ استنفا صحیح ہے۔ لونڈی کو بیع کیا یا اُس کو مکاتبہ کیا یا اجرت پر دیا یا مالک پر ذین (6) تھا، ذین کے بدلے میں لونڈی دیدی اور ان سب صورتوں میں اُس کے پیٹ میں جو بچہ ہے اُس کا استنفا کیا تو یہ سب عقود (7) فاسد ہو گئے اور اگر لونڈی کو بہہ کیا یا صدقہ کیا اور قبضہ دلادیا اُس کو مہر میں دیا یا قتل عمد کیا تھا لونڈی دے کر صلح کر لی یا اُس کے بدلے میں خلع کیا یا آزاد کیا اور ان سب صورتوں میں پیٹ کے بچہ کا استنفا کیا تو یہ سب عقد جائز ہیں اور استنفا باطل۔ جانور کے پیٹ میں بچہ ہے اُس کا استنفا کیا جب بھی یہی احکام ہیں۔ (8) (عالمگیری)

(ناپنے تولنے والے اور پرکھنے والے کی اجرت کس کے ذمہ ہے)

مسئلہ ۸۶: بیع کے مال یا تول یا کفنی کی اجرت دینی پڑے تو وہ بائع کے ذمہ ہوگی کہ نہ بچا، تولنا، گننا اُس کا کام ہے کہ بیع کی تسلیم اسی طرح ہوتی ہے کہ مال پر تول کر مشتری کو دیتے ہیں اور حُسن کے تولنے یا گننے یا پرکھنے کی اجرت دینی پڑے تو یہ مشتری کے ذمہ ہے کہ پورا حُسن اور کھرے دام (9) دینا اسی کا کام ہے ہاں اگر بائع نے بغیر پرکھے ہوئے (10) حُسن پر قبضہ کر لیا

یعنی ر یوڑ سے لگ کر کے۔ دینے کی چوڑی ذمہ۔

”العتاوی الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الخامس فیما یدخل تحت البیع... إلخ، ج ۳، ص ۳۰

و”الدر المختار“ و”رد المحتار“، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع... إلخ، مطلب: فساد المتعین... إلخ، ج ۷، ص ۹۰

”العتاوی الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یجوز بیعه... إلخ، الفصل التاسع، ج ۳، ص ۱۳۰

لونڈی۔

قرض۔ خرید و فروخت کے تمام معاملات۔

”العتاوی الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یجوز بیعه... إلخ، الفصل التاسع، ج ۳، ص ۱۳۰

خالص نقدی، پوری قیمت۔ بغیر شناخت کئے ہوئے، بغیر جانچتے ہوئے۔

اور کہتا ہے کہ روپے اچھے نہیں ہیں واپس کرنا چاہتا ہے تو بغیر پرکھے کیسے کہا جاسکتا ہے کہ کھوٹے ہیں واپس کیے جائیں اس صورت میں پرکھنے کی اجرت بائع کو دینی ہوگی۔ ذین کے روپے پر کھنے کی اجرت مدیون⁽¹⁾ کے ذمہ ہے۔⁽²⁾ (در مختار)

مسئلہ ۸۷: درخت کے کل پھل ایک ثمن معین کے ساتھ تخمیناً⁽³⁾ خرید لیے۔ یوہیں کھیت میں کے لہسن پیاز تخمینہ سے خریدے یا کشتی میں کا سارا غلہ وغیرہ تخمینہ سے خریدا تو پھل توڑنے، لہسن، پیاز نکلوانے یا کشتی سے بیج باہر لانے کی اجرت مشتری کے ذمہ ہے یعنی جب کہ مشتری کو بائع نے کہہ دیا کہ تم پھل توڑ لے جاؤ اور یہ چیزیں نکلواؤ۔⁽⁴⁾ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۸۸: دلال⁽⁵⁾ کی اجرت یعنی دلالی بائع کے ذمہ ہے جب کہ اُس نے سامان مالک کی اجازت سے بیع کیا ہو اور اگر دلال نے طرفین میں بیع کی کوشش کی ہو اور بیع اس نے نہ کی ہو بلکہ مالک نے کی ہو تو جیسا وہاں کا عرف ہو یعنی اس صورت میں بھی اگر عرفاً بائع کے ذمہ دلالی ہو تو بائع دے اور مشتری کے ذمہ ہو تو مشتری دے اور دونوں کے ذمہ ہو تو دونوں دیں۔⁽⁶⁾ (در مختار، رد المحتار)

(مبیع و ثمن پر قبضہ کرنا)

مسئلہ ۸۹: روپیہ اشرفی پیسہ سے بیع ہوئی اور بیع وہاں حاضر ہے اور ثمن فوراً دینا ہو اور مشتری کو خیر شرط نہ ہو تو مشتری کو پہلے ثمن ادا کرنا ہوگا اُس کے بعد بیع پر قبضہ کر سکتا ہے یعنی بائع کو یہ حق ہوگا کہ ثمن وصول کرنے کے لیے بیع کو روک لے اور اُس پر قبضہ نہ دلائے بلکہ جب تک پورا ثمن وصول نہ کیا ہو بیع کو روک سکتا ہے اور اگر بیع غائب ہو تو بائع جب تک بیع کو حاضر نہ کر دے ثمن کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ اور اگر بیع میں دونوں جانب سامان ہوں مثلاً کتاب کو کپڑے کے بدلے میں خریدا یا دونوں طرف ثمن ہوں مثلاً روپیہ یا اشرفی سے سونا چاندی خریدا تو دونوں کو اُسی مجلس میں ایک ساتھ ادا کرنا ہوگا۔⁽⁷⁾ (ہدایہ، در مختار)

مسئلہ ۹۰: مشتری نے ابھی بیع پر قبضہ نہیں کیا ہے کہ وہ بیع بائع کے فعل سے ہلاک ہوگئی یا اُس بیع نے خود اپنے کو ہلاک کر دیا یا آفت سماوی سے ہلاک ہوگئی تو بیع باطل ہوگئی بائع نے ثمن پر قبضہ کر لیا ہے تو واپس کرے اور اگر مشتری کے فعل سے

قرض دار۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع... إلح، ج ۷، ص ۹۳.

نمازے سے۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع... إلح، مطلب: عساکر المتخصص - إلح، ج ۷، ص ۹۳.

مال کمیشن پر بیچنے والا، آزمی۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع... إلح، مطلب: عساکر المتخصص - إلح، ج ۷، ص ۹۳.

”الہدایہ“، کتاب البیوع، فصل من باع داراً دخل بناءً... إلح، ج ۲، ص ۲۹.

و ”الدر المختار“، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع... إلح، ج ۷، ص ۹۳.

ہلاک ہوئی اور بیع مطلق ہو یا مشتری کے لیے شرط خیار ہو تو مشتری پر ثمن دینا واجب ہے۔ اور اگر اس صورت میں بائع کے لیے شرط خیار ہو یا بیع فاسد ہو تو مشتری کے ذمہ ثمن نہیں بلکہ تاوان ہے یعنی اگر وہ چیز مثلاً (1) ہے تو اس کی مثل دے اور قیمتی (2) ہے تو قیمت دے اور اگر کسی اجنبی نے ہلاک کر دی ہو تو مشتری کو اختیار ہے چاہے بیع کو فسخ کر دے اور اس صورت میں ہلاک کرنے والا بائع کو تاوان دے اور مشتری چاہے تو بیع کو باقی رکھے اور بائع کو ثمن ادا کرے اور ہلاک کرنے والے سے تاوان لے اور وہ تاوان اگر جنس ثمن (3) سے نہ ہو تو اگر چہ ثمن سے زیادہ بھی ہو حلال ہے اور جنس ثمن سے ہو تو زیادتی حلال نہیں مثلاً ثمن دس روپیہ ہے اور تاوان پندرہ روپے لیا تو یہ پانچ ناجائز ہیں اور اگر ثمن تاوان میں لی تو جائز ہے اگر چہ یہ پندرہ روپے یا زیادہ کی ہو۔ (4) (فتح)

مسئلہ ۹۱: دو چیزیں ایک عقد میں بیع کی ہیں اگر ہر ایک کا ثمن علیحدہ علیحدہ بیان کر دیا مثلاً دو گھوڑے ایک ساتھ ملا کر بیچے ایک کا ثمن پانسو ہے اور دوسرے کا چار سو جب بھی بائع کو حق ہے کہ جب تک پورا ثمن وصول نہ کر لے بیع پر قبضہ نہ دلانے مشتری یہ نہیں کر سکتا کہ دونوں میں سے ایک کا ثمن ادا کر کے اس کے قبضہ کا مطالبہ کرے اور اگر مشتری نے بائع کے پاس کوئی چیز رہن رکھ دی یا ضامن پیش کر دیا جب بھی بیع کے روکنے کا حق بائع کے لیے باقی ہے اور اگر بائع نے ثمن کا کچھ حصہ معاف کر دیا ہے تو جو کچھ باقی ہے اسے جب تک وصول نہ کرے بیع کو روک سکتا ہے۔ (5) (رد المحتار)

مسئلہ ۹۲: بیع کے بعد بائع نے ادائے ثمن کے لیے کوئی مدت مقرر کر دی اب بیع کے روکنے کا حق نہ رہا یا بغیر وصولی ثمن بیع پر قبضہ دلادیا تو اب بیع کو واپس نہیں لے سکتا اور اگر بلا اجازت بائع مشتری نے قبضہ کر لیا تو واپس لے سکتا ہے اور مشتری نے بلا اجازت قبضہ کیا مگر بائع نے قبضہ کرتے دیکھا اور منع نہ کیا تو اجازت ہو گئی اور اب واپس نہیں لے سکتا۔ (6) (رد المحتار)

مسئلہ ۹۳: مشتری نے کوئی ایسا تصرف کیا (7) جس کے لیے قبضہ ضروری نہیں ہے وہ ناجائز ہے اور اب تصرف کیا

یعنی کسی چیز جس کی مثل بازار میں دستیاب ہو اور تاوان میں اسی جیسی چیز دی جائے۔

یعنی کسی چیز جس کی مثل بازار میں دستیاب نہ ہو تو تاوان میں اس کی قیمت دی جائے۔

ثمن کی قسم مثلاً روپے، سوٹا، چاندی وغیرہ۔

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، فصل لما ذکر ما یستفاد به البیع۔ إلخ، ج ۵، ص ۴۹۶۔

”رد المحتار“، کتاب البیوع، فصل فیما یدخل فی البیع۔ إلخ، مطلب: فی حبس المبیع بقبض الثمن۔ إلخ، ج ۷، ص ۹۴۔

المرجع السابق۔

یعنی کوئی ایسا عمل کیا۔

جس کے لیے قبضہ ضرور ہے وہ جائز ہے۔ مثلاً مشتری نے میچ کو بیہ کیا (1) اور موہوب لہ (2) نے قبضہ کر لیا تو اس کا قبضہ قبضہ مشتری کے قائم مقام ہے اور میچ کو بیع کر دیا یہ ناجائز ہے۔ (3) (رد المحتار)

مسئلہ ۹۴: مشتری نے میچ کسی کے پاس امانت رکھ دی یا عاریت (4) دیدی یا بائع سے کہہ دیا کہ فلاں کو سپرد کر دے اُس نے سپرد کر دی ان سب صورتوں میں مشتری کا قبضہ ہو گیا اور اگر خود بائع کے پاس امانت رکھی یا عاریت دیدی یا کرایہ پر دیدی یا بائع کو کچھ ٹمن دیدیا اور کہہ دیا کہ باقی ٹمن کے مقابلہ میں میچ کو تیرے پاس رہن رکھا تو ان سب صورتوں میں قبضہ نہ ہوا۔ (5) (رد المحتار)

مسئلہ ۹۵: غلہ خریدا اور مشتری نے اپنی بوری بائع کو دیدی اور کہہ دیا کہ اس میں ناپ یا تول کر بھر دے تو ایسے کر دینے سے مشتری کا قبضہ ہو گیا بائع نے مشتری کے سامنے اُس میں بھرا ہوا یا غیبت میں (6) دونوں صورتوں میں قبضہ ہو گیا اور اگر مشتری نے اپنی بوری نہیں دی بلکہ بائع سے کہا کہ تم اپنی بوری عاریت مجھے دو اور اُس میں ناپ یا تول کر بھر دو تو اگر مشتری کے سامنے بھر دیا قبضہ ہو گیا ورنہ نہیں۔ یوہیں تیل خریدا اور اپنی بوتل یا برتن دیکر کہا کہ اس میں تول دے اُس نے تول کر ڈال دیا قبضہ ہو گیا۔ یہی حکم ناپ اور تول کی ہر چیز کا ہے کہ مشتری کے برتن میں جب اس کے حکم سے رکھ دی جائے گی قبضہ ہو جائے گا۔ (7) (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۹۶: بائع نے میچ اور مشتری کے درمیان تجلیہ (8) کر دیا کہ اگر وہ قبضہ کرنا چاہے کر سکے اور قبضہ سے کوئی چیز مانع نہ ہو اور میچ و مشتری کے درمیان کوئی شے حائل بھی نہ ہو تو میچ پر قبضہ ہو گیا اسی طرح مشتری نے اگر ٹمن دبا بئع میں تجلیہ کر دیا تو بائع کو ٹمن کی تسیم کر دی۔ (9) (در مختار)

مسئلہ ۹۷: اگر تجلیہ کر دیا مگر قبضہ سے کوئی شے مانع ہے مثلاً میچ دوسرے کے حق میں مشغول ہے جیسے مکان بیچا اور

تختہ میں دیا۔

وہ شخص جس کو تختہ (بیہ) دیا جائے۔

”رد المحتار“، کتاب البیوع، فصل فيما يدخل في البيع۔ إلح. مطلب: فيما يكون قبضاً للمبيع، ج ۷، ص ۹۴
مستعال کرنے کے لیے کسی کو کوئی چیز دینا جیسے لکھنے کے لیے قلم دینا۔

”رد المحتار“، کتاب البیوع، فصل فيما يدخل في البيع۔ إلح. مطلب: فيما يكون قبضاً للمبيع، ج ۷، ص ۹۴
عدم موجودگی میں۔

”الهدایہ“، کتاب البیوع، فصل ومن باع داراً دخل بهاؤها في البيع... إلح، ج ۲، ص ۲۸، ۲۹، ۳۰ وغیرہ۔
خالی کرنا یعنی بائع نے مشتری کو میچ پر قبضہ کرنے کے لیے مکمل اختیار دے دیا۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، فصل فيما يدخل في البيع... إلح، ج ۷، ص ۹۵۔

اُس میں بائع کا سامان موجود ہے اگرچہ قلیل ہو یا زمین بیع کی اور اُس میں بائع کی زراعت ہے تو ان صورتوں میں مشتری کا قبضہ نہیں ہوا ہاں بائع نے مکان و سامان دونوں پر قبضہ کرنے کو کہہ دیا اور اس نے کر لیا تو قبضہ ہو گیا اور اس صورت میں سامان مشتری کے پاس امانت ہوگا اور اگر خود بیع نے دوسری چیز کو مشغول کر رکھا ہو مثلاً غلہ خریداجو بائع کی بوریوں میں ہے یا پھل خریدے جو درخت میں لگے ہیں تو تخلیہ کر دینے سے قبضہ ہو جائے گا۔^(۱) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۹۸: مکان خریدار جو کسی کے کرایہ میں ہے اور مشتری راضی ہو گیا کہ جب تک اجارہ کی مدت پوری نہ ہو عقد فسخ نہ کیا جائے جب اجارہ کی مدت پوری ہوگی اُس وقت قبضہ کرے گا تو اب مشتری قبضہ کا مطالبہ نہیں کر سکتا جب تک اجارہ کی میعاد باقی ہے اور بائع بھی مشتری سے ثمن کا مطالبہ نہیں کر سکتا جب تک مکان کو قائل قبضہ نہ کر دے۔ (۲) (رد المحتار)

مسئلہ ۹۹: سرکہ یا عرق وغیرہ خریدا اور بائع نے تخلیہ کر دیا مشتری نے بوتلوں پر مہر لگا کر بائع ہی کے یہاں چھوڑ دیا تو قبضہ ہو گیا کہ وہ اگر ہلاک ہوگا مشتری کا نقصان ہوگا بائع کو اس سے تعلق نہ ہوگا اور اگر مبیع بائع کے مکان میں ہے بائع نے اُسے کھنچی دیدی اور کہہ دیا کہ میں نے تخلیہ کر دیا تو قبضہ ہو گیا اور کھنچی دیکر کچھ نہ کہا تو قبضہ نہ ہوا۔ (۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۰: مکان خرید اور اس کی کئی (۴) بائع نے دے کر کہہ دیا کہ تخلیہ کر دیا اگر وہ مکان وہیں ہے کہ آسانی کے ساتھ اس مکان میں تالا لگا سکتا ہے تو قبضہ ہو گیا۔ اور مکان بیع (۵) دور ہے تو قبضہ نہ ہوا، اگرچہ بائع نے کہہ دیا ہو کہ میں نے تمہیں سپرد کر دیا اور مشتری نے کہا میں نے قبضہ کر لیا۔ (۶) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۱۰: بیل خریدا جو چر رہا ہے بائع نے کہہ دیا جاؤ قبضہ کر لو، اگر بیل سامنے ہے کہ اُس کی طرف اشارہ کیا جاسکتا ہے تو قبضہ ہوا، ورنہ نہیں۔ (7) کپڑا خریدا اور بائع نے کہہ دیا کہ قبضہ کر لو، اگر اتنا نزدیک ہے کہ ہاتھ بڑھا کر لے سکتا ہے قبضہ ہو گیا اور اگر قبضہ کے لیے اٹھنا پڑے گا تو فقط تجلیہ سے قبضہ نہ ہوگا۔ (8) (عالمگیری)

”الفتاوى الهمدية”، كتاب البيوع، الباب الرابع في حبس المبيع بالثمن... إلخ، ج ٣، ص ١٧.

و"رد المحتار" كتاب البيوع فصل فيما يذلل في البيع... إلخ مطلب: هي شروط التبعة، ح ١٧ ص ٩٦

”والمحتار“، كتاب البيوع، فصل فيما يدخل في البيع... إلخ، مطلب: اشترى داراً ماجة... إلخ، ج ٧، ص ٩٧.

”الفتاوى الهندية”، كتاب البيوع، الباب الرابع في حبس المبيع بالثمن... إلخ، ج ٣، ص ١٦.

چابی۔

”الفتاوى الهمدية”، كتاب البيوع، الباب الرابع في حبس المبيع بالشمس. إلخ، ج ٣، ص ١٧.

و"رد المحتار"، كتاب البيوع، فصل فيما يدخل في البيع... إلخ، مطلب: اشترى داراً مآجورة... إلخ، ج ٧، ص ٩٧.

غالباً یہاں عبارت متروک ہے جیسا کہ مسئلہ کے بقیہ حصے وضاحت ہو رہی ہے نیز فتاویٰ عالمگیری میں اس مسئلہ کے بعد یہ عبارت مذکور

ہے۔ "ہذا الجواب ليس بصحيح والصحيح ان البقرة كانت بقرهما بحيث يتمكن المشتري من قبضها لو ارادها وقبض لها"

یعنی یہ جواب صحیح نہیں ہے بلکہ صحیح جواب یہ ہے کہ تہل بائع اور مشتری کے مابین قریب ہوا اگر مشتری قبضہ کرنا چاہے تو قبضہ کر سکے۔۔۔ علویہ

”الفتاوى الهيدية“، كتاب البيوع، الباب الرابع في حبس المبيع بالثمن... إلخ، ج ٣، ص ١٧، ١٨.

مسئلہ ۱۰۲: گھوڑا خریدا جس پر بائع سوار ہے مشتری نے کہا مجھے سوار کر لے اُس نے سوار کر لیا اگر اُس پر زین (۱)

نہیں ہے تو مشتری کا قبضہ ہو گیا اور زین ہے اور مشتری زین پر سوار ہوا جب بھی قبضہ ہو گیا اور زین پر سوار نہ ہوا تو قبضہ نہ ہوا۔ اور اگر دونوں بیچ سے پہلے اُس گھوڑے پر سوار تھے اور اسی حالت میں عقد بیچ ہوا تو مشتری کا یہ سوار ہونا قبضہ نہیں جس طرح مکان میں بائع و مشتری دونوں ہیں اور مالک نے وہ مکان بیچ کیا تو مشتری کا اُس مکان میں ہونا قبضہ نہیں۔ (فتح القدیر) (۲)

مسئلہ ۱۰۳: گھینہ جو انگٹھی میں ہے اسے خریدا، بائع نے انگشتی (۳) مشتری کو دیدی کہ اس میں سے گھینہ نکال لے انگشتی

مشتری کے پاس سے ضائع ہو گئی اگر مشتری آسانی سے گھینہ نکال سکتا ہے تو قبضہ صحیح ہو گیا صرف گھینہ کا ٹخن دینا ہوگا اور اگر بلا ضرر اُس میں سے گھینہ نہ نکال سکتا ہو تو تسیم (۴) صحیح نہیں اور مشتری کو کچھ نہیں دینا پڑے گا اور اگر انگٹھی ضائع نہ ہوئی اور بلا ضرر مشتری نکال نہیں سکتا اور ضرر برداشت کرنا نہیں چاہتا تو اُسے اختیار ہے کہ بائع کا انتظار کرے کہ وہ جدا کر دے یا بیچ فتح کر دے۔ (۵) (خانہ)

مسئلہ ۱۰۴: بڑے مکے یا گولی (۶) بیچ کی جو بغیر دروازہ کھودے گھر میں سے نہیں نکل سکتی اس کے قبضہ کے لیے بائع

پر لازم ہوگا کہ گھر سے باہر نکال کر قبضہ دلائے اور بائع اس میں اپنا نقصان سمجھتا ہے تو بیچ کو فتح کر سکتا ہے۔ (۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۵: تیل خریدا اور برتن بائع کو دیدیا کہ اس میں تول کر ڈال دے ایک سیر اُس میں ڈالا تھا کہ برتن ٹوٹ گیا

اور تیل بہ گیا جس کی خبر بائع مشتری کسی کو نہ ہوئی بائع نے اُس میں پھر اور تیل ڈالا اب حکم یہ ہے کہ ٹوٹنے سے پہلے جتنا ڈالا اور بہ گیا وہ مشتری کا نقصان ہوا اور ٹوٹنے کے بعد جو تیل ڈالا اور بہا یہ بائع کا ہے اور اگر ٹوٹنے کے پہلے جتنا تیل ڈالا تھا وہ سب نہیں بہا اُس میں کا کچھ بچ رہا تھا کہ بائع نے دوسرا اس پر ڈال دیا تو وہ پہلے کا بقیہ بائع کی ملک قرار دیا جائے اور اُس کی قیمت کا تاوان مشتری کو دے۔ اور اگر مشتری نے ٹوٹا ہوا برتن بائع کو دیا تھا جس کی دونوں کو خبر نہ تھی تو جو کچھ تیل بہہ جائے گا سارا نقصان مشتری کے ذمہ ہے۔ اور اگر مشتری نے برتن بائع کو نہیں دیا بلکہ خود لیے رہا اور بائع اُس میں تول کر ڈالتا رہا تو ہر صورت میں کل نقصان مشتری ہی کے ذمہ ہے۔ (۸) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۶: روغن (۹) خریدا اور بائع کو برتن دے دیا اور کہہ دیا کہ اس میں تول کر ڈال دے اور برتن ٹوٹا ہوا تھا جس کی

بائع کو خبر تھی اور مشتری کو علم نہ تھا تو نقصان بائع کے ذمہ ہے اور اگر مشتری کو معلوم تھا بائع کو معلوم نہ تھا یا دونوں کو معلوم تھا تو سارا

پالان، کاٹھی۔

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، فصل لما ذکر ما یعقد به البیع... إلخ، ج ۵، ص ۴۹۷۔
انگوٹھی۔ سپرد کرنا۔

”الفتاویٰ المعایہ“، کتاب البیع، من مسائل المتعلیہ، ج ۱، ص ۳۹۷۔
مٹی کا بنا برتن جس میں غلہ رکھتے ہیں۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الرابع فی حبس المبیع بالثمن... إلخ، ج ۳، ص ۱۷۔
المرجع السابق، ص ۱۹۔
کھانے کا تیل، آئل، کھی۔

نقصان دونوں صورتوں میں مشتری کا ہوگا۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۷: تیل خرید اور بائع کو بوتل دے کر کہا کہ میرے آدمی کے ہاتھ میرے یہاں بھیج دینا اگر راستہ میں بوتل ٹوٹ گئی اور تیل ضائع ہو گیا تو مشتری کا نقصان ہوا اور اگر یہ کہا تھا کہ اپنے آدمی کے ہاتھ میرے مکان پر بھیج دینا تو بائع کا نقصان ہوگا۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۸: کوئی چیز خرید کر بائع کے یہاں چھوڑ دی اور کہہ دیا کہ کل لے جاؤں گا اگر نقصان ہو تو میرا ہوگا اور فرض کرو وہ چار نور تھا جو رات میں مر گیا تو بائع کا نقصان ہوا مشتری کا وہ کہنا بیکار ہے اس لیے کہ جب تک مشتری کا قبضہ نہ ہو مشتری کو نقصان سے تعلق نہیں۔⁽³⁾ (خانہ)

مسئلہ ۱۰۹: کوئی چیز بیچ جس کا ثمن ابھی وصول نہیں ہوا ہے وہ چیز کسی ثالث⁽⁴⁾ کے پاس رکھ دی کہ مشتری ثمن دیکر بیع وصول کر لے گا اور وہاں وہ چیز ضائع ہو گئی تو نقصان بائع کا ہوا اور اگر ثالث نے تھوڑا ثمن وصول کر کے وہ چیز مشتری کو دیدی جس کی بائع کو خبر نہ ہوئی تو بائع وہ چیز مشتری سے واپس لے سکتا ہے۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱۰: کپڑا خریدا ہے جس کا ثمن⁽⁶⁾ ادا نہیں کیا کہ قبضہ کرتا اس نے بائع سے کہا کہ ثالث کے پاس اسے رکھ دو میں دام⁽⁷⁾ دے کر لے لوں گا بائع نے رکھ دیا اور وہاں وہ کپڑا ضائع ہو گیا تو نقصان بائع کا ہوا کہ ثالث کا قبضہ بائع کے لیے ہے لہذا نقصان بھی بائع ہی کا ہوگا۔⁽⁸⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱۱: بیع⁽⁹⁾ بائع کے ہاتھ میں تھی اور مشتری نے اسے ہلاک کر دیا یا اس میں عیب پیدا کر دیا یا بائع نے مشتری کے حکم سے عیب پیدا کر دیا تو مشتری کا قبضہ ہو گیا۔ گیہوں⁽¹⁰⁾ خریدے اور بائع سے کہا کہ انھیں پیس دے اس نے پیس دیے تو مشتری کا قبضہ ہو گیا اور آٹا مشتری کا ہے۔⁽¹¹⁾ (عالمگیری)

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الرابع فی حبس المبیع بالثمن... إلخ، ح ۳، ص ۱۹، المرجع السابق.

”الفتاویٰ الخایۃ“، کتاب البیوع، مسائل التحلیۃ، ح ۱، ص ۳۹۷، یعنی کسی تیسرے آدمی۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الرابع فی حبس المبیع بالثمن... إلخ، ح ۳، ص ۲۰، بیچنے و خریدنے والا آپس میں جو قیمت مقرر کر دیں اسے ثمن کہتے ہیں۔ قیمت۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الرابع فی حبس المبیع بالثمن... إلخ، ح ۳، ص ۲۰، یعنی جس چیز کا سودا ہوا۔ گندم۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الرابع فی حبس المبیع بالثمن... إلخ، ح ۳، ص ۲۰

مسئلہ ۱۱۲: مشتری نے قبضہ سے پہلے بائع سے کہہ دیا کہ بیع فلاں شخص کو ہبہ کر دے اُس نے ہبہ کر دیا اور موہوب (1) کو قبضہ بھی دلا دیا تو ہبہ جائز اور مشتری کا قبضہ ہو گیا یوں اگر بائع سے کہہ دیا کہ اسے کرایہ پر دیدے اُس نے دیدیا تو جائز ہے اور مستاجر (2) کا قبضہ پہلے مشتری کے لیے ہوگا پھر اپنے لیے۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱۳: مشتری نے بائع سے بیع میں ایسا کام کرنے کو کہا جس سے بیع میں کوئی کمی پیدا نہ ہو جیسے کورا کپڑا (4) تھا اُسے دھلوا دیا تو مشتری کا قبضہ نہ ہوا پھر اگر اجرت پر دھلوا دیا ہے تو اجرت مشتری کے ذمہ ہے ورنہ نہیں اور اگر وہ کام ایسا ہے جس سے کمی پیدا ہو جاتی ہے تو مشتری کا قبضہ ہو گیا۔ (5) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱۴: مشتری نے من ادا کرنے سے پہلے بغیر اجازت بائع بیع پر قبضہ کر لیا تو بائع کو اختیار ہے اُس کا قبضہ باطل کر کے بیع واپس لے لے اور اس صورت میں مشتری کا تخلیہ (6) کر دینا قبضہ بائع کے لیے کافی نہ ہوگا بلکہ حقیقتہً قبضہ کرنا ہوگا اور اگر مشتری نے قبضہ کر کے کوئی ایسا تصرف (7) کر دیا جس کو توڑ سکتے ہوں تو بائع اس تصرف کو بھی باطل کر سکتا ہے مثلاً بیع کو ہبہ کر دیا یا بیع کر دیا یا رہن رکھ دیا یا اجارہ پر دیدیا یا صدقہ کر دیا اور اگر وہ تصرف ایسا ہے جو ٹوٹ نہیں سکتا تو مجبوری ہے مثلاً غلام تھا جس کو مشتری آزاد کر چکا ہے۔ (8) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱۵: بیع پر مشتری کا قبضہ عقد بیع سے پہلے ہی ہو چکا ہے۔ اگر وہ قبضہ ایسا ہے کہ تلف (9) ہونے کی صورت میں تاوان دینا پڑتا ہے تو بیع کے بعد جدید قبضہ کی ضرورت نہیں مثلاً وہ چیز مشتری نے غصب کر رکھی ہے یا بیع فاسد کے ذریعہ خرید کر قبضہ کر لیا اب اُسے عقد صحیح کے ساتھ خریدا تو وہی پہلا قبضہ کافی ہے کہ عقد کے بعد ابھی گھر پہنچا بھی نہ تھا کہ وہ شے ہلاک ہو گئی تو مشتری کی ہلاک ہوئی اور اگر وہ قبضہ ایسا نہ ہو جس سے ضمان (10) لازم آئے مثلاً مشتری کے پاس وہ چیز امانت کے طور پر تھی تو جدید قبضہ کی ضرورت ہے یہی حکم سب جگہ ہے دونوں قبضے ایک قسم کے ہوں یعنی دونوں قبضہ ضمان (11) یا دونوں قبضہ امانت (12) ہوں تو ایک دوسرے کے قائم مقام ہوگا اور اگر مختلف ہوں تو قبضہ ضمان قبضہ امانت کے قائم مقام ہوگا مگر قبضہ امانت قبضہ ضمان کے قائم مقام نہیں ہوگا۔ (13) (عالمگیری)

جس شخص کو ہبہ (تحفہ) دیا جائے۔ اجرت پر لینے والا۔

”العتاوی الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب الرابع فی حبس المبیع بالثمن... إلخ، ج ۳، ص ۲۰۔
نیا، وہ کپڑا جو ابھی استعمال میں نہ لایا گیا ہو۔

”العتاوی الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب الرابع فی حبس المبیع بالثمن... إلخ، ج ۳، ص ۲۰۔
یعنی بیع کو اپنے قبضے سے خارج کر دینا۔ عمل دخل۔

”العتاوی الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب الرابع فی حبس المبیع بالثمن... إلخ، ج ۳، ص ۲۱۔
ضائع۔ تاوان۔ یعنی تاوان کا قبضہ۔ امانت کا قبضہ۔

”العتاوی الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب الرابع فی حبس المبیع بالثمن... إلخ، ج ۳، ص ۲۲، ۲۳۔

خیار شرط کا بیان

حدیث ۱: صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بائع و مشتری میں سے ہر ایک کو اختیار حاصل ہے جب تک جدا نہ ہوں (یعنی جب تک عقد میں مشغول ہوں عقد تمام نہ ہوا ہو) مگر بیع خیار (کہ اس میں بعد عقد بھی اختیار رہتا ہے)۔“ (1)

حدیث ۲: امام بخاری و مسلم حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بائع و مشتری کو اختیار حاصل ہے جب تک جدا نہ ہوں اگر وہ دونوں بچ بولیں اور عیب کو ظاہر کر دیں، اُن کے لیے بیع میں برکت ہوگی اور اگر عیب کو چھپائیں اور جھوٹ بولیں، بیع کی برکت مٹا دی جائے گی۔“ (2)

حدیث ۳: ترمذی و ابوداؤد و نسائی بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بائع و مشتری کو خیار ہے جب تک جدا نہ ہوں مگر جبکہ عقد میں خیار ہو اور اُن میں کسی کو یہ درست نہیں کہ دوسرے کے پاس سے اس خوف سے چلا جائے کہ اقالہ کی درخواست کرے گا۔“ (3)

حدیث ۴: ابوداؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ”بغیر رضا مندی دونوں جدا نہ ہوں۔“ (4)

حدیث ۵: بیہقی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، ارشاد فرمایا: کہ ”خیار تین دن تک ہے۔“ (5)

مسئلہ ۱: بائع و مشتری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ قطعی طور (6) پر بیع نہ کریں بلکہ عقد میں یہ شرط کر دیں کہ اگر منظور نہ ہوا تو بیع باقی نہ رہے گی اسے خیار شرط کہتے ہیں اور اس کی ضرورت طرفین (7) کو ہوا کرتی ہے کیونکہ کبھی بائع اپنی نادانگی سے

”صحیح البخاری“، کتاب البیوع، باب البیعان بالخیار مالم یتصرفا، الحدیث: ۲۱۱۱، ج ۲، ص ۲۲۔

”صحیح البخاری“، کتاب البیوع، باب اذانیس البیعان... إلخ، الحدیث: ۲۰۷۹، ج ۲، ص ۱۳۔

”جامع الترمذی“، کتاب البیوع، باب ما جاء فی البیعان بالخیار مالم یتصرفا، الحدیث: ۱۲۵۱، ج ۳، ص ۲۵۔

”سنن أبی داؤد“، کتاب الإجارة، باب فی الخیار المتناہی، الحدیث: ۳۴۵۸، ج ۳، ص ۳۷۷۔

”السنن الکبریٰ“، للبیہقی، کتاب البیوع، باب الدلیل علی أن لا یجوز شرط الخیار۔ إلخ، الحدیث: ۱۰۴۶۱، ج ۵، ص ۴۵۰۔

یعنی طور پر۔

یعنی خریدنے والا اور بیچنے والا۔

کم داموں میں چیز بیچ دیتا ہے یا مشتری اپنی نادانی سے زیادہ داموں سے خرید لیتا ہے یا چیز کی اسے شناخت نہیں ہے ضرورت ہے کہ دوسرے سے مشورہ کر کے صحیح رائے قائم کرے اور اگر اس وقت نہ خریدے تو چیز جاتی رہے گی یا بائع کو اندیشہ ہے کہ گاہک ہاتھ سے نکل جائے گا ایسی صورت میں شرع مطہر نے دونوں کو یہ موقع دیا ہے کہ غور کر لیں اگر نامنظور ہو تو خیار کی بنا پر بیچ کو نامنظور کر دیں۔

مسئلہ ۲: خیار شرط بائع و مشتری دونوں اپنے اپنے لیے کریں یا صرف ایک کرے یا کسی اور کے لیے اس کی شرط کریں سب صورتیں درست ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عقد میں خیار شرط کا ذکر نہ ہو مگر عقد کے بعد ایک نے دوسرے کو یا کسی غیر کو خیار دیدیا۔ عقد سے پہلے خیار شرط نہیں ہو سکتا یعنی اگر پہلے خیار کا ذکر آیا مگر عقد میں ذکر نہ آیا نہ بعد عقد اس کی شرط کی مثلاً بیچ سے پہلے یہ کہہ دیا کہ جو بیچ تم سے کروں گا اس میں میں نے تم کو خیار دیا مگر عقد کے وقت بیچ مطلق واقع ہوئی تو خیار حاصل نہ ہوا۔^(۱) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳: خیار شرط ان چیزوں میں ہو سکتا ہے، بیع، اجارہ، قسمت، مال سے صلح، کتابت^(۲)، خلع میں جبکہ عورت کے لیے ہو، مال پر غلام آزاد کرنے میں جبکہ غلام کے لیے ہو آقا کے لیے نہیں ہو سکتا، راہن^(۳) کے لیے ہو سکتا ہے مرہن^(۴) کے لیے نہیں کیونکہ یہ جب چاہے رہن کو چھوڑ سکتا ہے خیار کی کیا ضرورت، کفالت میں مکفول^(۵) اور کفیل^(۶) کے لیے ہو سکتا ہے، ابرا^(۷) میں ہو سکتا ہے مثلاً یہ کہا کہ میں نے تجھے بری کیا اور مجھے تین دن تک اختیار ہے، شفعہ کی تسلیم میں بعد طہب مواثبت خیار ہو سکتا ہے، حوالہ میں ہو سکتا ہے، مزارعہ معاملہ میں ہو سکتا ہے۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، مطلب: فی هلاک بعض المبیع قبل قبضہ، ج ۷، ص ۱۰۴.

غلام یا لونڈی سے مال مقرر پر آزاد کرنے کا عہد کرنا۔

رہن رکھنے والا۔

جس کے پاس رہن رکھا جائے۔

جس کی کفالت کی جائے۔

ضامن۔

یعنی کسی کو اپنا حق معاف کر دینا۔

اور ان چیزوں میں خیار نہیں ہو سکتا: نکاح^۱، طلاق^۲، یمین^۳ (۱) مندرجہ بالا عقد بیع^۴ صرف، حکم، وکالت^۵ (۲) (بحر)

مسئلہ ۴: پوری بیع (۳) میں خیار شرط ہو یا بیع کے کسی جز میں ہو مثلاً نصف یا ربع (۴) میں اور باقی میں خیار نہ ہو دونوں صورتیں جائز ہیں اور اگر بیع متعدد چیزیں ہوں اُن میں بعض کے متعلق خیار ہو اور بعض کے متعلق نہ ہو یہ بھی درست ہے مگر اس صورت میں یہ ضرور ہے کہ جس کے متعلق خیار ہو اُس کو متعین کر دیا گیا ہو اور ثمن (۵) کی تفصیل بھی کر دی گئی ہو یعنی یہ ظاہر کر دیا گیا ہو کہ اس کے مقابل میں یہ ثمن ہے مثلاً دو بکریاں آٹھ روپے میں خریدیں اور یہ بتا دیا گیا کہ اس بکری میں خیار ہے اور اس کا ثمن مثلاً تین روپے ہے۔ (۶) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۵: اگر بائع و مشتری میں اختلاف ہو ایک کہتا ہے خیار شرط تھا دوسرا کہتا ہے نہیں تھا تو مدعی (۷) خیار کو گواہ پیش کرنا ہوگا اگر یہ گواہ نہ پیش کرے تو منکر (۸) کا قول معتبر ہوگا۔ (۹) (در مختار)

مسئلہ ۶: خیار کی مدت زیادہ سے زیادہ تین دن ہے اس سے کم ہو سکتی ہے زیادہ نہیں۔ اگر کوئی ایسی چیز خریدی ہے جو جلد خراب ہو جانے والی ہے اور مشتری کو تین دن کا خیار تھا تو اُس سے کہا جائے گا کہ بیع کو فسخ کر دے یا بیع کو جائز کر دے۔ اور اگر خراب ہونے والی چیز کسی نے بلا خیار خریدی اور بغیر قبضہ کیے اور بغیر ثمن ادا کیے چل دیا اور غائب ہو گیا تو بائع اس چیز کو دوسرے کے ہاتھ بیع کر سکتا ہے اس دوسرے خریدار کو یہ معلوم ہوتے ہوئے بھی خریدنا جائز ہے۔ (۱۰) (خانہ، در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۷: اگر خیار کی کوئی مدت ذکر نہیں کی صرف اتنا کہا مجھے خیار ہے یا مدت مجہول ہے (۱۱) مثلاً مجھے چند دن کا خیار

ہم۔

”البحر الرائق“، کتاب البیع، باب عیار الشرط، ج ۶، ص ۵۰.

جو چیز بیچ گئی۔ جو تھا یعنی نہ

وہ قیمت جو بائع اور خریدار آپس میں طے کرتے ہیں۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب عیار الشرط، مطلب: فی هلاك بعض المبيع قبل قبضه، ج ۷، ص ۱۰۵.

دعویٰ کرنے والا۔

نکار کرنے والا۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب عیار الشرط، ج ۷، ص ۱۰۶.

”المتاوی الخایة“، کتاب البیع، باب العیار، ج ۱، ص ۳۵۸.

و ”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب عیار الشرط، مطلب: فی هلاك بعض المبيع قبل قبضه، ج ۷، ص ۱۰۶.

یعنی مدت معلوم نہیں ہے۔

ہے یا ہمیشہ کے لیے خیار رکھا ان سب صورتوں میں خیار فاسد ہے یہ اُس صورت میں ہے کہ نفس عقد میں خیار مذکور ہو اور تین دن کے اندر صاحب خیار نے جائز نہ کیا ہو اور اگر تین دن کے اندر جائز کر دیا تو بیع صحیح ہوگئی اور اگر عقد میں خیار نہ تھا بعد عقد ایک نے دوسرے سے کہا تمہیں اختیار ہے تو اُس مجلس تک خیار ہے مجلس ختم ہوگئی اور اس نے کچھ نہ کہا تو خیار چار ہاب کچھ نہیں کر سکتا۔^(۱) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۸: تین دن سے زیادہ کی مدت مقرر کی مگر ابھی تین دن پورے نہ ہوئے تھے کہ صاحب خیار نے بیع کو جائز کر دیا تو اب یہ بیع درست ہے اور اگر تین دن پورے ہو گئے اور جائز نہ کیا تو بیع فاسد ہوگئی۔^(۲) (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۹: مشتری نے بائع سے کہا اگر تین دن تک ثمن ادا نہ کروں تو میرے اور تیرے درمیان بیع نہیں یہ بھی خیار شرط کے حکم میں ہے یعنی اگر اس مدت تک ثمن ادا کر دیا تو بیع درست ہوگئی ورنہ جاتی رہی اور اگر تین دن سے زیادہ مدت ذکر کر کے یہی لفظ کہے اور تین دن کے اندر ادا کر دیا تو بیع صحیح ہوگئی اور تین دن پورے ہو چکے تو بیع جاتی رہی۔^(۳) (درر، غرر)

مسئلہ ۱۰: بیع ہوئی اور ثمن بھی مشتری نے دیدیا اور یہ ٹھہرا کہ اگر تین دن کے اندر بائع^(۴) نے ثمن پھیر دیا تو بیع نہیں رہے گی یہ بھی خیار شرط کے حکم میں ہے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: تین دن کی مدت تھی مگر اس میں سے ایک دن یا دو دن بعد میں کم کر دیا تو خیار کی مدت وہ ہے جو کم کے بعد باقی رہی مثلاً تین دن میں سے ایک دن کم کر دیا تو اب دو ہی دن کی مدت ہے یہ مدت پوری ہونے پر خیار ختم ہو گیا۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: بائع نے خیار شرط اپنے لیے رکھا ہے تو بیع اُس کی ملک سے خارج نہیں ہوئی پھر اگر مشتری نے اُس پر قبضہ کر لیا چاہے یہ قبضہ بائع کی اجازت سے ہو یا بلا اجازت اور مشتری کے پاس ہلاک ہوگئی تو مشتری پر بیع کی واجبی قیمت^(۷)

"الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل الاول، ج ۳، ص ۳۸-۴۰

و "رد المحتار"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، مطلب: فی هلاک بعض المبیع قبل قبضہ، ج ۷، ص ۱۰۶

"الہدایۃ"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج ۲، ص ۲۹ وغیرہا۔

"الدرر المحکام فی شرح عرر الأحکام"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط و التعمین، الجزء الثانی، ص ۱۵۲۔

بیچنے والا۔

"الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل الاول، ج ۳، ص ۳۹

"الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل الاول، ج ۳، ص ۴۰

وہ قیمت جو اس چیز کی بازار میں بنتی ہو، رائج قیمت۔

تاوان میں واجب ہے اور اگر بیع مثلی (۱) ہے تو مشتری پر اس کی مثل واجب ہے اور اگر بائع نے بیع فسخ کر دی ہے جب بھی یہی حکم ہے یعنی قیمت یا اس کی مثل واجب ہے اور اگر بائع نے اپنا خیار ختم کر دیا اور بیع کو جائز کر دیا یا بعد مدت وہ چیز ہلاک ہو گئی تو مشتری کے ذمہ ثمن واجب ہے یعنی جو دام طے ہوا ہے وہ دینا ہوگا۔ اگر بیع بائع کے پاس ہلاک ہو گئی تو بیع جاتی رہی کسی پر کچھ لینا دینا نہیں۔ اور بیع میں کوئی عیب پیدا ہو گیا تو بائع کا خیار بدستور باقی ہے مگر مشتری کو اختیار ہوگا کہ چاہے پوری قیمت پر بیع کو لے لے یا نہ لے۔ اور اگر بائع نے خود اس میں کوئی عیب پیدا کر دیا ہے تو ثمن میں اس عیب کی قدر کی ہو جائے گی۔ مشتری پر جس صورت میں قیمت واجب ہے اس سے مراد اس دن کی قیمت ہے جس دن اس نے قبضہ کیا ہے۔ (۲) (در مختار، رد المحتار وغیرہ)

مسئلہ ۱۳: بائع کو خیار ہو تو ثمن ملک مشتری سے خارج ہو جاتا ہے مگر بائع کی ملک میں داخل نہیں ہوتا۔ (۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: مشتری نے اپنے لیے خیار رکھا ہے تو بیع بائع کی ملک سے خارج ہو گئی یعنی اس صورت میں اگر بائع نے بیع میں کوئی تصرف کیا (۴) ہے تو یہ تصرف صحیح نہیں مثلاً غلام ہے جس کو آزاد کر دیا تو آزاد نہ ہوا اور اس صورت میں اگر بیع مشتری کے پاس ہلاک ہو گئی تو ثمن کے بدلے میں ہلاک ہوئی یعنی ثمن دینا پڑے گا۔ (۵) (در مختار)

مسئلہ ۱۵: بیع مشتری کے قبضہ میں ہے اور اس میں عیب پیدا ہو گیا چاہے وہ عیب مشتری نے کیا ہو یا کسی اجنبی نے یا آفت سماویہ (۶) سے یا خود بیع کے فعل سے عیب پیدا ہوا بہر حال اگر خیار مشتری کو ہے تو مشتری کو ثمن دینا پڑے گا اور بائع کو ہے تو مشتری پر قیمت واجب ہے اور بائع یہ بھی کر سکتا ہے کہ بیع کو فسخ کر دے اور جو کچھ عیب کی وجہ سے نقصان ہوا اس کی قیمت لے لے جبکہ وہ چیز قیمی (۷) ہو اور اگر وہ چیز مثلی ہے تو بیع کو فسخ کر کے نقصان نہیں لے سکتا۔ (۸) (در مختار)

مسئلہ ۱۶: عیب کا یہ حکم اس وقت ہے جب وہ عیب زائل نہ ہو سکتا ہو مثلاً ہاتھ کاٹ ڈال اور اگر ایسا عیب ہو جو دور

وہ چیز جو تہیکی گئی ہے ایسی ہے جس کا مثل بازار میں دستیاب ہو جیسے کتاب۔

”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب عیار الشرط، مطلب: عیار القدر، ج ۷، ص ۱۱۱، وغیرہما۔

”العتاوی الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب السادس فی عیار الشرط، الفصل الاول، ح ۳، ص ۴۰۔

یعنی بیع کو اپنے استعمال میں لایا۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب عیار الشرط، ج ۷، ص ۱۱۶۔

قدرتی آفت جیسے جنا، ڈوبنا وغیرہ۔

وہ چیز ایسی ہو جس کا مثل بازار میں دستیاب نہ ہو جیسے گائے، بیل وغیرہ۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب عیار الشرط، ج ۷، ص ۱۱۷۔

ہو سکتا ہو مثلاً بیع میں بیماری پیدا ہوگئی تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ عیب اندرون مدت زائل ہو گیا تو مشتری کا خیار بدستور باقی ہے مدت کے اندر بیع کو واپس کر سکتا ہے اور مدت کے اندر عیب دور نہ ہوا تو مدت پوری ہوتے ہی مشتری پر بیع لازم ہوگئی کیونکہ عیب کی وجہ سے مشتری پھیر نہیں سکتا اور بعد مدت اگر چہ عیب جاتا رہے پھر بھی مشتری کو حق فسخ نہیں کہ بیع لازم ہو جانے کے بعد اس کا حق جاتا رہا۔^(۱) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۷: خیار مشتری کی صورت میں ثمن ملک مشتری سے خارج نہیں ہوتا^(۲) اور بیع اگر چہ ملک بائع سے خارج ہو جاتی ہے مگر مشتری کی ملک میں نہیں آتی پھر بھی اگر مشتری نے بیع میں کوئی تصرف کیا مثلاً غلام ہے جس کو آزاد کر دیا تو یہ تصرف نافذ ہوگا اور اس تصرف کو اجازت بیع سمجھا جائے گا۔^(۳) (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۱۸: مشتری اور بائع دونوں کو خیار ہے تو نہ بیع ملک بائع سے خارج ہوگی نہ ثمن ملک مشتری سے پھر اگر بائع نے بیع میں تصرف کیا تو بیع فسخ ہو جائے گی اور مشتری نے ثمن میں تصرف کیا اور وہ ثمن عین ہو (یعنی از قبیل نقد نہ ہو)^(۴) تو مشتری کی جانب سے بیع فسخ ہے۔^(۵) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۹: اس صورت میں کہ دونوں کو خیار ہے اندرون مدت ان میں سے کوئی بھی بیع کو فسخ کرے فسخ ہو جائے گی اور جو بیع کو جائز کر دے گا اُس کا خیار باطل ہو جائے گا یعنی اُس کی جانب سے بیع قطعی ہوگئی^(۶) اور دوسرے کا خیار باقی رہے گا اور اگر مدت پوری ہوگئی اور کسی نے نہ فسخ کیا نہ جائز کیا تو اب طرفین سے بیع لازم ہوگئی۔^(۷) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۰: جس کے لیے خیار ہے چاہے وہ بائع ہو یا مشتری یا اجنبی جب اُس نے بیع کو جائز کر دیا تو بیع مکمل ہوگئی دوسرے کو اس کا علم ہو یا نہ ہو البتہ اگر دونوں کو خیار تھا تو تھا اس کے جائز کر دینے سے بیع کی تمامیت^(۸) نہ ہوگی کیونکہ دوسرے کو

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج ۷، ص ۱۱۷، وغیرہ۔

یعنی روپے وغیرہ یا جو چیز قیمت مقرر ہوئی خریدار ابھی اس کا مالک ہے۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج ۱، ص ۳۰، وغیرہا۔

مثلاً روپے، سونا، چاندی وغیرہ نہ ہو۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، مطلبہ فی الفرق بین القیمۃ والشمس، ج ۷، ص ۱۱۹، یعنی بیع مکمل ہوگئی۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، مطلبہ فی الفرق بین القیمۃ والشمس، ج ۷، ص ۱۱۹، تکمیل۔

حق فسخ حاصل ہے اگر یہ فسخ کر دے گا تو اُس کا جائز کرنا مفید نہ ہوگا۔⁽¹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲۱: بائع کو خیار تھا اور اندرون مدت فسخ کر دی پھر جائز کر دی اور مشتری نے اسکو قبول کر لیا تو بیع صحیح ہوگئی مگر یہ ایک جدید بیع ہوئی کیونکہ فسخ کرنے سے پہلی بیع جاتی رہی اور اگر مشتری کو خیار تھا اور جائز کر دی پھر فسخ کی اور بائع نے منظور کر لیا تو فسخ ہوگئی اور یہ حقیقۃً اقالہ ہے۔⁽²⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: صاحب خیار نے بیع کو فسخ کیا اس کی دو صورتیں ہیں: قول سے فسخ کرے تو اندرون مدت دوسرے کو اس کا علم ہو جانا ضروری ہے اگر دوسرے کو علم ہی نہ ہو یا مدت گزرنے کے بعد اُسے معلوم ہوا تو فسخ صحیح نہیں اور بیع لازم ہوگئی اور اگر صاحب خیار نے اپنے کسی فعل سے بیع کو فسخ کیا تو اگرچہ دوسرے کو علم نہ ہو فسخ ہو جائے گی مثلاً بیع میں اس قسم کا تصرف کیا جو مالک کیا کرتے ہیں مثلاً بیع غلام ہے اُسے آزاد کر دیا یا بیع ڈالا یا کثیر ہے اُس سے وطن کی یا اُس کا بوسہ لیا یا بیع کو بہہ کر کے یا رہن رکھ کر قبضہ دیدہ یا اجارہ پر دیا یا مشتری سے ثمن معاف کر دیا یا مکان کسی کو رہنے کے لیے دے دیا اگرچہ بلا کر یہ یا اُس میں نئی تعمیر کی یا کھنگل⁽³⁾ کی یا مرمت کرائی یا ڈھادیا⁽⁴⁾ یا ثمن میں (جبکہ عین ہو) تصرف کر ڈالا ان صورتوں میں بیع فسخ ہوگئی اگرچہ اندرون مدت دوسرے کو علم نہ ہوا۔⁽⁵⁾ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: جس کے لیے خیار ہے اُس نے کہا میں نے بیع کو جائز کر دیا یا بیع پر راضی ہوں یا اپنا خیار میں نے ساقط کر دیا یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ کہے تو خیار جاتا رہا اور بیع لازم ہوگئی اور اگر یہ الفاظ کہے کہ میرا قصد⁽⁶⁾ لینے کا ہے یا مجھے یہ چیز پسند ہے یا مجھے اس کی خواہش ہے تو خیار باطل نہ ہوگا۔⁽⁷⁾ (عالمگیری، ردالمحتار)

^۱ "الدرالمختار"، کتاب البیوع، باب عیار الشرط، ج ۷، ص ۱۲۴.

^۲ "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب عیار الشرط، مطلب: فی الفرق بین القیمقو الثمن، ج ۷، ص ۱۲۵.

بھوسا میں ملی ہوئی مٹی جس سے دیوار پر پلستر کرتے ہیں۔
گرادیا۔

^۳ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب البیوع، الباب السادس فی عیار الشرط، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۴۲.

و "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب البیوع، باب عیار الشرط، مطلب: فی الفرق بین القیمقو الثمن، ج ۷، ص ۱۲۵.
ارادہ۔

^۴ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب البیوع، الباب السادس فی عیار الشرط، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۴۲.

و "ردالمختار"، کتاب البیوع، باب عیار الشرط، مطلب: فی الفرق بین القیمقو الثمن، ج ۷، ص ۱۲۴.

مسئلہ ۲۳: جس کے لیے خیار تھا وہ اندرون مدت مر گیا خیار باطل ہو گیا یہ نہیں ہو سکتا کہ اُس کے مرنے کے بعد وارث کی طرف خیار منتقل ہو کہ خیار میں میراث نہیں جاری ہوتی۔ یو ہیں اگر بیہوش ہو گیا یا مجنون ہو گیا یا سوتا رہ گیا اور مدت گزر گئی خیار باطل ہو گیا۔ مشتری کو بطور تملیک (۱) قبضہ دیا یا بائع کا خیار باطل ہو گیا اور اگر بطور تملیک قبضہ نہ دیا بلکہ اپنا اختیار رکھتے ہوئے قبضہ دیا خیار باطل نہ ہوا۔ (۲) (عالمگیری، در مختار)

مسئلہ ۲۴: بیع متعدد چیزیں ہیں اور صاحب خیار یہ چاہتا ہے کہ بعض میں عقد کو جائز کرے اور بعض میں نہیں کر سکتا بلکہ کل کی بیع جائز کرے یا فسخ۔ (۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: مشتری کو خیار ہے تو جب تک مدت پوری نہ ہو لے بائع ثمن کا مطالبہ نہیں کر سکتا اور بائع کو بھی تسلیم بیع پر مجبور نہیں کیا جاسکتا البتہ اگر مشتری نے ثمن دے دیا ہے تو بائع کو بیع دینا پڑے گا۔ یو ہیں اگر بائع نے تسلیم بیع کر دی ہے تو مشتری کو ثمن دینا پڑے گا، مگر بیع فسخ کرنے کا حق رہے گا۔ اور اگر بائع کو خیار ہے اور مشتری نے ثمن ادا کر دیا ہے اور بیع پر قبضہ چاہتا ہے تو بائع قبضہ سے روک سکتا ہے، مگر ایسا کرے گا تو ثمن پھیرنا پڑے گا۔ (۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: ایک مکان بشرط خیار خرید تھا، اُس کے پردوں میں ایک دوسرا مکان فروخت ہوا، مشتری نے شفعہ کیا خیار باطل ہو گیا اور بیع لازم ہو گئی۔ (۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: بائع یا مشتری نے کسی اجنبی کو خیار دیدیا تو ان دونوں میں سے جس ایک نے جائز کر دیا خیار جائز رہا اور بیع کو فسخ کر دیا فسخ ہو گئی اور ایک نے جائز کی دوسرے نے فسخ کی تو جو پہلے ہے اُس کا ہی اعتبار ہے اور دونوں ایک ساتھ ہوں تو فسخ کو ترجیح ہے یعنی بیع جاتی رہی۔ (۶) (در مختار)

مسئلہ ۲۸: دو چیزوں کو ایک ساتھ بیچا، مثلاً دو غلام یا دو کپڑے یا دو جانور، ان میں ایک میں بائع یا مشتری نے خیار شرط کیا اس کی چار صورتیں ہیں، جس ایک میں خیار ہے، وہ متعین ہے یا نہیں اور ہر ایک کا ثمن علیحدہ علیحدہ بیان کر دیا گیا ہے یا

خریدار کو مالک بنانے کے طور پر۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۴۲
و”الدرالمختار“، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج ۷، ص ۱۲۶۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل الثانی، ج ۳، ص ۴۲
المرجع السابق۔

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، مطلب: فی الفرق بین القیمۃ والشمس، ج ۷، ص ۱۳۰۔

”الدرالمختار“، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج ۷، ص ۱۳۰۔

نہیں اگر محل خیار متعین ہے اور ہر ایک کا شمن ظاہر کر دیا گیا تو بیع صحیح ہے باقی تین صورتوں میں بیع فاسد اور اگر کیلی (1) یا وزنی (2) چیز خریدی اور اس کے نصف میں خیار شرط رکھا یا ایک غلام خریدا اور نصف میں خیار رکھا تو بیع صحیح ہے شمن کی تفصیل کرے یا نہ کرے۔ (3) (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: کسی کو وکیل بنایا کہ یہ چیز بشرط الخیار (4) بیع کرے اس نے بلا شرط بیع ڈالی یہ بیع جائز و نافذ نہ ہوئی اور اگر بشرط الخیار خریدنے کے لیے وکیل کیا تھا وکیل نے بلا شرط خریدی تو بیع صحیح ہو گئی مگر وکیل پر نافذ ہوگی مگر وکیل پر نافذ نہ ہوئی۔ (5) (فتح وغیرہ)

مسئلہ ۳۱: دو شخصوں نے ایک چیز خریدی اور ان دونوں نے اپنے لیے خیار شرط کیا پھر ایک نے صراحۃً یا دلالتاً بیع پر رضا مندی ظاہر کی تو دوسرے کا خیار جاتا رہا۔ یو ہیں اگر دو شخصوں نے کسی چیز کو ایک عقد میں بیع کیا اور دونوں نے اپنے لیے خیار رکھا پھر ایک بائع نے بیع کو جائز کر دیا تو دوسرے کا خیار باطل ہو گیا اسے رد کرنے کا حق نہ رہا۔ (6) (در مختار)

مسئلہ ۳۲: ایک عقد میں دو چیزیں بیچی گئیں اور اپنے لیے خیار رکھا تھا پھر ایک میں بیع کو فسخ کر دیا تو فسخ نہ ہوئی بلکہ بدستور خیار باقی ہے۔ یو ہیں ایک چیز بیچی گئی اور اس کے نصف میں فسخ کیا تو بیع فسخ نہ ہوئی اور خیار باقی ہے۔ (7) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: صاحب خیار نے یہ کہا اگر فلاں کام آج نہ کروں تو خیار باطل ہے تو خیار باطل نہ ہوگا اور اگر یہ کہ کل آئندہ میں میں نے خیار باطل کیا یا یہ کہ جب کل آئے گا تو میرا خیار باطل ہو جائے گا تو دوسرا دن آنے پر خیار باطل ہو جائے گا۔ (8) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: بائع کو تین دن کا خیار تھا اور بیع پر مشتری کو قبضہ دید یا پھر بیع کو غصب کر لیا تو اس فعل سے نہ بیع فسخ ہوئی نہ خیار باطل ہوا۔ (9) (عالمگیری)

ناپ کے ذریعے فروخت ہونے والی چیز۔ وزن کے ذریعے فروخت ہونے والی چیز۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج ۷، ص ۱۳۲۔

و ”الفتاویٰ الہدیۃ“ کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل الخامس، ج ۳، ص ۵۶ خیار کی شرط کے ساتھ۔

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج ۵، ص ۵۱۴ وغیرہ۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج ۷، ص ۱۳۵۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل الخامس، ج ۳، ص ۵۳۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۴۶۔

المرجع السابق۔

مسئلہ ۳۵: شرط خیار کے ساتھ کوئی چیز بیچ کی اور تقابض بدلیں^(۱) ہو گیا پھر بائع نے اندرون مدت بیچ فسخ کر دی تو مشتری بیچ کو تا واپسی ثمن روک سکتا ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: ایک شخص نے شرط خیار کے ساتھ مکان بیچ کیا مشتری نے بائع کو کچھ روپیہ یا کوئی چیز دی کہ بائع اپنا خیار ساقط کر دے اور بیچ کو نافذ کر دے اُس نے ایسا کر دیا یہ جائز ہے اور یہ جو کچھ دیا ہے ثمن میں شمار ہوگا۔ یو ہیں اگر مشتری کے لیے خیار تھا اور بائع نے کہا کہ اگر خیار ساقط کر دے تو میں ثمن میں اتنی کمی کرتا ہوں یا بیچ میں یہ چیز اور اضافہ کرتا ہوں یہ بھی جائز ہے۔^(۳) (خانہ)

مسئلہ ۳۷: ایک چیز ہزار روپے کو بیچی تھی مشتری نے بائع کو اشرفیاں دیں پھر بائع نے اندرون مدت بیچ کو فسخ کر دیا تو مشتری کو اشرفیاں واپس کرنی ہوں گی اشرفیوں کی جگہ روپیہ نہیں دے سکتا۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: مشتری کے لیے خیار ہے اور اُس نے بیچ میں بغرض امتحان کوئی تصرف کیا اور جو فعل کیا ہو وہ غیر مملوک^(۵) میں بھی کر سکتا ہو تو ایسے فعل سے خیار باطل نہیں ہوگا اور اگر وہ فعل ایسا ہو کہ امتحان کے لیے اُس کی حاجت نہ ہو یا وہ فعل غیر مملوک میں کسی صورت میں جائز ہی نہ ہو تو اس سے خیار باطل ہو جائے گا۔ مثلاً گھوڑے پر ایک دفعہ سوار ہوایا کپڑے کو اس لیے پہنا کہ بدن پر ٹھیک آتا ہے یا نہیں یا لونڈی سے کام کرایا تاکہ معلوم ہو کہ کام کرنا جانتی ہے یا نہیں تو ان سے خیار باطل نہ ہوا اور دوبارہ سواری لی یا دوبارہ کپڑا پہنا یا دوبارہ کام لیا تو خیار ساقط ہو گیا اور اگر گھوڑے پر ایک مرتبہ سوار ہو کر ایک قسم کی رفتار کا امتحان لیا دوبارہ دوسری رفتار کے لیے سوار ہوایا لونڈی سے دوبارہ دوسرا کام لیا تو اختیار باقی ہے^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: گھوڑے پر سوار ہو کر پانی پلانے لے گیا یا چارہ کے لیے گیا یا بائع کے پاس واپس کرنے گیا اگر یہ کام بغیر سوار ہوئے ممکن نہ تھے تو اجازت بیچ نہیں خیار باقی ہے ورنہ یہ سوار ہونا اجازت سمجھا جائے گا۔^(۷) (عالمگیری)

بدلیں پر قبضہ کرنا یعنی بائع نے ثمن پر قبضہ کیا اور مشتری نے بیچ پر قبضہ کیا۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل الثالث، ح ۳، ص ۴۴۔

”الفتاویٰ المعانیۃ“، کتاب البیع، باب المعیار، ج ۱، ص ۳۶۱۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل الثالث، ح ۳، ص ۴۵۔

یعنی ایسی چیز جس کا کوئی مالک نہ ہو۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل الثالث، ح ۳، ص ۴۸، ۴۹۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل الثالث، ح ۳، ص ۴۹۔

مسئلہ ۴۰: زمین خریدی اُس میں مشتری نے کاشت کی تو اس کا خیار باطل ہو گیا اور بائع نے کاشت کی تو بیع فسخ ہو گئی۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱: بشرط خیار مکان خرید اور اُس میں پہلے سے رہتا تھا تو بعد کی سکونت^(۲) سے خیار باطل نہ ہوگا۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: بیع میں مشتری کے پاس زیادتی ہوئی^(۴) اس کی دو صورتیں ہیں زیادت متصل ہے یا منفصلہ اور ہر ایک متولدہ ہے یا غیر متولدہ۔ اگر زیادت متصل متولدہ^(۵) ہے مثلاً جانور فرہ^(۶) ہو گیا یا مریض تھا مرض جا تا رہا۔ یا زیادت متصد غیر متولدہ^(۷) ہے مثلاً کپڑے کو رنگ دیا یا سی دیا ستومیں گھی ملا دیا۔ یا زیادت منفصلہ متولدہ^(۸) ہو مثلاً جانور کے بچہ پیدا ہوا، دودھ دوہا، اُون کاٹی ان سب صورتوں میں بیع کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ اور زیادت منفصلہ غیر متولدہ^(۹) ہے مثلاً غلام تھا اُس نے کچھ کسب کیا اس سے خیار باطل نہیں ہوتا پھر اگر بیع کو اختیار کیا تو زیادت بھی اسی کو ملے گی اور بیع کو فسخ کر لیا تو اصل و زیادت دونوں کو واپس کرنا ہوگا۔^(۱۰) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳: مشتری کو خیار تھا اور بیع پر قبضہ کر چکا تھا پھر اُس کو واپس کر دیا بائع کہتا ہے یہ وہ نہیں ہے مشتری کہتا ہے کہ وہی ہے تو قسم کے ساتھ مشتری کا قول معتبر ہے اور اگر بائع کو یقین ہے کہ یہ وہ چیز نہیں جب بھی بائع ہی اس کا مالک ہو گیا اور یہ بائع کے طور پر بیع تعاطی ہوئی۔^(۱۱) (عالمگیری، در مختار)

”انفتاویٰ الہدی“، کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۴۹۔
رہائش۔

”انفتاویٰ الہدی“، کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۴۹۔
یعنی اضافہ ہو۔

یعنی ایسا اضافہ جو بیع میں خود بخود پیدا ہو جائے اور اس کے ساتھ متصل بھی ہو۔

یعنی ایسا اضافہ جو بیع میں خود بخود پیدا ہو جائے اور اس کے ساتھ متصل نہ ہو بلکہ جدا ہو۔

یعنی ایسا اضافہ جو بیع میں خود بخود پیدا نہ ہو بلکہ کسی اور چیز سے لکر پیدا ہو اور وہ اضافہ اس کے ساتھ متصل نہ ہو بلکہ جدا ہو۔

”انفتاویٰ الہدی“، کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۴۸۔

”انفتاویٰ الہدی“، کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل السابع، ج ۳، ص ۵۷۔

و”الدرالمختار“، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج ۷، ص ۱۳۸۔

(مبیع میں جس وصف کی شرط تھی وہ نہیں ہے)

مسئلہ ۴۴: غلام کو اس شرط کے ساتھ خریدا کہ باورچی یا منشی ہے مگر معلوم ہوا کہ وہ ایسا نہیں تو مشتری کو اختیار ہے کہ اسے پورے داموں میں لے لے یا چھوڑ دے۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۴۵: بکری خریدی اس شرط کے ساتھ کہ گابھن ہے^(۲) یا اتنا دودھ دیتی ہے تو بیع فاسد ہے اور اگر یہ شرط ہے کہ زیادہ دودھ دیتی ہے تو بیع فاسد نہیں۔^(۳) (در مختار)

مسئلہ ۴۶: ایک مکان خریدا اس شرط پر کہ پختہ اینٹوں سے بنا ہوا ہے وہ نکلا خام، یا باغ خریدا اس شرط پر کہ اس کے کل درخت پھل دار ہیں ان میں ایک درخت پھل دار نہیں ہے یا کپڑا خریدا اس شرط پر کہ کسم^(۴) کا رنگا ہوا ہے وہ زعفران کا رنگا ہوا نکلا ان سب صورتوں میں بیع فاسد ہے۔ یا خچر خریدا اس شرط پر کہ مادہ ہے وہ نہ تھا تو بیع جائز ہے مگر مشتری کو اختیار ہے کہ لے لے یا نہ لے اور اگر نہ کہہ کر خریدا اور مادہ نکلا یا گدھایا اونٹ کہہ کر خریدا اور نکلی گدھی یا اونٹنی تو ان صورتوں میں بیع جائز ہے اور مشتری کو خیار فسخ بھی نہیں کہ جس مختلف نہیں ہے اور جو شرط تھی بیع اس سے بہتر ہے۔^(۵) (در مختار، فتح القدیر)

(خیار تعیین)

مسئلہ ۴۷: چند چیزوں میں سے ایک غیر معین کو خریدا یوں کہا کہ ان میں سے ایک کو خریدا ہوں تو مشتری ان میں سے جس ایک کو چاہے متعین کر لے اس کو خیار تعیین کہتے ہیں اس کے لیے چند شرطیں ہیں۔ اول یہ کہ ان چیزوں میں ایک کو خریدا یہ نہیں کہ میں نے ان سب کو خریدا۔ دوم یہ کہ دو چیزوں میں سے ایک یا تین چیزوں میں سے ایک کو خریدا ہے، چار میں سے ایک خریدی تو صحیح نہیں۔ سوم یہ کہ یہ تصریح ہو کہ ان میں سے جو تو چاہے لے لے۔ چہارم یہ کہ اس کی مدت بھی تین دن تک ہونی چاہیے۔ پنجم یہ کہ قیمتی چیزوں میں ہو مثلاً چیزوں میں نہ ہو۔ رہا یہ امر کہ خیار تعیین کے ساتھ خیار شرط کی بھی ضرورت ہے یا نہیں

^(۱) الدر المختار، کتاب البیوع، باب عیار الشرط، ج ۷، ص ۱۳۶.

یعنی اس کے پیٹ میں بچہ ہے۔

^(۲) الدر المختار، کتاب البیوع، باب عیار الشرط، ج ۷، ص ۱۳۷.

ایک قسم کا پھول جس سے شہاب (بھگونے سے جو رنگ) نکلتا ہے اور اس سے کپڑے رنگے جاتے ہیں۔

^(۳) الدر المختار، کتاب البیوع، باب عیار الشرط، ج ۷، ص ۱۴۰.

و "فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب عیار الشرط، ج ۵، ص ۵۳۰.

اس میں علما کا اختلاف ہے بہر حال اگر خیار تعین کے ساتھ خیار شرط بھی مذکور ہو اور مشتری نے بمقتضائے تعین (1) ایک کو معین کر لیا تو خیار شرط کا حکم باقی ہے کہ اندرون مدت اس ایک میں بھی بیع فتح کر سکتا ہے (2) اور اگر مدت ختم ہوگئی اور خیار شرط کی رو سے بیع کو فتح نہ کیا تو بیع لازم ہوگئی اور مشتری (3) پر لازم ہوگا کہ اب تک متعین نہیں کیا ہے تو اب معین کر لے۔ (4) (رد المحتار، رد المحتار، فتح)

مسئلہ ۴۸: خیار تعین بائع کے لیے بھی ہو سکتا ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ مشتری نے دو یا تین چیزوں میں سے ایک کو خرید اور بائع سے کہہ دیا کہ ان میں سے تو جو چاہے دیدے، بائع نے جس ایک کو دید یا مشتری کو اس کا لینا لازم ہو جائے گا، ہاں بائع وہ دے رہا ہے جو عیب دار ہے اور مشتری لینے پر راضی ہے تو خیر، ورنہ بائع مجبور نہیں کر سکتا اور اگر مشتری عیب دار کے لینے پر طیار نہ ہوا تو ان میں سے دوسری چیز لینے پر بھی بائع اب اس کو مجبور نہیں کر سکتا اور اگر دونوں چیزوں میں سے ایک بائع کے پاس ہلاک ہوگئی تو جو باقی ہے وہ مشتری پر لازم کر سکتا ہے۔ (5) (رد المحتار)

مسئلہ ۴۹: خیار تعین کے ساتھ بیع ہوئی اور مشتری نے دونوں چیزوں پر قبضہ کیا تو ان میں ایک مشتری کی ہے اور ایک بائع کی جو اس کے پاس بطور امانت ہے یعنی اگر مشتری کے پاس دونوں ہلاک ہو گئیں تو ایک کا جو ضامن طے پایا ہے وہی دینا پڑے گا۔ (6) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۰: خیار تعین کے ساتھ ایک چیز خریدی تھی اور مشتری مر گیا تو یہ خیار وارث کی طرف منتقل ہوگا یعنی وارث دونوں کو رد کر کے بیع فتح کرنا چاہے ایسا نہیں ہو سکتا بلکہ جس ایک کو چاہے پسند کر لے اور قبضہ دونوں پر ہو چکا ہے تو دوسری اس کے پاس امانت ہے۔ (7) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۱: بائع کے پاس دونوں چیزیں ہلاک ہو گئیں تو بیع باطل ہوگئی اور ایک باقی ہے ایک ہلاک ہوگئی تو جو باقی ہے وہ بیع کے لیے متعین ہوگئی۔ (8) (عالمگیری)

مقرر کرنے کے تقاضے کے مطابق۔ یعنی سودے کو ختم کر سکتا ہے۔

خریدار۔

”المرالمختار“ و ”ردالمختار“، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، مطلب: فی خیار التعین، ج ۷، ص ۱۳۳.

و ”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج ۵، ص ۵۲۲.

”ردالمختار“، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، مطلب: فی خیار التعین، ج ۷، ص ۱۳۳.

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب السادس فی خیار الشرط، الفصل السادس فی خیار التعین، ج ۳، ص ۵۴.

المرجع السابق، ص ۵۵.

المرجع السابق، ص ۵۵.

مسئلہ ۵۲: مشتری نے دونوں پر قبضہ کر لیا ہے ایک ہلاک ہوگئی ایک باقی ہے تو جو ہلاک ہوئی وہ بیع کے لیے متعین ہوگئی اور جو باقی ہے وہ امانت ہے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳: خیار تعین کے ساتھ بیع ہوئی اور ابھی تک دونوں چیزیں بائع ہی کے قبضہ میں تھیں کہ ان میں سے ایک میں عیب پیدا ہو گیا اب مشتری کو اختیار ہے کہ عیب والی پورے داموں سے لے یا دوسری لے لے یا کسی کو نہ لے۔ دونوں میں عیب پیدا ہو گیا جب بھی یہی حکم ہے۔ اور اگر مشتری قبضہ کر چکا ہے اور ایک عیب دار ہوگئی تو یہ بیع کے لیے متعین ہے اور دوسری امانت اور دونوں عیب دار ہو گئیں اگر آگے پیچھے عیب پیدا ہوا تو جس میں پہلے عیب پیدا ہوا وہ بیع کے لیے متعین ہے اور ایک ساتھ دونوں میں عیب پیدا ہوا تو بیع کے لیے ابھی کوئی متعین نہیں جس ایک کو چاہے معین کر لے اور دونوں کو رد کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴: دو کپڑے تھے اور قبل تعین مشتری نے ایک کو رنگ دیا تو یہی بیع کے لیے متعین ہو گیا۔^(۳) (عالمگیری)

(خریدار نے دام طے کر کے بغیر بیع کیے چیز پر قبضہ کیا)

مسئلہ ۵۵: خریدار نے کسی چیز کا رخ اور نمٹن طے کر لیا، مگر ابھی خرید و فروخت نہیں ہوئی اور چیز پر قبضہ کر لیا، یہ چیز اس کی ضمان میں ہے ہلاک و ضائع ہو جائے تو اس کا تاوان دینا ہوگا اور یہ تاوان اس شے کی واجب قیمت ہوگا۔ خواہ یہ قیمت اتنی ہی ہو جتنا نمٹن قرار پایا ہے یا اس سے زیادہ یا کم ہو۔^(۴) (در مختار)

مسئلہ ۵۶: گاہک نے بائع سے یہ ٹھہرا لیا ہے کہ چیز ہلاک ہو جائے گی تو میں ضامن نہیں یعنی تاوان نہیں دوں گا اس صورت میں بھی تاوان دینا پڑے گا اور وہ شرط کرنا بیکار ہے۔^(۵) (در مختار)

مسئلہ ۵۷: مشتری نے کسی کو چیز خریدنے کے لیے وکیل کیا، وکیل دام طے کر کے بغیر بیع کیے موکل^(۶) کو دکھانے

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب السادس فی عیار الشرط، الفصل السادس فی عیار التعیین، ج ۳، ص ۵۵.

المرجع السابق.

المرجع السابق.

”النشر المختار“، کتاب البیوع، باب عیار الشرط، ج ۷، ص ۱۱۱.

المرجع السابق، ص ۱۱۶.

وکیل کرنے والا۔

کے لیے لایا، موکل کو دکھائی اُس نے ناپسند کی اور واپس کر دی، وہ چیز وکیل کے پاس ہلاک ہو گئی وکیل پر تاوان ہوگا اور موکل سے رجوع نہیں کر سکتا، ہاں اگر موکل نے کہہ دیا تھا کہ دام طے کر کے پسند کرانے کے لیے میرے پاس لانا تو جو کچھ وکیل نے تاوان دیا ہے موکل سے وصول کرے گا۔ (۱) (خانہ)

مسئلہ ۵۸: خریدار نے دکان دار سے تھان طلب کیا اُس نے تین تھان دیے اور ہر ایک کا دام بتا دیا یہ تھان دس کا ہے، یہ بیس کا اور یہ تین کا انھیں لے جاؤ، جو ان میں پسند کرو گے تمہارے ہاتھ بیچ ہے، وہ تینوں مشتری کے پاس ہلاک ہو گئے اگر وہ سب ایک دم ہلاک ہوئے یا آگے پیچھے ضائع ہوئے مگر یہ معلوم نہیں کہ پہلے کونسا ہلاک ہوا تو ہر ایک تھان کی تہائی قیمت تاوان دیگا اور اگر معلوم ہے کہ پہلے فلاں تھان ضائع ہوا تو اُسی کا تاوان دیگا باقی دو تھان امانت تھے، اُن کا تاوان نہیں اور اگر دو ہلاک ہوئے اور معلوم نہیں کہ پہلے کون ہلاک ہوا تو دونوں میں ہر ایک کی نصف قیمت تاوان دے اور تیسرا تھان امانت ہے، اُسے واپس کر دے اور اگر ایک ہلاک ہوا تو اُس کا تاوان دے، باقی دو تھان واپس کر دے۔ (۲) (خانہ)

مسئلہ ۵۹: دام طے کر کے چیز کو لے جانے سے تاوان اُس وقت لازم آتا ہے جب اُس کو خریدنے کے ارادہ سے لے گیا اور ہلاک ہو گئی ورنہ نہیں مثلاً دکاندار نے گاٹک سے کہا یہ لے جاؤ تمہارے لیے دس کو ہے خریدار نے کہا لاؤ اس کو دیکھوں گا یا فلاں شخص کو دکھاؤں گا یہ کہہ کر لے گیا اور ہلاک ہو گئی تو تاوان نہیں یہ امانت ہے اور اگر یہ کہہ کر لے گیا کہ لاؤ پسند ہوگا تو لے لوں گا اور ضائع ہو گئی تو تاوان دینا ہوگا۔ (۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۰: دکاندار سے تھان مانگ کر لے گیا کہ اگر پسند ہوا تو خرید لوں گا اور اُس کے پاس ہلاک ہو گیا تو تاوان نہیں اور اگر یہ کہہ کر لے گیا کہ پسند ہوگا تو دس روپے میں خرید لوں گا وہ ہلاک ہو گیا تو تاوان دینا ہوگا دونوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی صورت میں چونکہ ثمن کا ذکر نہیں یہ قبضہ بروجہ خریداری نہیں ہوا اور دوسری میں ثمن مذکور ہے لہذا خریداری کے طور پر قبضہ ہے۔ (۴) (فتح القدیر)

”العنوی العبابۃ“، کتاب البیع مفصل فی المقبوض علی سوم الشراء، ج ۱، ص ۳۹۹.

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب خیار الشرط مطلب فی المقبوض علی سوم الشراء، ج ۷، ص ۱۱۴.

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج ۵، ص ۵۰۴.

مسئلہ ۶۱: دام ٹھہرا کر بغیر بیچ کیے جس چیز کو لے گیا وہ ہلاک نہیں ہوئی بلکہ اُس نے خود ہلاک کی مثلاً کھانے کی چیز تھی اُس نے کھالی کپڑا تھا اُس نے قطع کرا کے سلوا لیا تو مٹن دینا ہوگا یعنی جو ٹھہرا ہے وہ دینا ہوگا ہاں اگر بائع نے مشتری کی رضا مندی ظاہر کرنے سے پہلے یہ کہہ دیا کہ میں نے اپنی بات واپس لی اب میں نہیں بیچوں گا اس کے بعد مشتری نے صرف کر ڈالا تو قیمت واجب ہے یا رضا مندی ظاہر کرنے سے پہلے مشتری مر گیا اُس کے وارث نے صرف کیا جب بھی قیمت واجب ہے۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۲: دیکھنے یا دکھانے کے لیے لایا ہے اور یہ نہیں کہا ہے کہ پسند ہوگا تو لے لوں گا اور خرچ کر ڈالا تو قیمت دینی ہوگی۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۳: ایک شخص نے دوسرے سے مثلاً ہزار روپے قرض مانگے اور کوئی چیز رہن کے لیے اُس کو دیدی اور ابھی قرض اُس نے نہیں دیا ہے کہ چیز ہلاک ہوگئی یہاں دیکھا جائے گا کہ قرض اور اُس چیز کی قیمت میں کون کم ہے جو کم ہے اُسی کے بدلے میں وہ چیز ہلاک ہوئی یعنی وہ چیز اگر گیارہ سو کی تھی تو ایک ہزار مرہن کو اُس کے معاوضہ میں دینے ہوں گے اور نو سو کی تھی تو نو سو۔ اور اگر رہن^(۳) نے یہ کہا کہ یہ چیز رکھ لو اور مجھے قرض دیدو مگر قرض کی کوئی رقم بیان نہیں کی تھی اور چیز ہلاک ہوگئی تو کچھ تاوان نہیں۔^(۴) (ردالمحتار)

خيار رویت کا بیان

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ چیز کو بغیر دیکھے بھالے خرید لیتے ہیں اور دیکھنے کے بعد وہ چیز نا پسند ہوتی ہے، ایسی حالت میں شرع مطہر^(۵) نے مشتری کو یہ اختیار دیا ہے کہ اگر دیکھنے کے بعد چیز کو نہ لینا چاہے تو بیع کو فسخ کر دے، اس کو خيار رویت کہتے ہیں۔

دارقطنی و بیہقی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرمایا: ”جس نے ایسی چیز خریدی جس کو دیکھ نہ ہو تو دیکھنے کے بعد

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب خيار الشرط، مطلب: فی المقبوض علی سوم الشراء، ج ۷، ص ۱۱۴

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب خيار الشرط، مطلب: فی المقبوض علی سوم النظر، ج ۷، ص ۱۱۵۔

رہن رکھوانے والے۔

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب خيار الشرط، مطلب: فی المقبوض علی سوم الشراء، ج ۷، ص ۱۱۵-۱۱۶

یعنی شریعت اسلامیہ۔

اُسے اختیار ہے لے یا چھوڑ دے۔“ (1) اس حدیث کی سند ضعیف ہے مگر اس حدیث کو خود امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔ نیز یہ کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ اپنی زمین جو بصرہ میں تھی بیع کی تھی، کسی نے طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا، آپ کو اس بیع میں نقصان ہے۔ انھوں نے کہا، مجھے اس بیع میں خیار ہے کہ بغیر دیکھے میں نے خریدی ہے اور حضرت عثمان سے بھی کسی نے کہا، آپ کو اس بیع میں ٹوٹا (2) ہے۔ انھوں نے بھی فرمایا: مجھے خیار ہے کیونکہ میں نے بغیر دیکھے بیع کر دی ہے۔ اس معاملہ میں دونوں صاحبوں نے جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم بتایا، انھوں نے طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موافق فیصلہ کیا۔ یہ واقعہ گروہ صحابہ کے سامنے ہوا کسی نے اس پر انکار نہ کیا، لہذا بمنزلہ اجماع کے اس کو تصور کرنا چاہیے۔ (3) (ہدایہ، تبیین، درر، غرر)

مسئلہ ۱: بائع نے ایسی چیز بیچی جس کو اُس نے دیکھا نہیں مثلاً اُس کو میراث میں کوئی شے ملی ہے اور بے دیکھے بیع ڈالی بیع صحیح ہے اور اس کو یہ اختیار نہیں کہ دیکھنے کے بعد بیع کو فسخ کر دے۔ (4) (درر، غرر)

مسئلہ ۲: جس مجلس میں بیع ہوئی اُس میں بیع موجود ہے مگر مشتری نے دیکھی نہیں مثلاً پیپے (5) میں گھی یا تیل تھا یا بور یوں میں غدہ تھا یا گٹھری میں کپڑا تھا اور کھول کر دیکھنے کی نوبت نہیں آئی یا وہاں بیع موجود نہ ہو اس وجہ سے نہیں دیکھی بہر حال دیکھنے کے بعد خریدار کو خیار حاصل ہے چاہے بیع کو جائز کرے یا فسخ کر دے۔ بیع کو بائع نے جیسا بتایا تھا ویسی ہی ہے یا اُس کے خلاف دونوں صورتوں میں دیکھنے کے بعد بیع کو فسخ کر سکتا ہے۔ (6) (درر وغیرہ)

مسئلہ ۳: اگر مشتری نے دیکھنے سے پہلے اپنی رضامندی کا اظہار کیا یا کہہ دیا کہ میں نے اپنا خیار باطل کر دیا جب بھی دیکھنے کے بعد فسخ کرنے کا حق حاصل ہے کہ یہ خیار ہی دیکھنے کے وقت ملتا ہے دیکھنے سے پہلے خیار تھا ہی نہیں لہذا اُس کو باطل کرنے کے کوئی معنی نہیں۔ (7) (ہدایہ وغیرہ)

”منہن الدارقطی“، کتاب البیوع، الحدیث: ۲۷۷۷، ج ۳، ص ۵۰.
نقصان، گھاٹا۔

”السرر الحکام فی شرح غرر الأحکام“، کتاب البیوع، باب خیار الرؤية، الجزء الثاني، ص ۱۵۶.
و ”الهدایة“، کتاب البیوع، باب خیار الرؤية، ج ۲، ص ۳۴.

”السرر الحکام فی شرح غرر الأحکام“، کتاب البیوع، باب خیار الرؤية، الجزء الثاني، ص ۱۵۶.
کشف۔

”السرر الحکام فی شرح غرر الأحکام“، کتاب البیوع، باب خیار الرؤية، الجزء الثاني، ص ۱۵۷، وغیرہ.
”الهدایة“، کتاب البیوع، باب خیار الرؤية، ج ۲، ص ۳۴، وغیرہا.

مسئلہ ۴: خیار رویت کے لیے کسی وقت کی تحدید^(۱) نہیں ہے کہ اُس کے گزرنے کے بعد خیار باقی نہ رہے، بلکہ یہ خیار دیکھنے پر ہے جب دیکھے۔^(۲) (درر) اور دیکھنے کے بعد فسخ کا حق اُس وقت تک باقی رہتا ہے، جب تک صراحۃً یا دلالتاً^(۳) رضامندی نہ پائی جائے۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۵: خیار رویت چار مواقع میں ثابت ہوتا ہے: ① کسی شے معین کی خریداری۔ ② اجارہ۔ ③ تقسیم۔ ④ مال کا دعویٰ تھا اور شے معین پر مصالحت ہوگئی۔^(۵)

① اگر قصاص کا دعویٰ ہو اور کسی شے پر مصالحت ہوئی^(۶) تو خیار رویت نہیں۔ ② دین میں خیار رویت نہیں، لہذا مسلم فیہ چونکہ عین نہیں بلکہ دین یعنی واجب فی الذمہ ہے (جس کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا) اس میں خیار رویت نہیں۔ ③ روپے اور اشرفیوں میں بھی کہ یہ از قبیل دین ہیں خیار رویت نہیں ہاں اگر سونے چاندی کے برتن ہوں تو خیار رویت ہے۔ صحیح مسلم کا اس المال اگر عین ہو تو مسلم الیہ کے لیے خیار رویت ثابت ہوگا۔^(۷) (درمختار)

مسئلہ ۶: اجناس مختلفہ کی تقسیم اگر شرکاء میں ہوئی تو اس میں خیار رویت، خیار شرط، خیار عیب تینوں ہو سکتے ہیں۔ اور ذوات الامثال^(۸) کی تقسیم میں صرف خیار عیب ہوگا باقی دونوں نہیں ہوں گے۔ اور غیر ذوات الامثال جب ایک جنس کے ہوں مثلاً ایک قسم کے کپڑے یا گائیں یا بکریاں ان میں بھی تینوں خیار ثابت ہوں گے۔^(۹) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: جو عقد فسخ کرنے سے فسخ نہ ہو جیسے مہر اور قصاص کا بدل صلح اور بدل خلع یہ چیزیں اگر چہ عین ہوں ان میں خیار رویت ثابت نہیں^(۱۰) (فتح)

حد، مقرر و مدت۔

"الدرر المحکم فی شرح عرر الاحکام"، کتاب البیوع، باب عیار الرؤیۃ، الجزء الثانی، ص ۱۵۷.

اشارہ یعنی ایسا فعل جو رضامندی یا عدم رضامندی پر دلالت کرے۔

"الدرر المختار"، کتاب البیوع، باب عیار الرؤیۃ، ج ۷، ص ۱۴۹.

المرجع السابق، ص ۱۴۵.

یعنی آپس میں صلح ہوئی۔

"الدرر المختار"، کتاب البیوع، باب عیار الرؤیۃ، ج ۷، ص ۱۴۵.

یعنی ایسی چیزیں جن کی مثل دستیاب ہو۔

"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب عیار الرؤیۃ، ج ۷، ص ۱۴۵.

"فتح القدیر"، کتاب البیوع، باب عیار الرؤیۃ، ج ۵، ص ۵۳۳.

مسئلہ ۸: بے دیکھی ہوئی چیز خریدی ہے دیکھنے سے پہلے بھی اس کی بیع صحیح کر سکتا ہے کیونکہ یہ بیع مشتری کے ذمہ لازم نہیں۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۹: اگر مشتری نے بیع پر قبضہ کر لیا اور دیکھنے کے بعد صراحۃً یا دلالتاً اپنی رضا مندی ظاہر کی یا اس میں کوئی عیب پیدا ہو گیا یا ایسا تصرف کر دیا جو قائل بیع نہیں ہے مثلاً آزاد کر دیا یا اس میں دوسرے کا حق پیدا ہو گیا مثلاً دوسرے کے ہاتھ بلا شرط اختیار بیع کر دیا یا رہن رکھ دیا یا اجارہ پر دیدیا ان سب صورتوں میں خیار رویت جاتا رہا اب بیع کو صحیح نہیں کر سکتا اور اگر اس کو بیع کیا مگر اپنے لیے خیار شرط کر لیا یا بیچنے کے لیے اس کا نرخ کیا^(۲) یا ہبہ کیا مگر قبضہ نہیں دیا اور یہ باتیں دیکھنے کے بعد ہوئیں تو دلالتاً رضا مندی پائی گئی اب بیع کو صحیح نہیں کر سکتا اور دیکھنے سے پہلے ہوئیں تو خیار باقی ہے دیکھنے کے بعد بیع پر قبضہ کر لینا بھی دلیل رضا مندی ہے۔^(۳) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۱۰: بیع^(۴) پر قبضہ کر کے دیکھنے سے پہلے بیع کر دی پھر عیب کی وجہ سے مشتری ثانی نے واپس کر دی اگرچہ یہ واپسی قضائے قاضی سے ہو یا رہن رکھنے کے بعد اسے چھوڑا لیا یا اجارہ کیا تھا اسے توڑ دیا تو خیار رویت جو ان تصرفات کی وجہ سے جاچکا تھا واپس نہ ہوگا۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: بیع کا کوئی جز اس کے ہاتھ سے نکل گیا یا اس میں کمی یا زیادتی ہوئی چاہے زیادت متصلہ^(۶) ہو یا منفصلہ^(۷) خیار باطل ہو گیا۔^(۸) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: بے دیکھے ہوئے کھیت خریدا اور اس کو عاریت دے دیا، مسعیر^(۹) نے اسے بویا خیار رویت باطل ہو گیا اور اگر مسعیر نے اب تک بویا نہیں تو خیار ساقط نہیں اور اگر اس کھیت کا کوئی کاشتکار اجیر ہے جس نے مشتری کی رضا مندی سے

”الدرالمختار“، کتاب البیوع، باب خیار الرؤية، ج ۷، ص ۱۴۹.

قیمت لگائی۔

”العتاوی الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب السابع فی خیار الرؤية، الفصل الاول، ج ۳، ص ۶۰.

و”ردالمختار“، کتاب البیوع، باب خیار الرؤية، ج ۷، ص ۱۴۹.

جو چیز بچی جاتی ہے اسے بیع کہتے ہیں۔

”العتاوی الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب السابع فی خیار الرؤية، الفصل الاول، ج ۳، ص ۶۰.

ایسی زیادتی (اضافہ) جو بیع کے ساتھ متصل ہو مثلاً کپڑا خرید کر رنگ دیا۔

ایسی زیادتی (اضافہ) جو بیع سے جدا ہو یعنی متصل نہ ہو مثلاً گائے خریدی اس نے بچہ جن دیا۔

”العتاوی الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب السابع فی خیار الرؤية، الفصل الاول، ج ۳، ص ۶۰.

کسی سے کوئی چیز عاریتاً لینے والا۔

کاشت کی یعنی مشتری نے اُسے پہلی حالت پر چھوڑ دیا منع نہ کیا جب بھی خیار ساقط ہو گیا۔⁽¹⁾ کپڑوں کی ایک گٹھری خریدی اُن میں سے ایک کو پہن لیا خیار رویت باطل ہو گیا۔⁽²⁾ (رد المحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: ایک مکان خریدا جس کو دیکھا نہیں اُس کے پروس میں ایک مکان فروخت ہوا اُس نے شفعہ میں اُسے لے لیا اس کے بعد بھی پہلے مکان کے متعلق خیار رویت باقی ہے دیکھنے کے بعد چاہے تو بیع کو فسخ کر سکتا ہے۔⁽³⁾ (در مختار)

مسئلہ ۱۴: مشتری نے جب تک خیار رویت ساقط نہ کیا ہو بائع ثمن کا اُس سے مطالبہ نہیں کر سکتا۔⁽⁴⁾ (فتح)

مسئلہ ۱۵: مشتری خریدنے کے بعد مر گیا تو ورثہ کو میراث میں خیار رویت حاصل نہیں ہوگا یعنی ورثہ کو یہ حق نہ ہوگا کہ بیع کو فسخ کر دیں۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: جس چیز کو پہلے دیکھ چکا ہے اگر اُس میں کچھ تغیر⁽⁶⁾ پیدا ہو گیا ہے تو خیار رویت حاصل ہے اور اگر ویسی ہی ہے تو خیار حاصل نہیں ہاں اگر وقت عقد اُسے یہ معلوم نہ ہو کہ وہی چیز ہے جسے میں خریدتا ہوں تو خیار حاصل ہوگا۔⁽⁷⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: بائع کہتا ہے کہ یہ چیز ویسی ہی ہے جیسی تو نے دیکھی تھی اس میں تغیر نہیں آیا ہے اور مشتری کہتا ہے تغیر آ گیا تو مشتری کو گواہ سے ثابت کرنا پڑے گا کہ تغیر آ گیا ہے گواہ نہ پیش کرے تو قسم کے ساتھ بائع کا قول معتبر ہوگا۔ یہ اُس صورت میں ہے کہ مشتری کے دیکھنے کو زیادہ زمانہ نہ گزرا ہو اور معلوم ہو کہ اتنے زمانہ میں عموماً ایسی چیز میں تغیر نہیں ہوتا اور اگر اتنا زیادہ زمانہ گزر گیا ہے کہ عادتاً تغیر ایسی چیز میں ہو ہی جاتا ہے۔ مثلاً لوٹری ہے جس کو دیکھے ہوئے ہیں برس کا زمانہ گزر چکا ہے اور وہ اُس وقت جو ان تھی تو مشتری کی بات مانی جائے گی۔ بائع کہتا ہے خریدنے کے وقت تو نے دیکھ لیا تھا مشتری کہتا ہے نہیں دیکھا تھا تو قسم کے ساتھ مشتری کی بات مانی جائے گی۔⁽⁸⁾ (عالمگیری)

اختیار ختم ہو گیا۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب السابع فی خیار الرؤیۃ، الفصل الاول، ح ۳، ص ۶۱

و ”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب خیار الرؤیۃ، ج ۷، ص ۱۵۰.

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب خیار الرؤیۃ، ج ۷، ص ۱۴۹.

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب خیار الرؤیۃ، ج ۵، ص ۵۳۳.

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب السابع فی خیار الرؤیۃ، الفصل الاول، ح ۳، ص ۵۸.

تہذیبی۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب السابع فی خیار الرؤیۃ، الفصل الاول، ح ۳، ص ۵۸.

المرجع السابق.

مسئلہ ۱۸: ذبح کی ہوئی بکری کی کھچی خریدی مگر ابھی اُس کی کھال نہیں نکالی گئی ہے تو بیع صحیح ہے اور بائع پر لازم ہے کہ کھچی نکال کر دے اور مشتری کو خیار رویت حاصل ہوگا اور اگر بکری ابھی ذبح نہیں ہوئی ہے تو کھچی کی بیع درست نہیں اگرچہ بائع کہتا ہو کہ میں ذبح کر کے نکال دیتا ہوں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: بائع دو تھان علیحدہ علیحدہ دو کپڑوں میں لپیٹ کر لایا اور مشتری سے کہتا ہے یہ وہی دونوں تھان ہیں جن کو تم نے کل دیکھا تھا مشتری نے کہا اس تھان کو دس روپے میں خریدو اور اس کو دس روپے میں خریدو اور خریدتے وقت نہیں دیکھا تو خیار رویت حاصل نہیں اور اگر دونوں مختلف داموں سے خریدے تو خیار حاصل ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: دو کپڑے خریدے اور دونوں کو دیکھ کر ایک کی نسبت کہتا ہے یہ مجھے پسند ہے اس سے خیار باطل نہیں ہوا اور ابھی خیار بدستور باقی ہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: دو شخصوں نے ایک چیز خریدی دونوں نے اُسے دیکھا نہیں تھا اب دیکھ کر ایک نے رضا مندی ظاہر کی دوسرا واپس کرنا چاہتا ہے وہ تنہا واپس نہیں کر سکتا دونوں متفق ہو کر واپس کرنا چاہیں واپس کر سکتے ہیں اور اگر ایک نے دیکھا تھا ایک نے نہیں جس نے نہیں دیکھا تھا دیکھ کر واپس کرنا چاہتا ہے جب بھی دونوں متفق ہو کر واپس کر سکتے ہیں اور اگر اس کے دیکھنے سے پہلے ہی دیکھنے والے نے کہہ دیا کہ میں راضی ہوں میں نے بیع کو نافذ کر دیا تو دوسرے کا خیار باطل نہیں ہوگا مگر پوری بیع واپس کرنی ہوگی۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: ایک تھان دیکھا تھا باقی نہیں دیکھے تھے اور سب خرید لیے تو خیار ہے، مگر واپس کرنا چاہے تو سب واپس کرے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: خیار رویت کی وجہ سے بیع فسخ کرنے^(۶) میں نہ قاضی کی قضا درکار ہے^(۷) نہ بائع کی رضا مندی کی حاجت۔^(۸) (عالمگیری)

”الفتاویٰ الہدیہ“، کتاب البیوع، الباب السابع فی خيار الرؤية، الفصل الاول، ج ۳، ص ۵۹.

..... المرجع السابق.

المرجع السابق.

المرجع السابق.

”الفتاویٰ الہدیہ“، کتاب البیوع، الباب السابع فی خيار الرؤية، الفصل الاول، ج ۳، ص ۵۹.

..... یعنی قاضی کے فیصلہ کی ضرورت نہیں۔

سودا ختم کرنے۔

”الفتاویٰ الہدیہ“، کتاب البیوع، الباب السابع فی خيار الرؤية، الفصل الاول، ج ۳، ص ۶۰.

مسئلہ ۲۳: مشتری نے عین^(۱) میں کوئی ایسا تصرف کیا جس سے اُس میں نقصان پیدا ہو جائے اور اُس کو علم نہ تھا کہ یہی وہ چیز ہے جو میں نے خریدی ہے مثلاً بھڑکی اُون تراش لی^(۲) یا کپڑے کو پہنا جس سے اُس میں نقصان آ گیا تو خیار جاتا رہا۔ مشتری نے بے دیکھے چیز خریدی بائع نے وہی چیز مشتری کے پاس امانت رکھ دی اور مشتری کو یہ معلوم نہ ہوا کہ یہ وہی چیز ہے پھر وہ چیز مشتری کے پاس ہلاک ہو گئی تو مشتری کا قبضہ ہو گیا اور ٹخن دینا پڑیگا۔ اور اگر مشتری نے اپنا قبضہ کر کے بائع کے پاس امانت رکھ دی اور ابھی تک اپنی رضامندی ظاہر نہیں کی ہے اور ہلاک ہو گئی جب بھی مشتری کو ٹخن دینا پڑے گا۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: موزے یا جوتے خریدے تھے مشتری سو رہا تھا، بائع نے اُسے سوتے میں پہنا دیا، وہ اٹھا اور پہنے ہوئے چلا، اگر اس چلنے سے کچھ نقصان آ گیا خیار باطل ہو گیا۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: مرغی نے موتی نگل لیا اُسے موتی کے ساتھ بچنا چاہے تو بیع درست نہیں اگرچہ مشتری نے موتی دیکھا ہو اور مرغی مرگئی اور موتی کو بچا تو بیع صحیح ہے اور مشتری نے موتی نہ دیکھا ہو تو خیار رویت حاصل ہے۔^(۵) (خانہ)

مسئلہ ۲۶: خیار کی وجہ سے بیع فسخ کرنے میں یہ شرط ہے کہ بائع کو فسخ کا علم ہو جائے کیونکہ اگر ایسا نہ ہوا تو وہ یہی سمجھتا رہا کہ بیع ہو گئی اور دوسرا گاہک نہیں تلاش کرے گا اور اس میں اُس کے نقصان کا احتمال ہے۔^(۶) (در مختار)

(مبیع میں کیا چیز دیکھی جائے گی)

مسئلہ ۲۷: بیع کے دیکھنے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ پوری پوری دیکھ لی جائے اُس کا کوئی جز دیکھنے سے رہ نہ جائے بلکہ یہ مراد ہے کہ وہ حصہ دیکھ لیا جائے جس کا مقصود کے لیے دیکھنا ضروری تھا مثلاً بیع بہت سی چیزیں ہے اور اُن کے افراد میں تفاوت^(۷) نہ ہو سب ایک سی ہوں جیسی کیلی^(۸) اور روزنی^(۹) چیزیں یعنی جس کا نمونہ پیش کیا جاتا ہو یہاں بعض کا دیکھنا کافی ہے مثلاً غلہ کی ڈھیری ہے اُس کا ظاہری حصہ دیکھ لیا کافی ہے ہاں اگر اندرونی حصہ ویسا نہ ہو بلکہ عیب دار ہو تو خیار رویت اور خیار عیب دونوں مشتری کو حاصل ہیں اور اگر عیب دار نہ ہو کم درجہ کا ہو جب بھی خیار رویت حاصل ہے اگرچہ خیار عیب نہیں۔ یوہیں چند بور یوں

وہ چیز جو مشتری نے خرید لی اسے عین کہتے ہیں۔ کاٹ لی۔

”اعتدای الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب السابع فی خیار الرؤیۃ، الفصل الاول، ح ۳، ص ۶۰۔

المرجع السابق۔

”العتاوی المعانیہ“، کتاب البیع، باب المعیار، فصل فی خیار الرؤیۃ، ح ۱، ص ۳۶۴۔

و”الذکر المختار“، کتاب البیوع، باب خیار الرؤیۃ، ح ۷، ص ۱۵۱۔

فرق۔۔۔ وہ اشیاء جو باپ کر پٹی جاتی ہیں۔

وہ اشیاء جو قول کر پٹی جاتی ہیں۔

میں غصہ بھرا ہوا ہے۔ ایک میں سے دیکھ لینا کافی ہے جبکہ باقیوں میں اس سے کم درجہ کا نہ ہو۔⁽¹⁾ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۹: مشتری کہتا ہے باقی دینا نہیں جیسا میں نے دیکھا تھا اور بائع کہتا ہے ویسا ہی ہے اگر نمونہ موجود ہو اہل بصیرت⁽²⁾ کو دکھایا جائے وہ جو کہیں وہی معتبر ہے اور نمونہ موجود نہ ہو تو مشتری کو گواہ لانا پڑیگا ورنہ بائع کا قول معتبر ہے۔ یہ اُس وقت ہے کہ غلہ وہیں موجود ہو پوریوں میں بھرا ہوا ہو اور اگر غلہ وہاں نہ ہو بائع نے نمونہ پیش کیا اور بیع ہوگئی اور نمونہ ضائع ہو گیا پھر بائع باقی غلہ لایا اور یہ اختلاف پیدا ہوا تو مشتری کا قول معتبر ہے۔⁽³⁾ (رد المحتار)

مسئلہ ۳۰: لوٹڈی غلام میں چہرہ کا دیکھنا کافی ہے اور اگر باقی اعضاء دیکھے چہرہ نہیں دیکھا تو کافی نہیں۔ ان میں ہاتھ زبان دانت بالوں کا دیکھنا شرط نہیں۔⁽⁴⁾ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۱: سواری کے جانور میں چہرہ اور ٹخے⁽⁵⁾ دیکھنا کافی ہے صرف چہرہ دیکھنا کافی نہیں پاؤں اور سُم⁽⁶⁾ اور ایل اور ایال⁽⁷⁾ دیکھنا ضرور نہیں۔⁽⁸⁾ (عالمگیری، رد المحتار، در مختار)

مسئلہ ۳۲: پالنے کے لیے بکری خریدتا ہے اُس کا تمام بدن اور تھن کا دیکھنا ضروری ہے۔ یوہیں گائے بھینس دودھ کے لیے خریدتا ہے تو تھن کا دیکھنا ضروری ہے اور گوشت کے لیے بکری خریدتا ہے تو اُسے ٹولنا ضروری ہے دور سے دیکھ لی ہے جب بھی خیار رویت حاصل ہوگا۔⁽⁹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: کپڑا اگر اس قسم کا ہو کہ اندر باہر سب یکساں ہو، جیسے ملل،⁽¹⁰⁾ کٹھا، مارکین،⁽¹¹⁾ سرج،⁽¹²⁾ کشمیرہ⁽¹³⁾

"الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب البیوع، باب خیار الرؤية، ج ۷، ص ۱۵۱۔
زیادہ آگاہی رکھنے والے لوگ۔

"رد المختار"، کتاب البیوع، باب خیار الرؤية، ج ۷، ص ۱۵۲۔

"الدر المختار"، کتاب البیوع، باب خیار الشرط، ج ۷، ص ۱۵۲ نو غیرہ۔

جانور کے چوڑے (سرین) کا بالائی حصہ۔

گھری یعنی گھوڑے یا گدھے کا پاؤں۔

گھوڑے (یا جانور) کی گردن کے لیے بال۔

"الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب البیوع، الباب السابع فی خیار الرؤية، الفصل الثانی، ج ۳، ص ۶۲۔

و "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب البیوع، الباب السابع فی خیار الرؤية، ج ۷، ص ۱۵۳۔

"الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب البیوع، الباب السابع فی خیار الرؤية، الفصل الاول، ج ۳، ص ۶۲۔

ایک قسم کا باریک سوتی کپڑا۔

امریکہ کا بنا ہوا ایب موٹا کپڑا جس کا عرض ۱۷ اہو۔

باریک رہئی کے سوت کا بنا ہوا ایک کپڑا جس سے عموماً شیر وانی وغیرہ بناتے ہیں۔
واوی کشمیر کا تیار کردہ گرم کپڑا۔

وغیرہ جن کا نمونہ پیش کیا جاتا ہے تو تھان کو اوپر سے دیکھ لینا کافی ہے کھول کر اندر سے دیکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ ایسے کپڑوں میں ایک تھان کا دیکھ لینا کافی ہے سب تھانوں کے دیکھنے کی ضرورت نہیں البتہ اگر اندر خراب نکلے یا عیب ہو تو خیار رویت یا خیار عیب حاصل ہوگا۔ اگر مبیع مختلف قسم کے تھان ہوں تو ہر ایک قسم کا ایک ایک تھان دیکھ لینا ضرور ہے اور اگر اس قسم کا ہو کہ سب حصہ ایک طرح کا نہ ہو جیسے چکن (۱) اور گلبدن (۲) کے تھان کہ اوپر کے پرت (۳) میں بوٹیاں زیادہ ہوتی ہیں اور اندر کم تو کھول کر سب نہیں دیکھی جائیں گی، صرف اوپر کا پرت دیکھنا کافی نہیں۔ (۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: قالین کے اوپر کا رخ دیکھ لینا ضرور ہے نیچے کا رخ دیکھنے سے خیار رویت باطل نہ ہوگا اور دری اور دیگر فروش میں کل دیکھنا ضروری ہے۔ رضائی لحاف اور جہ یا کوٹ جس میں آستر (۵) ہے ابرا (۶) دیکھنا ضروری ہے آستر دیکھنا کافی نہیں۔ (۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: مکان میں اندر باہر نیچے اوپر پاخانہ (۸) باورچی خانہ سب کا دیکھنا ضروری ہے کیونکہ ان کے مختلف ہونے میں قیمت مختلف ہو جایا کرتی ہے باغ میں بھی باہر سے دیکھ لینا کافی نہیں اندرونی حصہ بھی دیکھنا ضروری ہے اور مختلف قسم کے درخت ہوں تو ہر ایک قسم کے درخت دیکھنا اور پھلوں کا شیریں و ترش (۹) معلوم کر لینا بھی ضروری ہے۔ (۱۰) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶: کھانے کی چیز ہو تو چمکنا کافی ہے اور سونگھنے کی ہو تو سونگھنا چاہیے جیسے عطر، خوشبودار تیل۔ (۱۱) (درمختار)

مسئلہ ۳۷: عددیات متقاربہ (۱۲) مثلاً اٹھ اڑے اخروٹ ان میں بعض کا دیکھ لینا کافی ہے جبکہ باقی اس سے خراب اور کم درجہ کے نہ ہوں۔ جو چیزیں زمین کے اندر ہوں جیسے لہسن، پیاز، گاجر، آلو، جو چیزیں تول کر بیچی جاتی ہیں ان میں کھود کر کشیدہ کاری یعنی تیل بونے کا کام کیا ہوا کپڑا۔

مختلف ڈیزائن کا دھاری دار اور پھول دار ریشمی اور سوتی کپڑا جو کسی زمانے میں وسط ایشیاء سے براستہ کابل برصغیر پاک و ہند آتا تھا۔ اوپر کا حصہ۔

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب خیار الرؤیۃ، ج ۷، ص ۱۵۳۔

دو ہرے کپڑے کے نیچے کی تہ۔ دو ہرے کپڑے کے اوپر کی تہ۔

”العتاوی الہمدیۃ“، کتاب البیوع، الباب السابع فی خیار الرؤیۃ، الفصل الثانی، ج ۳، ص ۶۳۔

فضائے حاجت کی جگہ یعنی بیت الخلاء۔

میٹھا اور کھٹا، ذائقہ۔

”الدر المختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب خیار الرؤیۃ، ج ۷، ص ۱۵۴۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب خیار الرؤیۃ، ج ۷، ص ۱۵۵۔

ایسی چیزیں جو گن کر بیچی جاتی ہیں اور ان کے افراد کی قیمتوں میں فرق نہیں ہوتا۔

تھوڑے سے دیکھنا کافی ہے جبکہ باقی اس سے کم درجہ کے نہ ہوں یہ جب کہ بائع نے کھود کر دکھائے یا مشتری نے بائع کی اجازت سے کھودے اور اگر مشتری نے بلا اجازت بائع خود کھود لیے اور اتنے کھودے جن کا کچھ ٹمن ہو تو خیار رویت ساقط ہو گیا اور اگر وہ چیز گنتی سے بکتی ہو جیسے مولیٰ تو بعض کا دیکھنا کافی نہیں جبکہ بائع نے اُکھاڑی ہو یا مشتری نے بائع کی اجازت سے۔ اور اگر مشتری نے بلا اجازت بائع اُکھاڑیں اور وہ اتنی ہیں جن کا کچھ ٹمن ہے تو خیار ساقط ہو گیا۔^(۱) (خانہ)

مسئلہ ۳۸: ایسی چیز جو زمین میں ہے بیع کی بائع کہتا ہے اگر میں کھود کر نکالتا ہوں اور تم ناپسند کر دو تو میرا نقصان ہوگا اور مشتری کہتا ہے اگر بغیر تمھاری اجازت میں خود کھودتا ہوں اور میرے کام کی نہ ہوئی تو پھیر نہ سکوں گا اور بیع لازم ہو جائے گی ایسی صورت میں اگر دونوں میں کوئی اپنا نقصان گوارا کرنے کے لیے طیار ہو جائے فہماور نہ قاضی بیع کو فسخ کر دے گا۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: شیشی میں تیل تھا اور شیشی کو دیکھا تو یہ "ہیقہ تیل" کا دیکھنا نہیں کہ شیشہ حائل ہے۔ یوہیں آئینہ دیکھ رہا ہے اور بیع کی صورت اُس میں دکھائی دی تو بیع کا دیکھنا نہیں ہے اور اگر مچھلی پانی میں ہے جو بلا تکلف^(۳) پکڑی جاسکتی ہے اُس کو خرید اور پانی ہی میں اُسے دیکھ بھی لیا بعضوں کے نزدیک خیار رویت باقی نہ رہیگا کہ بیع دیکھ لی اور بعض فقہاء کہتے ہیں کہ خیار باقی ہے کیونکہ پانی میں اصلی حالت معلوم نہیں ہوگی جتنی ہے اُس سے بڑی معلوم ہوگی۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰: مشتری نے کسی کو قبضہ کے لیے وکیل کیا تو وکیل کا دیکھنا کافی ہے وکیل نے دیکھ کر پسند کر لیا تو نہ وکیل کو فسخ کا اختیار ہا نہ مؤکل^(۵) کو، یہ اُس وقت ہے کہ قبضہ کرتے وقت وکیل نے بیع کو دیکھا اور اگر قبضہ کرتے وقت وہ چیز چھپی ہوئی تھی بعد میں اُسے کھول کر دیکھا تا کہ مشتری کا خیار باطل ہو جائے تو یہ دیکھنا اور پسند کرنا مشتری کے خیار کو باطل نہیں کرے گا کہ قبضہ کرنے سے اُس کی وکالت ختم ہوگئی دیکھنے کا حق باقی نہ رہا۔ اور اگر خریدنے کے لیے وکیل کیا ہے تو وکیل کا دیکھنا کافی ہے کہ وکیل نے دیکھ کر پسند کر لیا یا خریدنے سے پہلے وکیل نے دیکھ لیا تو اب نہ وکیل فسخ کر سکتا ہے نہ مؤکل یہ اُس صورت میں ہے کہ غیر معین چیز کے خریدنے کا وکیل ہو۔ اور اگر مؤکل نے خریدنے کے لیے چیز کو معین کر دیا ہو کہ فلاں چیز مثلاً فلاں غلام یا فلاں گائے

"الفتاویٰ الخایہ"، کتاب البیع، فصل فی خیار الرؤیۃ، ج ۲، ص ۳۶۳

"الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب البیوع، الباب السابع فی خیار الرؤیۃ، الفصل الثانی، ج ۳، ص ۶۴

مشقت کے بغیر۔

"ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب خیار الرؤیۃ، ج ۷، ص ۱۵۵۔

وکیل کرنے والا۔

یا بکری تو وکیل کو خیار رویت حاصل نہیں۔ (۱) (ہدایہ، عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱: ایک شخص نے ایک چیز خریدی مگر دیکھی نہیں دوسرے شخص کو اُس کے دیکھنے کا وکیل کیا کہ دیکھ کر پسند کرے یا ناپسند کرے وکیل نے دیکھ کر پسند کر لی بیع لازم ہوگئی اور ناپسند کی تو بیع کر سکتا ہے۔ (۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲: کسی شخص کو مشتری نے قبضہ کے لیے قاصد بنا کر بھیجا یعنی اُس سے کہا کہ بائع کے پاس جا کر کہہ کہ مشتری نے مجھے بھیجا ہے کہ بیع مجھے دیدے اس کا دیکھنا کافی نہیں یعنی مشتری اگر دیکھ کر ناپسند کرے تو بیع کو فسخ کر سکتا ہے۔ (۳) (درمختار)

وکیل نے بیع کو کالت سے پہلے دیکھا اُس کے بعد وکیل ہو کر خریدا تو اُسے خیار رویت حاصل ہوگا۔ (۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳: اندھے کی بیع و شرا (۵) دونوں جائز ہیں اگر کسی چیز کو بیچے گا تو خیار حاصل نہ ہوگا اور خریدے گا تو خیار حاصل ہوگا اور بیع کو اُلٹ پلٹ کر ٹولنا دیکھنے کے حکم میں ہے کہ ٹول لیا اور پسند کر لیا تو خیار ساقط ہو گیا اور کھانے کی چیز کا چکھنا اور سونگھنے کی چیز کا سونگھنا کافی ہے اور جو چیز نہ ٹولنے سے معلوم ہو نہ چکھنے سونگھنے سے جیسے زمین، مکان، درخت، لونڈی غلام وہاں اُس چیز کے اوصاف بیان کرنے ہوں گے جو اوصاف بیان کر دیے گئے بیع اُن کے مطابق ہے تو فسخ نہیں کر سکتا ورنہ فسخ کر سکتا ہے۔ اندھا مشتری یہ بھی کر سکتا ہے کہ کسی کو قبضہ یا خریدنے کے لیے وکیل کر دے وکیل کا دیکھ لینا اُس کے قائم مقام ہو جائے گا۔ اندھا کسی چیز کو اپنے لیے خریدے یا دوسرے کے لیے مثلاً کسی نے اندھے کو وکیل کر دیا دونوں صورتوں میں خیار حاصل ہوگا۔ (۶) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۴۴: اندھے کے لیے بیع کے اوصاف بیان کر دیے گئے یا اُس نے ٹول کر معلوم کر لیا اور چیز پسند کر لی پھر وہ بیٹا ہو گیا تو اب اُسے خیار رویت حاصل نہیں ہوگا جو خیار اُسے حاصل تھا ختم کر چکا۔ انکھیارے (۷) نے خریدی تھی اور بیع کو دیکھنے

”العتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب السابع فی خیار الرؤیۃ، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۶۶.

و ”الہدایۃ“، کتاب البیوع، باب خیار الرؤیۃ، ج ۲، ص ۳۵.

و ”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب خیار الرؤیۃ، ج ۷، ص ۱۵۶.

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب خیار الرؤیۃ، ج ۷، ص ۱۵۶.

”الدرالمختار“، کتاب البیوع، باب خیار الرؤیۃ، ج ۷، ص ۱۵۶.

”العتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب السابع فی خیار الرؤیۃ، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۶۶.

خرید و فروخت۔

”العتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب السابع فی خیار الرؤیۃ، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۶۵.

و ”الدرالمختار“، کتاب البیوع، باب خیار الرؤیۃ، ج ۷، ص ۱۵۷.

آنکھوں والے۔

سے پہلے ناپینا ہو گیا تو اب اُس کے لیے وہی حکم ہے جو اُس مشتری کا ہے کہ خریدتے وقت ناپینا تھا۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: شے معین کی شے معین سے بیچ ہوئی مثلاً کتاب کو کپڑے کے بدلے میں بیچ کیا تو ایسی صورت میں بائع و مشتری دونوں کو خیار رویت حاصل ہے کیونکہ یہاں دونوں مشتری بھی ہیں۔^(۲) (در مختار)

خيار عیب کا بیان

حدیث (۱): ابن ماجہ نے واٹلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جس نے عیب والی چیز بیچ کی اور اُس کو ظاہر نہ کیا، وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی میں ہے یا فرمایا: کہ ہمیشہ فرشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں۔“^(۳)

حدیث (۲): امام احمد و ابن ماجہ و حاکم نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ”ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور جب مسلمان اپنے بھائی کے ہاتھ کوئی چیز بیچے جس میں عیب ہو تو جب تک بیان نہ کرے، اسے بیچنا حلال نہیں۔“^(۴)

حدیث (۳): صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غلہ کی ڈھیری کے پاس گزرے اُس میں ہاتھ ڈال دیا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو انگلیوں میں تری محسوس ہوئی، ارشاد فرمایا: ”اے غلہ والے! یہ کیا ہے؟ اُس نے عرض کی، یا رسول اللہ! (عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس پر بارش کا پانی پڑ گیا تھا۔ ارشاد فرمایا کہ: ”تو نے بھیکے ہوئے کو اوپر کیوں نہیں کر دیا کہ لوگ دیکھتے جو دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں۔“^(۵)

حدیث (۴): شرح سنن میں محمد بن خفاف سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں، میں نے ایک غلام خریدا تھا اور اُس کو کسی کام میں لگا دیا تھا پھر مجھے اُس کے عیب پر اطلاع ہوئی، اس کا مقدمہ میں نے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پیش کیا، انھوں نے یہ فیصلہ کیا کہ غلام کو میں واپس کر دوں اور جو کچھ آمدنی ہوئی ہے، وہ بھی واپس کر دوں پھر میں عروہ سے ملا اور اُن کو داتھ سنایا انھوں نے کہا، شام کو میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس جاؤں گا اُن سے جا کر یہ کہا کہ مجھ کو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ خبر دی ہے

”العتاوی الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب السابع فی خيار الرؤية، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۶۵۔

”الذکر المختار“، کتاب البیوع، باب خيار الرؤية، ج ۷، ص ۱۶۲۔

”مس ابن ماجہ“، کتاب التَّجَارَات، باب من باع عیناً فبیسہ، الحدیث: ۲۲۴۷، ج ۳، ص ۲۶۱۱۔

”مس ابن ماجہ“، کتاب التَّجَارَات، باب من باع عیناً فبیسہ، الحدیث: ۲۲۴۶، ج ۳، ص ۵۸۔

”صحیح مسلم“، کتاب الإیمان، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عشا فلیس ماعا الحدیث: ۱۰۲، ۱۰۱، ص ۶۵۔

کہ ایسے معاملہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا ہے: ”آمدنی ضمان کے ساتھ ہے یعنی جس کے ضمان میں چیز ہو وہی آمدنی کا مستحق ہے۔“ یہ سن کر عمر بن عبدالعزیز نے یہ فیصلہ کیا کہ آمدنی مجھے واپس ملے۔^(۱)

حدیث (۵): دارقطنی و حاکم و بیہقی ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہ خود کو ضرر پہنچنے دے، نہ دوسرے کو ضرر پہنچائے، جو دوسرے کو ضرر پہنچائے گا اللہ تعالیٰ اُس کو ضرر دے گا اور جو دوسرے پر مشقت ڈالے گا اللہ تعالیٰ اُس پر مشقت ڈالے گا۔“^(۲)

حدیث (۶): بیہقی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ارشاد فرمایا: ”بیچنے کے لیے جو دودھ ہو اُس میں پانی نہ ملاؤ۔“ ایک شخص (امم سابقہ)^(۳) میں سے جبکہ شراب حرام نہ تھی ایک بستی میں شراب لے گیا، پانی ملا کر اُسے دو چند کر دیا پھر اُس نے ایک بندر خرید اور دریا کا سفر کیا، جب پانی کی گہرائی میں پہنچا بندر اشرافیوں کی تھیلی اٹھا کر مستول^(۴) پر چڑھ گیا اور تھیلی کھول کر ایک اشرافی پانی میں پھینکتا اور ایک کشتی میں، اس طرح اُس نے اشرافیوں کی نصف نصف تقسیم کر دی۔^(۵)

مسائل فقہیہ

عرف شرع میں عیب جس کی وجہ سے بیع کو واپس کر سکتے ہیں وہ ہے جس سے تاجروں کی نظر میں چیز کی قیمت کم ہو جائے۔^(۶)

مسئلہ ۱: بیع میں عیب ہو تو اُس کا ظاہر کر دینا بائع پر واجب ہے چھپانا حرام و گناہ کبیرہ ہے۔ یوہن ثمن کا عیب مشتری پر ظاہر کر دینا واجب ہے اگر بغیر عیب ظاہر کیے چیز بیع کر دی تو معلوم ہونے کے بعد واپس کر سکتے ہیں اس کو خیار عیب کہتے ہیں خیار عیب کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وقت عقد یہ کہہ دے کہ عیب ہوگا تو پھر دینگے^(۷) کہا ہو یا نہ کہا ہو بہر حال عیب معلوم ہونے پر مشتری کو واپس کرنے کا حق حاصل ہوگا لہذا اگر مشتری کو نہ خریدنے سے پہلے عیب پر اطلاع تھی نہ وقت خریداری اُس کے علم میں یہ بات آئی بعد میں معلوم ہوا کہ اس میں عیب ہے تھوڑا عیب ہو یا زیادہ خیار عیب حاصل ہے کہ بیع کو لینا چاہے تو پورے دام

”شرح السنۃ“، کتاب البیوع، باب فیما اشتری عبثاً... إلخ، ج ۴، ص ۳۲۱.

”المستدرک“، للحاکم، کتاب البیوع، باب الہوی عن المحاقلة. إلخ، الحدیث. ۲۳۹۲، ج ۲، ص ۳۶۹.

گزشتہ اُمّتوں۔۔۔ جہاز یا کشتی کا ستون۔

”شعب الایمان“، للبیہقی، الباب الخامس والثلاثون... إلخ، الحدیث: ۵۳۰۸، ج ۴، ص ۳۳۳.

”تنویر الأبصار“، کتاب البیوع، باب عیار العیب، ج ۷، ص ۱۶۴.

... واپس کر دینگے۔

پر لے لے واپس کرنا چاہے واپس کر دے یہ نہیں ہو سکتا کہ واپس نہ کرے بلکہ دام (1) کم کر دے۔ (2) (عالمگیری)

مسئلہ ۲: عیب پر مشتری کو اطلاع قبضہ سے پہلے ہی ہوگئی تو مشتری بطور خود عقد کو فسخ کر سکتا ہے، اس کی ضرورت نہیں کہ قاضی فسخ کا حکم دے تو فسخ ہو سکے بائع کے سامنے اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ میں نے عقد کو فسخ کر دیا یا رد کر دیا یا باطل کر دیا بائع راضی ہو یا نہ ہو عقد فسخ ہو جائے گا اور اگر بیع پر قبضہ کر چکا ہے تو بائع کی رضامندی یا قضائے قاضی (3) کے بغیر عقد فسخ نہیں ہو سکتا۔ (4) (ہدایہ، عالمگیری)

مسئلہ ۳: مشتری نے بیع پر قبضہ کر لیا تھا پھر عیب معلوم ہوا اور بائع کی رضامندی سے عقد فسخ ہوا تو ان دونوں کے حق میں فسخ ہے مگر تیسرے کے حق میں یہ فسخ نہیں بلکہ بیع جدید ہے کہ اس فسخ کے بعد اگر بیع مکان یا زمین ہے تو شفعہ کرنے والا شفعہ کر سکتا ہے اور اگر قضائے قاضی سے فسخ ہوا تو سب کے حق میں فسخ ہی ہے شفعہ کا حق نہیں پہنچے گا۔ (5) (ہدایہ)

مسئلہ ۴: خیار عیب کی صورت میں مشتری بیع کا مالک ہو جاتا ہے مگر ملک لازم نہیں ہوتی اور اس میں وراثت بھی جاری ہوتی ہے یعنی اگر مشتری کو عیب کا علم نہ ہوا اور مر گیا اور وارث کو عیب پر اطلاع ہوئی تو اسے عیب کی وجہ سے فسخ کا حق حاصل ہوگا۔ خیار عیب کے لیے کسی وقت کی تحدید نہیں (6) جب تک موانع رد (7) نہ پائے جائیں (جن کا بیان آئے گا) یہ حق باقی رہتا ہے۔ (8) (عالمگیری)

(خیار عیب کے شرائط)

مسئلہ ۵: خیار عیب کے لیے یہ شرط ہے کہ (۱) بیع میں وہ عیب عقد بیع کے وقت موجود ہو یا بعد عقد، مشتری کے قبضہ سے پہلے پیدا ہو، لہذا مشتری کے قبضہ کرنے کے بعد جو عیب پیدا ہوا اس کی وجہ سے خیار حاصل نہ ہوگا۔ (۲) مشتری نے قبضہ کر لیا ہو تو اس کے پاس بھی وہ عیب باقی رہے اگر یہاں وہ عیب نہ رہا تو خیار بھی نہیں۔ (۳) مشتری کو عقد یا قبضہ کے وقت عیب پر اطلاع نہ ہو عیب دار جا کر لیا یا قبضہ کیا خیار نہ رہا۔ (۴) بائع نے عیب سے براءت نہ کی ہو اگر اس نے کہہ دیا کہ میں اس کے کسی

قیمت۔

”الفتاویٰ الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلخ، الفصل الاول، ج ۳، ص ۶۶، ۶۷۔
قاضی کا فیصلہ۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج ۲، ص ۳۶-۳۷۔

و ”الفتاویٰ الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلخ، الفصل الاول، ج ۳، ص ۶۶۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج ۲، ص ۳۹۔

مدت مقرر نہیں۔

یعنی رد کرنے کے اسباب۔

”الفتاویٰ الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلخ، الفصل الاول، ج ۳، ص ۶۶۔

عیب کا ذمہ دار نہیں خیار ثابت نہیں۔⁽¹⁾ (عالمگیری وغیرہ)

(عیب کی صورتیں)

مسئلہ ۶: لوٹڈی غلام کا مالک کے پاس سے بھاگنا عیب ہے اور اگر بھاگنا اس وجہ سے ہے کہ مالک اُس پر ظلم کرتا ہے تو عیب نہیں۔ مالک نے اُسے امانت رکھ دیا ہے یا عاریت دیدیا ہے یا اجرت پر دیا ہے امین یا مستعیر⁽²⁾ یا مستاجر⁽³⁾ کے پاس سے بھاگنا بھی عیب ہے مگر جبکہ یہ ظلم کرتے ہوں۔ بھاگنے کے لیے یہ ضرور نہیں کہ شہر سے نکل جائے بلکہ اُسی شہر میں رہے جب بھی عیب ہے اور بھاگنا اسی وقت عیب ہے جب مشتری کے یہاں سے بھی بھاگا ہو۔⁽⁴⁾ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۷: مشتری کے یہاں سے بھاگ کر بائع کے یہاں آیا اور چھپا نہیں جب کہ بائع اُسی شہر میں ہو تو عیب نہیں اور یہاں آکر پوشیدہ ہو گیا تو عیب ہے۔ غاصب⁽⁵⁾ کے یہاں سے بھاگ کر مالک کے پاس آیا یہ عیب نہیں۔⁽⁶⁾ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۸: بیل وغیرہ جانور دو تین دفعہ بھاگیں تو عیب نہیں اس سے زیادہ بھاگنا عیب ہے۔⁽⁷⁾ (رد المحتار)

مسئلہ ۹: بچھونے پر پیشاب کرنا عیب ہے چوری کرنا عیب ہے چاہے اتنا چُرا یا جس سے ہاتھ کاٹا جائے یا اس سے کم۔ یوہیں کفن چُرا نا جب کاٹنا بھی عیب ہے بلکہ نقب لگانا⁽⁸⁾ بھی عیب ہے۔ کھانے کی چیز کھانے کے لیے مالک کی چُرائی تو عیب نہیں اور بیچنے کے لیے چُرائی یا دوسرے کی چیز چُرائی تو عیب ہے۔ بعض فقہانے فرمایا کہ مالک کا پیسہ دو پیسے چُرا نا عیب نہیں۔⁽⁹⁾ (عالمگیری، در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۰: بھاگنا، چوری کرنا، بچھونے پر پیشاب کرنا ان تینوں کے اسباب بچھن میں اور بڑے ہونے پر مختلف ہیں۔ بچھن سے مراد پانچ سال کی عمر ہے اس سے کم عمر میں یہ چیزیں پائی جائیں تو عیب نہیں۔ بچھن میں ان کا سبب کم عقل اور

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلخ، الفصل الاول، ح ۳، ص ۶۶، ۶۷، وغیرہ.

عاریت لینے والا۔ اجرت پر کام لینے والا۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ح ۷، ص ۱۷۰، وغیرہ.

ناچا نر قبضہ کرنے والا۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ح ۷، ص ۱۷۰.

”رد المختار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ح ۷، ص ۱۷۰.

دیوار میں چوری کرنے کے لیے سوراخ کرنا۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ح ۷، ص ۱۷۰.

و ”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلخ، الفصل الاول، ح ۳، ص ۶۹.

ضعف مثلاً (۱) ہے اور بڑے ہونے کے بعد ان کا سبب سوء اختیار اور باطنی بیماری ہے لہذا اگر یہ عیوب مشتری و بائع دونوں کے یہاں بچپن میں پائے گئے یا دونوں کے یہاں جوانی کے بعد پائے گئے تو مشتری رد کر سکتا ہے کہ یہ وہی عیب ہے جو بائع کے یہاں تھا اور اگر بائع کے یہاں یہ عیب بچپن میں تھا اور مشتری کے یہاں بلوغ کے بعد تو رد نہیں کر سکتا کہ یہ وہ عیب نہیں بلکہ دوسرا عیب ہے جو مشتری کے یہاں پیدا ہوا جس طرح بائع کے یہاں اُسے بخارا آتا تھا اگر مشتری کے یہاں بھی وہی بخارا اُسی وقت آیا تو واپس کر سکتا ہے اور مشتری کے یہاں دوسری قسم کا بخارا آیا تو واپس نہیں کر سکتا۔ (۲) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۱: نابالغ غلام کو خریدنا جو بچھونے پر پیشاب کرنا تھا مشتری (۳) کے یہاں بھی یہ عیب موجود تھا مگر کوئی دوسرا عیب اس کے علاوہ بھی پیدا ہو گیا جس کی وجہ سے واپس نہ کر سکا اور بائع سے اس عیب کا نقصان لے لیا بالغ ہونے پر پیشاب کرنا جاتا رہا تو جو معاوضہ عیب بائع نے ادا کیا ہے چونکہ وہ عیب جاتا رہا وہ رقم واپس لے سکتا ہے۔ (۴) (فتح)

مسئلہ ۱۲: جنون بھی عیب ہے اور بچپن اور جوانی دونوں میں اس کا سبب ایک ہی ہے یعنی اگر بائع کے یہاں بچپن میں پاگل ہوا تھا اور مشتری کے یہاں جوانی میں تو واپس کرنے کا حق ہے کیونکہ یہ وہی عیب ہے دوسرا نہیں۔ جنون کی مقدار یہ ہے کہ ایک دن رات سے زیادہ پاگل رہے اس سے کم میں عیب نہیں۔ (۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: کینز کا ولد الزنا (۶) ہونا عیب ہے۔ یوہیں اُس کا زنا کرنا بھی عیب ہے، لوٹھی سے بچہ پیدا ہو جانا بھی عیب ہے، جبکہ وہ بچہ مولے (۷) کے علاوہ دوسرے سے ہو اور اگر اُس کا بچہ مولیٰ سے ہو تو وہ ام ولد ہے اُس کا بیچنا ہی جائز نہیں۔ زنا اور ولادت میں مشتری کے یہاں اس عیب کا پایا جانا ضرور نہیں۔ ولد الزنا ہونا، زنا کرنا، غلام میں عیب نہیں اگرچہ زنا کرنا گناہ کبیرہ ہے اُس پر توبہ و استغفار واجب ہے اور شرعاً سخت عیب ہے اور اگر زنا کرنا اُس کی عادت ہو یعنی دوسرے سے زیادہ ایسا کیا تو یہ بیع میں عیب شمار کیا جائے گا۔ لوٹھی اور غلام میں فرق اس وجہ سے ہے کہ لوٹھی سے اکثر یہ مقصود ہوتا ہے کہ اُس سے وٹلی کرے اگر وہ ایسی ہے تو طبیعت کو کراہت آئے گی نیز اگر اولاد پیدا ہوئی تو زانیہ کی اولاد کہلائے گی اور یہ سخت عار ہے اور غلام سے مقصود

جسم کے اندر پیشاب کی قہلی کا کمرہ ہوتا۔

”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج ۷، ص ۱۷۶۔

خریدار۔

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج ۶، ص ۵۰۴۔

”العتاوی الہدیۃ“ کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلح، الفصل الاول، ج ۳، ص ۷۰۔

..... آقا، مالک۔

زنا سے پیدا ہونے والی اولاد۔

خدمت لینا ہوتا ہے اور ان باتوں سے خدمت میں کوئی فرق نہیں آتا، جب تک زنا کی عادت نہ ہو۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: غلام اگر ایسا ہو کہ مفت اغلام کراتا ہو، یہ اُس میں عیب ہے۔ غلام مخنث^(۲) ہے بایں معنی کہ آواز میں نرمی ہے اور رفتار میں چلک، اگر یہ بات کسی کے ساتھ ہے تو عیب نہیں اور زیادتی کے ساتھ ہے تو عیب ہے، واپس کر دیا جائے گا اور اگر مخنث بایں معنی ہو کہ برے افعال کرتا ہے تو عیب ہے۔^(۳) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۵: لونڈی کا حاملہ ہونا یا شوہر والی ہونا عیب ہے کیونکہ اُس کو فراش نہیں بنایا جاسکتا۔^(۴) یوہیں غلام کا شادی شدہ ہونا بھی عیب ہے، مگر غلام نے واپسی سے پہلے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی تو واپس نہیں کیا جاسکتا اور لونڈی کو اُس کے شوہر نے طلاق دیدی اگر رجعی طلاق ہے واپس کی جاسکتی ہے اور بائن ہے تو نہیں اور شوہر والی لونڈی اگر مشتری کے محرمات میں سے ہو مثلاً اس کی رضاعی بہن یا ماں ہے یا اس کی عورت کی ماں ہے تو شوہر والی ہونا عیب نہیں۔^(۵) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: جذام^(۶)، برص^(۷)، اندھا ہونا، کانا ہونا، بھیٹکا ہونا^(۸)، گونگا ہونا، بہرا ہونا، اُنکلی زیادہ یا کم ہونا، گھبرا ہونا، پھوڑے، بیماری، خضیہ کا بڑا ہونا، نامردی، خضی ہونا، یہ سب چیزیں عیب ہیں اگر خضی کہہ خرید اور خضی نہ تھا تو واپس کرنے کا حق نہیں ہے۔^(۱۰) (عالمگیری، درمختار) جو غلام دارالاسلام میں پیدا ہوا ہے اور بالغ ہو گیا مگر اُس کا ختنہ نہیں ہوا ہے یہ

”العتاوی الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلح، الفصل الاول، ج ۳، ص ۶۷.

تجزوہ۔

”العتاوی الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب، الفصل الاول، ج ۳، ص ۶۸.

و ”الدرالمختار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج ۷، ص ۱۷۵.

یعنی اس سے جماع، بمستری نہیں کی جاسکتی۔

”العتاوی الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلح، الفصل الاول، ج ۳، ص ۶۷، ۶۸.

و ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج ۷، ص ۱۷۵.

کوڑھ، ایک موذی بیماری۔

سفید کوڑھ، ایک بیماری جس کی وجہ سے جسم پر سفید دھبے پڑ جاتے ہیں۔

آکھ کا میڑھا پن۔ وہ شخص جس کی پیشہ جھگ مٹی ہو۔

”العتاوی الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلح، الفصل الاول، ج ۳، ص ۶۸.

و ”الدرالمختار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج ۷، ص ۱۷۴.

عیب ہے اور ابھی نابالغ ہے یا دار الحرب سے اُسے لائے اس میں یہ عیب نہیں۔⁽¹⁾ (فتح)

مسئلہ ۱۷: غلام امرد⁽²⁾ خریدنا پھر معلوم ہوا کہ اس نے داڑھی منڈائی تھی یا داڑھی کے بال نوچ ڈالے تھے یہ عیب ہے واپس کر دیا جائے گا۔⁽³⁾ (خانہ)

مسئلہ ۱۸: گندہ دہنی⁽⁴⁾ یا بغل میں بو ہونا لوٹھی میں عیب ہے غلام میں نہیں، مگر جبکہ بہت زیادہ ہو تو غلام میں بھی عیب ہے اور اگر دانت مانجھے نہیں⁽⁵⁾ اس وجہ سے مونہ سے بو آتی ہے، منجن⁽⁶⁾ مسواک سے بوزائل ہو جائے گی، یہ عیب نہیں۔⁽⁷⁾ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: ناف کے نیچے پیڑو⁽⁸⁾ کا پھولا ہونا، لوٹھی غلام دونوں میں عیب ہے⁽⁹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: لوٹھی کی شرمگاہ میں گوشت یا ہڈی کا پیدا ہو جانا جس کی وجہ سے وٹی نہ ہو سکے، عیب ہے۔ یوہیں آگے کا مقام بند ہونا بھی عیب ہے۔⁽¹⁰⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: کافر ہونا لوٹھی غلام دونوں میں عیب ہے۔ یوہیں بد مذہب ہونا بھی عیب ہے۔⁽¹¹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲۲: لوٹھی کی عمر پندرہ سال کی ہو اور حیض نہ آئے یہ عیب ہے اور اگر صغریٰ یا کبریٰ کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو عیب نہیں۔ یہ بات کہ حیض نہیں آتا یہ خود اسی لوٹھی کے کہنے سے معلوم ہوگی اور اگر بائع کہتا ہے کہ اسے حیض آتا ہے تو اُسے قسم دیں گے، اگر قسم کھالے بائع کا قول معتبر ہے اور قسم سے انکار کرے تو عیب ثابت ہے۔ استخاضہ بھی عیب ہے۔⁽¹²⁾ (درمختار)

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج ۶، ص ۸۔
یعنی خوب صورت نہ کا۔

”العتاویٰ المعانیۃ“، کتاب البیوع، فصل فی العیوب، ج ۱، ص ۳۶۷۔
یعنی منہ سے بد بو آنے کی بیماری۔ دانت صاف نہیں کئے۔ دانت صاف کرنے والے پوڈر۔

”العتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب، إلح، الفصل الاول، ج ۳، ص ۶۷۔
و ”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج ۷، ص ۱۷۴۔
ناف کے نیچے کا حصہ۔

”العتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلح، الفصل الاول، ج ۳، ص ۶۹۔
المرجع السابق۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج ۷، ص ۱۷۵۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج ۷، ص ۱۷۶۔

مسئلہ ۲۳: پرانی کھانسی عیب ہے، معمولی کھانسی عیب نہیں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: مدیون ہونا بھی عیب ہے جبکہ اُس دین کا مطالبہ فی الحال ہو سکتا ہو اور اگر ایسا ذین ہے جو آزاد ہونے کے بعد واجب الادا ہوگا تو عیب نہیں۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۲۵: شراب خواری کی عادت، جو اکھیلنا، جھوٹ بولنا، چغلی کھانا، نماز چھوڑ دینا، بائیں ہاتھ سے کام کرنا، آنکھ میں پر بال ہونا^(۳)، پانی بہنا، رتوند ہونا،^(۴) یہ سب عیوب ہیں۔^(۵) (عالمگیری، در مختار)

(جانوروں کے بعض عیوب)

مسئلہ ۲۶: گائے، بھینس، بکری دودھ نہیں دیتی یا اپنا دودھ خود پی جاتی ہے یہ عیب ہے۔ اور جانور کا کم کھانا بھی عیب ہے بیل کام کے وقت سو جاتا ہے یہ عیب ہے۔ گدھا خریدا، وہ سُست چلتا ہے واپس نہیں کر سکتا مگر جبکہ تیز رفتاری کی شرط کر لی ہو۔ گدھے کا نہ بولنا عیب ہے۔ مرغ خریدا جو ناوقت بولتا ہے، واپس کر سکتا ہے۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: بکری خریدی، دیکھا تو اُس کے کان کٹے ہوئے ہیں، یہ عیب ہے۔ یوہیں قربانی کے لیے کوئی جانور خریدا جس کے کان کٹے ہوئے ہیں یا اُس میں کوئی عیب ایسا ہے جس کی وجہ سے قربانی نہیں ہو سکتی اُسے واپس کر سکتا ہے اور اگر قربانی کے لیے نہ ہو تو واپس نہیں کر سکتا مگر جبکہ عرف میں وہ عیب قرار دیا جائے۔ اگر بائع و مشتری میں اختلاف ہو مشتری کہتا ہے میں نے قربانی کے لیے خریدا ہے بائع انکار کرتا ہے اگر وہ زمانہ قربانی کا ہو اور مشتری اہل قربانی سے ہو تو مشتری کا قول معتبر ہے۔^(۷) (خانیہ)

مسئلہ ۲۸: گائے یا بکری نجاست خور ہے اگر یہ اُس کی عادت ہے عیب ہے اور اگر ہفتہ میں ایک دو بار ایسا ہوا تو

”العتاوی الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب، إلح، الفصل الاول، ج ۳، ص ۶۸۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج ۷، ص ۱۷۹۔

”کھک کی یک بیماری جس میں پلوں کے اندر سے مڑے ہوئے بال نکل آتے ہیں اور آنکھ کے ذیلے میں چبھتے رہتے ہیں۔ شب کوری، کھک کی یک بیماری جس کے سبب رات کو دکھائی نہیں دیتا۔

”العتاوی الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلح، الفصل الاول، ج ۳، ص ۶۹۔

و ”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج ۷، ص ۱۷۹۔

”العتاوی الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلح، الفصل الثانی، ج ۳، ص ۷۱، ۷۲۔

”العتاوی الخانیہ“، کتاب البیوع، فصل فی العیوب، ج ۳، ص ۳۶۹۔

عیب نہیں۔ کوئی جانور کبھی کھاتا ہے اگر احیاناً⁽¹⁾ ایسا ہو تو عیب نہیں اور اکثر کھاتا ہو تو عیب ہے۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: جانور کے دونوں پاؤں قریب قریب ہیں مگر رانوں میں زیادہ فاصلہ ہے یہ عیب ہے۔ رسی توڑانا یا کسی ترکیب سے گلے سے پکھا⁽³⁾ نکال لینا عیب ہے۔ گھوڑا سرکش ہے کھڑا ہو جاتا ہے اڑ جاتا ہے لگام لگاتے وقت شوخی⁽⁴⁾ کرتا ہے لگائے نہیں دیتا چلنے میں دونوں پنڈلیاں یا پاؤں رگڑ کھاتے ہوں یہ سب عیب ہیں۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: گھوڑا خریدا، دیکھا کہ اُس کی عمر زیادہ ہے خیار عیب کی وجہ سے اُسے واپس نہیں کر سکتا ہاں اگر کم عمر کی شرط کر لی ہے تو واپس کر سکتا ہے۔ گائے خریدی وہ مشتری کے یہاں سے بھاگ کر بائع کے یہاں چلی جاتی ہے یہ عیب نہیں۔⁽⁶⁾ (عالمگیری) یعنی جب کہ زیادہ نہ بھاگتی ہو۔

(دوسری چیزوں کے عیوب)

مسئلہ ۳۱: موزے یا جوڑے خریدے وہ اس کے پاؤں میں نہیں آتے واپس کر سکتا ہے اگرچہ خریدتے وقت یہ نہ کہا ہو کہ پہننے کے لیے خریدتا ہوں کیونکہ عادیہ⁽⁷⁾ ایک جوڑا جو تیا موزہ پہننے ہی کے لیے خریدا جاتا ہے۔ جو تاخریدا جو تنگ تھا بائع نے کہہ دیا پہنو ٹھیک ہو جائے گا ایک دن پہنا مگر ٹھیک نہ ہوا اب واپس نہیں کر سکتا۔⁽⁸⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: نجس کپڑا خریدا مگر مشتری کو ناپاک ہونا معلوم نہ تھا اب معلوم ہوا اگر اُس قسم کا کپڑا ہے کہ دھونے سے خراب نہیں ہوگا تو واپس نہیں کر سکتا اور خراب ہو جائے گا تو واپس کر سکتا ہے۔ اُس میں تیل کی چکنائی لگی ہے تو بہر حال واپس کر سکتا ہے۔⁽⁹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: مکان خریدا اُس کے دروازہ پر لکھا ہوا پایا یہ فلاں مسجد پر وقف ہے محض اتنی بات سے واپس نہیں

بھیجی۔

”العتاوی الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلح، الفصل الثانی، ج ۳، ص ۷۲.

وہ لمبی رسی جو جانور کے گلے میں باندھ کر پیچھے پاؤں میں باندھ دیتے ہیں، لگام۔

لگام لگاتے وقت کھڑا نہیں ہوتا اچھلتا کودتا ہے۔

”العتاوی الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلح، الفصل الثانی، ج ۳، ص ۷۲.

”العتاوی الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلح، الفصل الثانی، ج ۳، ص ۷۲.

عادت کے مطابق۔

”العتاوی الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلح، الفصل الثانی، ج ۳، ص ۷۳.

المرجع السابق.

کر سکتا جب تک وقف کا ثبوت نہ ہو۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: مکان یا زمین خریدی لوگ اُسے منحوس کہتے ہیں واپس کر سکتا ہے کیونکہ اگرچہ اس قسم کے خیالات کا اعتبار

نہیں مگر بچنا چاہے گا تو اس کے لینے والے نہیں ملیں گے اور یہ ایک عیب ہے۔^(۲) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۵: گیہوں^(۳) خریدے بائع نے اشارہ کر کے بتا دیا تھا کہ یہ ہیں اُس کے دانے پتلے یا چھوٹے ہیں تو خیار

عیب سے واپس نہیں کر سکتا اور اگر گھسنے ہوئے ہیں^(۴) یا بودار^(۵) ہیں تو واپس کر سکتا ہے۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: پھل یا ترکاری کی ٹوکری خریدی اُس میں نیچے گھاس بھری ہوئی نکلی واپس کر سکتا ہے۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: مکان خریدا جس کا پرنا لہ دوسرے کے مکان میں گرتا ہے یا اس کی تالی دوسرے کے مکان میں جاتی ہے

اور معلوم ہوا کہ اس کا حق نہیں ہے مگر خریداری کے وقت اس کا علم نہیں تھا تو واپس کر سکتا ہے یا اس کی وجہ سے جو کچھ قیمت میں کمی

پیدا ہو وہ بائع سے واپس لے سکتا ہے۔^(۸) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: قرآن مجید یا کتاب خریدی اور اُس کے اندر بعض بعض جگہ الفاظ لکھنے سے رہ گئے ہیں واپس کر سکتا

ہے۔^(۹) (عالمگیری)

(موانع رد کیا ہیں اور کس صورت میں نقصان لے سکتا ہے)

مسئلہ ۳۹: عیب پر اطلاع پانے کے بعد مشتری نے اگر بیع میں مالکانہ تصرف کیا تو واپس کرنے کا حق جاتا

رہا۔ جانور خریدا تھا وہ بیمار تھا اُس کا علاج کیا یا اپنے کام کے لیے اُس پر سوار ہوا واپس نہیں کر سکتا اور اگر ایک بیماری تھی جس کی

بائع نے ذمہ داری نہیں کی تھی اُس کا علاج کیا اور دوسری بیماری جس کا ذکر نہیں آیا تھا وہ ظاہر ہوئی تو اس کی وجہ سے واپس کر سکتا

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلح، الفصل الثانی، ج ۳، ص ۷۳.

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلح، الفصل الثانی، ج ۳، ص ۷۳.

و ”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج ۷، ص ۱۸۱.

گندم۔

گھسن (ایک کیڑا جو فٹلے کو کھاتا ہے) لگے ہوئے ہوں۔

بدبودار۔

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلح، الفصل الثانی، ج ۳، ص ۷۳.

المرجع السابق.

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلح، الفصل الثانی، ج ۳، ص ۷۴.

المرجع السابق.

ہے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: جانور پر اُس کو واپس کرنے کی غرض سے سوار ہوایا سوار ہو کر اُسے پانی پلانے لے گیا یا چارہ خریدنے گیا اگر مجبور تھا تو عیب پر رضامندی نہیں ورنہ ہے۔ عیب پر مطلع ہونے کے بعد مکان خرید کردہ میں^(۲) سکونت کی^(۳) یا اُس کی مرمت کی یا اُس کو ڈھادیا اب واپس نہیں کر سکتا۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱: بیع کو مشتری نے بیچ کر دیا یا آزاد کر دیا یا بہہ کر کے قبضہ دید یا اس کے بعد عیب پر مطلع ہوا تو نہ واپس کر سکتا ہے نہ نقصان لے سکتا ہے۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲: بکری یا گائے خریدی اُسکا دودھ دوہ کر استعمال کیا پھر عیب پر اطلاع ہوئی واپس نہیں کر سکتا نقصان لے سکتا ہے۔ اور گائے بکری کو مع بچہ کے خریدا ہے اور عیب پر مطلع ہوا اس کے بعد بچہ نے دودھ پی لیا واپس کر سکتا ہے چاہے بچہ نے خود ہی پی لیا ہو یا اس نے اُسے چھوڑا تھا کہ پی لے۔ اور اگر مشتری نے دودھ دوہا تو واپس نہیں کر سکتا چاہے خود پی لے یا اُس کے بچہ کو پلا دے کہ عیب پر مطلع ہو کر دوہنا^(۶) دلیل رضامندی ہے۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳: کنیز^(۸) خرید کر اُس سے وٹلی کی اس کے بعد عیب پر مطلع ہوا واپس نہیں کر سکتا عیب کا نقصان لے سکتا ہے۔ اور اگر بائع نقصان دینا نہیں چاہتا کنیز واپس لینے کے لیے راضی ہے تو واپس ہو سکتی ہے۔ یو ہیں شہوت کے ساتھ چھونایا بوسہ دینا بھی منع رد ہے۔ اور عیب پر مطلع ہونے کے بعد یہ افعال کیے تو نقصان بھی نہیں لے سکتا۔ اور اگر اُس کے ساتھ کسی نے زنا کیا جب بھی واپس نہیں کر سکتا نقصان لے سکتا ہے مگر جبکہ بائع واپس لینے پر طیار ہے۔^(۹) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴: غلہ خریدا اُس میں سے کچھ کھا لیا یا بیچ دیا پھر عیب پر مطلع ہوا جو کھا چکا ہے اُس کا نقصان لے لے اور باقی کو واپس کر سکتا ہے جو بیچ چکا ہے اُس کا نقصان نہیں لے سکتا۔ آٹا خریدا اُس میں سے کچھ گوندھ کر روٹی پکائی معلوم ہوا کہ کڑوا ہے جو پکا چکا ہے اُس کا نقصان لے سکتا ہے اور باقی کو واپس کر سکتا ہے۔^(۱۰) (خانیدغیرہ)

”الفتاویٰ الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلخ، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۷۵.

خریدے ہوئے مکان میں۔

رہائش اختیار کی۔

”الفتاویٰ الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلخ، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۷۵.

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، مطلب: فی أنواع زیادة المبیع، ج ۷، ص ۱۸۷.

دودھ نکالنا۔

”الفتاویٰ الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلخ، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۷۵.

لوٹری۔

”الفتاویٰ الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلخ، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۷۵-۷۶.

”الفتاویٰ العنایہ“، کتاب البیوع، فصل فیما یرجع بقصان العیب، ج ۱، ص ۳۷۱ وغیرہ.

مسئلہ ۳۵: کپڑا خریدا اُسے قطع کرایا اور ابھی سلا نہیں اُس میں عیب معلوم ہوا اُسے واپس نہیں کر سکتا بلکہ نقصان لے سکتا ہے ہاں اگر بائع قطع کیے ہوئے کو واپس لینے پر راضی ہے تو اب نقصان نہیں لے سکتا اور خرید کر بیع کر دیا ہے تو کچھ نہیں کر سکتا۔ اور اگر قطع کے بعد سلا بھی گیا اور عیب معلوم ہوا تو نقصان لے سکتا ہے بائع بجائے نقصان دینے کے واپس لینا چاہے تو واپس نہیں لے سکتا۔^(۱) (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۳۶: کپڑا خریدا کر اپنے نابائع بچے کے لیے قطع کرایا^(۲) اور عیب معلوم ہوا تو نہ واپس کر سکتا ہے نہ نقصان لے سکتا ہے۔ اور اگر بائع لڑکے کے لیے قطع کرایا تو نقصان لے سکتا ہے۔^(۳) (ہدایہ، رد المحتار)

مسئلہ ۳۷: بیع میں مشتری کے یہاں کوئی جدید عیب^(۴) پیدا ہو گیا مشتری^(۵) کے فعل سے وہ عیب پیدا ہوا یا آفت ساوی^(۶) سے ہو واپس نہیں کر سکتا نقصان کا معاوضہ لے سکتا ہے۔ اور اگر بائع کے فعل سے وہ عیب پیدا ہوا ہے جب بھی واپس نہیں کر سکتا بلکہ دونوں عیبوں سے جو نقصان ہے اُن کا معاوضہ لے سکتا ہے۔ اور اگر اجنبی کے فعل سے دوسرا عیب پیدا ہوا تو عیب اول کا نقصان بائع سے لے اور دوسرے عیب کا اُس اجنبی سے۔ اور اگر بیع کے بعد^(۷) مگر قبضہ سے پہلے بائع کے فعل سے یا خود بیع کے فعل سے^(۸) یا آفت ساوی سے عیب جدید پیدا ہوا تو مشتری کو اختیار ہے کہ بیع کو رد کر دے یعنی نہ لے یا لے لے اور جو نقصان ہوا ہے اُس کے عوض میں ثمن سے کم کر دے۔ اور اگر اجنبی کے فعل سے وہ عیب پیدا ہوا ہے جب بھی اختیار ہے کہ بیع کو لے یا نہ لے، اگر بیع کو لیتا ہے تو نقصان کا معاوضہ اُس اجنبی سے لے سکتا ہے۔ اور اگر خود مشتری کے فعل سے عیب پیدا ہوا ہے تو پورے ثمن کے ساتھ لینا پڑے گا اور نقصان کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔^(۹) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۸: جو چیز ایسی ہو کہ اُس کی واپسی میں مزدوری صرف کرنی پڑے تو جہاں عقد بیع ہوا ہے وہاں پہنچنا مشتری کے ذمہ ہے یعنی مزدوری وغیرہ مشتری کو دینی پڑے گی۔^(۱۰) (در مختار)

مسئلہ ۳۹: جانور خریدا اُسے ذبح کر دیا اب معلوم ہوا کہ اسکی آنتیں خراب ہو گئی تھیں تو نقصان نہیں لے سکتا اور اگر ذبح سے

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج ۲، ص ۳۸ وغیرہ۔
کٹوا یا۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج ۲، ص ۳۸۔

و ”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج ۷، ص ۱۸۴۔
نیا عیب۔

خریدنے والے۔

قد رتی آفت جیسے جلنا، ڈوبنا وغیرہ۔

سودا طے ہونے کے بعد۔

خریدی ہوئی چیز کے اپنے فعل سے مثلاً گائے خریدی اس نے اونچی جگہ سے چلا ٹنگ لگائی تو ٹانگ ٹوٹ گئی۔

”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج ۷، ص ۱۸۱۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج ۷، ص ۱۸۱ و ۱۴۸۔

پہلے عیب پر مطلع ہو چکا تھا پھر ذبح کر دیا جب بھی نقصان نہیں لے سکتا مگر جبکہ یہ معلوم ہو کہ ذبح نہ کیا جائے گا تو مرجائے گا اس صورت میں نقصان لے سکتا ہے۔⁽¹⁾ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۰: بیع میں کچھ زیادتی کر دی مثلاً کپڑے کو سی دیا یا رنگ دیا یا ستو میں گھی شکر وغیرہ ملا دیا یا زمین میں بیڑ نصب کر دیے⁽²⁾ یا تعمیر کرائی یا اس کو بیع کر دیا اگرچہ بیچنا عیب پر مطلع ہونے کے بعد ہو یا بیع ہلاک ہو گئی ان سب صورتوں میں نقصان لے سکتا ہے واپس نہیں کر سکتا ہے اگر وہ دونوں واپسی پر رضامند بھی ہو جائیں جب بھی قاضی حکم واپسی کا نہیں دے سکتا۔⁽³⁾ (در مختار)

مسئلہ ۵۱: انذار خریدا، توڑا تو گندہ نکلا، کل دام واپس ہو گئے کہ وہ بیکار چیز ہے بیع⁽⁴⁾ کے قابل نہیں ہاں شتر مرغ کا انذار جس میں چھلکا مقصود ہوتا ہے اکثر لوگ اسے زینت کی غرض سے رکھتے ہیں اس کی بیع باطل نہیں عیب کا نقصان لے سکتا ہے۔ خربزہ۔ تربز۔ کھیرا خرید اور کانا تو خراب نکلا یا بادام، اخروٹ خریدا توڑنے پر معلوم ہوا کہ خراب ہے مگر باوجود خرابی کام کے لائق ہے کم سے کم یہ کہ جانور ہی کے کھلانے میں کام آ سکتا ہے تو واپس نہیں کر سکتا نقصان لے سکتا ہے اور اگر بائع کٹے ہوئے یا ٹوٹے ہوئے کو واپس لینے پر طیار ہے تو واپس کر دے نقصان نہیں لے سکتا۔ اور اگر عیب معلوم ہو جانے کے بعد کچھ بھی کھالیا تو نقصان بھی نہیں لے سکتا۔ اور اگر چکھا اور عیب معلوم ہونے کے بعد چھوڑ دیا کچھ نہ کھالیا تو نقصان لے سکتا ہے۔ اور اگر کانٹے توڑنے سے پہلے ہی مشتری کو عیب معلوم ہو گیا تو اسی حالت میں واپس کر دے کانٹے توڑے گا تو نہ واپس کر سکتا ہے نہ نقصان لے سکتا ہے۔ اور اگر کانٹے توڑنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ چیزیں بالکل بیکار ہیں مثلاً کھیرا کڑوا ہے یا بادام۔ اخروٹ میں گری نہیں ہے۔ تربز یا خربزہ سٹرا ہوا ہے تو پورے دام⁽⁵⁾ واپس لے بیع باطل ہے۔⁽⁶⁾ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۵۲: گیہوں⁽⁷⁾ وغیرہ غلہ خریدا اس میں خاک ملی ہوئی نکلے اگر خاک اتنی ہی ہے جتنی عادۃً ہوا کرتی ہے واپس نہیں کر سکتا اور عادت سے زیادہ ہے تو کل واپس کر دے اور اگر گیہوں رکھنا چاہتا ہے خاک کو الگ کر کے واپس کرنا چاہتا ہے یہ نہیں کر سکتا۔⁽⁸⁾ (عالمگیری، رد المحتار)

درخت لگا دئے۔

"الدر المختار"، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج ۷، ص ۱۸۷ وغیرہ

"الدر المختار"، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج ۷، ص ۱۸۸۔

یعنی خرید و فروخت۔

..... پوری قیمت۔

"الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب البیوع، باب خیار العیب، مطلب، يرجع القیاس، ج ۷، ص ۱۹۵

گندم۔

"رد المختار"، کتاب البیوع، باب خیار العیب، مطلب، تو جملہ الحطۃ تراباً، ج ۷، ص ۱۹۷۔

و "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلخ، الفصل الثانی، ج ۳، ص ۷۴

مسئلہ ۵۳: گیہوں میں کچھ خاک ملی تھی اُڑ گئی اور وزن کم ہو گیا یا گیہوں میں نمی تھی خشک ہو کر وزن کم ہو گیا واپس نہیں کر سکتا۔^(۱) (خانہ)

مسئلہ ۵۴: مشتری^(۲) نے بیع کو بیع کر دیا اور اسے عیب کی خبر نہ تھی مشتری ثانی^(۳) نے عیب کی وجہ سے حکم قاضی سے واپس کیا تو مشتری اول بائع اول کو وہ چیز واپس کر سکتا ہے۔ یہ اُس وقت ہے جب مشتری ثانی نے گواہوں سے یہ ثابت کیا ہو کہ اس چیز میں اُس وقت سے عیب ہے جب بائع اول کے پاس تھی اور اگر گواہوں سے مشتری کے پاس عیب ثابت کیا ہو تو بائع اول پر رد نہیں کر سکتا اور اگر واپس کرنے کے بعد مشتری اول نے یہ کہہ دیا کہ اس میں کوئی عیب نہیں ہے تو واپس نہیں کر سکتا۔ یہ تمام باتیں اُس وقت ہیں جب بیع پر قبضہ ہو چکا ہو اور قبضہ نہ ہوا ہو تو مطلقاً واپس کر سکتا ہے چاہے قضاے قاضی سے واپسی ہو یا اس کے بغیر کیونکہ بیع ثانی اس صورت میں صحیح ہی نہیں مگر جائداد غیر منقولہ^(۴) میں بغیر قبضہ بھی بیع ہو سکتی ہے، اس میں قبضہ اور غیر قبضہ کا فرق نہیں۔^(۵) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۵۵: مشتری ثانی نے مشتری اول کو اس کی رضامندی سے چیز واپس کر دی تو یہ بائع اول کو واپس نہیں کر سکتا اگرچہ وہ عیب ایسا نہ ہو جو مشتری اول کے یہاں پیدا ہو سکتا ہو مثلاً غلام کے پانچ کی جگہ چھ انگلیں ہیں کہ یہ واپسی حق ثالث میں بیع جدید قرار پائے گی۔ یو ہیں بائع کے وکیل نے اگر بیع کی واپسی اپنی رضامندی سے کر لی تو مؤکل کو واپس نہیں کر سکتا کہ مؤکل کے لحاظ سے یہ بیع نہیں بلکہ بیع جدید ہے اور اگر قضاے قاضی^(۶) سے واپسی ہوئی تو مؤکل پر بھی واپسی ہو گئی کہ جب بیع فسخ ہو گئی وہ چیز مؤکل کی ہو گئی۔^(۷) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۵۶: مشتری نے بیع پر قبضہ کرنے کے بعد عیب کا دعویٰ کیا تو ثمن دینے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا بلکہ مشتری سے اثبات عیب کے گواہ طلب کیے جائیں گے اور گواہ نہ ہوں تو بائع پر حلف دیا جائے گا اور بائع قسم کھا جائے کہ عیب نہیں تھا تو ثمن دینے کا حکم ہوگا اور اگر مشتری نے پہلے یہ کہا کہ میرے گواہ نہیں ہیں پھر کہتا ہے گواہ پیش کروں گا تو گواہ قبول کر لیے جائیں گے۔

”الفتاویٰ الحنفیہ“ کتاب البیع، فصل فیما یرجع بقصد العیب، ج ۱، ص ۳۷۳.

خریدار۔

دوسرا خریدار۔

وہ جائداد جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ کی جاسکتی ہو۔

”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، مطلب: و جدعی الحظۃ ترائباً، ج ۷، ص ۱۹۷.

قاضی کا فیصلہ۔

”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، مطلب: و جدعی الحظۃ ترائباً، ج ۷، ص ۱۹۷.

اور اگر مشتری کے پاس گواہ نہیں ہیں اور بائع قسم سے انکار کرتا ہے تو عیب کا حکم ہوگا۔⁽¹⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۷: گواہ مشتری یا حلف بائع کی اُس وقت ضرورت ہے جب وہ عیب مخفی ہو⁽²⁾ مثلاً بھاگن چوری کرنا اور اگر عیب ظاہر ہو مثلاً کانا، بہرا، گونگا ہے یا اُس کی انگلیاں زائد یا کم ہیں تو نہ گواہ کی حاجت نہ قسم کی ضرورت ہاں اگر بائع یہ کہے کہ مشتری کو خریدنے کے وقت عیب کا علم تھا یا بعد خریدنے کے عیب پر راضی ہو گیا یا میں عیب سے بری الذمہ ہو چکا تھا تو بائع کو ان امور پر⁽³⁾ گواہ پیش کرنے پڑیں گے گواہ نہ لاسکے تو مشتری پر حلف دیا جائے گا قسم کھالے گا واپس کر دیا جائے گا ورنہ واپس نہیں کر سکتا۔⁽⁴⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۸: وہ عیوب جن میں طیب کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً درم جگر،⁽⁵⁾ درم طحال⁽⁶⁾ یا کوئی دوسری پوشیدہ بیماری ان میں ایک طیب عادل نے اس بیماری کا ہونا بیان کر دیا تو دعوے قائل سماعت ہے رہا یہ امر کہ یہ بیماری بائع کے یہاں موجود تھی اس کے لیے دعوے دل طیب کی شہادت درکار ہوگی۔ اور جو عیوب ایسے ہیں جن پر عورتوں ہی کو اطلاع ہوتی ہے ان میں ایک عورت کے قول سے عیب کا ثبوت ہوگا مگر بیع فسخ کرنے کے لیے یہ ضرور ہے کہ بائع کو حلف دیں اگر وہ قسم کھالے کہ میرے یہاں یہ عیب نہ تھا تو واپس نہیں کر سکتا قسم سے انکار کرے تو واپس کر دیگا۔⁽⁷⁾ (درمختار)

مسئلہ ۵۹: جو عیب ظاہر ہے اور اتنی مدت میں پیدا نہیں ہو سکتا جب سے بیع ہوئی ہے تو یہاں بھی گواہ یا حلف کی حاجت نہیں ہاں اگر اس مدت میں پیدا ہو سکتا ہے اور بائع یہ کہتا ہے کہ میرے یہاں یہ عیب نہ تھا تو گواہ یا حلف کی حاجت ہوگی۔⁽⁸⁾ (عکسیری)

مسئلہ ۶۰: بیع کے کسی جز کے متعلق کسی نے دعوے کر کے اپنا حق ثابت کر دیا اگر مشتری نے قبضہ نہیں کیا ہے تو اختیار ہے کہ باقی کو لے یا نہ لے اور قبضہ کر چکا ہے اور وہ چیز قیمتی ہے جب بھی اختیار ہے کہ لے یا واپس کر دے اور وہ چیز مثلی ہے تو باقی کو واپس نہیں کر سکتا بلکہ جو کچھ اسکا حصہ ہے یہ لے لے اور جو دوسرے حقدار کا ہے وہ لے لے گا۔ اور دو چیزیں خریدی ہیں

”الدر المختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، مطلب: قبض من عریضہ درہم۔ إلخ، ج ۷، ص ۲۰۱۔
چھپا ہو ہو۔ یعنی ان باتوں پر۔

”الدر المختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، مطلب: قبض من عریضہ درہم۔ إلخ، ج ۷، ص ۲۰۴۔
جگر کی سو جن، جگر کی بیماری وغیرہ۔
تلی کی سو جن، تلی کی بیماری وغیرہ۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج ۷، ص ۲۰۴۔

”العتاوی الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلخ، الفصل الرابع، ج ۳، ص ۸۶۔

اور ایک پر قبضہ کر لیا اب تک کسی پر قبضہ نہیں کیا ہے اور ایک میں کسی نے اپنا حق ثابت کر دیا تو مشتری کو اختیار ہے کہ دوسری کو لے لے یا چھوڑ دے اور دونوں پر قبضہ کر چکا ہے تو اختیار نہیں یعنی دوسری کو لینا ضروری ہے واپس نہیں کر سکتا۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۶۱: قبضہ کے بعد بیع میں اختلاف ہوا کہ ایک ہے یا زیادہ تاکہ عیب کی صورت میں واپسی ہو تو یہ معلوم ہو سکے ثمن کتنا واپس کیا جائے گا یا بیع میں اختلاف نہیں مگر کتنے پر قبضہ ہوا اس میں اختلاف ہے ان دونوں صورتوں میں مشتری کا قول معتبر ہے اور اگر خیار عیب میں بیع کی واپسی کے وقت بائع کہتا ہے یہ وہ چیز نہیں ہے مشتری کہتا ہے وہی ہے تو بائع کا قول معتبر ہے اور خیار شرط یا خیار رویت میں مشتری کا قول معتبر ہے۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۶۲: مشتری جانور کو پھیرنے^(۳) لایا کہ اس کے زخم ہے میں نہیں لوں گا بائع کہتا ہے کہ یہ وہ زخم نہیں ہے جو میرے یہاں تھا وہ اچھا ہو گیا یہ دوسرا ہے تو مشتری کا قول معتبر ہے۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۳: دو چیزیں ایک عقد میں خریدیں اگر ہر ایک تنہا کام میں آتی ہو جیسے دو غلام دو کپڑے اور ابھی دونوں پر قبضہ نہیں کیا ہے کہ ایک کے عیب پر مطلع ہوا تو اختیار ہے لینا ہو تو دونوں لے، پھیرنا ہو تو دونوں پھیرے مگر جبکہ بائع ایک کے پھیرنے پر راضی ہو تو فقط ایک کو بھی واپس کر سکتا ہے اور اگر دونوں پر قبضہ کر لیا ہے تو جس میں عیب ہے اسے واپس کر دے دونوں کو واپس کرنا چاہے تو بائع کی رضا مندی درکار ہے اور اگر قبضہ سے پہلے ایک کا عیب دار ہونا معلوم ہو گیا اور اسی پر قبضہ کر لیا تو دوسری کو لینا بھی ضروری ہے اور دوسری پر قبضہ کیا تو اختیار ہے دونوں کو لے یا دونوں کو پھیر دے اور اگر دونوں ایک ساتھ کام میں لائی جاتی ہوں تب ایک کام کی نہ ہو جیسے موزے اور جوتے کے جوڑے۔ چوکت بازو^(۵) یا بیلوں کی جوڑی جبکہ وہ آپس میں ایسا اتحاد رکھتے ہوں کہ ایک کے بغیر دوسرا کام ہی نہ کرے تو دونوں پر قبضہ کیا ہو یا ایک پر قبضہ کیا ہو دونوں حال میں ایک ہی حکم ہے کہ لینا چاہے تو دونوں لے اور پھیرے^(۶) تو دونوں پھیرے۔^(۷) (درمختار، فتح، خانیہ)

مسئلہ ۶۴: بیع میں نیا عیب پیدا ہو گیا تھا جس کی وجہ سے بائع کو واپس نہیں کر سکا تھا اب یہ عیب جاتا رہا تو اس

”المر المختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب عیار العیب، مطلب: بی تعیر المشتري. إلخ، ج ۷، ص ۲۰۶-۲۰۷.

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب عیار العیب، ج ۷، ص ۲۱۳. واپس کرنے۔

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب عیار العیب، مطلب: مهم فی اختلاف البائع والمشتري. إلخ، ج ۷، ص ۲۱۴. چوکت کے دونوں پہلو، چوکت کی لمبی لکڑیاں۔ واپس کرے۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب عیار العیب، ج ۷، ص ۲۰۷.

و ”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب عیار العیب، ج ۶، ص ۲۹.

و ”الفتاویٰ المعانیہ“، کتاب البیع، فصل فیما یرجع بنقصان العیب، ج ۱، ص ۳۷۲.

بُرّانے عیب کی وجہ سے واپس کر سکتا ہے اور جو نقصان لیا ہے اُسے بھی واپس کرنا ہوگا۔⁽¹⁾ (در مختار)

مسئلہ ۶۵: غلام خریدتا تھا اور اُس پر قبضہ بھی کر لیا وہ کسی ایسے جرم کی وجہ سے قتل کیا گیا جو بائع کے یہاں اُس نے کیا تھا تو پورا ثمن بائع سے واپس لے گا اور اگر اُس کا ہاتھ کاٹا گیا اور جرم بائع کے یہاں کیا تھا تو مشتری کو اختیار ہے کہ اُس کو واپس کر دے یا رکھ لے اور آدھا ثمن واپس لے۔⁽²⁾ (در مختار)

مسئلہ ۶۶: کوئی چیز بیچ کی اور بائع نے کہہ دیا کہ میں ہر عیب سے بری الذمہ ہوں⁽³⁾ یہ بیچ صحیح ہے اور اس بیچ کے واپس کرنے کا حق باقی نہیں رہتا۔ یو ہیں اگر بائع نے کہہ دیا کہ لینا ہو تو لو اس میں سو طرح کے عیب ہیں یا یہ مٹی ہے یا اسے خوب دیکھ لو کیسی بھی ہو میں واپس نہیں کروں گا یہ عیب سے براءت ہے۔⁽⁴⁾ جب ہر عیب سے براءت کر لے تو جو عیب وقت عقد موجود ہے یا عقد کے بعد قبضہ سے پہلے پیدا ہوا سب سے براءت ہوگئی۔⁽⁵⁾ (در مختار، رد المحتار وغیرہما)

مسئلہ ۶۷: کوئی چیز خریدی اس کا کوئی خریدار آیا اُس سے کہا اسے لے لو اس میں کوئی عیب نہیں ہے اور اتفاق سے اُس نے نہیں خریدی پھر مشتری نے اُس میں کوئی عیب دیکھا تو واپس کر سکتا ہے اور اُس کا پہلے یہ کہنا کہ اس میں کوئی عیب نہیں ہے معز⁽⁶⁾ نہیں کہ اس سے مقصود ترغیب ہے اور اگر اُس نے کسی عیب کا نام لے کر کہا کہ یہ عیب اس میں نہیں ہے اور بعد میں وہی عیب اُس میں موجود ملا تو واپس نہیں کر سکتا ہاں اگر ایسے عیب کا نام لیا جو اس دوران میں پیدا نہیں ہو سکتا جیسے انگلی کا زائد ہونا تو واپس کر سکتا ہے۔⁽⁷⁾ (در مختار)

مسئلہ ۶۸: بکری یا گائے یا بھینس کا دودھ بائع نے دو ایک وقت نہیں دوا اور اُسے یہ کہہ بیچا کہ اس کے دودھ زیادہ ہے اور دودھ دوہ کر دکھا بھی دیا مشتری نے دھوکا کھا کر خرید لیا اب دوہتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اتنا دودھ نہیں ہے اس کو واپس نہیں کر سکتا ہاں جو نقصان ہے بائع سے لے سکتا ہے۔⁽⁸⁾ (در مختار)

مسئلہ ۶۹: مشتری نے واپس کرنا چاہا بائع نے کہا واپس نہ کرو مجھ سے اتنا روپیہ لے لو اور اس پر مصالحت ہوگئی یہ جائز ہے اور اس کا مطلب یہ ہوا کہ بائع نے ثمن میں سے اتنا کم کر دیا۔ اور بائع اگر واپس کرنے سے انکار کرتا ہے مشتری نے یہ کہہ

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج ۷، ص ۲۱۹۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج ۷، ص ۲۲۰۔

یعنی میں ہر عیب کی ذمہ داری سے بری ہوں۔ یعنی اگر اب عیب نکلا تو بیچنے والے پر لازم نہیں کہ وہ چیز واپس لے۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، مطلب بھی البیع بشرط البراءة... إلخ، ج ۷، ص ۲۲۱ وغیرہما۔ نقصان وہ۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج ۷، ص ۲۲۲۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج ۷، ص ۲۲۳۔

کہ اتنے روپے مجھ سے لے لو اور بیچ کو واپس کر لو، یوں مصالحت⁽¹⁾ ناجائز ہے اور یہ روپے جو بائع لے گا سود اور رشوت ہے مگر جب کہ مشتری کے یہاں کوئی جدید عیب پیدا ہو گیا ہو یا بائع اس سے منکر ہے کہ وہ عیب اُس کے یہاں بیچ میں تھا تو یہ مصالحت بھی جائز ہے۔⁽²⁾ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۷۰: ایک شخص نے دوسرے کو کسی چیز کے خریدنے کا وکیل کیا تھا وکیل نے بیچ میں عیب دیکھ کر رضامندی ظاہر کر دی اگر ثمن اتنا ہے کہ اُس عیب والی چیز کا اتنا ہی ہونا چاہیے تو موکل کو لینا پڑیگا اور اگر ثمن زیادہ ہے تو موکل پر یہ بیچ لازم نہیں۔⁽³⁾ (در مختار)

مسئلہ ۷۱: کوئی چیز خریدی پھر اُس کی بیچ کے لیے دوسرے کو وکیل کر دیا اس کے بعد اُس کے عیب پر اطلاع ہوئی اگر موکل کے سامنے وکیل نے بیچنا چاہا یا اُس کو خبر دی گئی کہ وکیل اُس کا دام کر رہا ہے اور موکل نے منع نہ کیا تو عیب پر رضامندی ہو گئی فرض کیا جائے کہ نہ بکی تو واپس نہیں کر سکتا۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۷۲: یہ جا بجا کہا گیا ہے کہ عیب سے جو نقصان ہے وہ لے گا اس کی صورت یہ ہے کہ اُس چیز کو جانچنے والوں کے پاس پیش کیا جائے اُس کی قیمت کا وہ اندازہ کریں کہ اگر عیب نہ ہوتا تو یہ قیمت تھی اور عیب کے ہوتے ہوئے یہ قیمت ہے دونوں میں جو فرق ہے وہ مشتری⁽⁵⁾ بائع⁽⁶⁾ سے لے گا مثلاً عیب ہے تو آٹھ روپے قیمت ہے نہ ہوتا تو دس روپے تھی دو روپے بائع سے لے۔⁽⁷⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۷۳: جانور خرید تھا قبضہ کے بعد عیب پر مطلع ہوا اُسے واپس کرنے بائع کے پاس لے جا رہا تھا راستہ میں مر گیا تو مشتری کا جانور مرا البتہ اگر گواہوں سے عیب ثابت کر دے گا تو عیب کا نقصان لے سکتا ہے۔⁽⁸⁾ (عالمگیری)

آپس میں صح کرنا۔

”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، مطلب: فی الصلح عن العیب، ج ۷، ص ۲۲۸

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب خیار العیب، ج ۷، ص ۲۲۹

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلح، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۸۴

خریدار۔

فروخت کرنے والا۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلح، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۸۴

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... إلح، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۸۴

- مسئلہ ۷۴: ایک شخص نے گا بھن گائے (۱) کے بدلے میں تیل خریدا اور ہر ایک نے قبضہ بھی کر لیا گائے کے بچہ پیدا ہوا اور دوسرے نے دیکھا کہ تیل میں عیب ہے تیل کو اُس نے واپس کر دیا تو گائے میں چونکہ بچہ پیدا ہونے کی وجہ سے زیادتی ہو چکی ہے وہ واپس نہیں کی جاسکتی گائے کی قیمت جو ہو وہ واپس دلائی جائے گی۔ (۲) (عالمگیری)
- مسئلہ ۷۵: زمین خرید کر اُس کو مسجد کر دیا پھر عیب پر مطلع ہوا تو واپس نہیں کر سکتا نقصان جو کچھ ہے لے لے۔ زمین کو وقف کیا ہے جب بھی یہی حکم ہے کہ واپس نہیں کر سکتا ہے نقصان لے لے۔ (۳) (خانہ)
- مسئلہ ۷۶: کپڑا خرید کر مُردہ کا کفن کیا اس کے بعد عیب پر مطلع ہوا اگر وارث نے ترکہ سے کفن خریدا ہے تو نقصان لے سکتا ہے اور اگر کسی اجنبی نے اپنی طرف سے خرید کر دیا تو نہیں لے سکتا۔ (۴) (عالمگیری)
- مسئلہ ۷۷: درخت خریدا تھا کہ اُس کی لکڑی کی چیزیں بنائے گا مثلاً چوکت (۵)، کیواڑ (۶)، تخت وغیرہ مگر کانٹے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ ایندھن ہی کے کام آ سکتا ہے تو نقصان لے سکتا ہے اور اگر ایندھن ہی کے لیے خریدا تھا تو نقصان نہیں لے سکتا۔ (۷) (عالمگیری)
- مسئلہ ۷۸: روٹی خریدی اور جوزخ اُس کا معروف و مشہور ہے اُس سے کم دی ہے تو جو کی (۸) ہے بائع سے وصول کرے اسی طرح ہر وہ چیز جس کا نرخ مشہور ہے اُس سے کم ہو تو بائع سے کمی پوری کرائے۔ (۹) (عالمگیری)

وہ گائے جس کے پیٹ میں بچہ ہو۔

”العتاوی الہندیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۸۵۔

”العتاوی الخانیۃ“، کتاب البیوع، فصل فیما یرجع بمقصود العیب، ج ۱، ص ۳۷۱۔

”العتاوی الہندیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۸۵۔

دروازے کی چار لکڑیاں جن میں پٹ لگائے جاتے ہیں۔

دروازہ، کھڑکی یا روشندان وغیرہ کو بند کرنے یا کھولنے کا پٹ۔

”العتاوی الہندیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۸۵۔

یہ حکم اُس وقت ہے کہ بائع نے مشتری پر یہ ظاہر نہ کیا ہو کہ مثلاً ایک آنے کی اتنی روٹیاں دوں گا بلکہ اس نے کہا، تنے کی روٹی دو اس نے دیدی اور گربائع نے ظاہر کر دیا کہ اتنی دوں گا اور مشتری راضی ہو گیا تو اب کمی پوری کرنے کا حق نہیں ہے۔ ۱۲ منہ

”العتاوی الہندیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۸۴۔

(غبن فاحش میں رد کے احکام)

مسئلہ ۷۹: کوئی چیز غبن فاحش کے ساتھ خریدی ہے اس کی دو صورتیں ہیں دھوکا دیکر نقصان پہنچایا ہے یا نہیں اگر غبن فاحش کے ساتھ دھوکا بھی ہے تو واپس کر سکتا ہے ورنہ نہیں۔ غبن فاحش کا یہ مطلب ہے کہ اتنا ٹوٹا (۱) ہے جو مقومین (۲) کے اندازہ سے باہر ہو مثلاً ایک چیز دس روپے میں خریدی کوئی اس کی قیمت پانچ بتاتا ہے کوئی چھ کوئی سات تو یہ غبن فاحش ہے اور اگر اس کی قیمت کوئی آٹھ بتاتا کوئی نو کوئی دس تو غبن یسر ہوتا۔ دھوکے کی تین صورتیں ہیں کبھی بائع مشتری (۳) کو دھوکا دیتا ہے پانچ کی چیز دس میں بیچ دیتا ہے اور کبھی مشتری بائع کو کہ دس کی چیز پانچ میں خرید لیتا ہے کبھی دلال (۴) دھوکا دیتا ہے ان تین صورتوں میں جس کو غبن فاحش کے ساتھ نقصان پہنچا ہے واپس کر سکتا ہے اور اگر اجنبی شخص نے دھوکا دیا ہو تو واپس نہیں کر سکتا۔ (۵) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۸۰: ایک شخص نے زمین یا مکان خریدا اور بائع کو دھوکا دیکر نقصان پہنچا دیا مثلاً ہزار روپے کی چیز کو پانسویں خریدا مگر شفیع (۶) نے شفعہ کر کے وہ چیز مشتری سے لے لی تو بائع شفیع سے واپس نہیں لے سکتا کیونکہ شفیع نے اس کو دھوکا نہیں دیا ہے دھوکا دینے والا مشتری ہے۔ (۷) (رد المحتار)

مسئلہ ۸۱: جس چیز کو غبن فاحش کے ساتھ خریدا ہے اور اُسے دھوکا دیا گیا ہے اُس چیز کو کچھ صرف کر ڈالنے کے بعد اس کا علم ہوا تو اب بھی واپس کر سکتا ہے یعنی جو کچھ وہ چیز بچی وہ اور جو خرچ کر لی ہے اُس کی مثل واپس کرے اور پورا ٹمن (۸) واپس لے۔ (۹) (در مختار)

مسئلہ ۸۲: ایک شخص نے لوگوں سے کہہ دیا کہ یہ میرا غلام یا لڑکا ہے اس سے خرید فروخت کرو میں نے اس کو اجازت

گھانا، نقصان۔

مقوم کی جمع، قیمت لگانے والے۔

خریدار۔

سودا کرانے والا۔

۱۔ الدر المختار، ۲۔ رد المحتار، کتاب البیوع، باب المراجعة والتولية، مطلبہ فی الکلام علی الرد بالفسخ الفاحش، ج ۷، ص ۳۷۶-۳۷۷۔
حق شفعہ کا دعویٰ کرنے والے۔

۳۔ الدر المختار، کتاب البیوع، باب المراجعة والتولية، مطلبہ فی الکلام علی الرد بالفسخ الفاحش، ج ۷، ص ۳۷۷۔
وہ قیمت جو بائع اور مشتری آپس میں طے کریں۔

۴۔ الدر المختار، کتاب البیوع، باب المراجعة والتولية، ج ۷، ص ۳۷۷-۳۷۸۔

دیدہ ہے اُس کی نسبت بعد میں معلوم ہوا کہ غلام نہیں بلکہ خر^(۱) ہے یا اُس کا لڑکا نہیں ہے دوسرے شخص کا ہے تو جو کچھ لوگوں کے مطالبے ہیں اُس کہنے والے سے وصول کر سکتے ہیں کہ اُس نے دھوکا دیا ہے۔^(۲) (درمختار)

بیع فاسد کا بیان

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کتے کا شمن خبیث ہے اور زانیہ کی اجرت خبیث ہے اور پچھلا لگانے والے کی کمائی خبیث ہے“^(۳)۔ (یعنی مکروہ ہے کیونکہ اُس کو نجاست میں آلودہ ہونا پڑتا ہے۔ اس کو حرام نہیں کہہ سکتے اس لیے کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور اجرت عطا فرمائی ہے)۔

حدیث ۲: صحیحین میں ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کے شمن اور زانیہ کی اجرت اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا۔^(۴)

حدیث ۳: صحیح بخاری میں ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خون کے شمن اور کتے کے شمن اور زانیہ کی اجرت سے منع فرمایا اور سود کھانے والے اور کھلانے والے (یعنی سود دینے والے) اور گودنے والی^(۵) اور گودوانے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی۔^(۶)

حدیث ۴: صحیحین میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سال فتح مکہ میں جبکہ مکہ معظمہ میں تشریف فرما تھے یہ فرماتے ہوئے سنا: کہ ”اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے شراب و مُردار و خنزیر اور بتوں کی بیع کو حرام قرار دیا۔“ کسی نے عرض کی، یا رسول اللہ! (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مُردہ کی چربی کی نسبت کیا ارشاد ہے، کیونکہ کشتیوں میں لگائی جاتی ہے اور کھال میں لگاتے ہیں اور لوگ چراغ میں جلاتے ہیں (یعنی کھانے کے علاوہ دوسرے طریق پر اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں)؟ فرمایا: ”نہیں۔ وہ حرام ہے۔“ پھر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ یہودیوں کو قتل کرے، اللہ تعالیٰ نے جب چربیوں کو اُن پر

نہ زاد۔

”السرالمختار“، کتاب البیوع، باب المراجعة والتولية، ج ۷، ص ۳۷۹۔ ۳۸۰۔

”صحیح مسلم“، کتاب المساقاة والمراعاة، باب تحريم ثمن الكلب... إلخ، الحدیث، ۴۱۔ (۱۵۶۸) ص ۸۴۷۔

”صحیح ابیحاری“، کتاب البیوع، باب ثمن الكلب، الحدیث: ۲۲۳۷، ج ۲، ص ۵۵۔

بدن میں سوئی سے سرمہ یا نخل بھر کر نقش بنانے والی۔

”صحیح البخاری“، کتاب اللباس، باب من لعن المصور، الحدیث: ۵۹۶۲، ج ۴، ص ۹۰۔

حرام فرما دیا تو انھوں نے پکھلا کر بیچ ڈالی اور ثمن کھالیا۔“ (۱) حدیث کا پچھلا حصہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۵: ترمذی وابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس اہنصوص پر لعنت فرمائی (۱) نچوڑنے والے اور (۲) نچوڑوانے والے، اور (۳) پینے والے، اور (۴) اٹھانے والے پر، اور (۵) جس کے پاس اٹھا کر لائی گئی اُس پر، اور (۶) پلانے والے اور (۷) بیچنے والے اور (۸) اُس کا ثمن کھانے والے، اور (۹) خریدنے والے پر، اور (۱۰) اُس پر جس کے لیے خریدی گئی۔ (۲)

حدیث ۶: ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب اور اُس کے ثمن کو حرام کیا اور مردہ کو حرام کیا اور اس کے ثمن کو اور خنزیر کو حرام کیا اور اس کے ثمن کو۔“ (۳)

حدیث ۷: بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں کوئی شخص بچے ہوئے پانی کو منع نہ کرے تاکہ اس کے ذریعے سے گھاس کو منع کرے۔“ (۴) اسی کے مثل ۷۸ نشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی۔

حدیث ۸: ابن ماجہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ”تمام مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں، پانی اور گھاس اور آگ اور اس کا ثمن حرام ہے۔“ (۵)

حدیث ۹: صحیحین میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزینہ سے منع فرمایا۔ مزینہ یہ ہے کہ کھجور کا باغ ہو تو جو کھجوریں درخت میں ہیں اُن کو خشک کھجوروں کے بدلے میں بیچ کرے اور انگور کا باغ ہو تو درخت کے انگور ملنے کے بدلے میں ماپ سے بیچ کرے اور کھیت میں جو غلہ بچاؤ سے غلہ کے بدلے میں ماپ سے بیچے، ان سب سے منع فرمایا۔ (۶)

”صحیح مسلم“، کتاب المساقاة والمرارعة، باب تحريم بيع الخمر . إلخ، الحديث ۷۱۰- (۱۵۸۱)، ص ۸۵۲.

”مس الترمذی“، کتاب البیوع، باب البهی ان یخذ الخمر خلًا، الحديث ۱۲۹۹، ج ۳، ص ۴۷.

”مس أبی داؤد“، کتاب البیوع، باب فی ثمن الخمر . إلخ، الحديث ۳۴۸۵، ج ۳، ص ۳۸۶.

یہ حدیث ”مس ابن ماجہ“ میں نہیں ملی بہر حال ”مس أبی داؤد“ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی مروی ہے، لیکن

”کنز العمال“، کتاب البیوع، الحديث: ۹۶۱۴، ج ۴، ص ۳۴ میں یہ حدیث ”مس ابن ماجہ“ کے حوالے سے حضرت ابن عباس

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔۔۔۔۔ علویہ

”صحیح مسلم“، کتاب المساقاة... إلخ، باب تحريم بيع فصل الماء... إلخ، الحديث: ۳- (۱۵۶۵)، ص ۸۴۶.

”مس ابن ماجہ“، کتاب الرہون، باب المسلمون شرکاء فی ثلاث، الحديث: ۲۴۷۲، ج ۳، ص ۱۷۶.

”صحیح مسلم“، کتاب البیوع، باب تحريم بيع الرطب بالتمر... إلخ، الحديث: ۷۳- (۲۵۴۲)، ص ۸۲۷.

حدیث ۱۰: بخاری و مسلم ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا جب تک کام کے قابل نہ ہوں، بائع و مشتری دونوں کو منع فرمایا (۱) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے، کہ کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا جب تک سُرخ یا زرد نہ ہو جائیں اور کھیت میں بالوں کے اندر جو غلہ ہے اُس کی بیع سے منع کیا، جب تک سپید (۲) نہ ہو جائے اور آفت پہنچنے سے امن نہ ہو جائے۔ (۳)

حدیث ۱۱: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اگر تُو نے اپنے بھائی کے ہاتھ پھل بیچ دئے اور آفت پہنچ گئی تجھے اُس سے کچھ لینا حلال نہیں، اپنے بھائی کا مال ناحق کس چیز کے بدلے میں تُو لے گا۔“ (۴)

حدیث ۱۲: بخاری و مسلم میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع ملامسہ اور بیع متابذہ سے منع فرمایا۔ بیع ملامسہ یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کا کپڑا چھو دیا اور اولٹ پلٹ کے دیکھا بھی نہیں اور متابذہ یہ ہے کہ ایک نے اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دیا اور دوسرے نے اس کی طرف پھینک دیا یہی بیع ہو گئی، نہ دیکھا بھالا، نہ دونوں کی رضامندی ہوئی۔ (۵)

حدیث ۱۳: صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے بیع الحصاة (کنگری پھینک دینے سے جاہلیت میں بیع ہو جاتی تھی) اور بیع غرر سے منع فرمایا (جس میں دھوکا ہو)۔ (۶)

حدیث ۱۴: ترمذی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے استثنا سے منع فرمایا، مگر جب کہ معلوم شے کا استثنا ہو۔ (۷)

حدیث ۱۵: امام مالک و ابوداؤد و ابن ماجہ و بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

”صحیح البخاری“، کتاب البیوع، باب بیع المرابہ . . إلخ، الحدیث: ۲۱۸۳، ج ۲، ص ۴۰.

و ”صحیح مسلم“، کتاب البیوع، باب البیعی عن بیع الثمار قبل بدو صلاحها... إلخ، الحدیث: ۴۹- (۱۵۳۴)، ص ۸۲۲. سفید۔

”صحیح مسلم“، کتاب البیوع، باب البیعی عن بیع الثمار قبل بدو صلاحها... إلخ، الحدیث: ۵۰- (۱۵۳۵)، ص ۸۲۳.

”صحیح مسلم“، کتاب المساقاة، باب وضع الحوائج، الحدیث: ۱۴- (۱۵۵۴)، ص ۸۴۰.

”صحیح مسلم“، کتاب البیوع، باب ابطال بیع الملامسة والمرابہ، الحدیث: ۲- (۱۵۱۱)، ص ۸۱۳.

”صحیح مسلم“، کتاب البیوع، باب بطلان بیع الحصاة، الحدیث: ۴- (۱۵۱۳)، ص ۸۱۴.

”جامع الترمذی“، ابواب البیوع، باب ما جاء فی البیعی عن الثیاب، الحدیث: ۱۲۹۴، ج ۳، ص ۴۵.

نے بیعانہ (۱) سے منع فرمایا۔ (۲)

حدیث ۱۶: ابو داؤد نے مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مضطر (مکڑہ) کی بیع سے منع فرمایا۔ (۳) یعنی جبریہ (۴) کسی کی چیز نہ خریدی جائے اور خریدنے پر مجبور نہ کیا جائے۔

حدیث ۱۷: ترمذی نے حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایسی چیز کے بیچنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہ ہو۔ (۵) اور ترمذی کی دوسری روایت اور ابو داؤد و نسائی کی روایت میں یہ ہے، کہ کہتے ہیں یا رسول اللہ! (عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے پاس کوئی شخص آتا ہے اور مجھ سے کوئی چیز خریدنا چاہتا ہے، وہ چیز میرے پاس نہیں ہوتی (میں بیع کر دیتا ہوں) پھر بازار سے خرید کر اُسے دیتا ہوں۔ فرمایا: ”جو چیز تمہارے پاس نہ ہو اُسے بیع نہ کرو۔“ (۶)

حدیث ۱۸: امام مالک و ترمذی و نسائی و ابو داؤد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیع سے منع فرمایا۔ اس کی صورت یہ ہے کہ یہ چیز نقد اتنے کو اور ادھار اتنے کو یا یہ کہ میں نے یہ چیز تمہارے ہاتھ اتنے میں بیع کی، اس شرط پر کہ تم اپنی قلاں چیز میرے ہاتھ اتنے میں بیجو۔ (۷)

حدیث ۱۹: ترمذی و ابو داؤد و نسائی بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قرض و بیع حلال نہیں (یعنی یہ چیز تمہارے ہاتھ بیچتا ہوں اس شرط پر کہ تم مجھے قرض دو یا یہ کہ کسی کو قرض دے پھر اُس کے ہاتھ زیادہ داموں میں چیز بیع کرے) اور بیع میں دو شرطیں حلال نہیں اور اُس چیز کا نفع حلال نہیں جو ضمان میں نہ ہو اور جو چیز تیرے پاس نہ ہو، اُس کا بیچنا حلال نہیں۔“ (۸)

حدیث ۲۰: امام احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیعانہ سے منع

بیعانہ یہ ہے کہ خرید ر قیمت کا کچھ حصہ ادا کر دے اور وعدہ کرے کہ وہ ادا نہ کر سکے تو اس کی یہ رقم ضبط ہو جائے گی۔

”مس أبي داود“، كتاب الاجارة، باب في العريان، الحديث: ۳۵۰۲، ج ۳، ص ۳۹۲.

”مس أبي داود“، كتاب البيوع، باب في بيع المضطر، الحديث: ۳۳۸۲، ج ۳، ص ۳۴۹.

مجبور کر کے۔

”جامع الترمذي“، كتاب البيوع، باب ما جاء في كراهية بيع ماليس عنده، الحديث: ۱۲۳۶، ج ۳، ص ۱۵.

”مس أبي داود“، كتاب الاجارة، باب في الرجل يبيع ماليس عنده، الحديث: ۳۵۰۳، ج ۳، ص ۳۹۲.

”جامع الترمذي“، كتاب البيوع، باب ما جاء في الهوى عن بيعتين... إلخ، الحديث: ۱۲۳۵، ج ۳، ص ۱۵.

”جامع الترمذي“، كتاب البيوع، باب ما جاء في كراهية بيع ماليس عنده، الحديث: ۱۲۳۸، ج ۳، ص ۱۶.

فرمایا ہے۔ (1)

تنبیہ: اس باب میں بیع فاسد و باطل دونوں کے مسائل ذکر کیے جائیں گے۔

مسئلہ ۱: جس صورت میں بیع کا کوئی رکن مفقود ہو (2) یا وہ چیز بیع کے قابل ہی نہ ہو وہ بیع باطل ہے۔ پہلی کی مثال یہ ہے کہ مجنون یا لاعقل (3) بچہ نے ایجاب یا قبول کیا کہ ان کا قول شرعاً معتبر ہی نہیں، لہذا ایجاب یا قبول پایہ ہی نہ گیا۔ دوسری کی مثال یہ ہے کہ بیع مردار یا خون یا شراب یا آزاد ہو کہ یہ چیزیں بیع کے قابل نہیں ہیں اور اگر رکن بیع یا محل بیع میں (4) خرابی نہ ہو بلکہ اس کے علاوہ کوئی خرابی ہو تو وہ بیع فاسد ہے مثلاً شمن غر (5) ہو یا بیع کی تسلیم پر قدرت نہ ہو (6) یا بیع میں کوئی شرط خلاف مقتضائے عقد (7) ہو۔ (8) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲: بیع یا شمن دونوں میں سے ایک بھی ایسی چیز ہو جو کسی دین آسانی (9) میں مال نہ ہو، جیسے مردار، خون، آزاد، ان کو چاہے بیع کیا جائے یا شمن، بہر حال بیع باطل ہے اور اگر بعض دین میں مال ہوں بعض میں نہیں جیسے شراب کہ اگرچہ اسلام میں یہ مال نہیں مگر دین موسوی و عیسوی (10) میں مال تھی، اس کو بیع قرار دیں گے تو بیع باطل ہے اور شمن قرار دیں تو فاسد مثلاً شراب کے بدلے میں کوئی چیز خریدی تو بیع فاسد ہے اور اگر روپیہ پیسہ سے شراب خریدی تو باطل۔ (11) (ہدایہ، رد المحتار)

مسئلہ ۳: مال وہ چیز ہے جس کی طرف طبیعت کا میلان ہو جس کو دیا لیا جاتا ہو جس سے دوسروں کو روکتے ہوں جسے وقت ضرورت کے لیے جمع رکھتے ہوں لہذا تھوڑی سی مٹی جب تک وہ اپنی جگہ پر ہے مال نہیں اور اس کی بیع باطل ہے البتہ اگر اُسے دوسری جگہ منتقل کر کے لے جائیں تو اب مال ہے اور بیع جائز گئیوں کا ایک دانہ اس کی بھی بیع باطل ہے۔ انسان کے پاخانہ

”مس ابی داود“، کتاب الإجارة، باب فی العربان، الحدیث ۳۵۰۲، ح ۳، ص ۲۹۲

یہ حدیث ”مسند امام احمد“، ”مس ابی داود“، ”مس ابن ماجہ“ میں عمرو بن شعیب عن بیہ عن جدہ سے مروی ہے جبکہ ”کنز العمال“، کتاب البیوع، الحدیث: ۹۶۱۱، ح ۴، ص ۲۳ میں انہی کتابوں کے حوالے سے یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ ... وعلیہ

یعنی پایہ نہ جائے۔ نا سمجھ۔ یعنی ایجاب و قبول میں یا بیع میں۔
شراب کی قیمت۔ یعنی جو چیز تہی ہے اس کو کسی وجہ سے خریدار کے حوالے نہ کر سکتا ہو۔
عقد کے تقاضے کے خلاف۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع العاصد، ح ۷، ص ۲۳۲ نو عبیرہ۔

وہ دین جس کی تعلیمات وحی الہی پر مشتمل ہو۔

یعنی موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کے دین۔

”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب البیع العاصد، مطلب: البیع الموقوف... إلح، ح ۷، ص ۲۳۴

و ”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ح ۲، ص ۴۳۔

پیشاب کی بیع باطل ہے جب تک مٹی اس پر غالب نہ آجائے اور کھاد نہ ہو جائے گو بر، میٹھی، لید کی بیع باطل نہیں اگرچہ دوسری چیز کی ان میں آمیزش نہ ہو لہذا اُپلے⁽¹⁾ کا بیچنا خریدنا یا استعمال کرنا ممنوع نہیں۔⁽²⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: مُردار سے مراد غیر مذہب (3) ہے چاہے وہ خود مر گیا ہو یا کسی نے اُس کا گلا گھونٹ کر مار ڈالا ہو یا کسی جانور نے اُسے مار ڈالا ہو۔ مچھلی اور نڈی مُردار میں داخل نہیں کہ یہ ذبح کرنے کی چیز ہی نہیں۔⁽⁴⁾ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۵: معدوم⁽⁵⁾ کی بیع باطل ہے مثلاً دو منزلہ مکان دو شخصوں میں مشترک تھا ایک کا نیچے والا تھا دوسرے کا اوپر والا، وہ مر گیا یا صرف بالا خانہ گرا بالا خانہ والے نے گرنے کے بعد بالا خانہ بیع کیا یہ بیع باطل ہے کہ جب وہ چیز ہی نہیں بیع کسی چیز کی ہوگی اور اگر بیع سے مراد اُس حق کو بیچنا ہے کہ مکان کے اوپر اُس کو مکان بنانے کا حق تھا یہ بھی باطل ہے کہ بیع مال کی ہوتی ہے اور یہ محض ایک حق ہے مال نہیں اور اگر بالا خانہ موجود ہے تو اُس کی بیع ہو سکتی ہے۔⁽⁶⁾ (فتح القدیر)

مسئلہ ۶: جو چیز زمین کے اندر پیدا ہوتی ہے، جیسے مولیٰ، گاجرو وغیرہ اگر اب تک پیدا نہ ہوئی ہو یا پیدا ہونا معلوم نہ ہو اس کی بیع باطل ہے اور اگر معلوم ہو کہ موجود ہو چکی ہے تو بیع صحیح ہے اور مشتری کو خیار رویت حاصل ہوگا۔⁽⁷⁾ (ردالمحتار)

(چھپی ہوئی چیز کی بیع)

مسئلہ ۷: باقلا⁽⁸⁾ کے بیج اور چاول اور تل کی بیع، اگر یہ سب چھلکے کے اندر ہوں جب بھی جائز ہے۔ یو ہیں اخروٹ، بادام، پستہ اگر پہلے چھلکے میں ہوں (یعنی ان چیزوں میں دوا چھلکے ہوتے ہیں ہمارے ملک میں یہ سب چیزیں اوپر کا چھلکا اوتارنے کے بعد آتی ہیں اگر اوپر کے چھلکے نہ اترے ہوں جب بھی بیع جائز ہے)۔ یو ہیں گیہوں کے دانے ہل⁽⁹⁾ میں

ایچدھن (آگ جلانے) کے لئے گو بر کی شکھائی ہوئی نکلیاں۔

”الدر المختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: فی تعریف المال، ح ۷، ص ۲۳۴۔

وہ چالور جسے ذبح نہ کیا گیا ہو۔

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: فی تعریف المال، ح ۷، ص ۲۳۵، وغیرہ۔

یعنی وہ چیز جو ابھی پائی ہی نہ جاتی ہو۔

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۶، ص ۶۳۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ح ۷، ص ۲۳۶۔

لوہیا۔ گندم وغیرہ کا خوش، بالی جس میں دانے ہوتے ہیں۔

ہوں جب بھی بیع جائز ہے اور ان سب صورتوں میں یہ بائع کے ذمہ ہے کہ پھلی سے باقلا کے بیج یا دھان کی بھوسی⁽¹⁾ سے چاول یا چھلکوں سے تل اور بادام وغیرہ اور بال سے گیہوں نکال کر مشتری کے سپرد کرے اور اگر چھلکوں سمیت بیع کی ہے مثلاً باقلا کی پھلیاں یا اوپر کے چھلکے سمیت بادام بیچنا یا دھان بیچنا ہے تو نکال کر دینا بائع کے ذمہ نہیں۔⁽²⁾ (در مختار)

مسئلہ ۸: گٹھلیاں جو کھجور میں ہوں یا بنولے⁽³⁾ جو روئی کے اندر ہوں یا دودھ جو تھن کے اندر ہو ان سب کی بیع ناجائز ہے کہ یہ سب چیزیں عرفاً معدوم ہیں⁽⁴⁾ اور کھجور سے گٹھلیاں یا روئی سے بنولے یا تھن سے دودھ نکالنے کے بعد بیع جائز ہے۔⁽⁵⁾ (در مختار)

مسئلہ ۹: پانی جب تک کوئیں یا نہر میں ہے اُس کی بیع جائز نہیں اور جب اُس کو گھرے وغیرہ میں بھر لیا یا لک ہو گیا بیع کر سکتا ہے۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: مینہ⁽⁷⁾ کا پانی جمع کر لینے سے مالک ہو جاتا ہے بیع کر سکتا ہے پختہ حوض میں جو پانی جمع کر لیا ہے بیع کر سکتا ہے بشرطیکہ پانی کی آمد کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہو۔⁽⁸⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: بھشتی⁽⁹⁾ سے پانی کی ٹھکیں مول لیں⁽¹⁰⁾ یعنی ابھی اُس نے بھری بھی نہیں ہیں اُن کو خرید لینا درست ہے کہ مسلمانوں کا اس پر عملدرآمد ہے۔ اگر کسی سے کہا پانی بھر کر میرے جانوروں کو پلایا کرو ایک روپیہ ہو اور دو لگا یہ ناجائز ہے اور اگر یہ کہہ دیا کہ مینے میں اتنی ٹھکیں پلاؤ اور مشک معلوم ہے تو جائز ہے۔⁽¹¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: بیع میں کچھ موجود ہے اور کچھ معدوم جب بھی بیع باطل ہے جیسے گلاب اور پیلے⁽¹²⁾ تمہیلی کے پھول⁽¹³⁾ جب کہ ان کی پوری فصل نیچ جائے اور جتنے موجود ہیں اُن کو بیع کیا تو بیع جائز ہے۔⁽¹⁴⁾ (در مختار)

چاول کا بھوسہ، چاول کی فصل کا بھوسہ۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع المفسد، ج ۷، ص ۲۵۳۔

کپاس کے بیج۔ یعنی لوگوں کے نزدیک ان کا وجود ہی نہیں ہے۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع المفسد، ج ۷، ص ۲۵۲۔

”العتاوی الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یحوز بیعہ وما لا یحوز، الفصل السابع، ج ۳، ص ۱۲۱۔
مینہ یعنی بارش۔

”العتاوی الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یحوز بیعہ وما لا یحوز، الفصل السابع، ج ۳، ص ۱۲۱۔
پانی بھرنے والا۔

”العتاوی الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یحوز بیعہ وما لا یحوز، الفصل السابع، ج ۳، ص ۱۲۲۔
ایک قسم کے پھول جو چنبیلی سے ذرا چھوٹے ہوتے ہیں۔

چنبیلی ایک مشہور خوشبودار پھول، یہ سفید اور زرد رنگ کا ہوتا ہے۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع المفسد، ج ۷، ص ۲۳۶۔

مسئلہ ۱۳: جانور کی پشت میں یا مادہ کے پیٹ میں جو نقطہ ہے کہ آئندہ وہ پیدا ہوگا اُس کی بیع باطل ہے۔^(۱) (درمختار)

(اشارہ اور نام دونوں ہوں تو کس کا اعتبار ہے)

مسئلہ ۱۴: بیع کی طرف اشارہ کیا اور نام بھی لے دیا مگر جس کی طرف اشارہ ہے اُس کا وہ نام نہیں مثلاً کہہ کہ اس گائے کو اتنے میں بیچا اور وہ گائے نہیں بلکہ بیل ہے یا اس لوٹھی کو بیچا اور وہ لوٹھی نہیں غلام ہے اس کا حکم یہ ہے کہ جو نام ذکر کیا ہے اور جس کی طرف اشارہ ہے دونوں کی ایک جنس ہے تو بیع صحیح ہے کہ عقد کا تعلق اُس کے ساتھ ہے جس کی طرف اشارہ ہے اور وہ موجود ہے مگر جو چیز سمجھ کر مشتری لینا چاہتا ہے چونکہ وہ نہیں ہے لہذا اُس کو اختیار ہے کہ لے یا نہ لے اور جنس مختلف ہو تو بیع باطل ہے کہ عقد کا تعلق اس صورت میں اُس کے ساتھ ہے جس کا نام لیا گیا اور وہ موجود نہیں لہذا عقد باطل۔ انسان میں مرد و عورت دو جنس مختلف ہیں لہذا لوٹھی کہہ کر بیع کی اور نکلا غلام یا بالعکس^(۲) یہ بیع باطل ہے اور جانوروں میں نر و مادہ ایک جنس ہے گائے کہہ کر بیع کی اور نکلا بیل یا بالعکس تو بیع صحیح ہے اور مشتری کو اختیار حاصل ہے۔^(۳) (ہدایہ)

مسئلہ ۱۵: یا قوت کہہ کر بیچا اور ہے شیشہ، بیع باطل ہے کہ بیع معدوم^(۴) ہے اور یا قوت سُرخ کہہ کر رات میں بیچا اور تھا یا قوت زرد، تو بیع صحیح ہے اور مشتری کو اختیار ہے۔^(۵) (فتح)

(دو چیزوں کو بیع میں جمع کیا ان میں ایک قابل بیع نہ ہو)

مسئلہ ۱۶: آزاد و غلام کو جمع کر کے ایک ساتھ دونوں کو بیچا یا ذبیحہ اور مردار کو ایک عقد میں بیع کیا غلام اور ذبیحہ کی بھی بیع باطل ہے اگرچہ ان صورتوں میں ثمن کی تفصیل کر دی گئی ہو کہ اتنا اس کا ثمن ہے اور اتنا اس کا۔ اور اگر عقد دو ہوں تو غلام اور ذبیحہ کی صحیح ہے آزاد اور مردار کی باطل۔ مدبر یا ام ولد^(۶) کے ساتھ ملا کر غلام کی بیع کی غلام کی بیع صحیح ہے اُن کی نہیں۔^(۷) (درمختار)

مسئلہ ۱۷: غیر وقف کو وقف کے ساتھ ملا کر بیع کیا غیر وقف کی صحیح ہے اور وقف کی باطل اور مسجد کے ساتھ دوسری چیز

”الدر المختار“، کتاب المبیوع، باب البیع القاسد، ج ۷، ص ۲۳۷۔
یعنی غلام کہا تھا اور لوٹھی نکلی۔

”الہدایہ“، کتاب المبیوع، باب البیع القاسد، ج ۲، ص ۴۷۔
کتنے والی چیز موجود نہیں ہے۔

”فتح القدیر“، کتاب المبیوع، باب البیع القاسد، ج ۶، ص ۶۸۔
وہ لوٹھی جس کے پیدا ہونے والے بچے کو مالک اپنی طرف منسوب کرے۔

”الدر المختار“، کتاب المبیوع، باب البیع القاسد، ج ۷، ص ۲۴۱۔

ملا کر بیع کی تو دونوں کی باطل۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۱۸: دو شخص ایک مکان میں شریک ہیں ان میں ایک نے دوسرے کے ہاتھ پورا مکان بیع دیا تو اس کے حصے کی بیع صحیح ہے اور جتنا مکان میں اس کا حصہ ہے اسی کی بیع ہوئی اور اس کے مقابل ثمن کا جو حصہ ہو گا وہ ملے گا کل نہیں ملے گا۔^(۲) (رد المحتار)

مسئلہ ۱۹: دو شخص مکان یا زمین میں شریک ہیں ایک نے اس میں سے ایک معین ٹکڑا بیع کر دیا یہ بیع صحیح نہیں اور اگر اپنا حصہ بیع دیا تو بیع صحیح ہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: مسلم گاؤں^(۴) بیچا جس میں قبرستان اور مسجدیں بھی ہیں اور ان کا استثناء نہیں کیا تو علاوہ مساجد و مقابر کے گاؤں کی بیع صحیح ہے اور مساجد و مقابر کا عادیٰ استثناء قرار دیا جائے گا اگرچہ استثناء مذکور نہ ہو۔^(۵) (بحر الرائق)

مسئلہ ۲۱: انسان کے بال کی بیع درست نہیں اور انھیں کام میں لانا بھی جائز نہیں، مثلاً ان کی چونیاں بنا کر عورتیں استعمال کریں حرام ہے، حدیث میں اس پر لعنت فرمائی۔

فائدہ: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک^(۶) جس کے پاس ہوں، اس سے دوسرے نے لیے اور ہدیہ میں کوئی چیز پیش کی یہ درست ہے جب کہ بطور بیع نہ ہو اور موئے مبارک سے برکت حاصل کرنا اور اس کا غسالہ^(۷) پینا، آنکھوں پر ملنا، بغرض شفا مریض کو پلانا درست ہے، جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

مسئلہ ۲۲: جو چیز اس کی ملک میں نہ ہو اس کی بیع جائز نہیں یعنی اس امید پر کہ میں اس کو خرید لوں گا یا بہیہ یا میراث کے ذریعہ یا کسی اور طریق سے مجھے مل جائے گی اس کی ابھی سے بیع کر دے جیسا کہ آجکل اکثر تاجر کیا کرتے ہیں یہ ناجائز ہے جب کہ بیع مسلم کے طور پر نہ ہو (جس کا ذکر آئے گا) پھر اگر اس طرح بیع کی اور خرید کر مشتری کو دیدی جب بھی باطل ہی رہے گی۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع العاسد، ج ۷، ص ۲۴۲۔

”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب البیع العاسد، مطلب، فیما اذا اشتری احد الشریکین... إلخ، ج ۷، ص ۲۴۲۔

”الفتاویٰ انہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یحور بیعہ و مالا یحور، الفصل التاسع، ج ۳، ص ۱۳۰۔

سارا گاؤں۔

”البحر الرائق“، کتاب البیوع، باب بیع العاسد، ج ۶، ص ۱۴۹۔

مقدس بال۔

وہوون یعنی وہ پانی جس میں موئے مبارک بھگو کر برکت والا کر دیا گیا ہو۔

یو ہیں وہ چیز جو ابھی طیار نہیں ہے بلکہ آئندہ ہوگی مثلاً کپڑا، ٹکڑ، شکر، جو ابھی موجود نہیں ہے اس امید پر بیچی کہ آئندہ ہو جائے گی یہ بیع بھی باطل ہے کہ معدوم کی بیع ہے اور اگر دوسرے کی چیز بطور وکالت (۱) یا فضولی بن کر بیچ دی (۲) تو ناجائز نہیں اگر وکالت کے طور پر ہو تو نافذ بھی ہے (۳) اور فضولی کی بیع ہو تو مالک کی اجازت پر موقوف ہے۔ (۴) (عالمگیری، درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۳: بیع باطل کا حکم یہ ہے کہ بیع پر اگر مشتری کا قبضہ بھی ہو جائے جب بھی مشتری اُس کا مالک نہیں ہوگا اور مشتری کا وہ قبضہ قبضہ امانت قرار پائے گا۔ (۵) (درمختار)

مسئلہ ۲۴: سرکہ کے دو ٹکڑے خریدے پھر معلوم ہوا کہ ایک میں شراب ہے اور دوسرے میں سرکہ دونوں کی بیع ناجائز ہے اگرچہ ہر ایک کا شمن علیحدہ علیحدہ بیان کر دیا گیا ہو۔ (۶) (عالمگیری)

(بیع میں شرط)

مسئلہ ۲۵: بیع میں ایسی شرط ذکر کرنا کہ خود عقد اُس کا مقتضی ہے معتبر نہیں مثلاً بائع پر بیع کے قبضہ دلانے کی شرط اور مشتری پر شمن ادا کرنے کی شرط اور اگر وہ شرط مقتضائے عقد نہیں (۷) مگر عقد کے مناسب ہو اس شرط میں بھی حرج نہیں مثلاً یہ کہ مشتری شمن کے لیے کوئی ضامن پیش کرے یا شمن کے مقابل میں فلاں چیز رہن رکھے اور جس کو ضامن بتایا ہے اُس نے اُسی مجلس میں ضمانت کر بھی لی اور اگر اُس نے ضمانت قبول نہ کی تو بیع فاسد ہے اور اگر مشتری نے ضمانت یا رہن سے گریز کی تو بائع بیع کو فسخ کر سکتا ہے۔ یو ہیں مشتری نے بائع سے ضامن طلب کیا کہ میں اس شرط سے خریدتا ہوں کہ فلاں شخص ضامن ہو جائے کہ بیع پر قبضہ دلا دے یا بیع میں کسی کا حق لکھے گا تو شمن واپس ملے گا یہ شرط بھی جائز ہے۔ اور اگر وہ شرط نہ اس قسم کی ہو نہ اُس قسم کی مگر شرع (۸) نے اُس کو جائز رکھا ہے جیسے خیار شرط یا وہ شرط ایسی ہے جس پر مسلمانوں کا عام طور پر عمل درآمد ہے جیسے آج کل گھریوں میں گارنٹی سال دو سال کی ہوا کرتی ہے کہ اس مدت میں خراب ہوگی تو درستی کا ذمہ دار بائع ہے ایسی شرط بھی جائز ہے۔ اور یہ بھی نہ یعنی کسی کی طرف سے وکیل بن کر۔

یعنی مالک کی اجازت کے بغیر اپنے طور پر بیچ دی۔

یعنی بیع ہو جائے گی۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الأول فی تعریف البیع.. إلخ، ج ۳، ص ۲، ۳.

و ”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: الأدمی مکرم إلخ، ج ۷، ص ۲۴۵.

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۷، ص ۲۴۶.

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب التاسع، یمایحوز بیعہ و مالا یحوز، الفصل العاشر، ج ۳، ص ۱۳۱.

شریعت۔

یعنی عقد کے تقاضے کے مطابق نہیں۔

ہو یعنی شریعت میں بھی اُس کا جواز نہیں وارد ہو اور مسلمانوں کا تعامل (1) بھی نہ ہو وہ شرط فاسد ہے اور بیع کو بھی فاسد کر دیتی ہے مثلاً کپڑا خرید اور یہ شرط کر لی کہ بائع اس کو قطع کر کے سی دے گا۔ (2) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۶: غلام کو اس شرط پر بیع کیا کہ مشتری اُسے آزاد کر دے یا نہ بریامکاتب کرے یا لونڈی کو اس شرط پر کہ اسے اُم و مد بنائے یہ بیع فاسد ہے کہ جو شرط مقتضائے عقد (3) کے خلاف ہو اور اُس میں بائع یا مشتری یا خود بیع کا فائدہ ہو (جب کہ بیع اہل استحقاق سے ہو) وہ بیع کو فاسد کر دیتی ہے اور اگر جانور کو اس شرط پر بیچا کہ مشتری اُسے بیع نہ کرے تو بیع فاسد نہیں کہ یہاں وہ تینوں باتیں نہیں اور اگر اس شرط پر سے غلام بیچا تھا کہ مشتری اُسے آزاد کر دے گا اور مشتری نے اس شرط پر خرید کر آزاد کر دیا بیع صحیح ہو گئی اور غلام آزاد ہو گیا۔ (4) (ہدایہ)

مسئلہ ۲۷: غلام کو ایسے کے ہاتھ بیچا کہ معلوم ہے وہ آزاد کر دے گا مگر بیع میں آزادی کی شرط مذکور نہ ہوئی بیع جائز ہے۔ (5) (ہدایہ)

مسئلہ ۲۸: غلام بیچا اور یہ شرط کی کہ وہ غلام بائع کی ایک مہینہ خدمت کرے گا یا مکان بیچا اور شرط کی کہ بائع ایک ماہ تک اُس میں سکونت (6) رکھے گا یا یہ شرط کی کہ مشتری اتنا روپیہ مجھے قرض دے یا فلاں چیز ہدیہ کرے یا معین چیز کو بیچا اور شرط کی کہ ایک ماہ تک بیع پر قبضہ نہ دے گا ان سب صورتوں میں بیع فاسد ہے۔ (7) (ہدایہ)

مسئلہ ۲۹: بیع میں ثمن کا ذکر نہ ہوا یعنی یہ کہا کہ جو بازار میں اس کا نرخ (8) ہے دیدینا یہ بیع فاسد ہے اور اگر یہ کہا کہ ثمن کچھ نہیں تو بیع باطل ہے کہ بغیر ثمن بیع نہیں ہو سکتی۔ (9) (در مختار)

بلا تردود لوگوں کا اس چیز کو لے لیتا۔

”العتاوی الہدایہ“، کتاب البیوع، الباب العاشر فی الشروط التي تفسد البیع والنئی لا تفسده، ج ۳، ص ۱۳۳ وغیرہ، یعنی عقد کے تقاضے کے۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب البیع العاسد، ج ۲، ص ۴۸۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب البیع العاسد، ج ۲، ص ۴۹۔

ربائش۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب البیع العاسد، ج ۲، ص ۴۹۔

قیمت۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع العاسد، ج ۷، ص ۲۴۷۔

(جوشکار ابھی قبضہ میں نہیں آیا ہے اس کی بیع)

مسئلہ ۳۰: جو مچھلی کہ دریایا تالاب میں ہے ابھی اُس کا شکار کیا ہی نہیں اُس کو اگر نقد یعنی روپے پیسے سے بیع کیا تو باطل ہے کہ وہ ملک میں نہیں اور مال منقوم نہیں^(۱) اور اگر اُس کو غیر نقد مثلاً کپڑا یا کسی اور چیز کے بدلے میں بیع کیا ہے تو بیع فاسد ہے۔ یوہیں اگر شکار کر کے اُسے دریایا تالاب میں چھوڑ دیا جب بھی اُس کی بیع فاسد ہے کہ اُس کی تسلیم پر^(۲) قدرت نہیں۔^(۳) (در مختار)

مسئلہ ۳۱: مچھلی کو شکار کرنے کے بعد کسی گڑھے میں ڈال دیا وہ گڑھا ایسا ہے کہ بے کسی ترکیب^(۴) کے اُس میں سے پکڑ سکتا ہے تو بیع کرنا بھی جائز ہے کہ اب وہ مقدور تسلیم بھی ہے^(۵) وہ ایسی ہی ہے جیسے پانی کے گڑھے میں رکھی ہے اور اگر اُسے پکڑنے کے لیے شکار کرنے کی ضرورت ہوگی کانٹے یا جال وغیرہ سے پکڑنا پڑے گا تو جب تک پکڑ نہ لے اُس کی بیع صحیح نہیں اور اگر مچھلی خود بخود گڑھے میں آگئی اور وہ گڑھا اسی لیے مقرر کر رکھا ہے تو یہ شخص اُس کا مالک ہو گیا دوسرے کو اس کا لینا جائز نہیں پھر اگر بے جال وغیرہ کے اُسے پکڑ سکتے ہیں تو اُس کی بیع بھی جائز ہے کہ وہ مقدور تسلیم بھی ہے ورنہ بیع ناجائز اور اگر وہ اس لیے نہیں طیار کر رکھا ہے تو مالک نہیں مگر جبکہ دریایا تالاب کی طرف جو راستہ تھا اُسے مچھلی کے آنے کے بعد بند کر دیا تو مالک ہو گیا اور بغیر جال وغیرہ کے پکڑ سکتا ہے تو بیع جائز ہے ورنہ نہیں۔ اسی طرح اگر اپنی زمین میں گڑھا کھودا تھا اُس میں ہرن وغیرہ کوئی شکار گر پڑا اگر اس نے اسی غرض سے کھودا تھا تو یہی مالک ہے دوسرے کو اس کا لینا جائز نہیں اور اس لیے نہیں کھودا تو جو پکڑ لے جائے اُس کا ہے مگر مالک زمین اگر شکار کے قریب ہو کہ ہاتھ بڑھا کر اُسے پکڑ سکتا ہے تو اسی کا ہے دوسرے کو پکڑنا جائز نہیں دوسرا پکڑے بھی تو وہ مالک نہیں ہوگا یہ ہوگا۔ یوہیں شکمانے کے لیے جال تانا تھا کوئی شکار اُس میں پھنسا تو جو پکڑ لے اس کا ہے اور اگر شکار ہی کے لیے تانا تھا تو شکار کا مالک یہ ہے۔ جال میں شکار پھنسا مگر تڑپا اُس سے چھوٹ گیا دوسرے نے پکڑ لیا تو یہ مالک ہے اور جال والا پکڑنے کے لیے قریب آ گیا کہ ہاتھ بڑھا کر جانور پکڑ سکتا ہے اس وقت توڑا کر نکل گیا اور دوسرے نے پکڑ لیا تو جال والا مالک ہے پکڑنے والا مالک نہیں۔ باز اور غٹے کے شکار کا بھی یہی حکم ہے۔^(۶) (فتح القدیر، رد المحتار)

یعنی س مال سے شرعاً فائدہ نہ اٹھایا جاسکتا ہو۔

یعنی حوالے کرنے پر۔

”الدر المحتار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۷، ص ۲۴۸۔

یعنی بغیر کسی تدبیر سے۔

یعنی حوالہ بھی کیا جاسکتا ہو۔

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۶، ص ۴۹۔

و ”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب الفاسد، مطلب فی البیع الفاسد، ج ۷، ص ۳۴۸۔

مسئلہ ۳۲: شکاری جانور کے انڈے اور بچے کا بھی وہی حکم ہے جو شکار کا ہے یعنی اگر ایسی جگہ میں انڈا یا بچہ کیا کہ اس نے اسی کام کے لیے مقرر کر رکھی ہے تو یہ مالک ہے ورنہ جو لے جائے اُس کا ہے۔^(۱) (فتح القدیر)

مسئلہ ۳۳: کسی کے مکان کے اندر شکار چلا آیا اور اس نے دروازہ اُس کے پکڑنے کے لیے بند کر لیا تو یہ مالک ہے دوسرے کو پکڑنا جائز نہیں اور لا علمی میں اس نے دروازہ بند کیا تو یہ مالک نہیں۔ اور شکار اس کے مکان کی محاذات^(۲) میں ہوا میں اُڑ رہا تھا تو جو شکار کرے، وہ مالک ہے۔ یوہیں اس کے درخت پر شکار بیٹھا تھا جس نے اُسے پکڑا وہ مالک ہے۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: روپے پیسے لٹاتے ہیں اگر کسی نے اپنے دامن اس لیے پھیلا رکھے تھے کہ اس میں گریں تو میں لوں گا تو جتنے اس کے دامن میں آئے اس کے ہیں اور اگر دامن اس لیے نہیں پھیلائے تھے مگر گرنے کے بعد اس نے دامن سمیٹ لیے جب بھی مالک ہے اور اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو دامن میں گرنے سے اس کی ملک نہیں دوسرا لے سکتا ہے۔ شادی میں چھوہارے اور شکر لٹاتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۳۵: اسکی زمین میں شہد کی مکھوں نے مہار لگائی^(۵) تو بہر حال شہد کا مالک یہی ہے چاہے اس نے زمین کو اسی لیے چھوڑ رکھا ہو یا نہیں کہ ان کی مثال خود درخت^(۶) کی ہے کہ مالک زمین اسکا مالک ہوتا ہے یہ اُس کی زمین کی پیداوار ہے۔^(۷) (فتح القدیر)

مسئلہ ۳۶: تالابوں جھیلوں کا مچھلیوں کے شکار کے لیے ٹھیکہ دینا جیسا کہ ہندوستان کے بہت سے زمیندار کرتے ہیں یہ ناجز ہے۔^(۸) (درمختار)

مسئلہ ۳۷: پرند جو ہوا میں اُڑ رہا ہے اگر اُس کو ابھی تک شکار نہ کیا ہو تو بیع باطل ہے اور اگر شکار کر کے چھوڑ دیا ہے تو بیع فاسد ہے کہ تسلیم پر قدرت نہیں اور اگر وہ پرند ایسا ہے کہ اس وقت ہوا میں اُڑ رہا ہے مگر خود بخود واپس آ جائے گا جیسے چلاؤ کبوتر^(۹)

^(۱) فتح القدیر، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۶، ص ۴۹۔

حدود، گرد و لواح، مکان کے برابر اور پر۔

^(۲) ردالمحتار، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: بی البیع الفاسد، ج ۷، ص ۲۴۸۔

^(۳) الدر المختار، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج ۷، ص ۵۱۶۔

شہد کا چھتا ہٹایا۔

یعنی قدرتی طور پر اگنے والا درخت۔

^(۴) فتح القدیر، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۶، ص ۴۹۔

^(۵) الدر المختار، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۷، ص ۲۴۸۔

پالتو کبوتر۔

تو اگرچہ اس وقت اس کے پاس نہیں ہے بیع جائز ہے اور ہیضہ نہیں تو حکماء اس کی تسلیم پر قدرت ضرور ہے۔^(۱) (در مختار)

(بیع فاسد کی دیگر صورتیں)

مسئلہ ۳۸: جو دودھ تھن میں ہے اُسکی بیع ناجائز ہے۔ یوہیں زندہ جانور کا گوشت، چربی، چمڑا، سری پائے، زندہ دُنْبہ کی چکی^(۲) کی بیع ناجائز ہے اسی طرح اُس اون کی بیع جو دُنْبہ یا بھیڑ کے جسم میں ہے ابھی کاٹی نہ ہو اور اُس موتی کی جو سیپ^(۳) میں ہو یا گھی کہ جو ابھی دودھ سے نکالنا نہ ہو یا کڑیوں کی جو چھت میں ہیں یا جو تھان ایسا ہو کہ پھاڑ کر نہ بیچا جاتا ہو اُس میں سے ایک گز آدھ گز کی بیع جیسے مشروع^(۴) اور مکبدن^(۵) کے تھان یہ سب ناجائز ہیں اور اگر مشتری نے ابھی بیع کو فتح نہیں کیا تھا کہ بائع نے چھت میں سے کڑیاں نکال دیں یا تھان میں سے وہ ٹکڑا پھاڑ دیا تو اب یہ بیع صحیح ہوگئی۔^(۶) (ہدایہ، در مختار)

مسئلہ ۳۹: اس مرتبہ جال ڈالنے میں جو مچھلیاں نکلیں گی اُن کو بیع کیا یا غوطہ خورنے^(۷) یہ کہا کہ اس غوطہ میں جو موتی نکلیں گے اُن کو بیچا یہ باطل ہے۔^(۸) (فتح القدیر)

مسئلہ ۴۰: دو کپڑوں میں سے ایک یا دو غلاموں میں سے ایک کی بیع ناجائز ہے جبکہ خیار تعین^(۹) شرط نہ ہو اور اگر مشتری نے دونوں پر قبضہ کر لیا تو اُن میں ایک کا قبضہ قبضہ امانت ہے اور دوسرے کا قبضہ ضمان۔^(۱۰) (در مختار، بحر)

مسئلہ ۴۱: چراگاہ میں جو گھاس ہے اُس کی بیع فاسد ہے ہاں اگر گھاس کو کاٹ کر اس نے جمع کر لیا تو بیع درست ہے جس طرح پانی کو گھڑے، مٹکے، مٹکے میں بھر لینے کے بعد بیچنا جائز ہے اور چراگاہ کا ٹھیکہ پر دینا بھی جائز نہیں یہ اُس وقت ہے کہ گھاس خود اُوگی ہو اس کو کچھ نہ کرنا پڑا ہو اور اگر اس نے زمین کو اسی لیے چھوڑ رکھا ہو کہ اُس میں گھاس پیدا ہو اور ضرورت کے وقت پانی بھی دیتا ہو تو اُس کا مالک ہے اور اب بیچنا جائز ہے مگر ٹھیکہ اب بھی ناجائز ہے کہ اطلاق عین^(۱۱) پر اجارہ درست

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۷، ص ۲۵۰.

دنپے کی چوڑی ذم۔

ایک قسم کا کپڑا جو ریشم اور روئی کے موت کو ملا کر بنایا جاتا ہے۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۲، ص ۴۴.

و ”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۷، ص ۲۵۲.

تیرا ک۔

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۶، ص ۵۳.

منتخب کرنے کا اختیار۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۷، ص ۲۵۲.

و ”البحر الرائق“، کتاب البیع، باب البیع الفاسد، ج ۶، ص ۱۲۶.

اصل چیز کو ضائع کرنا۔

نہیں۔ ٹھیکہ کے لیے یہ جید ہو سکتا ہے کہ اُس زمین کو جانوروں کے ٹھہرانے کے لیے ٹھیکہ پردے پھر مستاجر⁽¹⁾ اُس کی گھاس بھی چرائے۔⁽²⁾ (در مختار، بحر)

مسئلہ ۴۲: کچی کھیتی جس میں ابھی غلہ طیار نہیں ہوا ہے، اس کی بیج کی تین صورتیں ہیں: ① ابھی کاٹ لے گا یا ② اپنے جانوروں سے چرائے گا یا ③ اس شرط پر لیتا ہے کہ اُسے طیار ہونے تک چھوڑ رکھے گا۔ پہلی دو صورتوں میں بیج جائز ہے اور تیسری صورت میں چونکہ اس شرط میں مشتری کا نفع ہے، بیع فاسد ہے۔⁽³⁾ (در مختار)

مسئلہ ۴۳: پھل اُس وقت بیج ڈالے کہ ابھی نمایاں بھی نہیں ہوئے ہیں یہ بیج باطل ہے اور اگر ظاہر ہو چکے مگر قابل اشغاع نہیں ہوئے⁽⁴⁾ یہ بیج صحیح ہے مگر مشتری پر فوراً توڑ لینا ضروری ہے اور اگر یہ شرط کر لی ہے کہ جب تک طیار نہیں ہونگے درخت پر رہیں گے تو بیع فاسد ہے اور اگر بلا شرط خریدے ہیں مگر بائع نے بعد بیع اجازت دی کہ طیار ہونے تک درخت پر رہنے دو تو اب کوئی حرج نہیں۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴: ریثم کے کیڑے اور ان کے انڈوں کی بیج جائز ہے۔⁽⁶⁾ (تویر)

دو شخص اگر ریثم کے کیڑوں میں شرکت کریں یہ جب ہو سکتی ہے کہ انڈے دونوں کے ہوں اور کام بھی دونوں کریں اور جتنے جتنے انڈے ہوں انھیں کے حساب سے شرکت کے حصے ہوں یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک کے انڈے ہوں اور ایک کام کرے اور دونوں نصف نصف یا کم بیش کے شریک ہوں بلکہ اگر ایسا کیا ہے تو کیڑے اُس کے ہوں گے جس کے انڈے ہیں اور کام کرنے والے کے لیے اجرت مثل⁽⁷⁾ ملے گی۔ یوہیں اگر گائے بکری مرغی کسی کو آدھے آدھے پردے دی کہ وہ کھلائے گا چرائے گا اور جو بچے ہوں گے دونوں آدھے آدھے بانٹ لیں گے جیسا کہ اکثر دیہاتوں میں کرتے ہیں یہ طریقہ غلط ہے بچوں میں شرکت نہیں ہوگی بلکہ بچے اسی کے ہونگے جس کے جانور ہیں اس دوسرے کو چارہ کی قیمت جب کہ اپنا کھلایا ہو اور چرائی اور رکھوالی کی اجرت مثل ملے گی۔ یوہیں اگر ایک شخص نے اپنی زمین دوسرے کو پیڑ⁽⁸⁾ لگانے کے لیے ایک مدت معین تک کے لیے

اجرت پر لینے والا۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۷، ص ۲۵۷۔

و ”البحر الرائق“، کتاب البیع، باب البیع الفاسد، ج ۶، ص ۱۲۷۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۷، ص ۲۵۸۔

یعنی فائدہ اٹھانے کے قائل نہیں ہوئے۔

”الفتاویٰ انہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یجوز بیعہ وما لا یجوز، الفصل الثانی، ج ۳، ص ۱۰۶۔

”تنویر الأبصار“، کتاب البیوع، ج ۷، ص ۲۵۹۔

کسی عمل کی وہ اجرت جو اس عمل کے مثل (مساوی) ہو۔

درخت۔

دید کی کہ درخت اور پھل دونوں نصف نصف لے لیں گے یہ بھی صحیح نہیں وہ درخت اور پھل کل مالک زمین کے ہونگے اور دوسرے کے لیے درخت کی وہ قیمت ملے گی جو نصب کرنے کے دن تھی اور جو کچھ کام کیا ہے اُس کی اجرت مثل ملے گی۔ (۱) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۵: بھاگے ہوئے غلام کی بیع ناجائز ہے اور اگر جس کے ہاتھ بیچتا ہے، وہ غلام بھاگ کر اُس کے یہاں چھپا ہو تو بیع صحیح ہے پھر اگر مشتری نے اُس غلام پر قبضہ کرتے وقت کسی کو گواہ نہیں بنایا ہے تو بیع کے لیے جدید قبضہ کی ضرورت نہیں، یعنی فرض کر بیع کے بعد ہی مر گیا تو مشتری کو ثمن دینا پڑے گا اور قبضہ کرتے وقت گواہ کر لیا ہے تو یہ قبضہ بیع کے قبضہ کے قائم مقام نہیں بلکہ یہ قبضہ قبضہ امانت ہے اس کے بعد پھر قبضہ کرنا ہوگا اور اس قبضہ جدید سے پہلے مرا تو بائع کا مرا مشتری کو کچھ ثمن دینا نہیں پڑے گا اور اگر مشتری کے یہاں نہیں چھپا ہے مگر جس کے یہاں ہے اُس سے مشتری آسانی کے ساتھ بغیر مقدمہ بازی کے لے سکتا ہے جب بھی صحیح ہے۔ (۲) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۶: ایک شخص نے کسی کی کوئی چیز نصب کر لی ہے مالک نے اُس کو غاصب کے ہاتھ بیچ ڈالا بیع صحیح ہے۔ (۳)

مسئلہ ۳۷: عورت کے دودھ کو بیچنا ناجائز ہے اگرچہ اُسے نکال کر کسی برتن میں رکھ لیا ہو اگرچہ جس کا دودھ ہو وہ

باندی ہو۔ (۴) (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۳۸: خنزیر کے بال یا اور کسی جز کی بیع باطل ہے اور مردار کے چمڑے کی بھی بیع باطل ہے، جبکہ پکایا نہ ہو اور

دباغت (۵) کر لی ہو تو بیع جائز ہے اور اس کو کام میں لانا بھی جائز ہے۔ (۶) (در مختار)

مسئلہ ۳۹: تیل ناپاک ہو گیا اس کی بیع جائز ہے اور کھانے کے علاوہ اُس کو دوسرے کام میں لانا بھی جائز ہے۔ (۷)

(در مختار) مگر یہ ضرور ہے کہ مشتری کو اُس کے نجس ہونے کی اطلاع دیدے تاکہ وہ کھانے کے کام میں نہ لائے اور یہ بھی وجہ ہے

۱ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: فی بیع دودۃ المرمر، ج ۷، ص ۲۶۱

المرجع السابق، ص ۲۶۳.

۲ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یحور بیعہ و مالا یحور بالمفصل الثالث، ج ۳، ص ۱۱۱.

۳ "الہدایۃ"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۲، ص ۴۶ و غیرہا.

۴ چمڑا پکانا اور صاف کر کے اسے رنگنا۔

۵ "الدر المختار"، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۷، ص ۲۶۵.

المرجع السابق، ص ۲۶۷.

کہ نجاست عیب ہے اور عیب پر مطلع کرنا ضرور ہے۔ ناپاک تیل مسجد میں جلانا منع ہے مگر میں جلا سکتا ہے۔ اس کا استعمال اگرچہ جائز ہے مگر بدن یا کپڑے میں جہاں لگ جائے گا ناپاک ہو جائے گا پاک کرنا پڑیگا۔ بعض دوائیں اس قسم کی بنائی جاتی ہیں جس میں کوئی ناپاک چیز شامل کرتے ہیں مثلاً کسی جانور کا پتہ اُس کو اگر بدن پر لگایا تو پاک کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۵۰: مُردار کی چربی کو بیچنا یا اُس سے کسی قسم کا نفع اٹھانا ناجائز ہے نہ اُسے چراغ میں جلا سکتے ہیں نہ چڑا پکانے کے کام میں لاسکتے ہیں۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۱: مُردار کا پٹھا^(۲)، بال، ہڈی، پر، چونچ، کمر^(۳)، ناخن، ان سب کو بیچ بھی سکتے ہیں اور کام میں بھی لاسکتے ہیں۔ ہاتھی کے دانت اور ہڈی کو بیچ سکتے ہیں اور اسکی چیزیں بنی ہوئی استعمال کر سکتے ہیں۔^(۴) (ردالمحتار)

(جتنے میں چیز بیچی اسکو اس سے کم دام میں خریدنا)

مسئلہ ۵۲: جس چیز کو بیچ کر دیا ہے اور ابھی پورا ثمن وصول نہیں ہوا ہے اُس کو مشتری سے کم دام میں خریدنا جائز نہیں اگرچہ اس وقت اُس کا نرخ کم ہو گیا ہو۔ یو ہیں اگر مشتری مر گیا اُس کے وارث سے خریدی جب بھی جائز نہیں۔ مالک نے خود نہیں بیچ کی ہے بلکہ اس کے وکیل نے بیچ کی جب بھی یہی حکم ہے کہ کم میں خریدنا ناجائز اور اگر اتنے ہی میں خریدی مگر پہلے ادائے ثمن کی معیاد نہ تھی اور اب معیاد مقرر ہوئی یا پہلے ایک ماہ کی معیاد تھی اور اب دو ماہ کی معیاد مقرر کی یہ بھی ناجائز ہے۔ اور اگر بائع مر گیا اس کے وارث نے اُسی مشتری سے کم دام میں خریدی تو جائز ہے۔ یو ہیں بائع نے اُس سے خریدی جس کے ہاتھ مشتری نے بیچ کر دی ہے یا ہبہ کر دی ہے یا مشتری نے جس کے لیے اُس چیز کی وصیت کی اُس سے خریدی یا خود مشتری سے اُسی دام میں یا زائد میں خریدی یا ثمن پر قبضہ کرنے کے بعد خریدی یہ سب صورتیں جائز ہیں۔ اور بائع کے باپ یا بیٹے یا غلام یا مکاتب نے کم دام میں خریدی تو ناجائز ہے۔ کم داموں میں خریدنا اُس وقت ناجائز ہے جب کہ ثمن اُسی جنس کا ہو اور بیع میں کوئی نقصان نہ پیدا ہوا ہو اور اگر ثمن دوسری جنس کا ہو یا بیع میں نقصان ہوا ہو تو مطلقاً بیع جائز ہے۔ روپیہ اور اشرفی اس بارہ میں ایک جنس قرار پائیں گے لہذا اگر بیس روپیہ میں بیچی تھی اور اب ایک اشرفی میں خریدی جس کی قیمت اس وقت پندرہ روپے ہے ناجائز ہے اور

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب البیع العامد، مطلب: فی التداوی بلبس البنت فلزمہ قولاً ۵، ج ۷، ص ۲۶۷.

بدن سے ملے ہوئے وہ زروی مائل ریشے جن سے اعضاء سکتے اور پھلتے ہیں۔

گائے، بکری اور ہرن وغیرہ کے چمڑے ہوئے پاؤں۔

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب البیع العامد، مطلب: فی التداوی بلبس البنت فلزمہ قولاً ۵، ج ۷، ص ۲۶۷.

اگر کپڑے یا سامان کے بدلے میں خریدی جس کی قیمت چند روپے ہے جائز ہے۔⁽¹⁾ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۳: ایک شخص نے دوسرے سے من بھر گیلوں⁽²⁾ قرض لیے اس کے بعد قرضدار نے قرضخواہ⁽³⁾ سے پانچ روپیہ میں وہ من بھر گیلوں جو اُس کے ہیں خرید لیے یہ بیع جائز ہے اور وہ روپے اگر اسی مجلس میں ادا کر دیے تو بیع نافذ ہے، ورنہ باطل ہو جائیگی۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴: ایک شخص نے دوسرے سے دس روپے قرض لیے اور قبضہ کر لینے کے بعد مدیون⁽⁵⁾ نے دائن⁽⁶⁾ سے ایک اشرفی میں خرید لیے یہ بیع جائز ہے پھر اگر اشرفی مجلس میں دیدی بیع صحیح رہی ورنہ باطل ہوگئی۔⁽⁷⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۵: مشتری نے دوسرے کے ہاتھ چیز بیچ ڈالی مگر یہ بیع صحیح ہوگئی اگر یہ صحیح سب کے حق میں صحیح قرار پائے تو بائع اول کو کم داموں میں خریدنا جائز نہیں اور اگر اس طرح کا صحیح ہو کہ محض ان دونوں کے حق میں صحیح دوسروں کے حق میں بیع جدید ہو جیسے اقالہ⁽⁸⁾ تو کم میں خریدنا جائز۔⁽⁹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶: مشتری نے بیع کو ہبہ کر دیا اور قبضہ بھی دے دیا مگر پھر واپس لے لی اور بائع کے ہاتھ کم دام میں بیچ ڈالی یہ ناجائز ہے۔⁽¹⁰⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷: ایک چیز خریدی اور ابھی اُس پر قبضہ نہیں کیا ہے یہ اور ایک دوسری چیز جو اس کی ملک میں ہے دونوں کو ایک ساتھ ملا کر بیچ کیا اُس کی بیع درست ہے جو اس کے پاس کی ہے۔⁽¹¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۸: ایک چیز ہزار روپے میں خریدی اور قبضہ بھی کر لیا مگر ابھی من ادا نہیں کیا ہے کہ یہ اور ایک دوسری چیز اُسی

”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب البیع العاسد، مطلب: الدراهم والدنانیر۔ إلخ، ج ۷، ص ۲۶۸

و ”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یحور بیعہ ومالا یحور، الفصل العاشر، ج ۳، ص ۱۳۲۔

گندم۔ قرض دینے والے سے۔

”انفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یحور بیعہ ومالا یحور، الفصل الاول، ج ۳، ص ۱۰۲

مقروض۔ قرض دینے والا۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یحور بیعہ ومالا یحور، الفصل الاول، ج ۳، ص ۱۰۲۔

بیع کو بیع کرنا یعنی منم کرنا۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یحور بیعہ ومالا یحور، الفصل العاشر، ج ۳، ص ۱۳۲۔

المرجع السابق۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یحور بیعہ ومالا یحور، الفصل العاشر، ج ۳، ص ۱۳۳۔

بائع کے ہاتھ ہزار روپے میں بچی ہر ایک پانسو میں دوسری چیز کی بیع صحیح ہے اور اُس کی صحیح نہیں جو اُسی سے خریدی ہے اور اگر ثمن ادا کر دیا ہے تو دونوں کی بیع صحیح ہے اور دوسرے کے ہاتھ بیع کی تو دونوں کی دونوں صورتوں میں صحیح ہے۔ (1) (ہدایہ، عالمگیری)

مسئلہ ۵۹: تیل بیچا اور یہ ٹھہرا کہ برتن سمیت تو لایا جائے گا اور برتن کا اتنا وزن کاٹ دیا جائے مثلاً ایک سیر یہ ناجائز ہے اور اگر یہ ٹھہرا کہ برتن کا جو وزن ہے وہ کاٹ دیا جائے گا مثلاً ایک سیر ہے تو ایک سیر اور ڈیڑھ سیر ہے تو ڈیڑھ سیر یہ جائز ہے۔ یوہیں اگر دونوں کو معلوم ہے کہ برتن کا وزن ایک سیر ہے اور یہ ٹھہرا کہ برتن کا وزن ایک سیر مجرا کیا جائے گا یہ بھی جائز ہے۔ (3) (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۶۰: تیل یا گھی خرید اور برتن سمیت تو لایا گیا اور ٹھہرا یہ کہ برتن کا جو وزن ہوگا مجرا دیا جائے گا مشتری برتن خالی کر کے لایا اور کہتا ہے اس کا وزن مثلاً دو سیر ہے بائع کہتا ہے یہ وہ برتن نہیں میرا برتن ایک سیر وزن کا تھا تو قسم کے ساتھ مشتری کا قول معتبر ہوگا کیونکہ اس اختلاف سے اگر مقصود برتن ہے تو مشتری قابض ہے اور قابض کا قول معتبر ہوتا ہے اور اگر مقصود ثمن میں اختلاف ہے کہ ایک سیر کی قیمت بائع طلب کرتا ہے اور مشتری منکر ہے (4) تو منکر کا قول معتبر ہوتا ہے۔ (5) (ہدایہ)

مسئلہ ۶۱: راستہ یعنی اُس کی زمین کی بیع وجہ جائز ہے، جب کہ وہ زمین بائع کی ملک ہو نہ یہ کہ فقط حق مرور (6) (حق آسائش) ہو، مثلاً اس کے گھر کا راستہ دوسرے کے گھر میں سے ہو اور راستہ کی زمین اس کی ہو۔ اگر اس زمین راستہ کے طول و عرض (7) مذکور ہیں جب تو ظاہر ہے ورنہ اُس مکان کا جو بڑا دروازہ ہے اتنی چوڑائی اور کوچہ نافذہ (8) تک لنبا کی لی جائے گی اور جو راستہ کوچہ نافذہ یا کوچہ سر بستہ (9) میں نکلا ہے جو خاص بائع کی ملک میں نہیں ہے، بلکہ اُس میں سب کے لیے حق آسائش ہے مکان خریدنے میں وہ تبعاً (10) داخل ہو جاتا ہے خاص کر اسے خریدنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (11) (درمختار، رد المحتار)

”الهدایة“، کتاب البیوع، باب البیع القاسد، ج ۲، ص ۴۷۔

و ”الفتاویٰ الہدیة“، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یحور بیعہ.... إلخ، الفصل العاشر، ج ۳، ص ۱۳۳۔

”الهدایة“، کتاب البیوع، باب البیع القاسد، ج ۲، ص ۴۸۔

و ”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع القاسد، ج ۷، ص ۲۷۲۔

الکارکر رہا ہے۔

”الهدایة“، کتاب البیوع، باب البیع القاسد، ج ۲، ص ۴۸۔

راستہ پر چلنے کا حق۔ لنبا کی چوڑائی۔

وہ گلی جسے اس کے اہل راستہ بنانے سے نہ روک سکیں یعنی وہ راستہ عام ہو۔

بندگی۔ ضمان۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب البیع القاسد، مطلب: فی بیع الطريق، ج ۷، ص ۲۷۳۔

مسئلہ ۶۲: زمین یا مکان کی بیع ہوئی اور راستہ کا حق مرور جمیعاً بیع کیا گیا مثلاً جمیع حقوق (۱) یا تمام مرافق (۲) کے ساتھ بیع کی تو بیع درست ہے اور تنہا راستہ کا حق مرور بیچا گیا تو درست نہیں۔ (۳) (در مختار)

مسئلہ ۶۳: مکان سے پانی بہنے کا راستہ یا کھیت میں پانی آنے کا راستہ بیچنا درست نہیں یعنی محض حق بیچنا بھی ناجائز ہے اور زمین جس پر پانی گزرے گا وہ بھی بیع نہیں کی جاسکتی جبکہ اُس کا طول و عرض بیان نہ کیا گیا ہو اور اگر بیان کر دیا ہو تو جائز ہے۔ (۴) (ہدایہ، فتح القدیر)

مسئلہ ۶۴: ایک شخص نے دوسرے سے کہا جو میرا حصہ اس مکان میں ہے اُسے میں نے تیرے ہاتھ بیع کیا اور بائع کو معلوم نہیں کہ کتنا حصہ ہے مگر مشتری کو معلوم ہے تو بیع جائز ہے اور اگر مشتری کو معلوم نہ ہو تو جائز نہیں اگرچہ بائع کو معلوم ہو۔ (۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۵: ایک شخص کے ہاتھ بیع کر کے پھر اُس کو دوسرے کے ہاتھ بیچنا حرام و باطل ہے کہ پہلی بیع اگر فسخ بھی کر دی جائے جب بھی دوسری نہیں ہو سکتی۔ ہاں اگر مشتری اول نے قبضہ کر لیا ہے تو دوسری بیع اُسکی اجازت پر موقوف ہے۔ (۶) (رد المحتار)

مسئلہ ۶۶: جس بیع میں بیع یا شمن مجہول (۷) ہے وہ بیع فاسد ہے جبکہ ایسی جہالت (۸) ہو کہ تسلیم میں نزاع (۹) ہو سکے اور اگر تسلیم میں کوئی دشواری نہ ہو تو فاسد نہیں مثلاً گیہوں کی پوری پوری پانچ روپیہ میں خرید لی اور معلوم نہیں کہ اس میں کتنے گیہوں ہیں یا کپڑے کی گانٹھ (۱۰) خرید لی اور معلوم نہیں کہ اس میں کتنے تھان ہیں۔ (۱۱) (عالمگیری)

تمام حقوق۔

اس سے مراد وہ اشیاء جو بیع کے تابع ہوتی ہیں جیسے راستہ، زمین کے لئے پانی کی نالی وغیرہ۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۷، ص ۲۷۷۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۲، ص ۴۷۔

و”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۶، ص ۶۵۔

”العتاوی الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب الثانی عشر فی احکام البیع الموقوف و بیع احد الشریکین، ج ۳، ص ۱۵۵۔

”رد المحتار“، کتاب البیوع، فصل فی المصولی، مطلب: فی بیع المرہون المستأجر، ج ۷، ص ۳۲۵۔

یعنی قیمت معلوم نہ ہو۔ لاعلمی۔

جنگل، لڑائی۔ گھمڑی۔

”العتاوی الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یحور بیعہ و مالا یحور، الفصل الثامن، ج ۳، ص ۱۲۲۔

مسئلہ ۶۷: بیع میں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ادائے ثمن^(۱) کے لیے کوئی مدت مقرر ہوتی ہے اور کبھی نہیں اگر مدت مقرر نہ ہو تو ثمن کا مطالبہ بائع جب چاہے کرے اور جب تک مشتری ثمن نہ ادا کرے بیع^(۲) کو روک سکتا ہے اور دعویٰ کر کے وصول کر سکتا ہے اور اگر مدت مقرر ہے تو قبل مدت مطالبہ نہیں کر سکتا مگر مدت ایسی مقرر ہو جس میں جہالت نہ رہے کہ جھگڑا ہو اگر مدت ایسی مقرر کی جو فریقین نہ جانتے ہوں یا ایک کو اس کا علم نہ ہو تو بیع فاسد ہے مثلاً نوروز^(۳) اور مہرگان یا ہولی^(۴) دیوالی^(۵) کہ اکثر مسلمان یہ نہیں جانتے کہ کب ہوگی اور جانتے ہوں تو بیع ہو جائے گی (مگر مسلمانوں کو اپنے کاموں میں کفار کے تہواروں کی تاریخ مقرر کرنا بہت قبیح^(۶) ہے) حجاج کی آمد کا دن مقرر کرنا کھیت کننے اور پیر^(۷) میں سے غنہ اٹھنے کی تاریخ مقرر کرنا بیع کو فاسد کر دے گا کہ یہ چیزیں آگے پیچھے ہوا کرتی ہیں اگر ادائے ثمن کے لیے یہ اوقات مقرر کیے تھے مگر ان اوقات کے آنے سے پہلے مشتری نے یہ میعاد ساقط کر دی تو بیع صحیح ہو جائے گی جب کہ دونوں میں سے کسی نے اب تک بیع کو فسخ نہ کیا ہو۔^(۸) (ہدایہ، در مختار)

مسئلہ ۶۸: بیع میں ایسے نامعلوم اوقات مذکور نہیں ہوئے، عقد بیع ہو جانے کے بعد ادائے ثمن کے لیے اس قسم کی میعادیں مقرر کیں، یہ مضر^(۹) نہیں۔^(۱۰) (در مختار)

مسئلہ ۶۹: آندھی چلنے بارش ہونے کو ادائے ثمن^(۱۱) کا وقت مقرر کیا تو بیع فاسد ہے اور اگر ان چیزوں کو میعاد مقرر کیا پھر اس میعاد کو ساقط کر دیا تو یہ بیع اب بھی صحیح نہ ہوگی۔^(۱۲) (در مختار، رد المحتار)

قیمت ادا کرنے کے لئے۔ سامان۔

ایرانی شش سال کا پہلا دن، یہ ایرانیوں کی خوشی کا سب سے بڑا غیر مذہبی دن ہے۔

ہندوؤں کا ایک تہوار جو موسم بہار میں منایا جاتا ہے۔

ہندوؤں کا ایک تہوار۔ بہت بُرا۔

بھلیان، اناج صاف کرنے کی جگہ۔

”الہدایۃ“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۲، ص ۵۰۔

و ”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۷، ص ۲۷۸۔

نقصان دہ، مضائقہ۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۷، ص ۲۷۹۔

یعنی رقم کی ادائیگی۔

”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: فی بیع الشرب، ج ۷، ص ۲۸۱۔

(بیع فاسد کے احکام)

مسئلہ ۷۰: بیع فاسد کا حکم یہ ہے کہ اگر مشتری (۱) نے بائع (۲) کی اجازت سے بیع پر قبضہ کر لیا تو بیع کا مالک ہو گیا اور جب تک قبضہ نہ کیا ہو مالک نہیں بائع کی اجازت صراحۃً (۳) ہو یا دلالتاً (۴)۔ صراحۃً اجازت ہو تو مجلس عقد میں قبضہ کرے یا بعد میں بہر حال مالک ہو جائے گا اور دلالتاً یہ کہ مثلًا مجلس عقد میں مشتری نے بائع کے سامنے قبضہ کیا اور اُس نے منع نہ کیا اور مجلس عقد کے بعد صراحۃً اجازت کی ضرورت ہے، دلالتاً کافی نہیں مگر جبکہ بائع ثمن پر قبضہ کر کے مالک ہو گیا تو اب مجلس عقد (۵) کے بعد اُس کے سامنے قبضہ کرنا اور اُس کا منع نہ کرنا، اجازت ہے۔ (۶) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۷۱: یہ جو کہہ گیا کہ قبضہ سے مالک ہو جاتا ہے اس سے مراد ملک خبیث (۷) ہے کیونکہ جو چیز بیع فاسد سے حاصل ہوگی اسے واپس کرنا واجب ہے اور مشتری کو اُس میں تصرف کرنا منع ہے (۸)۔ بیع فاسد میں قبضہ سے چونکہ ملک حاصل ہوتی ہے اگرچہ ملک خبیث ہے لہذا ملک کے کچھ احکام ثابت ہوں گے مثلاً ① اُس پر دعویٰ ہو سکتا ہے۔ ② اُس کو بیع کرے گا تو ثمن اسے ملے گا۔ ③ آزاد کرے گا تو آزاد ہو جائے گا۔ ④ اور ولا کا حق بھی اسی کو ملے گا۔ ⑤ اور بائع آزاد کرے گا تو آزاد نہ ہوگا۔ ⑥ اور اگر اس کے پردس میں کوئی مکان فروخت ہوگا تو شفیعہ مشتری کا ہوگا بائع کا نہیں ہوگا اور چونکہ یہ ملک خبیث ہے، لہذا ملک کے بعض احکام ثابت نہیں ہوں گے۔ ① اگر کھانے کی چیز ہے تو اُس کا کھانا۔ ② پہننے کی چیز ہے تو پہننا حلال نہیں۔ ③ کنیز (۱۱) ہے تو وطی کرنا (۱۲) حلال نہیں۔ ④ اور بائع کا اُس سے نکاح ناجائز۔ ⑤ اور اگر مکان ہے تو اُس کی پردس والے کو یا خلیفہ (۱۳) کو شفیعہ (۱۴) کا حق نہیں، ہاں اگر مشتری نے اس میں کوئی تعمیر کی تو اب اس کا پردس شفیعہ کر سکتا ہے۔ (۱۵) (در مختار، رد المحتار)

..... واضح طور پر۔

..... بیچنے والا۔

خریدار۔

لین دین کی مجلس۔

اشارۃً یعنی ایسا فعل جس سے قبضہ کرنا سمجھا جائے۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: فی الشرط الفاسد۔ إلخ، ج ۷، ص ۲۸۹۔ ۲۹۰

یعنی نہ بیچ سکتا ہے نہ استعمال کر سکتا ہے۔

ناجائز قبضہ۔

..... مہمتری کرنا۔

لوٹنی۔

وہ شخص جو حق بیع میں شریک ہو۔

مسایہ کی جائیداد کو خریدنے کا حق۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: فی الشرط الفاسد۔ إلخ، ج ۷، ص ۲۹۰۔ ۲۹۲

مسئلہ ۷۲: بیع فاسد میں مشتری پر اولاً^(۱) یہی لازم ہے کہ قبضہ نہ کرے اور بائع پر بھی لازم ہے کہ منع کر دے بلکہ ہر ایک پر بیع فسخ کر دینا واجب اور قبضہ کر ہی لیا تو واجب ہے کہ بیع کو فسخ کر کے بیع کو واپس کر لے یا کر دے فسخ نہ کرنا گناہ ہے اور اگر واپس نہ ہو سکے مثلاً بیع ہلاک ہو گئی یا ایسی صورت پیدا ہو گئی کہ واپس نہیں ہو سکتی (جس کا بیان آتا ہے) تو مشتری بیع کی مثل واپس کرے اگر مثلی ہو اور قہمی ہو تو قیمت ادا کرے (یعنی اُس چیز کی واجب قیمت^(۲))، نہ کہ ثمن جو ٹھہرا ہے) اور قیمت میں قبضہ کے دن کا اعتبار ہے یعنی بروز قبضہ جو اُس کی قیمت تھی وہ دے ہاں اگر غلام کو بیع فاسد سے خریدا ہے اور آزاد کر دیا تو ثمن واجب ہے۔^(۳) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۷۳: اگر قیمت میں بائع و مشتری کا اختلاف ہے تو مشتری کا قول معتبر ہے۔^(۴) (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۷۴: اگر راہ و جبر کے ساتھ بیع ہوئی تو یہ بیع فاسد ہے مگر جس پر جبر کیا گیا اُس کو فسخ کرنا واجب نہیں بلکہ اختیار ہے کہ فسخ کرے یا نافذ کر دے مگر جس نے جبر کیا ہے اُس پر فسخ کرنا واجب ہے۔^(۵) (رد المحتار)

مسئلہ ۷۵: بیع فاسد میں اگر مشتری نے بیع پر بغیر اجازت بائع قبضہ کیا تو نہ قبضہ ہوا نہ مالک ہوا نہ اس کے تصرفات^(۶) جاری ہوں گے۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۷۶: بیع فاسد کو فسخ کرنے کے لیے قضائے قاضی^(۸) کی بھی ضرورت نہیں کہ اس کا فسخ^(۹) کرنا خود ان دونوں پر شرعاً^(۱۰) واجب ہے اور اس کی بھی ضرورت نہیں کہ دوسرا راضی ہو اور اس کی بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے کے سامنے ہو ہاں یہ ضرور ہے کہ دوسرے کو فسخ کا علم ہو جائے اور وہ دونوں خود فسخ نہ کریں بیع پر قائم رہنا چاہیں اور قاضی کو اس کا علم ہو جائے تو قاضی جبراً فسخ کر دے۔^(۱۱) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۷۷: مشتری نے بیع کو واپس دے دیا یعنی بائع کے پاس رکھ دیا کہ بائع لینا چاہے تو لے سکتا ہے۔ بائع نے

پہلے۔ راجح قیمت۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب البیع العاسد، مطلب فی الشرط العاسد۔ إلخ، ج ۷، ص ۲۹۳۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع العاسد، ج ۷، ص ۲۹۳۔

و ”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الحادی عشر فی أحكام البیع العبر الحائر، ج ۳، ص ۱۵۱۔

”رد المختار“، کتاب البیوع، باب البیع العاسد، مطلب فی الشرط العاسد ادا ذکر العقد، ج ۷، ص ۲۹۳۔

مختبرات۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الحادی عشر فی أحكام البیع العبر الحائر، ج ۳، ص ۱۴۷۔

قاضی کا فیصلہ۔ ختم، باطل۔ شرعی طور پر۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب البیع العاسد، مطلب نزد مشتری فاسداً۔ إلخ، ج ۷، ص ۲۹۴۔

اُسے لینے سے انکار کر دیا مگر مشتری اُسکے پاس چھوڑ کر چلا گیا بری الذمہ^(۱) ہو گیا وہ چیز اگر ضائع ہو گئی تو مشتری تاوان نہیں دے گا اور اگر بائع کے انکار پر مشتری چیز کو واپس لے گیا تو بری الذمہ نہیں کہ اس صورت میں اُسکا لے جانا ہی جائز نہیں کہ بیع فسخ ہو چکی اور پھیر لے جانا^(۲) لغصب ہے۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۸: بیع فاسد میں بیع کو اگر مشتری نے بائع کے لیے ہبہ کر دیا یا صدقہ کر دیا یا بائع کے ہاتھ بیع ڈالا یا عاریت، اجارہ، غصب، ودیعت کے ذریعے غرض کسی طرح وہ چیز بائع کے ہاتھ میں پہنچ گئی بیع کا متارکہ ہو گیا^(۴) اور مشتری بری الذمہ ہو گیا کہ ثمن یا قیمت اُس کے ذمہ لازم نہیں۔ یہاں ایک قاعدہ کلیہ یاد رکھنے کا ہے کہ جب ایک چیز کا کوئی شخص کسی وجہ سے مستحق ہے اور وہ چیز اُس کو دوسرے طریقہ پر حاصل ہو تو اُسی وجہ سے ملنا قرار پائے گا جس وجہ سے ملنے کا حقدار تھا اور جس وجہ سے حاصل ہوئی اس کا اعتبار نہیں بشرطیکہ اُسی شخص سے ملے جس پر اس کا حق تھا مثلاً یوں سمجھو کہ کسی نے اس کی چیز غصب کر لی ہے پھر غاصب سے اس نے وہ چیز خریدی تو یہ بیع نہیں مانی جائے گی بلکہ اس کی چیز تھی جو اسے مل گئی اور اگر وہ چیز اُس سے نہیں ملی جس پر اس کا حق تھا دوسرے سے ملی تو جس وجہ سے حاصل ہوئی اُس کا اعتبار ہوگا مثلاً بیع فاسد میں مشتری نے وہ چیز بیع کر دی یا کسی کو ہبہ کر دی اُس سے بائع اول کو حاصل ہوئی تو مشتری بری الذمہ نہیں اُسے ضمان دینا پڑے گا۔^(۵) (درمختار، ردالمحتار)

(موانع فسخ یہ ہیں)

مسئلہ ۷۹: بیع فاسد میں مشتری نے قبضہ کرنے کے بعد اُس چیز کو بائع کے علاوہ دوسرے کے ہاتھ بیع ڈالا اور یہ بیع صحیح بات^(۶) ہو۔ یہ ہبہ کر کے قبضہ دلادیا۔ یا آزاد کر دیا۔ یا مکاتب کیا یا کنیز تھی مشتری کے اُس سے بچہ پیدا ہوا۔ یا غلہ تھا اُسے پہوایا۔ یا اُس کو دوسرے غلہ میں خلط کر دیا^(۷)۔ یا جانور تھا ذبح کر ڈالا۔ یا بیع کو وقف صحیح کر دیا۔ یا رہن رکھ دیا اور قبضہ دے دیا۔ یا وصیت کر کے مر گیا۔ یا صدقہ دے ڈالا غرض یہ کہ کسی طرح مشتری کی ملک سے نکل گئی تو اب وہ بیع فاسد نافذ ہو جائے گی اور اب فسخ نہیں ہو سکتی۔ اور اگر مشتری نے بیع فاسد کے ساتھ بیچا یا بیع میں اختیار شرط تھا تو فسخ کا حکم باقی ہے۔^(۸) (درمختار، ردالمحتار)

ذمہ سے بری۔ واپس لے جانا۔

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: رد مشتری فاسداً... إلخ، ج ۷، ص ۲۹۴۔
یعنی سودا ختم ہو گیا۔

”الدر المختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: رد مشتری فاسداً... إلخ، ج ۷، ص ۲۹۴۔
قطعاً۔ ملا دیا۔

”الدر المختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: رد مشتری فاسداً... إلخ، ج ۷، ص ۲۹۵-۲۹۷۔

مسئلہ ۸۰: اگر اہ کے ساتھ اگر بیع ہوئی اور مشتری نے قبضہ کر کے بیع میں تصرفات (۱) کیے تو سارے تصرفات بے کار قرار دیے جائیں گے اور بائع کو اب بھی یہ حق حاصل ہے کہ بیع کو فسخ کر دے مگر مشتری نے آزاد کر دیا تو حق (۲) نافذ ہوگا اور مشتری کو غلام کی قیمت دینی پڑے گی۔ (۳) (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۸۱: مشتری نے قبضہ نہیں کیا ہے اور بائع کو اُس نے حکم دیدیا کہ اس کو آزاد کر دے یا حکم دیا کہ غلہ کو پھوادے یا دوسرے غلہ میں اسے ملا دے یا جانور کو ذبح کر دے، بائع نے اُس کے حکم سے یہ کام کیے تو مشتری پر ضمان واجب ہو گیا اور بائع کا یہ افعال (۴) کرنا ہی مشتری کا قبضہ مانا جائے گا۔ (۵) (درمختار)

مسئلہ ۸۲: بیع کو مشتری نے کرایہ پر دیدیا یا لونڈی تھی اُس کا نکاح کر دیا تو اب بھی بیع کو فسخ کر سکتے ہیں۔ (۶) (درمختار)

مسئلہ ۸۳: جس وجہ سے فسخ ممتنع ہو گیا (۷) اگر وہ جاتی رہی مثلاً بہہ کر دیا تھا اُسے واپس لے لیا رہن (۸) کو چھوڑا لیا مکاتب بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز ہو گیا تو فسخ کا حکم پھر لوٹ آیا ہاں اگر قاضی نے ان تصرفات کے بعد قیمت ادا کرنے کا مشتری پر حکم دیدیا تو اب بعد رجوع و زوال عذر (۹) بھی فسخ نہ ہوگی۔ (۱۰) (فتح القدیر)

مسئلہ ۸۴: بائع و مشتری میں سے کوئی مر گیا جب بھی فسخ کا حکم بدستور باقی ہے اُس کا وارث اُس کے قائم مقام ہے وہ فسخ کرے۔ (۱۱) (درمختار)

مسئلہ ۸۵: بیع فاسد کو فسخ کر دیا تو بائع بیع کو واپس نہیں لے سکتا جب تک ثمن یا قیمت واپس نہ کرے پھر اگر بائع کے پاس وہی روپے موجود ہیں تو بیعینہ انھیں کو واپس کرنا ضروری ہے اور خرچ ہو گئے تو اتنے ہی روپے واپس کرے۔ (۱۲) (ہدایہ)

تصرف کی جمع یعنی عمل و فعل۔

غلام کا آزاد ہونا۔

”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب البیع العاسد، مطلب ”رد مشتری فاسداً“۔ إلح، ج ۷، ص ۲۹۶۔
یہ کام بجا لانا۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع العاسد، ج ۷، ص ۲۹۶۔

المرجع السابق، ص ۲۹۹۔

یعنی بیع ختم نہ کر سکتا ہو۔۔۔ گروی رکھی ہوئی چیز۔

یعنی عذر کے ختم ہونے کے بعد۔

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب البیع العاسد، فصل فی أحكامه، ج ۶، ص ۹۹-۱۰۰۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع العاسد، ج ۷، ص ۳۰۰۔

”الهدایہ“، کتاب البیوع، باب البیع العاسد، ج ۲، ص ۵۲۔

مسئلہ ۸۶: بیع فسخ ہو چکی ہے اور بائع نے ابھی ثمن واپس نہیں کیا ہے اور مر گیا تو مشتری اُس بیع کا حقدار ہے یعنی اگر بائع پر لوگوں کے دیون^(۱) تھے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ اس بیع سے دوسرے قرض خواہ اپنے مطالبات وصول کریں بلکہ اس کا حق تجبیز و تکفین^(۲) پر بھی مقدم ہے۔ مثلاً فرض کرو بیع کپڑا ہے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اسی کا کفن دیدیا جائے یہ کہہ سکتا ہے جب تک ثمن واپس نہیں ملے گا میں نہیں دوں گا۔ یوں اگر بائع کے مرنے کے بعد اُس کے وارث یا مشتری نے بیع کو فسخ^(۳) کیا تو مشتری بیع کو اپنا حق وصول کرنے کے لیے روک سکتا ہے۔^(۴) (ہدایہ، در مختار)

مسئلہ ۸۷: زمین بطور بیع فاسد خریدی تھی اُس میں درخت نصب کر دیے یا مکان خریدتا تھا اُس میں تعمیر کی تو مشتری پر قیمت دینی واجب ہے اور اب بیع فسخ نہیں ہو سکتی۔ یوں بیع میں زیادت متعلقہ غیر متولده^(۵) مانع فسخ ہے مثلاً کپڑے کو رنگ دیا، سی دیا، ستو میں گھمیل دیا، گیسوں کا آٹا پھو لیا، روئی کا سوت کات لیا اور زیادت متعلقہ متولده^(۶) جیسے موٹا پایا زیادت متعلقہ متولده^(۷) مثلاً جانور کے بچہ پیدا ہوا یہ مانع فسخ نہیں، بیع اور زیادت دونوں کو واپس کرے۔^(۸) (در مختار)

مسئلہ ۸۸: زیادت متعلقہ متولده اگر مشتری کے پاس ہلاک ہو گئی تو اُس کا تاوان نہیں اور اُس نے خود ہلاک کر دی تو تاوان دیگا اور اگر زیادت باقی ہے اور بیع ہلاک ہو گئی تو زیادت کو واپس کرے اور بیع کی قیمت وہ دے جو قبضہ کے دن تھی اور اگر زیادت متعلقہ غیر متولده جیسے غلام تھا اُس نے کچھ کمایا اس کا بھی حکم یہی ہے کہ بیع اور زیادت دونوں کو واپس کرے مگر اس زیادت کو بائع صدقہ کر دے اُس کے لیے یہ طیب نہیں^(۹) اور یہ زیادت ہلاک ہو گئی یا مشتری نے خود ہلاک کر دی دونوں صورتوں میں مشتری پر اس کا تاوان نہیں۔^(۱۰) (رد المحتار)

مسئلہ ۸۹: بیع میں اگر نقصان پیدا ہو گیا اور یہ نقصان مشتری کے فعل سے ہوا یا خود بیع کے فعل سے ہوا یا آفتِ سماویہ^(۱۱) سے ہوا بائع مشتری سے بیع کو واپس لے گا اور اس نقصان کا معاوضہ بھی لے گا مثلاً کپڑے کو مشتری نے قطع کر لیا^(۱۲) ہے

دین کی جمع فرمے۔ کفن دفن کے اخراجات۔ فسخ۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۷، ص ۳۰۰۔

و ”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۲، ص ۵۰۔

بیع میں اضافہ بیع کے ساتھ ملا ہوا اور اس کی وجہ سے نہ ہو۔

بیع میں اضافہ بیع کے ساتھ ملا ہوا اور اس کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔

بیع میں اضافہ بیع کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو لیکن اس کی وجہ سے پیدا ہو۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۷، ص ۳۰۷۔

یعنی حلال نہیں۔

”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: فی احکام زیادۃ البیع، ج ۷، ص ۳۰۸۔

آسانی آفت مثلاً جلنا، ڈوبنا وغیرہ۔ کٹوا دیا۔

مگر ابھی سلوایا نہیں تو بائع مشتری سے وہ کپڑا لے گا اور قطع ہو جانے سے جو قیمت میں کی ہوگئی وہ لے گا اور اگر وہ نقصان دفع ہو گیا تو جو کچھ اس کا معاوضہ لے چکا ہے بائع واپس کرے مثلاً کنیر تھی اُس کی آنکھ خراب ہوگئی جس کا نقصان لیا پھر اچھی ہوگئی تو واپس کر دے یا لوٹڈی کا نکاح کر دیا تھا پھر بیچ فتح ہوگئی اور نکاح کرنے سے جو نقصان ہوا بائع نے مشتری سے وصول کیا پھر اُس کے شوہر نے قبل دخول (۱) طلاق دیدی تو یہ معاوضہ واپس کر دے۔ اور اگر بیع میں نقصان کسی اجنبی شخص کے فعل سے ہوا تو بائع کو اختیار ہے کہ اس کا معاوضہ اُس اجنبی سے لے یا مشتری سے اگر مشتری سے لے گا تو مشتری وہ رقم اُس اجنبی سے وصول کرے گا۔ بیع میں نقصان خود بائع نے کیا تو یہ نقصان پہنچانا ہی واپس کرنا ہے یعنی فرض کر دے کہ وہ بیع مشتری کے پاس ہلاک ہوگئی اور مشتری نے اُس کو بائع سے روکا نہ ہو تو بائع کی ہلاک ہوئی مشتری اُس کا تاوان نہیں دے گا اور ثمن دے چکا ہے تو واپس لے گا اور اگر مشتری کی طرف سے بیع کی واپسی میں رکاوٹ ہوئی اس کے بعد ہلاک ہوئی تو دو صورتیں ہیں: یہ ہلاک ہونا اُسی نقصان پہنچانے سے ہوا یعنی یہاں تک اُس کا اثر ہوا کہ ہلاک ہوگئی جب بھی بائع کی ہلاک ہوئی مشتری پر تاوان نہیں اور اگر اُس کے اثر سے نہ ہو تو مشتری کو تاوان دینا ہوگا مگر وہ نقصان جو بائع نے کیا ہے اُس کا معاوضہ اُس میں سے کم کر دیا جائے۔ (۲) (عالمگیری، درمختار)

(بیع فاسد میں مبیع یا ثمن سے نفع حاصل کیا وہ کیسا ہے)

مسئلہ ۹۰: کوئی چیز معین مثلاً کپڑا یا کنیر تو روپے میں بیع فاسد کے طور پر خریدی اور تقابض بدلین بھی ہو گیا (۳) مشتری نے بیع سے نفع اٹھایا مثلاً اسے سوا سو میں بیچ دیا اور بائع نے ثمن سے نفع اٹھایا کہ اُس سے کوئی چیز خرید کر سوا سو میں بیچی تو مشتری کے لیے وہ نفع خبیث ہے صدقہ کر دے اور بائع نے ثمن سے جو نفع حاصل کیا ہے اُس کے لیے حلال ہے اور اگر بیع فاسد میں دونوں جانب غیر نقد ہوں (جسے بیع مقایضہ (۴) کہتے ہیں) مثلاً غلام کو گھوڑے کے بدلے میں بیچا اور دونوں نے قبضہ کر کے نفع اٹھایا تو دونوں کے لیے نفع خبیث ہے دونوں نفع کو صدقہ کر دیں۔ (۵) (ہدایہ، ردالمحتار)

بیوی سے بھرتی کرنے سے پہلے۔

”العتاوی الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب الحادی عشر فی احکام البیع العبر الحائز، ج ۳، ص ۱۴۸۔

و ”الدرالمختار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۷، ص ۳۰۹۔

یعنی بیچنے والے نے قیمت لے لی اور خریدار نے چیز۔ سامان کو سامان کے بدلے میں بیچنا۔

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: فی تعیین الدراہم فی العقد الفاسد، ج ۷، ص ۳۰۵۔

و ”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۲، ص ۵۳۔

مسئلہ ۹۱: ایک شخص نے دوسرے پر ایک مال کا دعویٰ کیا مدعی علیہ (۱) نے دیدیا اُس مال سے مدعی (۲) نے کچھ نفع حاصل کیا پھر دونوں نے اس پر اتفاق کیا کہ وہ مال نہیں چاہیے تھا تو جو کچھ نفع اُٹھایا ہے مدعی کے لیے حلال ہے۔ (۳) (ہدایہ) مگر یہ اُس وقت ہے کہ مدعی کے خیال میں یہی تھا کہ یہ مال میرا ہے اور اگر قصد غلط طور پر مطالبہ کیا اور لیا تو یہ لینا حرام ہے اور اس کا نفع بھی ناجائز و خبیث۔ غاصب (۴) نے مفسوب (۵) سے جو کچھ نفع اُٹھایا ہے حرام ہے۔ (۶) (فتح، درمختار)

(حرام مال کو کیا کرے)

مسئلہ ۹۲: مورث (۷) نے حرام طریقہ پر مال حاصل کیا تھا اب وارث کو ملا اگر وارث کو معلوم ہے کہ یہ مال فلاں کا ہے تو دے دینا واجب ہے اور یہ معلوم نہ ہو کہ کس کا ہے تو مالک کی طرف سے صدقہ کر دے اور اگر مورث کا مال حرام اور مال حلال غلط ہو گیا ہے۔ یہ نہیں معلوم کہ کون حرام ہے کون حلال مثلاً اُس نے رشوت لی ہے یا سود لیا ہے اور یہ مال حرام ممتاز نہیں ہے (۸) تو فتویٰ کا حکم یہ ہوگا کہ وارث کے لیے حلال ہے اور دیانت اس کو چاہتی ہے کہ اس سے بچنا چاہیے۔ (۹) (رد المحتار)

مسئلہ ۹۳: مشتری پر لازم نہیں کہ بائع سے یہ دریافت کرے کہ یہ مال حلال ہے یا حرام ہاں اگر بائع ایہ شخص ہے کہ حلال و حرام یعنی چوری غصب وغیرہ سب ہی طرح کی چیزیں بیچتا ہے تو احتیاط یہ ہے کہ دریافت کر لے حلال ہو تو خریدے ورنہ خریدنا جائز نہیں۔ (۱۰) (خانہ، عالمگیری)

مسئلہ ۹۴: مکان خریدا جس کی کڑیوں (۱۱) میں روپے ملے تو بائع کو واپس کر دے اور بائع لینے سے انکار کرے تو صدقہ کر دے۔ (۱۲) (خانہ)

جس پر دعویٰ کیا گیا ہو۔ دعویٰ کرنے والے۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۲، ص ۵۳۔

زبردستی چیز لینے والا۔ زبردستی قبضہ کی ہوئی چیز۔

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، فصل فی احکامہ، ج ۶، ص ۱۰۵-۱۰۶۔

و ”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۷، ص ۳۰۵۔

یعنی میت۔ یعنی الگ نہیں ہے۔

”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: فیس و رث مالا حراماً، ج ۷، ص ۳۰۶۔

”الفتاویٰ الحنفیہ“، کتاب البیع، باب فی بیع مال الربا بعضہا ببعض، فصل فیما یکون فراراً عن الربا، ج ۱، ص ۴۰۷-۴۰۸۔

و ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب العشرون فی البیاعات المکروہة والارباح الفاسدة، ج ۳، ص ۲۱۰۔

وہ کڑیاں جو شہتر کے طور پر استعمال ہوتی ہیں۔

”الفتاویٰ الحنفیہ“، کتاب البیع، باب ما یدخل فی البیع من غیر ذکرہ... إلخ، ج ۱، ص ۳۸۳۔

بیع مکروہ کا بیان احادیث

حدیث ۱: بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”غملہ لانے والے قافلہ کا بیع کے لیے بازار میں پہنچنے سے پہلے استقبال نہ کرو“ (۱) اور ایک شخص دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور بخش (۲) نہ کرو اور شہری آدمی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے۔“ (۳)

حدیث ۲: صحیح مسلم میں انھیں سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”غملہ لانے والے قافلہ کا استقبال نہ کرو اور اگر کسی نے استقبال کر کے اُس سے خرید لیا پھر وہ مالک (بائع) بازار میں آیا تو اُسے اختیار ہے“ (۴) یعنی اگر خریدنے والے نے بازار کا غلط نرخ بتا کر اُس سے خرید لیا ہے تو مالک بیع کو فسخ کر سکتا ہے۔

حدیث ۳: صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اُس کے پیغام پر پیغام نہ دے، مگر اُس صورت میں کہ اُس نے اجازت دیدی ہو۔“ (۵)

حدیث ۴: صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے نرخ پر نرخ نہ کرے“ (۶) یعنی ایک نے دام چکا لیا ہو تو دوسرا اُس کا دام نہ لگائے۔

حدیث ۵: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شہری آدمی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے، لوگوں کو چھوڑو، ایک سے دوسرے کو اللہ تعالیٰ روزی پہنچاتا ہے۔“ (۷)

حدیث ۶: ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

یعنی راستے میں ان سے نہ ملو۔

بخش یہ ہے کہ بیع کی قیمت بڑھائے و رخو خریدنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔

”صحیح مسلم“، کتاب البیوع، باب تحریم بیع الرجل علی بیع اخیہ۔۔۔ إلح، الحدیث: ۱۱۔ (۱۵۱۵)، ص ۸۱۵۔

”صحیح مسلم“، کتاب البیوع، باب تحریم تلقی الحلب، الحدیث: ۱۷۔ (۱۵۱۹)، ص ۸۱۶۔

”صحیح مسلم“، کتاب البیوع، باب تحریم بیع الرجل علی بیع اخیہ... إلح، الحدیث: ۸۔ (۱۴۱۲)، ص ۸۱۴۔

”صحیح مسلم“، کتاب البیوع، باب تحریم بیع الرجل علی بیع اخیہ... إلح، الحدیث: ۹۔ (۱۵۱۵)، ص ۸۱۴۔

”صحیح مسلم“، کتاب البیوع، باب تحریم بیع الحاضر للبادی، الحدیث: ۲۰۔ (۱۵۲۲)، ص ۸۱۶۔

(ایک شخص کا) ٹاٹ اور پیالہ بیچ کیا، ارشاد فرمایا: کہ ”ان دونوں کو کون خریدتا ہے؟“ ایک صاحب بولے، میں ایک درہم میں خریدتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: ”ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟“ دوسرے صاحب بولے، میں دو درہم میں لینا چاہتا ہوں، ان کے ہاتھ دونوں کو بیچ کر دیا۔⁽¹⁾

حدیث ۷: صحیح مسلم شریف میں معمر سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”احتکار کرنے والا خاطی ہے۔“⁽²⁾

حدیث ۸: ابن ماجہ و دارمی امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”باہر سے غلہ لانے والا مزوق ہے اور احتکار کرنے والا (غلہ روکنے والا) طعون ہے۔“⁽³⁾

حدیث ۹: رزین نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے چالیس دن غلہ روکا، گراں کرنے کا اُس کا ارادہ ہے وہ اللہ سے بری ہے اور اللہ (عزوجل) اُس سے بری۔“⁽⁴⁾

حدیث ۱۰: بیہقی و رزین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے مسلمان پر غلہ روک دیا، اللہ تعالیٰ اُسے جذام (کوڑھ) و افلاس میں مبتلا فرمائے گا۔“⁽⁵⁾

حدیث ۱۱: بیہقی و طبرانی و رزین معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”غلہ روکنے والا بُرا بندہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نرغ سستا کرتا ہے، وہ غمگین ہوتا ہے اور اگر گراں⁽⁶⁾ کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے۔“⁽⁷⁾

حدیث ۱۲: رزین ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے چالیس روز

”مس ابن ماجہ“، کتاب التَّجَارَات، باب بیع المرابدة، الحدیث: ۲۱۹۸، ج ۳، ص ۳۵

”صحیح مسلم“، کتاب المَسَاقَاة، إلخ، باب تحريم الاحتکار في الاقوات، الحدیث: ۱۲۹۰- (۱۶۰۵)، ص ۸۶۷.

”مس ابن ماجہ“، کتاب التَّجَارَات، باب الحكرة و الحلب، الحدیث: ۲۱۵۳، ج ۳، ص ۱۲.

”مشكاة المصابيح“، کتاب البيوع، باب الاحتکار، الحدیث: ۲۸۹۶، ج ۲، ص ۱۵۷.

”شعب الإيمان“، باب في ان يحب المسلم... إلخ، فصل في ترك الاحتکار، الحدیث: ۱۱۲۱۸، ج ۷، ص ۵۲۶.

یعنی مہنگا۔

”شعب الإيمان“، باب في ان يحب المسلم... إلخ، فصل في ترك الاحتکار، الحدیث: ۱۱۲۱۵، ج ۷، ص ۵۲۵.

غلہ روکا پھر وہ سب خیرات کر دیا تو بھی کفارہ ادا نہ ہوا۔“ (1)

حدیث ۱۳: ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں غلہ گراں ہو گیا۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! (عروہ جل، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نرخ مقرر فرما دیجئے۔ ارشاد فرمایا: کہ ”نرخ مقرر کرنے والا، تنگی کرنے والا، کشادگی کرنے والا، اللہ (عروہ جل) ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ خدا سے اس حال میں ملوں کہ کوئی مجھ سے کسی حق کا مطالبہ نہ کرے، نہ خون کے متعلق، نہ مال کے متعلق۔“ (2)

حدیث ۱۴: حاکم و بیہقی بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ انھوں نے رونے والی کی آواز سنی، اپنے غلام ریفاسے فرمایا: ”دیکھو یہ کیسی آواز ہے؟“ وہ دیکھ کر آئے اور یہ کہا کہ ایک لڑکی ہے، جس کی ماں بیچی جا رہی ہے۔ فرمایا: ”مہاجرین و انصار کو بلا لاؤ۔“ ایک گھڑی گزری تھی کہ تمام مکان و حجرہ لوگوں سے بھر گیا پھر حضرت عمر نے حمد و ثناء کے بعد فرمایا: کیا تم کو معلوم ہے کہ جس چیز کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لائے ہیں، اس میں قطع رحم بھی ہے۔ سب نے عرض کی، کہ نہیں۔ فرمایا: اس سے بڑھ کر کیا قطع رحم ہوگا کہ کسی کی ماں بیچ کی جائے۔“ (3)

حدیث ۱۵: بیہقی نے روایت کی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عاملوں کے پاس لکھ بھیجا، کہ دو بھائیوں کو بیچا جائے تو تفریق نہ کی جائے۔“ (4)

مسائل فقہیہ

بیع مکروہ بھی شرعاً ممنوع ہے اور اس کا کرنے والا گنہگار ہے مگر چونکہ وجہ ممانعت نہ نفس عقد میں ہے نہ شرائط صحت میں اس لیے اس کا مرتبہ فقہاء نے بیع فاسد سے کم رکھا ہے اس بیع کے فسخ کرنے کا بھی بعض فقہاء حکم دیتے ہیں فرق اتنا ہے کہ ① بیع فاسد کو اگر عاقدین فسخ نہ کریں تو قاضی جبراً فسخ کر دے گا اور بیع مکروہ کو قاضی فسخ نہ کرے گا بلکہ عاقدین (5) کے ذمہ دین فسخ کرنا ہے۔ ② بیع فاسد میں قیمت واجب ہوتی ہے اس میں ثمن واجب ہوتا ہے۔ ③ بیع فاسد میں بغیر قبضہ ملک نہیں ہوتی اس

”مشکاة المصابیح“، کتاب البیوع، باب الإحتکار، بالحديث: ۲۸۹۸، ج ۲، ص ۱۵۸.

”جامع الترمذی“، باب البیوع، باب ما جاء فی التسمیر، بالحديث ۱۳۱۸، ج ۳، ص ۵۶.

”المستدرک“، للحاکم، کتاب التفسیر، باب لا تباع ام حر فانها قطیعة، بالحديث: ۳۷۶۰، ج ۳، ص ۲۵۷.

”السنن الکبریٰ“، للبیہقی، کتاب السیر، باب من قال لا یفرق بین الخویں فی البیع، بالحديث: ۱۸۳۲، ج ۹، ص ۲۱۶.

یعنی بیچنے والا اور خریدار۔

میں مشتری قبل قبضہ مالک ہو جاتا ہے۔ (1) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱: اذان جمعہ کے شروع سے ختم نماز تک بیع مکروہ تحریمی ہے اور اذان سے مراد پہلی اذان ہے کہ اُسی وقت سنی واجب ہو جاتی ہے مکروہ لوگ جن پر جمعہ واجب نہیں مثلاً عورتیں یا مریض اُن کی بیع میں کراہت نہیں۔ (2) (درمختار)

مسئلہ ۲: نجش مکروہ ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا نجش یہ ہے کہ بیع کی قیمت بڑھائے اور خود خریدنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ دوسرے گاہک کو رغبت پیدا ہو اور قیمت سے زیادہ دے کر خرید لے اور یہ حقیقت خریدار کو دھوکا دینا ہے جیسا کہ بعض دکانداروں کے یہاں اس قسم کے آدمی لگے رہتے ہیں گاہک کو دیکھ کر چیز کے خریدار بن کر دام بڑھا دیا کرتے ہیں اور ان کی اس حرکت سے گاہک دھوکا کھا جاتے ہیں۔ گاہک کے سامنے بیع کی تعریف کرنا اور اُس کے ایسے اوصاف بیان کرنا جو نہ ہوں تاکہ خریدار دھوکا کھا جائے یہ بھی نجش ہے۔ جس طرح ایسا کرنا بیع میں ممنوع ہے نکاح اجارہ وغیرہ میں بھی ممنوع ہے۔ اس کی ممانعت اُس وقت ہے جب خریدار واجب قیمت دینے کے لیے طیار ہے اور یہ دھوکا دے کر زیادہ کرنا چاہے۔ اور اگر خریدار واجب قیمت سے کم دیکر لینا چاہتا ہے اور ایک شخص غیر خریدار اس لیے دام بڑھا رہا ہے کہ اصلی قیمت تک خریدار پہنچ جائے یہ ممنوع نہیں کہ ایک مسلمان کو نفع پہنچاتا ہے بغیر اس کے کہ دوسرے کو نقصان پہنچائے۔ (3) (ہدایہ، فتح القدیر، درمختار)

مسئلہ ۳: ایک شخص کے دام چکا لینے کے بعد دوسرے کو دام چکانا ممنوع ہے اس کی صورت یہ ہے کہ بائع و مشتری ایک ٹمن پر راضی ہو گئے صرف ایجاب و قبول ہی یا بیع کو اٹھا کر دام دیدینا ہی باقی رہ گیا ہے دوسرا شخص دام بڑھا کر لینا چاہتا ہے یا دام اُتار ہی دیکر مگر دکاندار سے اسکا میل ہے یا یہ ذی وجاہت (4) شخص ہے دکاندار اسے چھوڑ کر پہلے شخص کو نہیں دے گا۔ اور اگر اب تک دام طے نہیں ہوا ایک ٹمن پر دونوں کی رضامندی نہیں ہوئی ہے تو دوسرے کو دام چکانا منع نہیں جیسا کہ نیلام میں ہوتا ہے اسکو بیع من یزید کہتے ہیں یعنی بیچنے والا کہتا ہے جو زیادہ دے لے لے اس قسم کی بیع حدیث سے ثابت ہے۔ جس طرح بیع میں

”الدر المختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب: احکام نقصان المبیع فاسداً، ج ۷، ص ۳۰۹

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۷، ص ۳۰۹.

المرجع السابق، ص ۳۱۰

و ”الہدایہ“، کتاب البیوع، فصل فیما یکرہ، ج ۲، ص ۵۳.

و ”فتح القدیر“، کتاب البیع، باب بیع الفاسد، ج ۶، ص ۱۰۶.

صاحب مرتبہ۔

اس کی ممانعت ہے اجارہ میں بھی ممنوع ہے مثلاً کسی مزدور سے مزدوری طے ہونے کے بعد یا ملازم سے تنخواہ طے ہونے کے بعد دوسرے شخص کا مزدوری یا تنخواہ بڑھا کر یا اتنی ہی دیکر مقرر کرنا۔ یوں نکاح میں ایک شخص کی مٹگنی ہو جانے کے بعد دوسرے کو پیغام دینا منع ہے خواہ مہر بڑھا کر نکاح کرنا چاہتا ہو یا اس کی عزت و وجاہت کے سامنے پہلے کو جواب دیدیا جائے گا، بہر صورت پیغام دینا ممنوع ہے۔ جس طرح خریدار کے لیے یہ صورت ممنوع ہے بائع کے لیے بھی ممانعت ہے مثلاً ایک دکاندار سے دام طے ہو گئے دوسرا کہتا ہے میں اس سے کم میں دو ٹنگا یادہ اس کا ملاقاتی ہے کہتا ہے میرے یہاں سے لو میں بھی اتنے ہی میں دو ٹنگا یا اجارہ میں ایک مزدور سے اجرت طے ہونے کے بعد دوسرا کہتا ہے میں کم مزدوری لو ٹنگا یا میں بھی اتنی ہی لو ٹنگا، یہ سب ممنوع ہیں۔ (۱) (ہدایہ، فتح، درمختار)

مسئلہ ۴: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلقی جلب سے ممانعت فرمائی۔ یعنی باہر سے تاجر جو غلہ لا رہے ہیں اُن کے شہر میں پہنچنے سے قبل باہر جا کر خرید لینا اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اہل شہر کو غلہ کی ضرورت ہے اور یہ اس لیے ایسا کرتا ہے کہ غلہ ہمارے قبضہ میں ہوگا نرخ زیادہ کر کے بیچیں گے دوسری صورت یہ ہے کہ غلہ لانے والے تاجر کو شہر کا نرخ غلط ہوتا کر خریدے، مثلاً شہر میں پندرہ سیر کے گے ہوں کہتے ہیں، اس نے کہہ دیا اٹھارہ سیر کے ہیں دھوکا دیکر خریدنا چاہتا ہے اور اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو ممانعت نہیں۔ (۲) (ہدایہ، فتح)

مسئلہ ۵: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا، کہ شہری آدمی دیہاتی کے لیے بیع کرے (۳) یعنی دیہاتی کوئی چیز فروخت کرنے کے لیے بازار میں آتا ہے مکروہ تا واقعہ ہے سستی بیع ڈالے گا شہری کہتا ہے تو مت بیچ، میں اچھے داموں بیچ دو ٹنگا، یہ دلال بن کر بیچتا ہے اور حدیث کا مطلب بعض فقہانے یہ بیان کیا ہے کہ جب اہل شہر قحط میں مبتلا ہوں ان کو خود غلہ کی حاجت ہو ایسی صورت میں شہر کا غلہ باہر والوں کے ہاتھ گراں کر کے بیع کرنا ممنوع ہے کہ اس سے اہل شہر کو ضرر پہنچے گا اور اگر یہاں والوں کو احتیاج نہ ہو تو بیچنے میں مضائقہ (۴) نہیں (۵) ہدایہ میں اسی تفسیر کو ذکر فرمایا۔

مسئلہ ۶: احکار یعنی غلہ روکنا منع ہے اور سخت گناہ ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ گرانی کے زمانہ میں غلہ خرید لے اور

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب بیع الفاسد، ج ۷، ص ۳۱۱۔

و ”الہدایہ“، کتاب البیوع، فصل فیما یکرہ، ج ۲، ص ۵۳۔

و ”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب بیع الفاسد، ج ۶، ص ۱۰۷۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، فصل فیما یکرہ، ج ۲، ص ۵۳۔

و ”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب بیع الفاسد، ج ۶، ص ۱۰۷۔

”صحیح مسلم“، کتاب البیوع، باب تحریم بیع الحاضر لبادی، الحدیث ۱۹۔ (۱۵۲۱)، ص ۸۱۶۔

حرج۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، فصل فیما یکرہ، ج ۲، ص ۵۴۔

و ”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب بیع الفاسد، ج ۶، ص ۱۰۷۔

اُسے بیع نہ کرے بلکہ روک رکھے کہ لوگ جب خوب پریشان ہوں گے تو خوب گراں کر کے بیع کروں گا اور اگر یہ صورت نہ ہو بلکہ فصل میں غلہ خریدتا ہے اور رکھ چھوڑتا ہے کچھ دنوں کے بعد جب گراں ہو جاتا ہے بیچتا ہے یہ نہ احکام رہے نہ اس کی ممانعت۔
مسئلہ ۷: غنہ کے علاوہ دوسری چیزوں میں احکام نہیں۔

مسئلہ ۸: امام یعنی بادشاہ کو غلہ وغیرہ کا نرخ مقرر کر دینا کہ جو نرخ مقرر کر دیا ہے اُس سے کم و بیش کر کے بیع نہ ہو یہ درست نہیں۔

مسئلہ ۹: دو مملوک جو آپس میں ذی رحم محرم ہوں مثلاً دونوں بھائی یا چچا بھتیجے یا باپ بیٹے یا ماں بیٹے ہوں خواہ دونوں نابالغ ہوں یا ان میں کا ایک نابالغ ہو ان میں تفریق کرنا منع ہے مثلاً ایک کو بیع کر دے دوسرے کو اپنے پاس رکھے یا ایک کو ایک شخص کے ہاتھ بیچے دوسرے کو دوسرے کے ہاتھ یا بیہ میں تفریق ہو کہ ایک کو بیہ کر دے دوسرے کو باقی رکھے یا دونوں کو دو شخصوں کے لیے بیہ کر دے یا وصیت میں تفریق ہو بہر حال انکی تفریق ممنوع ہے۔^(۱) (در مختار، ہدایہ)

مسئلہ ۱۰: اگر دونوں بالغ ہوں یا رشتہ دار غیر محرم ہوں مثلاً دونوں چچا زاد بھائی ہوں یا محرم ہوں مگر رضاعت کی وجہ سے حرمت ہو یا دونوں زن و شو^(۲) ہوں تو تفریق ممنوع نہیں۔^(۳) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۱: ایسے دو غلاموں کو جن میں تفریق منع ہے اگر ایک کو آزاد کر دیا دوسرے کو نہیں تو ممانعت نہیں اگرچہ آزاد کرنا مال کے بدلے میں ہو بلکہ ایسے کے ہاتھ بیع کرنا بھی منع نہیں جس نے اُس کی آزادی کا حلف^(۴) کیا ہو یعنی یہ کہہ ہو کہ اگر میں اسکا مالک ہو جاؤں تو آزاد ہے۔ یو ہیں ایک کو بد بر مکاتب ام ولد بنانے میں تفریق بھی ممنوع نہیں۔ یو ہیں اگر ایک غلام اس کا ہے دوسرا اس کے بیٹے یا مکاتب یا مضارب کا جب بھی تفریق ممنوع نہیں۔^(۵) (در مختار)

مسئلہ ۱۲: ایسے دو مملوکوں میں سے ایک کے متعلق کسی نے دعویٰ کیا کہ یہ میرا ہے اور ثابت کر دیا اُسے حقدار لے لے گا مگر یہ تفریق اس کی جانب سے نہیں لہذا ممنوع نہیں یا وہ غلام مازون^(۶) تھا اُس پر دین ہو گیا اور اس میں بک گیا یا کسی جنایت^(۷)

۱۔ الدر المختار، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۷، ص ۳۱۳۔

۲۔ والہدایہ، کتاب البیوع، بفصل فیما یکرہ، ج ۲، ص ۵۴۔

۳۔ یو، خاوند۔

۴۔ الدر المختار، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۷، ص ۳۱۳، وغیرہ۔

۵۔ قسم۔

۶۔ الدر المختار، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۷، ص ۳۱۴۔

۷۔ ایہ غلام جس کو مک نے خرید و فروخت، تجارت کی اجازت دی ہو۔

۸۔ ایہ جرم جس کے بدلے دنیاوی سزا واجب ہوتی ہے۔

میں دیدیا گیا کسی کا مال تلف کیا اُس میں فروخت ہو گیا یا ایک میں عیب ظاہر ہوا اُسے واپس کیا گیا ان صورتوں میں تفریق ممنوع نہیں۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۱۳: جو شخص راستہ پر خرید و فروخت کرتا ہے اگر راستہ کشادہ ہے کہ اس کے بیٹھنے سے راہ گیروں پر تنگی نہیں ہوتی تو حرج نہیں اور اگر گزرنے والوں کو اس کی وجہ سے تکلیف ہو جائے تو اُس سے سودا خریدنا نہ چاہیے کہ گناہ پر مدد دینا ہے کیونکہ جب کوئی خریدے گا نہیں تو وہ بیٹھے گا کیوں۔^(۲) (عالمگیری)

بیع فضولی کا بیان

صحیح بخاری شریف میں عروہ بن ابی الجعد باری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو ایک دینار دیا تھا کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے لیے بکری خرید لائیں۔ انھوں نے ایک دینار کی دو بکریاں خرید کر ایک کو ایک دینار میں بیچ ڈالا اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں ایک بکری اور ایک دینار لا کر پیش کیا، ان کے لیے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے دُعا کی، کہ ان کی بیچ میں برکت ہو۔ اس دعا کا یہ اثر تھا کہ مٹی بھی خریدتے تو اُس میں نفع ہوتا۔^(۳) ترمذی و ابوداؤد نے حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو ایک دینار دیکر بھیجی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے لیے قربانی کا جانور خرید لائیں۔ انھوں نے ایک دینار میں مینڈھا خرید کر دو دینار میں بیچ ڈالا پھر ایک دینار میں ایک جانور خرید کر یہ جانور اور ایک دینار لا کر پیش کیا۔ دینار کو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے صدقہ کرنے کا حکم دیا (کیونکہ یہ قربانی کے جانور کی قیمت تھی) اور ان کی تجارت میں برکت کی دُعا کی۔^(۴)

فضولی اُس کو کہتے ہیں، جو دوسرے کے حق میں بغیر اجازت تصرف کرے۔

مسئلہ ۱: فضولی نے جو کچھ تصرف^(۵) کیا اگر بوقت عقد اس کا مجیز ہو یعنی ایسا شخص ہو جو جائز کر دینے پر قادر ہو تو عقد منعقد ہو جاتا ہے مگر مجیز کی اجازت پر موقوف رہتا ہے اور اگر بوقت عقد مجیز نہ ہو تو عقد منعقد ہی نہیں ہوتا۔ فضولی کا تصرف کبھی از قسم تملیک^(۶) ہوتا ہے جیسے بیع نکاح اور کبھی اسقاط^(۷) ہوتا ہے جیسے طلاق عتاق مثلاً اُس نے کسی کی عورت کو طلاق دیدی غلام کو

^(۱) الدر المختار، کتاب البیوع، باب البیع العاسد، ج ۷، ص ۳۱۵۔

^(۲) الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب البیوع، الباب العشرون فی البیاعات المکروہۃ، البع، ج ۳، ص ۲۱۰۔

^(۳) صحیح البخاری، کتاب المناقب، ۲۸۔ باب الحدیث: ۳۶۴۲، ج ۲، ص ۵۱۳۔

^(۴) سنن أبی داؤد، کتاب البیوع، باب فی المضارب یخالف، الحدیث: ۳۴۸۶، ج ۳، ص ۳۵۰۔

^(۵) عمل دخل۔ مالک بنانے کی قسم ہے۔

ساقط کرنا یعنی کسی عقد کو ختم کرنے کے لیے۔

آزاد کر دیا دین کو معاف کر دیا اُس نے اس کے تصرفات جائز کر دیے نافذ ہو جائیں گے۔⁽¹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲: نابالغہ سمجھ وال لڑکی نے اپنا نکاح کفو سے کیا اور اس کا کوئی ولی نہیں ہے وہاں کے قاضی کی اجازت پر موقوف ہوگا⁽²⁾ یا وہ خود باغ ہو کر اپنے نکاح کو جائز کر دے تو جائز ہے رد کر دے تو باطل۔ اور اگر وہ جگہ ایسی ہو جو قاضی کے تحت میں نہ ہو تو نکاح منعقد ہی نہ ہوا کہ بروقت نکاح کوئی مجیز نہیں نابالغ عاقل غیر ماذون⁽³⁾ نے کسی چیز کو خرید یا بیچا اور ولی موجود ہے تو اجازت ولی پر موقوف ہے اور ولی نے اب تک نہ اجازت دی نہ رد کیا اور وہ خود بالغ ہو گیا تو اب خود اُس کی اجازت پر موقوف ہے اُس کو اختیار ہے کہ جائز کر دے یا رد کر دے۔⁽⁴⁾ (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳: نابالغ نے اپنی عورت کو طلاق دی یا غلام کو آزاد کر دیا یا اپنا مال ہبہ یا صدقہ کر دیا یا اپنے غلام کا کسی عورت سے نکاح کیا یا بہت زیادہ نقصان کے ساتھ اپنا مال بیچا یا کوئی چیز خریدی یہ سب تصرفات باطل ہیں بالغ ہونے کے بعد ان کو وہ خود بھی جائز کرنا چاہے تو جائز نہیں ہوں گے کہ بروقت عقد ان تصرفات کا کوئی مجیز نہیں۔⁽⁵⁾ (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۴: فضولی نے دوسرے کی چیز بغیر اجازت مالک بیع کر دی تو یہ بیع مالک کی اجازت پر موقوف ہے اور اگر خود اُس نے اپنے ہی ہاتھ بیع کی تو بیع منعقد ہی نہ ہوئی۔⁽⁶⁾ (درمختار)

مسئلہ ۵: بیع فضولی کو جائز کرنے کے لیے یہ شرط ہے کہ بیع موجود ہو اگر جاتی رہی تو بیع ہی نہ رہی جائز کس چیز کو کرے گا نیز یہ بھی ضروری ہے کہ عاقبتین یعنی فضولی و مشتری دونوں اپنے حال پر ہوں اگر ان دونوں نے خود ہی عقد کو فسخ کر دیا ہو یا ان میں کوئی مر گیا تو اب اس عقد کو مالک جائز نہیں کر سکتا اور اگر ثمن غیر نقد ہو تو اُس کا بھی باقی رہنا ضروری ہے کہ اب وہ بھی بیع و محقود علیہ⁽⁷⁾ ہے۔⁽⁸⁾ (ہدایہ)

مسئلہ ۶: بیع فضولی میں اگر کسی جانب نقد نہ ہو بلکہ دونوں طرف غیر نقد ہوں مثلاً زید کی بکری کو عمرو نے بکر کے ہاتھ

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع العام، فصل فی الفضولی، ج ۷، ص ۳۱۷۔

یعنی اگر قاضی اجازت دے تو نکاح صحیح ہوگا ورنہ نہیں۔

اب غلام جس کو مالک نے خرید و فروخت، تجارت کی اجازت نہ دی ہو۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب البیع العام، فصل فی الفضولی، ج ۷، ص ۳۱۸۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب البیع العام، فصل فی الفضولی، ج ۷، ص ۳۱۹۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع العام، فصل فی الفضولی، ج ۷، ص ۳۱۹۔

یعنی اب یہ بھی بیچ اور خریدی ہوئی چیز ہے۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب الإستحقاق، ج ۲، ص ۶۸۔

ایک کپڑے کے عوض میں بیع کیا اور زید نے اجازت دیدی تو بکری دیگا کپڑا لے گا اور اگر اجازت نہ دے جب بھی کپڑے کی بیع ہو جائے گی اور عمر و کو بکری کی قیمت دے کر کپڑا لینا ہوگا اس مثال میں بیع قبیح ہے اور اگر مثلی ہو مثلاً گیہوں، جو وغیرہ تو اُس بیع کی مثل عمر و کو دے کر کپڑا لینا ہوگا کہ عمر و اس صورت میں بائع بھی ہے اور مشتری بھی۔^(۱) (ہدایہ)

مسئلہ ۷: مالک نے فضولی کی بیع کو جائز کر دیا تو ثمن جو فضولی لے چکا ہے مالک کا ہو گیا اور فضولی کے ہاتھ میں بطور امانت ہے اور اب وہ فضولی بمنزلہ وکیل^(۲) کے ہو گیا۔^(۳) (ہدایہ)

مسئلہ ۸: مشتری نے فضولی کو ثمن دیا اور اُس کے ہاتھ میں مالک کے جائز کرنے سے پہلے ہلاک ہو گیا اگر مشتری کو ثمن دیتے وقت اُس کا فضولی ہونا معلوم تھا تو تاوان نہیں لے سکتا ورنہ لے سکتا ہے۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۹: فضولی کو یہ بھی اختیار ہے کہ جب تک مالک نے بیع کو جائز نہ کیا بیع کو فسخ کر دے اور اگر فضولی نے نکاح کر دیا ہے تو اس کو فسخ کا حق نہیں۔^(۵) (ہدایہ)

مسئلہ ۱۰: فضولی نے بیع کی اور جائز کرنے سے پہلے مالک مر گیا تو ورثہ کو اُس بیع کے جائز کرنے کا حق نہیں مالک کے مرنے سے بیع ختم ہو گئی۔^(۶) (ہدایہ)

مسئلہ ۱۱: ایک شخص نے دوسرے کے لیے کوئی چیز خریدی تو اُس دوسرے کی اجازت پر موقوف نہیں بلکہ بیع اسی پر نافذ ہو جائے گی اسی کو ثمن دینا ہوگا اور بیع لینا ہوگا پھر اگر اس نے اُس کو بیع دیدی اور اُس نے اس کو ثمن دیدیا تو بطور بیع تعاطی ان دونوں کے درمیان ایک جدید بیع ہے۔^(۷) (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۲: ایک شخص فضولی نے کوئی چیز دوسرے کے لیے خریدی اور عقد میں دوسرے کا نام لیا یہ کہا کہ فلاں کے لیے میں نے خریدی اور بائع نے بھی کہا میں نے اُس کے لیے بیچی اس صورت میں فضولی پر نافذ نہیں بلکہ جس کا نام لیا ہے اُسکی

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب الإستحقاق، ج ۲، ص ۶۸۔
یعنی وکیل کی طرح، وکیل کے قائم مقام۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب الإستحقاق، ج ۲، ص ۶۸۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، فصل فی الفصولی، ج ۷، ص ۳۳۰۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب الإستحقاق، ج ۲، ص ۶۸۔

المرجع السابق، ص ۶۸۔

”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، فصل فی الفصولی، ج ۷، ص ۳۲۲۔

اجازت پر موقوف ہے۔ بائع و مشتری دونوں میں سے ایک کے کلام میں نام آ جانا کافی ہے جب کہ دوسرے کے کلام میں اُس کے خلاف کی تصریح نہ ہو۔ مثلاً مشتری نے کہا میں نے فلاں کے لیے خریدی اور بائع نے کہا میں نے تیرے ہاتھ بیچی، اس صورت میں بیچ ہی نہ ہوئی کہ اُس ایجاب کا قبول نہیں پایا گیا اور اگر فقط اتنا ہی کہتا کہ میں نے بیچی یا میں نے قبول کیا تو بیچ ہو جاتی اور اُس فلاں کی اجازت پر موقوف ہوتی۔⁽¹⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: فضولی نے کسی کی چیز بیچ کر دی مشتری نے یا کسی نے آ کر خریدی کہ اتنے میں تمہاری چیز بیچ کر دی مالک نے کہا اگر سو روپے میں بیچی ہے تو اجازت ہے اس صورت میں اگر سو روپے یا زیادہ میں بیچی ہے اجازت ہوگئی کم میں بیچی ہے تو نہیں۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: دوسرے کا کپڑا بیچ ڈالا مشتری نے اُسے رنگ دیا اس کے بعد مالک نے بیچ کو جائز کیا جائز ہوگئی اور اگر مشتری نے قطع کر کے سی لیا اب اجازت دی تو نہیں ہوئی۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: ایک فضولی نے ایک فقص کے ہاتھ بیچ کی دوسرے فضولی نے دوسرے کے ہاتھ یہ دونوں عقد اجازت پر موقوف ہیں اگر مالک نے دونوں کو جائز کیا تو اُس چیز کے نصف نصف میں دونوں عقد جائز ہو گئے اور مشتری کو اختیار ہے کہ لے یا نہ لے۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: غاصب نے مغبوب⁽⁵⁾ کو بیچ کیا یہ بیچ اجازت مالک پر موقوف ہے اور اگر خود مالک نے بیچ کی اور غاصب غصب سے انکار کرتا ہے تو اس پر موقوف ہے کہ غاصب غصب کا اقرار کر لے یا گواہ سے مالک اپنی ملک ثابت کر دے۔⁽⁶⁾ (ردمختار)

مسئلہ ۱۷: غاصب نے شے مغبوب کو بیچ کر دیا اس کے بعد اُس شے مغبوب کا تاوان دید یا تو بیچ جائز ہوگئی۔⁽⁷⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: ایک چیز غصب کر کے مساکین کو خیرات کر دی اور ابھی وہ چیز مساکین کے پاس موجود ہے کہ غاصب نے

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب البیع العاصد، فصل فی الفضولی، ج ۷، ص ۳۶۶۔

”الفتاویٰ الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب الثانی عشر فی احکام البیع الموقوف... إلخ، ج ۳، ص ۱۵۳۔

المرجع السابق۔

زبردستی قبضہ کی ہوئی چیز۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع العاصد، فصل فی الفضولی، ج ۷، ص ۳۶۷۔

”الفتاویٰ الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یحور بیعہ... إلخ، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۱۱۱۔

مالک سے خرید لی یہ بیع جائز ہے اور مساکین سے واپس لے سکتا ہے اس کے خریدنے کے بعد اگر مساکین نے خرچ کر ڈالی تو ان کو تاوان دینا پڑے گا اور اگر مساکین کو کفارہ میں دی تھی تو کفارہ ادا نہ ہوا اور اگر غاصب نے خریدی نہیں بلکہ مالک کو تاوان دیدیا تو صدقہ جائز ہے اور مساکین سے واپس نہیں لے سکتا اور کفارہ میں دی تھی تو ادا ہو گیا۔ مالک سے اُس وقت خریدی کہ مساکین صرف (۱) میں لاپچھے تو بیع باطل ہے۔ (۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: فضولی نے بیع کی مالک کے پاس ٹمن پیش کیا گیا اُس نے لے لیا یا مشتری سے اُس نے خود ٹمن طلب کیا یہ بیع کی اجازت ہے۔ (۳) (در مختار)

مسئلہ ۲۰: مالک کا یہ کہنا تو نے بُرا کیا یا اچھا کیا۔ ٹھیک کیا۔ مجھے بیع کی دقتوں (۴) سے بچا دیا۔ مشتری کو ٹمن ہبہ کر دینا۔ صدقہ کر دینا۔ یہ سب الفاظ اجازت کے ہیں۔ یہ کہہ دیا مجھے منظور نہیں میں اجازت نہیں دیتا تو رد ہو گئی۔ (۵) (در مختار)

مسئلہ ۲۱: ایک چیز کے دو مالک ہیں اور فضولی نے بیع کر دی ان میں سے صرف ایک نے جائز کی تو مشتری کو اختیار ہے کہ قبول کرے یا نہ کرے کیونکہ اُس نے وہ چیز پوری سمجھ کر لی تھی اور پوری ملی نہیں لہذا اختیار ہے۔ (۶) (در مختار)

مسئلہ ۲۲: مالک کو خبر ہوئی کہ فضولی نے اس کی فلاں چیز بیع کر دی اس نے جائز کر دی اور ابھی ٹمن کی مقدار معلوم نہیں ہوئی پھر بعد میں ٹمن کی مقدار معلوم ہوئی اور اب بیع کو رد کرتا ہے رد نہیں ہو سکتی۔ (۷) (در مختار)

مسئلہ ۲۳: زید نے عمرو کے ہاتھ کسی کا غلام بیع ڈالا عمرو نے اُسے آزاد کر دیا یا بیع کر دیا اس کے بعد مالک نے زید کی بیع کو جائز کر دیا یا زید سے اُس نے ضمان لیا یا عمرو سے ضمان لیا بہر حال عمرو نے آزاد کر دیا ہے تو عتق نافذ ہے (۸) اور بیع کیا ہے تو نافذ نہیں۔ (۹) (در مختار)

مسئلہ ۲۴: دوسرے کا مکان بیع کر دیا اور مشتری کو قبضہ دیدیا اُس کے بعد اس فضولی نے غصب کا اقرار کیا اور مشتری

خرچ، استعمال۔

”الغناوی الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یحور بیعہ۔۔ إلح، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۱۱۱

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع العاسد، فصل فی العضولی، ج ۷، ص ۳۲۸

مشکلات۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع العاسد، فصل فی العضولی، ج ۷، ص ۳۳۱

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع العاسد، فصل فی العضولی، ج ۷، ص ۳۳۲

المرجع السابق۔

یعنی آزاد ہو جائے گا۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع العاسد، فصل فی العضولی، ج ۷، ص ۳۳۳

انکار کرتا ہے تو مشتری سے مکان واپس نہیں لیا جاسکتا جب تک مالک گواہوں سے یہ نہ ثابت کر دے کہ مکان میرا ہے۔^(۱) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۵: فضولی نے مالک کے سامنے بیع کی اور مالک نے سکوت کیا انکار نہ کیا تو یہ سکوت اجازت نہیں۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۳۶: دوسرے کی چیز اپنے نابالغ لڑکے یا اپنے غلام کے ہاتھ بیع کی پھر اُس نے مالک کو خبر دی کہ میں نے بیع کر دی مگر یہ نہیں بتایا کہ کس کے ہاتھ بیچی تو یہ بیع جائز نہیں مگر غلام مدیون ہو تو جائز ہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: ایک مکان میں دو شخص شریک ہیں اُن میں ایک نے نصف مکان بیچ دیا اس سے مراد اس کا حصہ ہوگا اگرچہ بیع میں مطلقاً نصف کہ اور اگر فضولی نے نصف مکان بیچ کیا تو مطلقاً نصف کی بیع ہے دونوں شریکوں میں جو کوئی اجازت دے گا اُس کے حصہ میں بیع صحیح ہو جائے گی۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: گیبوں^(۵) وغیرہ کیلی^(۶) اور وزنی^(۷) چیزوں میں دو شخص شریک ہوں اگر وہ شرکت اس طرح ہو کہ دونوں کی چیزیں ایک میں مل گئیں یا ان دونوں نے خود ملائی ہیں اگر ان میں سے ایک نے اپنا حصہ شریک کے ہاتھ بیچا تو جائز ہے اور اگر اجنبی کے ہاتھ بیچا تو جب تک شریک اجازت نہ دے جائز نہیں اور اگر میراث یا ہبہ یا بیع کے ذریعہ سے شرکت ہے تو ہر ایک کو اپنا حصہ شریک کے ہاتھ بیچنا بھی جائز ہے اور اجنبی کے ہاتھ بھی۔^(۸) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: مٹی مجبور یا غلام مجبور (جو خرید و فروخت سے روک دیے گئے ہیں) اور بوہرے کی بیع موقوف ہے ولی یا مولیٰ جائز کرے گا تو جائز ہوگی رد کریگا باطل ہوگی۔^(۹) (در مختار)

(مرہون یا مستاجر کی بیع)

مسئلہ ۳۰: جو چیز رہن رکھی ہے یا کسی کو اجرت پردی ہے اُس کی بیع مرہن^(۱۰) یا مستاجر^(۱۱) کی اجازت پر موقوف

”الدر المختار“ و رد المحتار، کتاب البیوع، باب البیع العاسد، فصل فی الفصولی، اذا طرأ ملٹ... إلخ، ج ۷، ص ۳۳۷.

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع العاسد، فصل فی الفضولی، ج ۷، ص ۳۳۸.

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب الثانی عشر فی احکام البیع الموقوف... إلخ، ج ۳، ص ۱۵۳-۱۵۴.

المرجع السابق، ص ۱۵۴.

گندم۔ وہ چیز جو باپ کر چکی جائے۔ وہ چیز جو تول کر چکی جائے۔

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب الثانی عشر فی احکام البیع الموقوف... إلخ، ج ۳، ص ۱۵۵.

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع العاسد، فصل فی الفضولی، ج ۷، ص ۳۲۳.

جس کے پاس چیز رہن رکھی گئی ہے۔ اجرت پر چیز لینے والا۔

ہے یعنی اگر جائز کر دیں گے جائز ہوگی مگر بیع فسخ کرنے کا ان کو اختیار نہیں اور راہن (1) و موجر (2) بھی بیع کو فسخ نہیں کر سکتے اور مشتری (3) چاہے تو بیع کو فسخ کر سکتا ہے یعنی جب تک مرتہن و مستاجر نے اجازت نہ دی ہو۔ مرتہن یا مستاجر نے پہلے رد کر دی پھر جائز کر دی تو بیع صحیح ہوگئی۔ مرتہن و مستاجر نے اجازت نہیں دی اور اب اجارہ ختم ہو گیا یا فسخ کر دیا گیا اور مرتہن کا دین ادا ہو گیا یا اُس نے معاف کر دیا اور چیز چھوڑ لی گئی تو وہی پہلی بیع خود بخود نافذ ہوگئی۔ مستاجر نے بیع کو جائز کر دیا تو بیع صحیح ہوگئی مگر اُس کے قبضہ سے نہیں نکال سکتے جب تک اُس کا مال وصول نہ ہوئے۔ (4) (عالمگیری، فسخ، در مختار)

مسئلہ ۳۱: جو چیز کرایہ پر ہے اُس کو خود کرایہ دار کے ہاتھ بیع کیا تو یہ اجازت پر موقوف نہیں بلکہ ابھی نافذ ہوگئی۔ (5) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۲: کرایہ والی چیز بیچی اور مشتری کو معلوم ہے کہ یہ چیز کرایہ پر اُنٹھی ہوئی ہے اس بات پر راضی ہو گیا کہ جب تک اجارہ کی مدت پوری نہ ہو کرایہ پر رہے مدت پوری ہونے پر بائع مجھے قبضہ دلائے اس صورت میں اندرون مدت بیع کے دلا پانے کا مطالبہ نہیں کر سکتا اور بائع بھی مشتری سے ثمن کا مطالبہ نہیں کر سکتا جب تک قبضہ دینے کا وقت نہ آجائے۔ (6) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۳: کاشتکار کو ایک مدت مقررہ تک کے لیے کھیت اجارہ پر دیا، چاہے کاشتکار نے اب تک کھیت بو یا ہو یا نہ بو یا ہو اُسکی بیع کاشتکار کی اجازت پر موقوف ہے۔ (7) (در مختار)

مسئلہ ۳۴: کرایہ پر مکان ہے مالک مکان نے کرایہ دار کی بغیر اجازت اُس کو بیع کیا کرایہ دار بیع پر طیار نہیں مگر اُس نے کرایہ بڑھا کر نیا اجارہ کیا تو بیع موقوف جائز ہوگئی کیونکہ پہلا اجارہ ہی باقی نہ رہا جو بیع کو رد کے جوہر بنی چیز کسی کے پاس گروی رکھتا ہے۔

کرائے پر دینے والا۔

خریدار۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب التاسع فيما يحور بیه الخ، الفصل الثالث، ح ۳، ص ۱۱۰

و ”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج ۶، ص ۴۱، ۴۲۔

و ”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، فصل فی الفضولی، ج ۷، ص ۳۲۴۔

”رد المختار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، فصل فی الفضولی مطلب فی بیع المرہون والمستاجر، ج ۷، ص ۳۲۵۔

المرجع السابق۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، فصل فی الفضولی، ج ۷، ص ۳۲۴۔

ہوئے تھا۔ (1) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: کرایہ کی چیز پہلے ایک کے ہاتھ پہنچی پھر خود کرایہ دار کے ہاتھ بیع کر ڈالی پہلی بیع ٹوٹ گئی اور مستاجر کے ہاتھ بیع درست ہو گئی اور اگر پہلے ایک شخص کے ہاتھ بیع کی پھر دوسرے کے ہاتھ اور مستاجر نے دونوں بیعوں کو جائز کیا پہلی جائز ہو گئی دوسری باطل۔ (2) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: مستاجر کو خبر ہوئی کہ کرایہ کی چیز مالک نے فروخت کر دی اُس نے مشتری سے کہا میرے اجارہ میں تم نے خرید اتھاری مہربانی ہوگی کہ جو کرایہ دے چکا ہوں جب تک وصول نہ کر لوں اُس وقت تک مجھے چھوڑ دو اس گفتگو سے اجازت ہو گئی اور بیع نافذ ہے۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: راہن نے بغیر اجازت مرتہن رہن کو بیع کر دیا اس کے بعد پھر دوسرے کے ہاتھ بیع ڈالا مرتہن جس بیع کو جائز کر دے جائز ہے اور ثمن سے مرتہن اپنا مطالبہ وصول کرے اگر کچھ بچے تو راہن کو دیدے اور اگر راہن نے بیع اول کے بعد راہن کو اجرت پردے دیا یا دوسری جگہ راہن رکھا اور مرتہن نے اجارہ یا رہن کو جائز کر دیا تو بیع نافذ ہو گئی اور اجارہ یا رہن جو کچھ تھا باطل ہو گیا۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بیع پر دام لکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں جو رقم اس پر لکھی ہے اُتنے میں بیعی مشتری نے کہا خریدی یہ بیع بھی موقوف ہے اگر اسی مجلس میں مشتری کو رقم کا علم ہو جائے اور بیع کو اختیار کر لے تو بیع نافذ ہے، ورنہ باطل۔ (5) (در مختار) بیچک (6) پر بیع کا بھی یہی حکم ہے کہ مجلس عقد (7) میں ثمن معلوم ہو جانا ضروری ہے۔

مسئلہ ۳۹: جتنے میں یہ چیز فلاں نے بیع کی یا خریدی ہے میں بھی بیع کرتا ہوں، اگر بائع و مشتری دونوں کو معلوم ہے کہ فلاں نے اُتنے میں بیع کی یا خریدی ہے، یہ جائز ہے اور اگر مشتری کو معلوم نہیں اگرچہ بائع جانتا ہو تو یہ بیع موقوف ہے اگر اسی

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یحوز بیعہ... إلخ، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۱۱۰.

المرجع السابق.

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یحوز بیعہ... إلخ، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۱۱۰.

المرجع السابق.

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب البیع العاصد، فصل فی الفصولی، ج ۷، ص ۳۲۵.

مال کی فہرست جس میں ہر چیز کا نرخ، قیمت اور میزان درج ہو۔

جہاں خرید و فروخت ہو رہی ہے، لیکن دین کی جگہ۔

مجلس میں علم ہو جائے اور اختیار کر لے درست ہے ورنہ درست نہیں۔^(۱) (ردالمحتار)

اقالہ کا بیان

ابوداؤد وابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کسی مسلمان سے اقالہ کیا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسکی لغزش دفع کر دے گا۔“^(۲)

مسئلہ ۱: دو شخصوں کے مابین جو عقد ہوا ہے اس کے اٹھا دیئے کو اقالہ کہتے ہیں یہ لفظ کہ میں نے اقالہ کیا، چھوڑ دیا، فسخ کیا یا دوسرے کے کہنے پر بیع یا شمن کا پھیر دینا اور دوسرے کا لے لینا اقالہ ہے۔ نکاح، طلاق، عتاق، ابراء کا اقالہ نہیں ہو سکتا۔ دونوں میں سے ایک اقالہ چاہتا ہے تو دوسرے کو منظور کر لینا، اقالہ کر دینا مستحب ہے اور یہ مستحق ثواب ہے۔^(۳)

مسئلہ ۲: اقالہ میں دوسرے کا قبول کرنا ضروری ہے یعنی تنہا ایک شخص اقالہ نہیں کر سکتا اور یہ بھی ضرور ہے کہ قبول اُسی مجلس میں ہو لہذا اگر ایک نے اقالہ کے الفاظ کہے مگر دوسرے نے قبول نہیں کیا یا مجلس کے بعد کیا اقالہ نہ ہوا۔ مثلاً مشتری بیع کو بائع کے پاس واپس کرنے کے لیے لایا اُس نے انکار کر دیا اقالہ نہ ہوا پھر اگر مشتری نے بیع کو پسین چھوڑ دیا اور بائع نے اُس چیز کو استعمال بھی کر لیا اب بھی اقالہ نہ ہوا یعنی اگر مشتری شمن واپس مانگتا ہے یہ شمن واپس کرنے سے انکار کر سکتا ہے کیونکہ جب صاف طور پر انکار کر چکا ہے تو اقالہ نہیں ہوا۔ یو ہیں اگر ایک نے اقالہ کی درخواست کی دوسرے نے کچھ نہ کہا اور مجلس کے بعد اقالہ کو قبول کرتا ہے یا پہلے کوئی ایسا فعل کر چکا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے منظور نہیں اس کے بعد قبول کرتا ہے تو قبول صحیح نہیں۔^(۴) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: دلال^(۵) سے کسی نے کہا تھا کہ میری یہ چیز بیع کر دو اور شمن کی کوئی تعیین نہیں کی تھی دلال نے وہ چیز بیع کر دی اور مالک کو آ کر خبر دی کہ اتنے میں میں نے بیچ دی مالک نے کہا اتنے میں نہیں دوں گا دلال مشتری کے پاس جاتا ہے اور واقعہ کہتا ہے مشتری نے کہا میں بھی اُس کو نہیں چاہتا اس سے اقالہ نہیں ہوا کہ اولاً تو لفظ بی اقالہ کے لیے نہیں ہے پھر یہ کہ ایجاب و قبول کی

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب البیع العاصد، فصل فی الفصولی، مطلب: فی بیع المرہون والمستاجر، ج ۷، ص ۳۲۶۔

”مس ابن ماجہ“، کتاب النہارات، باب الإقالة، الحدیث: ۲۱۹۹، ج ۳، ص ۳۶۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج ۷، ص ۳۴۵۔

”الدر المختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج ۷، ص ۳۴۰۔

آزمتی، وہ شخص جو خریدار اور بیچنے والے کا سوا طے کرے۔

ایک مجلس نہیں۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: ایک شخص نے گھوڑا خریدا پھر واپس کرنے کے لیے بائع کے پاس آیا بائع موجود نہ تھا، اُس کے اصطبل (۲) میں گھوڑا چھوڑ کر چلا گیا پھر بائع نے اُس کا علاج وغیرہ کرایا اقالہ نہیں ہوا، اگرچہ ایسے افعال جن سے رضا مندی ثابت ہوتی ہے، قبول کے قائم مقام ہوتے ہیں مگر مجلس کا ایک ہونا بھی ضروری ہے۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: اقالہ کے شرائط یہ ہیں۔ ① دونوں کاراضی ہونا۔ ② مجلس ایک ہونا۔ ③ اگر بیع صرف کا اقالہ ہو تو اُسی مجلس میں تقابض بدلیں^(۴) ہو۔ ④ بیع^(۵) کا موجود ہونا شرط ہے ثمن کا باقی رہنا شرط نہیں۔ ⑤ بیع ایسی چیز ہو جس میں خیار شرط خیار رویت خیار عیب کی وجہ سے بیع فسخ ہو سکتی ہو، اگر بیع میں ایسی زیادتی ہو گئی ہو جس کی وجہ سے فسخ نہ ہو سکے تو اقالہ بھی نہیں ہو سکتا۔ ⑥ بائع نے ثمن مشتری کو قبضہ سے پہلے ہیہ نہ کیا ہو۔^(۶) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۶: اقالہ کے وقت بیع موجود تھی مگر واپس دینے سے پہلے ہلاک ہو گئی اقالہ باطل ہو گیا۔^(۷) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: جو ثمن بیع میں تھا اُسی پر یا اُس کی مثل پر اقالہ ہو سکتا ہے اگر کم یا زیادہ پر اقالہ ہوا تو شرط باطل ہے اور اقالہ صحیح یعنی اتنا ہی دینا ہوگا جو بیع میں ثمن تھا۔^(۸) (ہدایہ) مثلاً ہزار روپے میں ایک چیز خریدی اُس کا اقالہ ہزار میں کیا یہ صحیح ہے اور اگر ڈیڑھ ہزار میں کیا جب بھی ہزار دینا ہوگا اور پانسو کا ذکر لگو ہے اور پانسو میں کیا اور بیع میں کوئی نقصان نہیں آیا ہے جب بھی ہزار دینا ہوگا اور اگر بیع میں نقصان آ گیا ہے تو کمی کے ساتھ اقالہ ہو سکتا ہے۔^(۹) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: اقالہ میں دوسری جنس کا ثمن ذکر کیا گیا مثلاً بیع ہوئی ہے روپے سے اور اقالہ میں اشرفی یا نوٹ واپس کرنا قرار پایا تو اقالہ صحیح ہے اور وہی ثمن واپس دینا ہوگا جو بیع میں تھا دوسرے ثمن کا ذکر لگو ہے۔^(۱۰) (عالمگیری)

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج ۷، ص ۳۴۱۔

گھوڑے باندھنے کی جگہ۔

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج ۷، ص ۳۴۱۔

یعنی دو متبادل چیزوں پر قبضہ کرنا۔ بیجی ہوئی چیز یعنی سامان وغیرہ۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج ۷، ص ۳۴۲۔

و”الفتاویٰ الہدیہ“، کتاب البیوع، الباب الثالث عشر فی الإقالة، ج ۳، ص ۱۵۷۔

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب الإقالة، مطلب: تحریر مهم فی إقالة... إلخ، ج ۷، ص ۳۵۴۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج ۲، ص ۵۵۔

”الفتاویٰ الہدیہ“، کتاب البیوع، الباب الثالث عشر فی الإقالة، ج ۳، ص ۱۵۶۔

”الفتاویٰ الہدیہ“، کتاب البیوع، الباب الثالث عشر فی الإقالة، ج ۳، ص ۱۵۶۔

مسئلہ ۹: بیع میں نقصان آگیا تھا اس وجہ سے ثمن سے کم پر اقالہ ہوا مگر وہ عیب جاتا رہا تو مشتری بائع سے وہ کمی واپس لیگا جو ثمن میں ہوئی ہے۔ (۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: تازہ صابون بیچا تھا خشک ہونے کے بعد اقالہ ہوا مشتری کو صرف صابون ہی دینا ہوگا۔ (۲) (بحر)

مسئلہ ۱۱: کھیت مع زراعت (۳) کے جو طیار ہے بیع کیا (۴) کیا مشتری نے زراعت کاٹ لی پھر اقالہ ہوا زمین کے مقابل میں جو ثمن ہے اُسکے ساتھ اقالہ ہوگا اور وقت بیع زراعت کچی تھی اور اب طیار ہوگئی تو اقالہ جائز نہیں۔ (۵) (بحر)

مسئلہ ۱۲: اقالہ میں بیع باقی رہے یا کم ہو جائے اس سے مراد وہ چیز ہے جس کی بیع قصد ہوا اور جو چیز جمعاً (۶) بیع میں داخل ہو جاتی ہے اُس کی کمی سے بیع کا کم ہونا نہیں تصور کیا جائے گا لہذا گاؤں خریدتا تھا جس میں درخت تھے درخت مشتری نے کاٹ لیے پھر اقالہ ہوا پورا ثمن واپس کرنا ہوگا درختوں کی قیمت بائع کو نہیں ملے گی ہاں اگر بائع کو اس کا علم نہ ہو کہ درخت کاٹ لیے ہیں تو اختیار ہے کہ پورے ثمن کے بدلہ میں زمین واپس لے لیا یا بالکل چھوڑ دے یعنی زمین بھی نہ لے۔ (۷) (بحر)

مسئلہ ۱۳: عاقدین (۸) کے حق میں اقالہ فسخ بیع ہے اور دوسرے کے حق میں یہ ایک بیع جدید ہے لہذا اگر اقالہ کو فسخ نہ قرار دے سکتے ہوں تو اقالہ باطل ہے مثلاً بیع لوٹری یا جانور ہے جس کے قبضہ کے بعد بچہ پیدا ہوا تو اس کا اقالہ نہیں ہو سکتا۔ (۹) (ہدایہ، فتح)

مسئلہ ۱۴: کپڑا خرید اور اُس کو واپس کرنے گیا اس نے لفظ اقالہ زبان سے نکالا ہی تھا کہ بائع نے فوراً کپڑے کو قطع کر ڈالا اقالہ صحیح ہے یہ فعل قبول کے قائم مقام ہے۔ (۱۰) (فتح)

مسئلہ ۱۵: بیع کا کوئی جز ہلاک ہو گیا اور کچھ باقی ہے تو جو کچھ باقی ہے اُس میں اقالہ ہو سکتا ہے اور اگر بیع مقایضہ ہو یعنی دونوں طرف غیر نقد ہوں اور ایک ہلاک ہوگئی تو اقالہ ہو سکتا ہے دونوں جاتی رہیں تو نہیں ہو سکتا۔ (۱۱) (ہدایہ)

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب الإقالة، مطلب: تحریر مهم فی إقالة... إلخ، ج ۷، ص ۳۵۰.

”البحر الرائق“، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج ۶، ص ۱۷۵.

فصل۔۔۔ بیجا۔

”البحر الرائق“، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج ۶، ص ۱۷۵.

یعنی ضمناً مثلاً جوتا بیجا تو تسمہ اسی کے ساتھ ہی بک جائے گا۔

”البحر الرائق“، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج ۶، ص ۱۷۵-۱۷۶.

یعنی خریدنے والا اور بیچنے والا۔

”الهدایة“، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج ۲، ص ۵۵.

و ”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج ۶، ص ۱۱۴.

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج ۶، ص ۱۱۵.

”الهدایة“، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج ۲، ص ۵۶.

مسئلہ ۱۶: غلام مازون (جس کو خرید و فروخت کی اجازت ہے) یا بچہ کے وصی (۱) یا وقف کے متولی نے کوئی چیز گراں (۲) بیع کی ہے یا ارزاں (۳) خریدی ہے تو ان کو اقالہ کرنے کی اجازت نہیں یعنی کریں بھی تو اقالہ نہ ہوگا اور اقالہ میں اگر مولیٰ یا بچہ یا وقف کے لیے بہتری ہو تو صحیح ہے۔ (۴) (در مختار)

مسئلہ ۱۷: وکیل بالشراء (جس کو وکیل کیا تھا کہ فلاں چیز خرید لائے) خرید لینے کے بعد اقالہ نہیں کر سکتا اور وکیل بالبیع اقالہ کر سکتا ہے۔ (۵) (رد المحتار)

مسئلہ ۱۸: بائع نے اگر مشتری سے کچھ زیادہ دام لے لیے اور مشتری اقالہ کرنا چاہتا ہے تو اقالہ کر دینا چاہیے اور اگر بہت زیادہ دھوکا دیا ہے تو اقالہ کی ضرورت نہیں تنہا مشتری بیع کو فسخ کر سکتا ہے۔ (۶) (در مختار)

مسئلہ ۱۹: بیع میں اگر زیادت متعلقہ غیر متولدہ ہو جیسے کپڑے میں رنگ، مکان میں جدید تعمیر تو اقالہ نہیں ہو سکتا۔ (۷) (رد المحتار)

مسئلہ ۲۰: اقالہ کو شرط پر معلق کرنا صحیح نہیں مثلاً بائع نے مشتری سے کہا یہ چیز تمہیں بہت سستی میں نے دیدی مشتری نے کہا اگر تم کو زیادہ کا گاہک مل جائے تو بیچ ڈالنا اُس نے دوسرے کے ہاتھ زیادہ دام میں بیچ ڈالی یہ دوسری بیع صحیح نہیں ہوئی۔ (۸) (بحر الرائق)

مسئلہ ۲۱: شرط فاسد سے اقالہ فاسد نہیں ہوتا۔ اقالہ کر لیا مگر ابھی بائع نے بیع پر قبضہ نہیں کیا پھر اسی مشتری کے ہاتھ بیع کر دی یہ بیع درست ہے اور اس مشتری کے علاوہ دوسرے کے ہاتھ بیع کرے گا تو بیع فاسد ہوگی کہ ثالث کے حق میں بیع جدید (۹) ہے اور بیع کو قبل قبضہ (۱۰) کے پچھانا جائز ہے۔ بیع اگر کیلی (۱۱) یا وزنی (۱۲) ہے تو اقالہ کے بعد پھر ماپنے اور تولنے کی ضرورت نہیں۔ (۱۳) (در مختار)

وصی وہ ہے جس کو وصیت کی جائے۔ تم ایسا کرنا۔
مہنگی۔ سستی۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج ۷، ص ۳۴۳۔

”رد المختار“، کتاب البیوع، باب الإقالة، مطلب: تحریر مہم فی إقالة... إلخ، ج ۷، ص ۳۴۳۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج ۷، ص ۳۴۶۔

”رد المختار“، کتاب البیوع، باب الإقالة، مطلب: تحریر مہم فی إقالة... إلخ، ج ۷، ص ۳۴۸۔

”البحر الرائق“، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج ۶، ص ۱۷۱۔

..... قبضہ سے پہلے۔

جو چیز ماپ کر بیچ جاتی ہے۔ جو چیز تول کر بیچ جاتی ہے۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج ۷، ص ۳۵۰۔

مسئلہ ۲۲: اقالہ حق ثالث میں بیع جدید ہے لہذا امکان کی بیع ہوئی تھی اور شفیع^(۱) نے شفیع سے انکار کر دیا تھا پھر اقالہ ہوا تو اب شفیع پھر شفیع کر سکتا ہے اور یہ جدید حق حاصل ہوگا۔ مشتری نے بیع کو بیچ ڈالا پھر اقالہ کیا اس کے بعد معلوم ہوا کہ بیع میں کوئی ایسا عیب ہے جو بائع اول کے یہاں تھا تو عیب کی وجہ سے بائع اول کو واپس نہیں کر سکتا۔ ایک چیز خریدی اور قبضہ کر لیا مگر ابھی ثمن ادا نہیں کیا مشتری نے وہ چیز دوسرے کے ہاتھ بیچ کی پھر اقالہ کیا پھر بائع اول نے ثمن وصول کرنے سے پہلے ثمن اول سے کم میں خریدی یہ جائز ہے۔ کوئی چیز ہبہ کی، موهوب لہ^(۲) نے اُس کو بیچ کر دیا پھر اقالہ ہوا تو ہبہ کرنے والا اُس کو واپس نہیں کر سکتا۔^(۳) (بحر الرائق)

مسئلہ ۲۳: کنیز خریدی تھی اور مشتری نے قبضہ کر لیا تھا پھر اقالہ ہوا تو بائع پر استبرا^(۴) واجب ہے بغیر استبرا و طی نہیں کر سکتا۔^(۵) (در مختار)

مسئلہ ۲۴: جس طرح بیع کا اقالہ ہو سکتا ہے، خود اقالہ کا بھی اقالہ ہو سکتا ہے۔ اقالہ کا اقالہ کرنے سے اقالہ جاتا رہا اور بیع لوٹ آئی، ہاں بیع سہم میں اگر مسلم فیہ پر قبضہ نہیں ہوا اور اقالہ ہو گیا تو اس اقالہ کا اقالہ نہیں ہو سکتا۔^(۶) (در مختار، رد المحتار)

مرابحہ اور تولیہ کا بیان

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مشتری میں اتنی ہوشیاری نہیں کہ خود واجبی قیمت^(۷) پر چیز خریدے لامحالہ اُسے دوسرے پر بھروسہ کرنا پڑتا ہے کہ اُس نے جن داموں میں چیز خریدی ہے اتنے ہی دام دے کر اُس سے لے لے یا وہ کچھ نفع لے کر اس کو چیز دینا چاہتا ہے اور یہ اُس کا اعتبار کر کے خرید لیتا ہے کیونکہ مشتری جانتا ہے کہ بغیر نفع کے بائع نہیں دے گا اور اگر اتنا نفع دیکر نہ لوں گا تو بہت ممکن ہے کہ دوسری جگہ مجھ کو زیادہ دام دینے پڑیں یا اس سے کم میں چیز نہ ملے گی لہذا اس نفع دینے کو غنیمت سمجھتا ہے۔ اور بیع مطلق اور اس میں صرف اتنا ہی فرق ہے کہ یہاں اپنی خرید کے دام بتا کر اتنا ہی لینا چاہتا ہے یا اُس پر نفع کی ایک معین مقدار زیادہ کرتا ہے لہذا بیع مطلق کا جواز اسکا جواز ہے اور چونکہ مشتری نے یہاں بائع^(۸) پر اعتماد کیا ہے لہذا یہاں بائع کو پورے طور پر

شفیع کا حق رکھنے والے۔

وہ شخص جسے تحفہ (ہبہ) دیا جائے۔

”البحر الرائق“، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج ۶، ص ۱۷۲۔

یعنی اُس وقت تک دلی نہ کرے جب تک اس کا غیر حاملہ ہونا معلوم نہ ہو جائے۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب الإقالة، ج ۷، ص ۳۵۲، ۳۵۳۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب الإقالة، مطلب: تحریر مهم فی إقالة... إلخ، ج ۷، ص ۳۵۵۔

راجح قیمت۔

..... فروخت کرنے والا۔

مسئلہ ۴: مراہجہ میں جو نفع قرار پایا ہے اُس کا معلوم ہونا ضروری ہے اور اگر وہ نفع قہمی ہو تو اشارہ کر کے اُسے معین کر دیا گیا ہو مثلاً فلاں چیز جو تم نے دس روپے کو خریدی ہے میرے ہاتھ دس روپے اور اس کپڑے کے عوض میں بیچ کر دو۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۵: ثمن سے مراد وہ ہے جس پر عقد واقع ہوا ہو فرض کرو مثلاً دس روپے میں عقد ہوا مگر مشتری نے اُن کے عوض میں کوئی دوسری چیز بائع کو دی چاہے یہ اُسی قیمت کی ہو یا کم و بیش کی بہر حال مراہجہ و تولیہ میں دس روپے کا لحاظ ہوگا نہ اُس کا جو مشتری نے دیا۔^(۲) (فتح القدیر)

مسئلہ ۶: وہ یازدہ کے نفع پر مراہجہ ہوا (یعنی ہر دس پر ایک روپیہ نفع دس کی چیز ہے تو گیارہ بیس کی ہے تو بائیس و علیٰ ہذا القیاس) اگر ثمن اول قہمی ہے مثلاً کوئی چیز ایک گھوڑے کے بدلے میں خریدی ہے اور وہ گھوڑا اس مشتری چانی کو مل گیا جو مراہجہ خریدنا چاہتا ہے اور وہ یازدہ کے طور پر خریدا اور مطلب یہ ہوا کہ گھوڑا دے گا اور گھوڑے کی جو قیمت ہے اُس میں فی دہائی ایک روپیہ دینا یہ بیع درست نہیں کہ گھوڑے کی قیمت مجہول ہے^(۳) لہذا نفع کی مقدار مجہول اور اگر بیع اول کا ثمن مثلی ہو مثلاً پہلے مشتری نے سو روپے کے عوض میں خریدی اور وہ یازدہ کے نفع سے بیچی اس کا محصل^(۴) ایک سو دس روپے ہوا اگر یہ پوری مقدار مشتری کو معلوم ہو جب تو صحیح ہے اور معلوم نہ ہو اور اُسی مجلس میں اُسے ظاہر کر دیا گیا ہو تو اُسے اختیار ہے کہ لے یا نہ لے اور اگر مجلس میں بھی معلوم نہ ہو تو بیع فاسد ہے۔^(۵) (در مختار، رد المحتار) آج کل عام طور پر تاجروں میں آنہ روپیہ، دو آنے روپیہ نفع کے حساب سے بیع ہوتی ہے اس کا حکم وہی وہ یازدہ کا ہے کہ وقت عقد معلوم ہو یا مجلس عقد میں معلوم ہو جائے تو بیع صحیح ہے ورنہ فاسد۔

مسئلہ ۷: ایک چیز کی قیمت دس روپے دوسرے شہر کے سکوں سے قرار پائی (مثلاً حیدرآباد میں انگریزی دس روپے کو ثمن قرار دیا) اور اُس کو ایک روپیہ کے نفع سے لیا اس روپیہ سے مراد اس شہر کا سکہ ہے یعنی دس روپے دوسرے سکے کے اور ایک روپیہ یہاں کا دینا ہوگا اور اگر اس کو بھی وہ یازدہ کے طور پر خریدا ہے تو کل ثمن نفع اُسی دوسرے سکہ سے دینا ہوگا۔^(۶) (فتح القدیر)

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب المراءجہ و التولیۃ، ج ۷، ص ۳۶۳

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب المراءجہ و التولیۃ، ج ۶، ص ۱۲۵

معلوم نہیں ہے۔

حاصل شدہ۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب المراءجہ و التولیۃ، ج ۷، ص ۳۶۳

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب المراءجہ و التولیۃ، ج ۶، ص ۱۲۵

(کون سے مصارف کار اس المال پر اضافہ ہوگا)

مسئلہ ۸: اس المال جس پر مراہجہ و تولیہ کی بنا ہے (کہ اس پر نفع کی مقدار بڑھائی جائے تو مراہجہ اور کچھ نہ بڑھے وہی ثمن رہے تو تولیہ) اس میں وصولی کی اجرت مثلاً تھان خرید کر ڈھولوایا ہے۔ اور نقش و نگار ہوا ہے جیسے چکن کڑھوائی ہے، حاشیہ کے پھندے بٹے گئے ہیں، کپڑا رنگا گیا ہے، بار برداری دی گئی ہے، یہ سب مصارف اس المال پر اضافہ کیے جاسکتے ہیں۔ (۱) (ہدایہ، فتح القدیر)

مسئلہ ۹: جانور کو کھلایا ہے اس کو بھی اس المال پر اضافہ کیا جائے گا مگر جب کہ اس کا دودھ گھی وغیرہ حاصل کیا ہے تو اس کو اس میں سے کم کریں اگر چارہ کے مصارف کچھ بچ رہے تو اس باقی کو اضافہ کریں۔ یوہیں مرفی پر کچھ خرچ کیا اور اس نے انڈے دیے ہیں تو ان کو بچر اوکیر (۲) باقی کو اضافہ کریں۔ جانور یا غلام یا مکان کو اجرت پر دیا ہے کرایہ کی آمدنی کو مصارف سے منہا نہیں کریں گے (۳) بلکہ پورے مصارف کھانے وغیرہ کے اضافہ کریں گے۔ (۴) (فتح)

مسئلہ ۱۰: گھوڑے کا علاج کرایا سلوتری (۵) کو اجرت دی یا جانور بھاگ گیا کوئی پکڑ کر لایا اسے مزدوری دی، اس کو اس المال پر اضافہ نہیں کریں گے۔ (۶) (فتح) کھیت یا باغ کو پانی دیا ہے اس کو صاف کرایا ہے پانی کی تالیاں درست کرائی ہیں اس میں چیز (۷) لگائے ہیں یہ صرفہ (۸) بھی شامل کیا جائے گا۔ (۹) (در مختار)

مسئلہ ۱۱: مکان کی مرمت کرائی ہے، صفائی کرائی ہے، پلاستر کرایا ہے، کوآں کھدوایا ہے، ان سب کے مصارف شامل ہوں گے۔ دلال (۱۰) کو جو کچھ دیا گیا ہے، وہ بھی شامل ہوگا۔ (۱۱) (در مختار)

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب المراءب حقو التولیۃ، ج ۲، ص ۵۶۔

و ”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب المراءب حقو التولیۃ، ج ۶، ص ۱۲۵۔

یعنی جتنا خرچ کیا ہے اس کے بدلے میں انڈے دے کر۔

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب المراءب حقو التولیۃ، ج ۶، ص ۱۲۵۔

گھوڑوں کا علاج کرنے والا۔

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب المراءب حقو التولیۃ، ج ۶، ص ۱۲۶۔

ورخت۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب المراءب حقو التولیۃ، ج ۷، ص ۳۶۵۔

آڑھتی، وہ شخص جو خریدار اور بیچنے والے کا سودا طے کرائے۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب المراءب حقو التولیۃ، ج ۷، ص ۳۶۵۔

- مسئلہ ۱۲: چرواہے کی اجرت یا خود اپنے مصارف مثلاً جانے آنے کا کرایہ اور اپنی خوراک اور جو کام خود کیا ہے یا کسی نے مفت کر دیا ہے اس کام کی اجرت جس مکان میں چیز کو رکھا ہے اُس کا کرایہ ان سب کو اضافہ نہیں کریں گے۔^(۱) (درمختار)
- مسئلہ ۱۳: کیا چیز اضافہ کریں گے اور کیا نہیں کریں گے اس کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اس باب میں تاجروں کا عرف دیکھا جائے گا جس کے متعلق عرف ہے اُسے شامل کریں اور عرف نہ ہو تو شامل نہ کریں۔^(۲) (فتح، درمختار)
- مسئلہ ۱۴: جو مصارف ناجائز طور پر جبراً وصول کیے جاتے ہیں جیسے چوگی، اگر تجارت کا عرف اس کے اضافہ کرنے کا ہو تو اضافہ کریں، ورنہ نہیں۔^(۳) (درمختار) غالباً چوگی کو آج کل کے تجارتی تولیہ و مراہجہ میں راس المال پر اضافہ کرتے ہیں۔
- مسئلہ ۱۵: جو مصارف اضافہ کرنے کے ہیں انھیں اضافہ کرنے کے بعد بائع یہ نہ کہے کہ میں نے اتنے کو خریدی ہے کیونکہ یہ جھوٹ ہے بلکہ یہ کہے مجھے اتنے میں پڑی ہے۔^(۴) (ہدایہ وغیرہ)
- مسئلہ ۱۶: بیع مراہجہ میں اگر مشتری کو معلوم ہوا کہ بائع نے کچھ خیانت کی ہے مثلاً اصلی ثمن پر ایسے مصارف اضافہ کیے جن کو اضافہ کرنا ناجائز ہے یا اُس ثمن کو بڑھا کر بتایا دس میں خریدی تھی بتائے گیارہ تو مشتری کو اختیار ہے کہ پورے ثمن پر لے یا نہ لے یہ نہیں کر سکتا کہ جتنا غلط بتایا ہے اُسے کم کر کے ثمن ادا کرے۔ اُس نے خیانت کی ہے اسے معلوم کرنے کی تین صورتیں ہیں خود اُس نے اقرار کیا ہو یا مشتری نے اس کو گواہوں سے ثابت کیا یا اُس پر حلف دیا گیا اُس نے قسم سے انکار کیا۔ تو یہ میں اگر بائع کی خیانت ثابت ہو تو جو کچھ خیانت کی ہے اُسے کم کر کے مشتری ثمن ادا کرے مثلاً اُس نے کہا میں نے دس روپے میں خریدی ہے اور ثابت ہوا کہ آٹھ میں خریدی ہے تو آٹھ دیکر بیع لے لے گا۔^(۵) (ہدایہ، فتح)
- مسئلہ ۱۷: مراہجہ میں خیانت ظاہر ہوئی اور پھیرنا چاہتا ہے پھیرنے سے پہلے بیع ہلاک ہوگئی یا اُس میں کوئی ایسی بات پیدا ہوگئی جس سے بیع کو فسخ کرنا نا درست ہو جاتا ہے تو پورے ثمن پر بیع کو رکھ لینا ضروری ہوگا اب واپس نہیں کر سکتا نہ

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب المراءب حق التولية، ج ۷، ص ۳۶۶

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب المراءب حق التولية، ج ۷، ص ۳۶۵

و ”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب المراءب حق التولية، ج ۶، ص ۱۲۵

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب المراءب حق التولية، ج ۷، ص ۳۶۷

”الهدایة“، کتاب البیوع، باب المراءب حق التولية، ج ۲، ص ۵۶، وغیرہا

”الهدایة“، کتاب البیوع، باب المراءب حق التولية، ج ۲، ص ۵۶

و ”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب المراءب حق التولية، ج ۶، ص ۱۲۶

نقصان کا معاوضہ مل سکتا ہے۔^(۱) (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۱۸: ایک چیز خرید کر مراہجہ بیچ کی پھر اُس کو خرید اگر پھر مراہجہ کرنا چاہے تو پہلے مراہجہ میں جو کچھ نفع ملا ہے دوسرے ثمن سے کم کرے اور اگر نفع اتنا ہوا کہ دوسرے ثمن کو مستغرق ہو گیا تو اب مراہجہ بیچ ہی نہیں ہو سکتی اس کی مثال یہ ہے کہ ایک کپڑا دس میں خریدا تھا اور پندرہ میں مراہجہ کیا پھر اسی کپڑے کو دس میں خریدا تو اس میں سے پانچ روپے پہلے کے نفع والے ساقط کر کے پانچ روپے پر مراہجہ کر سکتا ہے اور یہ کہنا ہوگا کہ پانچ روپے میں پڑا ہے اور اگر پہلے بیس روپے میں بیچا تھا پھر اُسی کو دس میں خریدا تو گویا کپڑا مفت ہے کہ نفع نکالنے کے بعد ثمن کچھ نہیں بچتا اس صورت میں پھر مراہجہ نہیں ہو سکتا یہ اس صورت میں ہے کہ جس کے ہاتھ مراہجہ بیچا ہے اب تک وہ چیز اُسی کے پاس رہی اس نے اُسی سے خریدی اور اگر اُس نے کسی دوسرے کے ہاتھ بیچ دی اس نے اُس سے خریدی غرض یہ کہ درمیان میں کوئی بیچ آجائے تو اب جس ثمن سے خریدا ہے اُسی پر مراہجہ کرے نفع کم کرنے کی ضرورت نہیں۔^(۲) (ہدایہ، فتح)

مسئلہ ۱۹: جس چیز کو جس ثمن سے خریدا اُسے دوسری جنس سے بیچا مثلاً دس روپے میں خریدی پھر کسی جانور کے بدلے میں بیچ کی پھر دس روپے میں خریدی تو دس روپے پر مراہجہ ہو سکتا ہے اگرچہ وہ جانور جس کے بدلے میں پہلے بیچی تھی دس روپے سے زیادہ کا ہو۔ ایک تیسری صورت ثمن ثانی پر مراہجہ جائز ہونے کی یہ ہے کہ اس امر کو ظاہر کر دے کہ میں نے دس روپے میں خرید کر پندرہ میں بیچی پھر اُسی مشتری سے دس میں خریدی ہے اور اس دس روپے پر مراہجہ کرتا ہوں^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: صلح کے طور پر جو چیز حاصل ہو اُس کا مراہجہ نہیں ہو سکتا مثلاً زید کے عمرو پر دس روپے چاہیے تھے اُس نے مطالبہ کیا عمرو نے کوئی چیز دے کر صلح کر لی یہ چیز زید کو اگرچہ دس روپے کے معاوضہ میں ملی ہے مگر اس کا مراہجہ دس روپے پر نہیں ہو سکتا۔^(۴) (ہدایہ)

مسئلہ ۲۱: چند چیزیں ایک عقد میں ایک ثمن کے ساتھ خریدی گئیں اُن میں سے ایک کے مقابل میں ثمن کا ایک حصہ

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب المراءب حقو التولیۃ، ج ۲، ص ۵۷.

و ”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب المراءب حقو التولیۃ، ج ۷، ص ۳۶۸.

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب المراءب حقو التولیۃ، ج ۲، ص ۵۷.

و ”فتح القدر“، کتاب البیوع، باب المراءب حقو التولیۃ، ج ۶، ص ۱۲۷.

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب المراءب حقو التولیۃ، مطلب، غیار الخیاء... إلخ، ج ۷، ص ۳۶۹.

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب المراءب حقو التولیۃ، ج ۲، ص ۵۷.

فرض کر کے مراہجہ کریں یہ ناجائز ہے جب کہ یہ فحشی چیزیں ہوں اور ثمن کی تفصیل نہ ہو اور اگر مثلی ہوں مثلاً دو من غلہ پانچ روپے میں خریدا تھا ایک من کا مراہجہ کر سکتا ہے۔ یوہیں کپڑے کے چند تھان اس طرح خریدے کہ ہر تھان دس روپے کا ہے تو ایک تھان کا مراہجہ کر سکتا ہے۔^(۱) (فتح القدیر، رد المحتار)

مسئلہ ۲۲: مکاتب یا غلام ماذون نے ایک چیز دس روپے میں خریدی تھی اُس کے مولیٰ نے اُس سے پندرہ میں خرید لی یا مولیٰ نے دس میں خرید کر غلام کے ہاتھ پندرہ میں بیچی تو اس کا مراہجہ اُسی بیع اول کے ثمن پر یعنی دس پر ہو سکتا ہے، پندرہ پر نہیں ہو سکتا۔ یوہیں جس کی گواہی اس کے حق میں مقبول نہ ہو جیسے اس کے اصول ماں، باپ، دادا، دادی یا اس کی فروغ بیٹا، بیٹی وغیرہ اور میاں بی بی اور دو شخص جن میں شرکت مفاوضہ ہے ان میں ایک نے ایک چیز خریدی پھر دوسرے نے نفع دیکر اُس سے خرید لی تو مراہجہ دوسرے ثمن پر نہیں ہو سکتا ہاں اگر یہ لوگ ظاہر کریں کہ یہ خریداری اس طرح ہوئی ہے تو جس ثمن سے خود خریدی ہے اُس پر مراہجہ ہو سکتا ہے۔^(۲) (ہدایہ، فتح، در مختار)

مسئلہ ۲۳: اپنے شریک سے کوئی چیز خریدی مگر یہ چیز شرکت کی نہیں ہے تو جس قیمت پر اس نے خریدی ہے مراہجہ کر سکتا ہے اور یہ ظاہر کرنے کی بھی ضرورت نہیں کہ شریک سے خریدی ہے اور اگر وہ چیز شرکت کی ہو تو اُس میں جتنا اُس کا حصہ ہے، اُس میں وہ ثمن بیا جائے گا جس سے شرکت میں خریداری ہوئی اور جتنا شریک کا حصہ ہے، اُس میں اُس ثمن کا اعتبار ہوگا جس سے اس نے اب خریدی ہے، مثلاً ایک ہزار میں وہ چیز خریدی گئی تھی اور بارہ سو میں اس نے شریک سے خریدی تو گیا رہ سو پر مراہجہ ہو سکتا ہے۔^(۳) (رد المحتار)

مسئلہ ۲۴: مضارب^(۴) نے ایک چیز دس روپے میں خریدی اور مال والے کے ہاتھ پندرہ روپے میں بیچ دی اگر مضارب نصف نفع کے ساتھ ہے تو رب المال اس چیز کو ساڑھے بارہ روپے پر مراہجہ کر سکتا ہے کیونکہ نفع کے پانچ میں ڈھائی

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب المراءجہ والتولیۃ، ج ۶، ص ۱۲۹.

و ”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب المراءجہ والتولیۃ، مطلب: حیار الغیانیۃ . إلخ، ج ۷، ص ۳۶۹.

”الہدایۃ“، کتاب البیوع، باب المراءجہ والتولیۃ، ج ۲، ص ۵۷.

و ”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب المراءجہ والتولیۃ، ج ۶، ص ۱۲۹، ۱۳۰.

و ”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب المراءجہ والتولیۃ، ج ۷، ص ۳۷۰.

”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب المراءجہ والتولیۃ، مطلب: اشتري من شريكه سلعة، ج ۷، ص ۳۷۱.

وہ شخص جو کسی کے مال سے تجارت کر رہا ہو اس شرط پر کہ نفع دونوں آپس میں تقسیم کر لیں گے۔

روپے اس کے ہیں، لہذا بیع اس کو ساڑھے بارہ میں پڑی۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۲۵: بیع میں کوئی عیب بعد میں معلوم ہوا اور یہ راضی ہو گیا تو اس کا مرا بچہ کر سکتا ہے یعنی عیب کی وجہ سے ثمن میں کمی کرنے کی ضرورت نہیں۔ یو ہیں اگر اس نے مرا بچہ یہ چیز خریدی تھی اور بعد میں بائع کی خیانت پر مطلع ہوا مگر بیع کو واپس نہیں کیا بلکہ اسی بیع پر راضی رہا تو جس ثمن پر خریدی ہے اسی پر مرا بچہ کرے گا۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: بیع میں اگر عیب پیدا ہو گیا مگر وہ عیب کسی کے فعل سے پیدا نہ ہوا چاہے آفت سماویہ^(۳) سے ہو یا خود بیع کے فعل سے ہو، ایسے عیب کو مرا بچہ میں بیان کرنا ضروری نہیں یعنی بائع کو یہ کہنا ضروری نہیں کہ میں نے جب خریدی تھی اُس وقت عیب نہ تھا میرے یہاں عیب پیدا ہو گیا ہے اور بعض فقہا اس کو بیان کرنا ضروری بتاتے ہیں۔ کپڑے کو چوہے نے کتر لیا یا آگ سے کچھ جل گیا اس کا بھی وہی حکم ہے رہا عیب کو بیان کرنا اسکو ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ بیع کے عیب پر مطلع ہو تو اُس کا ظاہر کر دینا ضروری ہے چھپانا حرام ہے۔ لونڈی شیب تھی اُس سے وٹی کی اور اس سے نقصان پیدا نہ ہوا تو اس کا بیان کرنا بھی ضرور نہیں اور نقصان پیدا ہوا تو بیان کرنا ضروری ہے اور اگر بیع میں اس کے فعل سے عیب پیدا ہو گیا یا دوسرے کے فعل سے، چاہے اُس نے اس کے حکم سے فعل کیا یا بغیر حکم کے، چاہے اس نے اُس نقصان کا معاوضہ لے لیا ہو یا نہ لیا ہو، یا کنیز بکر تھی اُس سے وٹی کی ان باتوں کا ظاہر کر دینا ضرور ہے۔^(۴) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: جس وقت اس نے خریدی تھی اُس وقت نرخ گراں تھا^(۵) اور اب بازار کا حال بدل گیا اس کو ظاہر کرنا بھی ضرور نہیں۔^(۶) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: جانور یا مکان خریدا تھا اُس کو کرایہ پر دیا مرا بچہ میں یہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ اس کا اتنا کرایہ وصول کر لیا ہے اور اگر جانور سے کئی دودھ حاصل کیا ہے تو اس کو ثمن میں مجرا دینا ہوگا۔^(۷) (فتح)

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب المراءب حق التولیۃ، ج ۷، ص ۳۷۰

”ردالمختار“، کتاب البیوع، باب المراءب حق التولیۃ، مطلب: اشتری من شریکہ سلعة، ج ۷، ص ۳۷۳.

قد رتی آفت مثلاً جلن، ڈوینا وغیرہ۔

”الدر المختار“ و ”ردالمختار“، کتاب البیوع، باب المراءب حق التولیۃ، مطلب: اشتری من شریکہ سلعة، ج ۷، ص ۳۷۳

یعنی قیمت زیادہ تھی۔

”ردالمختار“، کتاب البیوع، باب المراءب حق التولیۃ، مطلب: اشتری من شریکہ سلعة، ج ۷، ص ۳۷۴

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب المراءب حق التولیۃ، ج ۶، ص ۱۳۲، ۱۳۳

مسئلہ ۲۹: کوئی چیز گراں خریدی اور اتنے دام^(۱) زیادہ دیے کہ لوگ اُتے میں نہیں خریدتے تو مراہجہ و تولیہ میں اس کو ظاہر کرنا ضرور ہے۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: ایک چیز ہزار روپے کی خریدی تھی اور ثمن مؤجل تھا یعنی اُس کی ادا کے لیے ایک مدت مقرر تھی اس کو سو روپے کے نفع پر بیچا تو یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ بیع میں ثمن مؤجل تھا اور اگر بیان نہ کیا اور مشتری کو بعد میں معلوم ہوا تو اسے اختیار ہے کہ گیارہ سو میں لے یا نہ لے اور اگر بیع^(۳) ہلاک ہو چکی ہے تو وہ گیارہ سو بلا میعاد^(۴) اس کو دینا لازم ہے۔^(۵) (درمختار) ان مسائل میں تولیہ کا بھی دعویٰ حکم ہے جو مراہجہ کا ہے۔

مسئلہ ۳۱: جتنے میں خریدی تھی یا جتنے میں پڑی ہے اُسی پر تولیہ کیا مگر مشتری کو یہ معلوم نہیں کہ وہ کیا رقم ہے یہ بیع فاسد ہے پھر اگر مجلس میں اُسے علم ہو جائے تو اُسے اختیار ہے لے یا نہ لے اور مجلس میں بھی علم نہ ہوا تو اب فساد دفع نہیں ہو سکتا۔ مراہجہ کا بھی یہی حکم ہے۔^(۶) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۲: جو ثمن مقرر ہوا تھا بائع نے اُس میں سے کچھ کم کر دیا تو مراہجہ و تولیہ میں کم کرنے کے بعد جو باقی ہے وہ اس المال قرار دیا جائے اور اگر مراہجہ و تولیہ کر لینے کے بعد بائع اول نے ثمن کم کیا ہے تو یہ بھی مشتری سے کم کر دے اور اگر بائع اول نے کل ثمن چھوڑ دیا تو جو مقرر ہوا تھا اُس پر مراہجہ و تولیہ کرے۔^(۷) (فتح القدیر)

مسئلہ ۳۳: ایک غلام کا نصف سو روپے میں خریدا پھر دوسرے نصف کو دوسو میں خریدا جس نصف کا چاہے مراہجہ کرے اور اُس ثمن پر ہوگا جس سے اس نے خریدا اور پورے کا مراہجہ کرنا چاہے تو تین سو پر ہوگا۔^(۸) (عالمگیری)

روپے۔

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب المراءب حقو التولية، مطلب: اشتری من شریکة سلعة، ج ۷، ص ۳۷۶

جو چیز بیچ گئی ہے۔ بغیر کسی میعاد کے۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب المراءب حقو التولية، ج ۷، ص ۳۷۵

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب المراءب حقو التولية، ج ۷، ص ۳۷۶، وغیرہ۔

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب المراءب حقو التولية، ج ۶، ص ۱۳۳۔

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب الرابع عشر فی المراءب حقو التولية، ج ۳، ص ۱۶۱۔

مبیع و ثمن میں تصرف کا بیان

بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی و بیہقی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہتے ہیں بازار میں غلہ خرید کر اُسی جگہ (بغیر قبضہ کیے) لوگ بیچ ڈالتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسی جگہ بیچ کرنے سے منع فرمایا، جب تک منتقل نہ کر لیں۔ (1) نیز صحیحین میں انھیں سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص غلہ خریدے، جب تک قبضہ نہ کر لے اُسے بیچ نہ کرے۔“ (2) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں، جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبضہ سے پہلے بیچنا منع کیا، وہ غلہ ہے مگر میرا گمان یہ ہے کہ ہر چیز کا یہی حکم ہے۔ (3)

مسئلہ ۱: جائیداد غیر منقولہ (4) خریدی ہے اُس کو قبضہ کرنے سے جو مشتری کرنا جائز ہے کیونکہ اس کا ہلاک ہونا بہت نادر (5) ہے اور اگر وہ ایسی ہو جس کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو جب تک قبضہ نہ کر لے بیچ نہیں کر سکتا مثلاً بالا خانہ یا دریا کے کنارہ کا مکان اور زمین یا وہ زمین جس پر پتھر چڑھا جانے کا اندیشہ ہو۔ (6) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲: منقول چیز خریدی تو جب تک قبضہ نہ کر لے اُس کی بیچ نہیں کر سکتا اور جبہ و صدقہ کر سکتا ہے رہن رکھ سکتا ہے۔ قرض عاریت (7) دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔ (8) (در مختار)

مسئلہ ۳: منقول چیز قبضہ سے پہلے بائع کو جبہ کردی اور بائع نے قبول کر لی تو بیچ جاتی رہی اور اگر بائع کے ہاتھ بیچ کی تو یہ بیچ صحیح نہیں پہلی بیچ بدستور باقی رہی۔ (9) (در مختار)

مسئلہ ۴: خود بائع نے مشتری کے قبضہ سے پہلے مبیع میں تصرف کیا اس کی دو صورتیں ہیں مشتری کے حکم سے اُس نے

”صحیح البخاری“، کتاب البيوع، باب منتهى التلقي، الحديث: ۱۲۶۷، ج ۲، ص ۳۶

”صحیح البخاری“، کتاب البيوع، باب بيع الطعام قبل ان يقبض... إلخ، الحديث: ۲۱۳۶، ج ۲، ص ۲۸.

”صحیح البخاری“، کتاب البيوع، باب بيع الطعام قبل ان يقبض... إلخ، الحديث: ۲۱۳۵، ج ۲، ص ۲۸.

جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ کی جاسکتی ہو اسے جائیداد غیر منقولہ کہتے ہیں۔

یعنی کم ہی ایسا ہوتا ہے۔

”الدر المختار“ و ”رد المحتار“ کتاب البيوع، باب المراجعة والتولية، فصل في التصرف في المبيع... إلخ، ج ۷، ص ۳۸۳.

بغیر کسی عوض کے کسی کو پتی چیز کی منفعت کا مالک کر دینا عاریت کہلاتا ہے۔

”الدر المختار“، کتاب البيوع، باب المراجعة والتولية، فصل في التصرف في المبيع... إلخ، ج ۷، ص ۳۸۳-۳۸۴.

المرجع السابق، ص ۳۸۵.

تصرف کیا یا بغیر حکم۔ اگر حکم سے تصرف کیا مثلاً مشتری نے کہا اس کو ہبہ کر دے یا کرایہ پر دیدے بائع نے کر دیا تو مشتری کا قبضہ ہو گیا اور اگر بغیر تصرف کیا مثلاً وہ چیز رہن رکھ دی یا اجرت پر دی۔ امانت رکھ دی اور بیع ہلاک ہو گئی بیع جاتی رہی اور اگر بائع نے عاریت دی ہبہ کیا۔ رہن رکھا اور مشتری نے جائز کر دیا تو یہ بھی مشتری کا قبضہ ہو گیا۔⁽¹⁾ (رد المحتار)

مسئلہ ۵: مشتری نے بائع سے کہا فلاں کے پاس بیع رکھ دو جب میں دام ادا کر دوں گا مجھے دیدے گا اور بائع نے اُسے دیدی تو یہ مشتری کا قبضہ نہ ہوا بلکہ بائع ہی کا قبضہ ہے یعنی وہ چیز ہلاک ہوگی تو بائع کی ہلاک ہوگی۔⁽²⁾ (رد المحتار)

مسئلہ ۶: ایک چیز خریدی تھی اُس پر قبضہ نہیں کیا بائع نے دوسرے کے ہاتھ زیادہ داموں میں بیچ ڈالی مشتری نے بیع جائز کر دی جب بھی یہ بیع درست نہیں کہ قبضہ سے پیشتر ہے۔⁽³⁾ (رد المحتار)

مسئلہ ۷: جس نے کیلی چیز کیل کے ساتھ یا وزنی چیز وزن کے ساتھ خریدی یا عددی چیز گنتی کے ساتھ خریدی تو جب تک ناپ یا تول یا گنتی نہ کر لے اُس کو بیچنا بھی جائز نہیں اور کھانا بھی جائز نہیں اور اگر تخمینہ سے خریدی یعنی بیع سامنے موجود ہے دیکھ کر اُس ساری کو خرید لیا یہ نہیں کہ اتنے سیر یا اتنے ناپ یا اتنی تعداد کو خریدا تو اُس میں تصرف کرنے بیچنے کھانے کے لیے ناپ تول وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ اور اگر یہ چیزیں ہبہ، میراث، وصیت میں حاصل ہوئیں یا کھیت میں پیدا ہوئی ہیں تو ناپنے وغیرہ کی ضرورت نہیں۔⁽⁴⁾ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۸: بیع کے بعد بائع نے مشتری کے سامنے ناپا یا تول تو اب مشتری کو ناپنے تولنے کی ضرورت نہیں اور اگر بیع سے قبل اس کے سامنے ناپا یا تول تھا یا بیع کے بعد اس کی غیر حاضری میں ناپا یا تول تو وہ کافی نہیں بغیر ناپے تولے اُس کو کھانا اور بیچنا جائز نہیں۔⁽⁵⁾ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۹: موزون⁽⁶⁾ یا کیل⁽⁷⁾ کو بیع تعاملی کے ساتھ خریدا تو مشتری کا ناپنا تولنا ضروری نہیں قبضہ کر لینا کافی

”ردالمحتار“، کتاب المبیوع، باب المزابحة والتولية، فصل في التصرف. - بائع مطلب في تصرف البائع قبل القبض، ج ۷، ص ۳۸۶.

المرجع السابق

المرجع السابق.

”الدر المختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب المبیوع، باب المزابحة والتولية، فصل في التصرف في المبيع - إلح، ج ۷، ص ۳۸۶-۳۸۹.

المرجع السابق، ص ۳۹۰.

وہ چیزیں جو وزن کے ساتھ کچی ہیں موزون کہلاتی ہیں۔

ناپ و ماپ کے ساتھ کچنے والی چیزیں کیل کہلاتی ہیں۔

ہے۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۱۰: بائع نے بیع سے قبل تولّا تھا اس کے بعد ایک شخص نے جس کے سامنے تولّا اُس کو خرید اگراُس نے نہیں تولّا اور بیع کردی اور تولّا کر مشتری کو دی یہ بیع جائز نہیں کہ تولنے سے قبل ہوئی۔^(۲) (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۱: تھان خریدا اگرچہ گزوں کے حساب سے خریدا مثلاً یہ تھان دس گز کا ہے اور اس کے دام یہ ہیں اس میں تصرف ناپنے سے پہلے جائز ہے ہاں اگر بیع میں گز کے حساب سے قیمت ہو مثلاً ایک روپیہ گز تو جب تک ناپ نہ لیا جائے تصرف جائز نہیں اور موزون چیز اگر ایسی ہو کہ اُس کے ٹکڑے کرنا مضر^(۳) ہو تو وزن کرنے سے پہلے اُس میں تصرف جائز ہے جیسے تانبے وغیرہ کے لوٹے اور برتن۔^(۴) (در مختار)

مسئلہ ۱۲: ثمن میں قبضہ کرنے سے پہلے تصرف جائز ہے اُس کو بیع وہبہ واجارہ وصدقہ ووصیت سب کچھ کر سکتے ہیں۔ ثمن کبھی حاضر ہوتا ہے مثلاً یہ چیز ان دس روپوں کے بدلے میں خریدی اور کبھی حاضری طرف اشارہ نہیں کیا جاتا مثلاً یہ چیز دس روپے کے بدلے میں خریدی پہلی صورت میں ہر قسم کے تصرف کر سکتے ہیں مشتری کو بھی مالک کر سکتے ہیں اور غیر مشتری کو بھی اور دوسری صورت میں مشتری کو مالک کر دینے کے علاوہ دوسرا تصرف نہیں کر سکتے یعنی غیر مشتری کو اُس کی تملیک نہیں کر سکتے مثلاً بائع مشتری سے کوئی چیز ان روپوں کے بدلے میں خرید سکتا ہے جو مشتری کے ذمہ ہیں یا اُس کا جانور یا مکان کرایہ پر لے سکتا ہے اور یہ بھی کر سکتا ہے کہ وہ روپے اُسے وہبہ کر دے صدقہ کر دے۔ اور مشتری کے علاوہ دوسرے سے کوئی چیز خریدے اُن روپوں کے بدلے میں جو اس مشتری پر ہیں یا دوسرے کو وہبہ کرے صدقہ کرے یہ صحیح نہیں۔^(۵) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۳: ثمن دو قسم ہے ایک وہ کہ معین کرنے سے معین ہو جاتا ہے مثلاً ناپ اور تولّا کی چیزیں دوسرا وہ کہ معین کرنے سے بھی معین نہ ہو جیسے روپیہ اثرنی کہ بیع صحیح میں معین کرنے سے بھی معین نہیں ہوتے مثلاً کوئی چیز اس روپے کے بدلے میں خریدی یعنی کسی خاص روپیہ کی طرف اشارہ کیا تو اُسی کا دینا واجب نہیں دوسرا روپیہ بھی دے سکتا ہے۔ دس روپے کی جگہ دس کا

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب المراجعة والتولية، فصل فی التصرف فی المبیع... إلح، ج ۷، ص ۳۸۹-۳۹۰

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب المراجعة والتولية، فصل ومن اشتری شیئاً... إلح، ج ۶، ص ۱۴۱۔

تقصان وہ۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب المراجعة والتولية، فصل فی التصرف فی المبیع... إلح، ج ۷، ص ۳۹۱۔

”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب المراجعة والتولية، مطلب فی بیان الثمن... إلح، ج ۷، ص ۳۹۲۔

نوٹ چند روپے کی جگہ گئی (۱) دے سکتا ہے مشتری کو ہر گز یہ حق حاصل نہیں کہ کہے روپیہ لونگا نوٹ اشرفی نہیں لونگا۔ (۲) (در مختار)
مسئلہ ۱۴: قبضہ سے پہلے ثمن کے علاوہ کسی دین میں تصرف کرنے کا وہی حکم ہے جو ثمن کا ہے مثلاً مہر، قرض،
أجرت، بدل خلع، تادان، کہ جس پر اس کا مطالبہ ہے اُس کو مالک بنا سکتے ہیں یعنی اُس سے ان کے بدلے میں کوئی چیز
خرید سکتے ہیں اُس کو مکان وغیرہ کی أجرت میں دے سکتے ہیں بہہ وصدقہ کر سکتے ہیں اور دوسرے کو مالک کرنا چاہیں تو
نہیں کر سکتے۔ (۳) (در مختار)

مسئلہ ۱۵: بیع صرف اور سلم میں جس چیز پر عقد ہوا اُس کے علاوہ دوسری چیز کو لینا دینا جائز نہیں اور نہ اُس میں کسی
دوسری قسم کا تصرف جائز نہ مسلم الیہ (۴) راس المال (۵) میں تصرف کر سکتا ہے اور نہ رب السلم (۶) مسلم فیہ (۷) میں کہ وہ روپے
کے بدلے میں اشرفی لے لے اور یہ گیبوں کے بدلے میں جو لے یہ ناجائز ہے۔ (۸) (در مختار، رد المحتار)

(ثمن اور مبیع میں کمی بیشی ہو سکتی ہے)

مسئلہ ۱۶: مشتری نے بائع کے لیے ثمن میں کچھ اضافہ کر دیا بائع نے بیع میں اضافہ کر دیا یہ جائز ہے ثمن یا بیع میں
اضافہ اُسی جنس سے ہو یا دوسری جنس سے اُسی مجلس عقد میں ہو یا بعد میں ہر صورت میں یہ اضافہ لازم ہو جاتا ہے یعنی بعد میں اگر
ندامت ہوئی کہ ایسا میں نے کیوں کیا تو بیکار ہے وہ دینا پڑے گا۔ اجنبی نے ثمن میں اضافہ کر دیا مشتری نے قبول کر یا مشتری
پر لازم ہو جائیگا اور مشتری نے انکار کر دیا باطل ہو گیا ہاں اگر اجنبی نے اضافہ کیا اور خود ضامن بھی بن گیا یا کہا میں اپنے پاس سے
دوں گا تو اضافہ صحیح ہے اور یہ زیادت اجنبی پر لازم۔ (۹) (ہدایہ، در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۷: مشتری نے ثمن میں اضافہ کیا اس کے لازم ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ بائع نے اُسی مجلس میں قبول بھی
کر لیا ہو اور اُس مجلس میں قبول نہیں کیا بعد میں کیا تو لازم نہیں اور یہ بھی شرط ہے کہ بیع موجود ہو، بیع کے ہلاک ہونے کے بعد ثمن
ہونے کا ایک انگریزی نسخہ۔

”اندر المختار“، کتاب البیوع، باب المراجعة والتولية، فصل فی التصرف فی المبیع۔ إلخ، ج ۷، ص ۳۹۳

”اندر المختار“، کتاب البیوع، باب المراجعة والتولية، فصل فی التصرف فی المبیع... إلخ، ج ۷، ص ۳۹۳

بیع سلم میں بائع (بیچنے والے) کو مسلم الیہ کہتے ہیں۔ بیع سلم میں ثمن (کسی چیز کی قیمت) کو راس المال کہتے ہیں۔

بیع سلم میں مشتری (خریدار) کو رب السلم کہتے ہیں۔ بیع (خریدی ہوئی چیز) کو بیع سلم میں مسلم فیہ کہتے ہیں۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب المراجعة والتولية، مطلب فی تعریف الکمر، ج ۷، ص ۳۹۴

”الهدایة“، کتاب البیوع، باب المراجعة والتولية، فصل ومن اشترى شيئاً... إلخ، ج ۲، ص ۵۹-۶۰

و ”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب المراجعة والتولية، مطلب فی تعریف الکمر، ج ۷، ص ۳۹۴

میں اضافہ نہیں ہو سکتا بیع کو بیع ڈالا ہو پھر خرید لیا یا واپس کر لیا ہو جب بھی ثمن میں اضافہ صحیح ہے۔ بکری مرگئی ہے تو ثمن میں اضافہ نہیں ہو سکتا اور ذبح کر دی گئی ہے تو ہو سکتا ہے۔ بیع میں بائع نے زیادتی کی اس میں بھی مشتری کا اسی مجلس میں قبول کرنا شرط ہے اور بیع کا باقی رہنا اس میں شرط نہیں بیع ہلاک ہو چکی ہے جب بھی اُس میں اضافہ ہو سکتا ہے۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۱۸: ثمن میں بائع کی کر سکتا ہے مثلاً دس روپے میں ایک چیز بیع کی تھی مگر خود بائع کو خیال ہوا کہ مشتری پر اس کی گمرانی^(۲) ہوگی اور ثمن کم کر دیا یہ ہو سکتا ہے اس کے لیے بیع کا باقی رہنا شرط نہیں۔ یہ کی ثمن کے قبضہ کرنے کے بعد بھی ہو سکتی ہے۔^(۳) (در مختار)

مسئلہ ۱۹: کی زیادتی جو کچھ بھی ہے اگرچہ بعد میں ہوئی ہو اس کو اصل عقد میں شمار کریں گے یعنی کی بیشی کے بعد جو کچھ ہے اسی پر عقد متصور ہوگا۔ پورے ثمن کا اسقاط نہیں ہو سکتا یعنی مشتری کے ذمہ ثمن کچھ نہ رہے اور بیع قائم رہے کہ بلا ثمن بیع قرار پائے یہ نہیں ہو سکتا یہ البتہ ہوگا کہ بیع اسی ثمن اول پر قرار پائے گی اور یہ سمجھا جائے گا کہ بائع نے مشتری سے ثمن معاف کر دیا اس کا نتیجہ وہاں ظاہر ہوگا کہ شفیع^(۴) نے شفیع کیا تو پورا ثمن دینا ہوگا۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: کی بیشی کو اصل عقد میں شمار کرنے کا اثر یہ ہوگا کہ ① مراہجہ و تولیہ میں اسی کا اعتبار ہوگا، ثمن اول کا یا بیع اول کا اعتبار نہ ہوگا۔ ② یوہیں اگر ثمن میں زیادتی کر دی ہے اور بیع کا کوئی حقدار پیدا ہو گیا اور بیع اُس نے لے لی تو مشتری بائع سے پورا ثمن واپس لے گا اور اگر اُس نے بیع کو جائز کر دیا تو مشتری سے پورا ثمن لے گا اور کی صورت میں جو کچھ باقی ہے وہ لے گا۔ ③ ثمن اگر کم کر دیا ہے تو شفیع کو باقی دینا ہوگا مگر ثمن میں اضافہ ہوا ہے تو پہلے ثمن پر شفیع ہوگا، یہ جو کچھ زیادہ کیا ہے نہیں دینا ہوگا کیونکہ شفیع کا حق ثمن اول سے ثابت ہو چکا ان دونوں کو اُس کے مقابلہ میں اضافہ کرنے کا حق نہیں۔ ④ بیع میں اضافہ کیا ہے اور یہ زائد ہلاک ہو گیا تو ثمن میں اس کا حصہ کم ہو جائے گا۔ ⑤ یوہیں ثمن میں کم و بیش کیا ہے اور بیع کُل یا اس کا بجز ہلاک ہو گیا تو اس کم یا زیادہ کا اعتبار ہوگا ثمن اول کا اعتبار نہ ہوگا۔ ⑥ بائع کو ثمن وصول کرنے کے لیے بیع کے روکنے کا تعلق ثمن اول سے نہیں بلکہ اس سے ہے یعنی مثلاً زیادہ کر دیا ہو تو جب تک مشتری اس زیادت^(۶) کو ادا نہ کر لے بیع کو بائع روک سکتا ہے۔ ⑦ بیع صرف میں کم و بیش کا یہ اثر ہوگا کہ مثلاً چاندی کو چاندی سے بیچا تھا اور دونوں طرف برابری تھی پھر ایک نے زیادہ یا کم کر دی

”الدر المختار“ کتاب البیوع، باب المراءبحة والتولية، فصل فی التصرف فی المبیع... إلخ، ج ۷، ص ۳۹۵۔
مہنگی۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب المراءبحة والتولية، فصل فی التصرف فی المبیع... إلخ، ج ۷، ص ۳۹۴۔
حق شفیع کرنے والا۔

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب المراءبحة والتولية، مطلب فی تعریف الکمر، ج ۷، ص ۳۹۶۔
یعنی ضافہ۔

دوسرے نے اُسے قبول کر لیا اور زائد یا کم پر قبضہ بھی ہو گیا تو عقد فاسد ہو گیا۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: ثمن میں اگر عرض (غیر نقد) زیادہ کر دیا اور یہ چیز قبضہ سے پہلے ہلاک ہو گئی تو بقدر اس کی قیمت کے عقد فسخ ہو جائے گا مثلاً سو روپے میں کوئی چیز خریدی تھی اور تقابض بدلین^(۲) بھی ہو گیا پھر مشتری نے پچاس روپے کی کوئی چیز ثمن میں اضافہ کر دی اور یہ چیز قبضہ سے پہلے ہلاک ہو گئی تو عقد بیع ایک تہائی میں فسخ ہو جائے گا۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

(دین کی تاویل)

مسئلہ ۲۲: بیع میں اگر مشتری کی کرنا چاہے اور بیع از قبیل دین^(۴) یعنی غیر معین ہو تو جائز ہے اور معین ہو تو کی نہیں ہو سکتی۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۲۳: بائع نے اگر عقد بیع کے بعد مشتری کو ادائے ثمن کے لیے مہلت دی یعنی اُس کے لیے میعاد مقرر کر دی اور مشتری نے بھی قبول کر لی تو یہ دین معیادی ہو گیا یعنی بائع پر وہ میعاد لازم ہو گئی اُس سے قبل مطالبہ نہیں کر سکتا۔ ہر دین^(۶) کا یہی حکم ہے کہ میعاد نہ ہو اور بعد میں میعاد مقرر ہو جائے تو میعاد ہی ہو جاتا ہے مگر مدیون کا قبول کرنا شرط ہے اگر اُس نے انکار کر دیا تو میعاد ہی نہیں ہو گا فوراً اُس کا ادا کرنا واجب ہو گا اور دائن جب چاہے گا مطالبہ کر سکے گا۔^(۷) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۴: دین کی میعاد بھی معلوم ہوتی ہے مثلاً فلاں مہینہ کی فلاں تاریخ اور کبھی مجہول مگر جہالت بسیرہ^(۸) ہو تو جائز

”الدرالمختار“ و ”ردالمختار“، کتاب البیوع، باب المراجعة والتولية، مطلب فی تعريف الكره، ج ۷، ص ۳۹۶۔
تقابض بدلین یعنی مشتری (خریدار) کا بیع پر اور بائع (بیچنے والے) کا ثمن پر قبضہ کرنا۔

”الدرالمختار“ و ”ردالمختار“، کتاب البیوع، باب المراجعة والتولية، مطلب فی تعريف الكره، ج ۷، ص ۳۹۸۔
یعنی قرض کی قسم۔

”الدرالمختار“، کتاب البیوع، باب المراجعة والتولية، معصل فی التصرف فی المبیع... إلخ، ج ۷، ص ۳۹۸۔
جو چیز واجب فی اندم ہو کسی عقد مثلاً بیع یا اجارہ کی وجہ سے یا کسی چیز کے ہلاک کرنے سے اسکے ذمہ تادان ہو یا قرض کی وجہ سے واجب ہو، ان سب کو دین کہتے ہیں۔ دین کی ایک خاص صورت کا نام قرض ہے، جس کو لوگ دھنکراں کہتے ہیں۔ ہر دین کو آج کل لوگ قرض بولا کرتے ہیں، یہ فقہ کی اصطلاح کے خلاف ہے۔ ۱۲۰ھ

”الدرالمختار“، کتاب البیوع، باب المراجعة والتولية، معصل فی التصرف فی المبیع... إلخ، ج ۷، ص ۴۰۰۔
وہ جہالت جس میں زیادہ ابہام نہ ہو جہالت بسیرہ کہلاتی ہے جیسے کہتی کٹنا۔

ہے مثلاً جب کھیت کئے گا۔ اور اگر زیادہ جہالت ہو مثلاً جب آمدنی آئے گی یا پانی برسے گا یہ میعاد باطل ہے۔^(۱) (ہدایہ)
مسئلہ ۲۵: دین کی میعاد کو شرط پر معلق بھی کر سکتے ہیں مثلاً ایک شخص پر ہزار روپے ہیں اُس سے دائن کہتا ہے اگر پانچ سو روپے کل ادا کر دو تو باقی پانچ سو کے لیے چھ ماہ کی مہلت ہے۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: بعض دین میں میعاد مقرر بھی کی جائے تو میعاد ہی نہیں ہوتے۔^(۱) قرض جس کو دست گردان کہا جاتا ہے یہ میعاد ہی نہیں ہو سکتا یعنی مقرض (قرض دینے والے) نے اگر کوئی میعاد مقرر کر بھی دی ہو تو وہ میعاد اُس پر لازم نہیں، جب چاہے مطالبہ کر سکتا ہے۔^(۲) بیع صرف کے بدلین^(۳) اور^(۴) بیع سلم کا ثمن جس کو اس المال کہتے ہیں، ان دونوں میں میعاد مقرر کرنا جائز ہے، اُسی مجلس میں ان پر قبضہ کرنا ضرور ہے۔^(۵) مشتری نے شفع کے لیے میعاد مقرر کر دی، یہ بھی صحیح نہیں۔^(۶) ایک شخص پر دین تھا اُس کی میعاد مقرر تھی وہ قبل میعاد مر گیا اور مال چھوڑا یا وہ دین غیر میعاد تھا اُس کے مرنے کے بعد دائن نے ورثہ کو ادائے دین کے لیے میعاد دی یہ میعاد صحیح نہیں کہ یہ دین اُس شخص کے ذمہ تھا اُس کے مرنے کے بعد دین کا تعلق ترکہ سے ہے اور جب ترکہ موجود ہے تو میعاد کے کیا معنی یہاں دین کا تعلق ورثہ کے ذمہ سے نہیں کہ اُن سے وصول کیا جائے اُن کو مہلت دی جائے۔^(۷) اقالہ میں بیع مشتری نے واپس کر دی اور ثمن بائع کے ذمہ ہے اُس کو مشتری نے مہلت دی یہ میعاد بھی صحیح نہیں۔^(۸) (در مختار) میعاد صحیح نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ دائن کو فوراً وصول کر لینا واجب ہے وصول نہ کرے تو گنہگار ہے بلکہ یہ کہ مدیون کو فوراً دینا واجب ہے اور دائن کا مطالبہ صحیح ہے اور دائن وصول کرنے میں تاخیر کر رہا ہے تو یہ اُس کا ایک احسان و تبرع^(۵) ہے مگر بیع صرف کے بدلین اور سلم کے اس المال پر اُسی مجلس میں قبضہ کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۷: بعض صورتوں میں قرض کے متعلق بھی میعاد صحیح ہے۔^(۱) قرض سے قرض دار منکر تھا اور ایک رقم پر صلح ہوئی اور اس کی ادائیگی کے لیے میعاد مقرر ہوئی، یہ میعاد صحیح ہے مثلاً ایک شخص پر ہزار روپے قرض ہیں اور سو روپے پر ایک ماہ کی مدت قرار دیکر صلح ہوئی ہزار کے سولیس یعنی نو سو معاف ہیں یہ صحیح ہے مگر میعاد صحیح نہیں یعنی فی الحال دینا واجب ہے اور اگر اس صورت مذکورہ میں قرض دار انکاری ہو تو میعاد صحیح ہے۔^(۲) یو ہیں قرض دار نے قرض خواہ سے تہائی میں کہا، کہ اگر تم مہلت نہ دو گے تو میں اس قرض کا اقرار ہی نہیں کروں گا، اُس نے گواہوں کے سامنے میعاد دین کا اقرار کیا۔^(۳) قرض دار نے قرض خواہ^(۴) کے

”الهدایة“، کتاب البیوع، باب المراجعة والتولية، ج ۲، ص ۶۰.

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب المراجعة والتولية، فصل فی التصرف فی المبیع... إلخ، ج ۷، ص ۴۰۰.
 یعنی ثمن اور بیع۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب المراجعة والتولية، فصل فی التصرف فی المبیع... إلخ، ج ۷، ص ۴۰۱.

یعنی بخشش۔
 چکا کسی پر قرض ہو اس کو قرض خواہ کہتے ہیں۔

مطالبہ کو کسی دوسرے شخص پر حوالہ کر دیا اور اُس کو قرض خواہ نے مہلت دی تو یہ میعاد صحیح ہے۔ ④ یا ایسے پر حوالہ کیا کہ خود قرضدار کا اس پر میعاد دین تھا تو یہ قرض بھی میعاد ہی ہو گیا۔ ⑤ کسی شخص نے وصیت کی میرے مال سے فلاں کو اتنا روپیہ اتنی میعاد پر قرض دیا جائے اور ٹکٹ مال سے قرض دیا گیا۔ ⑥ یا یہ وصیت کی کہ فلاں شخص پر جو میرا قرض ہے میرے مرنے کے بعد ایک سال تک اُسکو مہلت ہے ان صورتوں میں قرض میعاد ہی ہو جائے گا۔ (1) (در مختار، فتح القدیر)

قرض کا بیان

حدیث ۱: صحیح بخاری میں ابو بردہ بن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں میں مدینہ میں آیا اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھوں نے فرمایا: تم ایسی جگہ میں رہتے ہو جہاں سود کی کثرت ہے، لہذا اگر کسی شخص کے ذمہ تمھارا کوئی حق ہو اور وہ تمھیں ایک بوجھ بھوسہ یا بھیا گھاس ہدیہ میں دے تو ہرگز نہ لینا کہ وہ سود ہے۔ (2)

حدیث ۲: امام بخاری تاریخ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب ایک شخص دوسرے کو قرض دے تو اُس کا ہدیہ قبول نہ کرے۔“ (3)

حدیث ۳: ابن ماجہ و بیہقی انھیں سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کوئی قرض دے اور اس کے پاس وہ ہدیہ کرے تو قبول نہ کرے اور اپنی سواری پر سوار کرے تو سوار نہ ہو، ہاں اگر پہلے سے ان دونوں میں (ہدیہ وغیرہ) جاری تھا تو اب حرج نہیں۔“ (4)

حدیث ۴: نسائی نے عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں مجھ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرض لیا تھا۔ جب حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پاس مال آیا، ادا فرما دیا اور دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تیرے اہل و مال میں برکت کرے اور فرمایا: ”قرض کا بدلہ شکریہ ہے اور ادا کر دینا۔“ (5)

”اندر المختار“، کتاب البیوع، باب المرایحۃ والتولیۃ، فصل فی التصرف فی المبیع۔۔ إلح، ج ۷، ص ۴۰۳۔

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب المرایحۃ والتولیۃ، فصل ومن اشتری شیئاً۔ إلح، ج ۶، ص ۱۴۵-۱۴۶۔

”صحیح البخاری“، کتاب مناقب الانصار، باب مناقب عبد اللہ بن سلام ص ۷۷، الحدیث: ۳۸۱۴، ج ۲، ص ۵۶۴۔

”مشکاۃ المصابیح“، کتاب البیوع، باب الریاء، الفصل الثالث، الحدیث: ۲۸۳۲، ج ۲، ص ۱۴۳۔

”مس ابن ماجہ“، کتاب الصدقات، باب القرض، الحدیث: ۲۴۳۲، ج ۳، ص ۱۵۵۔

”مس السنائی“، کتاب البیوع، باب الاستقراض، الحدیث: ۴۶۹۲، ص ۷۵۳۔

حدیث ۵: امام احمد عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کا دوسرے پر حق ہو اور وہ ادا کرنے میں تاخیر کرے تو ہر روز اتنا مال صدقہ کر دینے کا ثواب پائے گا۔“ (۱)

حدیث ۶: امام احمد سعد بن اطول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں میرے بھائی کا انتقال ہوا اور تین سو دینار اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے، میں نے یہ ارادہ کیا کہ یہ دینار بچوں پر صرف کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ”تیرا بھائی دین میں مقید (۲) ہے، اُس کا دین ادا کر دے۔“ میں نے جا کر ادا کر دیا پھر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! (عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں نے ادا کر دیا، صرف ایک عورت باقی ہے جو دودینار کا دعویٰ کرتی ہے، مگر اُس کے پاس گواہ نہیں ہیں۔ فرمایا: ”اُسے دیدے، وہ سچی ہے۔“ (۳)

حدیث ۷: امام مالک نے روایت کی ہے، کہ ایک شخص نے عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) کے پاس آ کر عرض کی، کہ میں نے ایک شخص کو قرض دیا ہے اور یہ شرط کر لی ہے کہ جو دیا ہے اُس سے بہتر ادا کرنا۔ اُنھوں نے کہا، یہ سود ہے۔ اُس نے پوچھا تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا، قرض کی تین صورتیں ہیں: ایک وہ قرض ہے جس سے مقصود اللہ (عز وجل) کی رضا حاصل کرنا ہے، اس میں تیرے لیے اللہ (عز وجل) کی رضا ملے گی اور ایک وہ قرض ہے جس سے مقصود کسی شخص کی خوشنودی ہے، اس قرض میں صرف اُس کی خوشنودی حاصل ہوگی اور ایک وہ قرض ہے جو تو نے اس لیے دیا ہے کہ طیب دیکر خبیث حاصل کرے۔

اُس شخص نے عرض کی، تو اب مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا، دستاویز پھاڑ ڈال پھر اگر وہ قرضدار رویا ہی ادا کرے جیسا تو نے اُسے دیا تو قبول کر اور اگر اُس سے کم ادا کرے اور تو نے لے لیا تو تجھے ثواب ملے گا اور اگر اُس نے اپنی خوشی سے بہتر ادا کیا تو یہ ایک شکر یہ ہے، جو اُس نے کیا۔ (۴)

مسئلہ: جو چیز قرض دی جائے لی جائے اُس کا مثلی ہونا ضرور ہے یعنی ماپ کی چیز ہو یا تول کی ہو یا گنتی کی ہو مگر گنتی کی

”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حدیث عمران بن حصین بالحديث: ۱۹۹۹۷، ج ۷، ص ۲۲۴۔
یعنی گمراہ ہوا ہے۔

”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حدیث سعد بن اطول بالحديث: ۱۷۲۲۷، ج ۶، ص ۱۰۳۔

”کثر الأعمال“، کتاب البیوع، باب الربا و احکامه، ج ۲، الجزء الرابع بالحديث: ۱۰۱۴، ج ۴، ص ۸۲۔

و ”المصنف“ لعبد الرزاق، کتاب البیوع، باب قرض جر منعه، بالحديث ۱۴۷۴۱، ج ۸، ص ۱۱۳-۱۱۴۔

و ”السنن الکبریٰ“ للبیہقی، کتاب البیوع، باب لا یمسک ان یمسک، إلح، بالحديث: ۱۰۹۳۷، ج ۵، ص ۵۷۴۔

چیز میں شرط یہ ہے کہ اُس کے افراد میں زیادہ تفاوت (1) نہ ہو، جیسے اٹھ، اٹھارہ، اسی، اور اگر گنتی کی چیز میں تفاوت زیادہ ہو جس کی وجہ سے قیمت میں اختلاف ہو جیسے آم، امرود، ان کو قرض نہیں دے سکتے۔ یو ہیں ہر قسمی چیز جیسے جانور، مکان، زمین، ان کا قرض دینا صحیح نہیں۔ (2) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲: قرض کا حکم یہ ہے کہ جو چیز لی گئی ہے اُس کی مثل ادا کی جائے لہذا جس کی مثل نہیں قرض دینا صحیح نہیں۔ جس چیز کو قرض دینا لینا جائز نہیں اگر اُس کو کسی نے قرض لیا اُس پر قبضہ کرنے سے مالک ہو جائے گا مگر اُس سے نفع اٹھانا حلال نہیں مگر اُس کو بیع کرے گا تو بیع صحیح ہو جائے گی اُس کا حکم ویسا ہی ہے جیسے بیع فاسد میں بیع پر قبضہ کر لیا کہ واپس کرنا ضروری ہے، مگر بیع کر دے گا تو بیع صحیح ہے۔ (3) (در مختار، رد المحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۳: کاغذ کو قرض لینا جائز ہے جبکہ اس کی نوع و صفت کا بیان ہو جائے اور اس کو گنتی کے ساتھ لیا جائے اور گن کر دیا جائے۔ (4) (در مختار) مگر آج کل تھوڑے سے کاغذوں میں خرید و فروخت و قرض میں گن کر لیتے دیتے ہیں زیادہ مقدار یعنی ربموں (5) میں وزن کا اعتبار ہوتا ہے یعنی مثلاً اتنے پونڈ (6) کا ربم عرف میں تحفے نہیں گنتے اس میں حرج نہیں۔

مسئلہ ۴: روٹیوں کو گن کر بھی قرض لے سکتے ہیں اور تول کر بھی۔ گوشت وزن کر کے قرض لیا جائے۔ (7) (در مختار)

مسئلہ ۵: آنے کو ناپ کر قرض لینا دینا چاہیے اور اگر عرف وزن سے قرض لینے کا ہو جیسا کہ عموماً ہندوستان میں ہے تو وزن سے بھی قرض جائز ہے۔ (8) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: ایندھن کی لکڑی اور دوسری لکڑیاں اور اُپلے (9) اور تحفے اور ترکاریاں اور تازہ پھول ان سب کا قرض لینا

یعنی فرق۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب المزابیح والتولیۃ، فصل فی القرض، ح ۷ ص ۴۰۷۔

”العتاوی الہمدیۃ“، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر فی القرض... إلح، ح ۳ ص ۲۰۱۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب المزابیح والتولیۃ، فصل فی القرض، ح ۷ ص ۴۰۷۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب المزابیح والتولیۃ، فصل فی القرض، ح ۷ ص ۴۰۷۔

رم کی جمع، کاغذوں کے بیس دستوں کا بنڈل۔ سولہ اونس یا آدھا کلو کے برابر وزن کو پونڈ کہتے ہیں۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب المزابیح والتولیۃ، فصل فی القرض، ح ۷ ص ۴۰۸۔

”العتاوی الہمدیۃ“، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر فی القرض... إلح، ح ۳ ص ۲۰۱۔

ایندھن کے لئے گوبر کے سکھائے ہوئے لڑے۔

دینا درست نہیں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: کچی اور پکی اینٹوں کا قرض جائز ہے جبکہ ان میں تفاوت نہ ہو جس طرح آج کل شہر بھر میں ایک طرح کی اینٹیں طیار ہوتی ہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: برف کو وزن کے ساتھ قرض لینا درست ہے اور اگر گرمیوں میں برف قرض لیا تھا اور جاڑے میں ادا کر دیا یہ ہو سکتا ہے مگر قرض دینے والا اس وقت نہیں لینا چاہتا وہ کہتا ہے گرمیوں میں لوں گا اور یہ ابھی دینا چاہتا ہے تو معاملہ قاضی کے پاس پیش کرنا ہوگا وہ وصول کرنے پر مجبور کرے گا۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۹: پیسے قرض لیے تھے اُن کا چلن جاتا رہا تو ویسے ہی پیسے اُسی تعداد میں دینے سے قرض ادا نہ ہوگا بلکہ اُن کی قیمت کا اعتبار ہے مثلاً آٹھ آنے کے پیسے تھے تو چلن بند ہونے کے بعد اٹھنی یا دوسرا سکہ اس قیمت کا دینا ہوگا۔^(۴) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۰: ادائے قرض میں چیز کے سستے ہونے کا اعتبار نہیں مثلاً دس سیر گیہوں قرض لیے تھے اُن کی قیمت ایک روپیہ تھی اور ادا کرنے کے دن ایک روپیہ سے کم یا زیادہ ہے اس کا بالکل لحاظ نہیں کیا جائے گا وہی دس سیر گیہوں دینے ہو گئے۔^(۵) (در مختار)

مسئلہ ۱۱: ایک شہر میں مثلاً غلہ قرض لیا اور دوسرے شہر میں قرض خواہ نے مطالبہ کیا تو جہاں قرض لیا تھا وہاں جو قیمت تھی وہ دیدی جائے، قرضدار اس پر مجبور نہیں کر سکتا کہ میں یہاں نہیں دوں گا، وہاں چل کر وہ چیز لے لو۔ ایک شہر میں غلہ قرض لیا دوسرے شہر میں جہاں غلہ گراں ہے قرض خواہ اُس سے غلہ کا مطالبہ کرتا ہے قرض دار سے کہا جائے گا اس بات کا ضد من دیدو کہ اپنے شہر میں جا کر غلہ ادا کروں گا۔^(۶) (در مختار)

مسئلہ ۱۲: میوے قرض لیے مگر ابھی ادا نہیں کیے کہ یہ میوے ختم ہو چکے بازار میں ملتے نہیں قرض خواہ کو انتہار کرنا پڑے

”العتاوی الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر فی القرض... إلح، ج ۳، ص ۲۰۱

المرجع السابق، ص ۲۰۲

المرجع السابق، ص ۲۰۲

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب المراءب حق التولية، فصل فی القرض، ج ۷، ص ۴۰۸ وغیرہ

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب المراءب حق التولية، فصل فی القرض، ج ۷، ص ۴۰۸

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب المراءب حق التولية، فصل فی القرض، ج ۷، ص ۴۰۹

گا کہ نئے پھل آجائیں اُس وقت قرض ادا کیا جائے اور اگر دونوں قیمت دینے لینے پر راضی ہو جائیں تو قیمت ادا کر دی جائے۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۱۳: قرضدار نے قرض پر قبضہ کر لیا اُس چیز کا مالک ہو گیا فرض کرو ایک چیز قرض لی تھی اور ابھی خرچ نہیں کی ہے کہ اپنی چیز آگئی مثلاً روپیہ قرض لیا تھا اور روپیہ آگیا یا آنا قرض لیا تھا پکنے سے پہلے آنا پس کر آگیا اب قرض دار کو یہ اختیار ہے کہ اُس کی چیز رہنے دے اور اپنی چیز سے قرض ادا کرے یا اُس کی ہی چیز دیدے جس نے قرض دیا ہے وہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے جو چیز دی تھی وہ تمہارے پاس موجود ہے میں وہی لوں گا۔^(۲) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: قرض کی چیز قرضدار کے پاس موجود ہے قرضدار اُس کو خود قرض خواہ کے ہاتھ بیچ کرے یہ صحیح ہے کہ وہ مالک ہے اور قرض خواہ بیچ کرے یہ صحیح نہیں کہ یہ مالک نہیں۔ ایک شخص نے دوسرے سے غلہ قرض لیا قرضدار نے قرض خواہ سے روپیہ کے بدلے اُس کو خرید لیا یعنی اُس دین کو خرید ا جو اس کے ذمہ ہے مگر قرض خواہ نے روپیہ پر ابھی قبضہ نہیں کیا تھا کہ دونوں جدا ہو گئے بیچ باطل ہو گئی۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۱۵: غلام، تاجر اور مکاتب اور نابالغ اور بوہرا، یہ سب کسی کو قرض دیں یہ ناجائز ہے کہ قرض تبرع^(۴) ہے اور یہ تبرع نہیں کر سکتے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: صبی مجبور (جس کو خرید و فروخت کی ممانعت ہے) کو قرض دیا یا اُس کے ہاتھ کوئی چیز بیچ کی اُس نے خرچ کر ڈالی تو اس کا معاوضہ کچھ نہیں بوہرے اور مجنون کو قرض دینے کا بھی یہی حکم ہے اور اگر وہ چیز موجود ہے خرچ نہیں ہوئی ہے تو قرض خواہ واپس لے سکتا ہے غلام مجبور کو قرض دیا ہے تو جب تک آزاد نہ ہو اُس سے مواخذہ نہیں ہو سکتا۔^(۶) (درمختار، رد المحتار)

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب المزابحة والتولية، فصل فی القرض، ج ۷، ص ۴۱۰

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب المزابحة والتولية، فصل فی القرض، ج ۷، ص ۴۱۰.

و ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر فی القرض . إلخ، ج ۳، ص ۲۰۱.

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب المزابحة والتولية، فصل فی القرض، ج ۷، ص ۴۱۱

احسان۔

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر فی القرض... إلخ، ج ۳، ص ۲۰۶.

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب المزابحة والتولية، مطلب فی شراء المستقرض... إلخ، ج ۷، ص ۴۱۱.

مسئلہ ۱۷: ایک شخص سے دوسرے نے روپے قرض مانگے وہ دینے کو لایا اس نے کہا پانی میں پھینک دو اس نے پھینک دیا تو اس کا کچھ نقصان نہیں اس نے اپنا مال پھینکا اور اگر بائع مع کو مشتری کے پاس لایا یا امین امانت کو مالک کے پاس لایا انھوں نے کہا پھینک دو، انھوں نے پھینک دیا تو مشتری اور مالک کا نقصان ہوا۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۱۸: قرض میں کسی شرط کا کوئی اثر نہیں شرطیں بیکار ہیں مثلاً یہ شرط کہ اس کے بدلے میں فلاں چیز دینا یا یہ شرط کہ فلاں جگہ (کسی دوسری جگہ کا نام لے کر) واپس کرنا۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۱۹: واپسی قرض میں اس چیز کی مثل دینی ہوگی جولی ہے نہ اس سے بہتر نہ کمتر ہاں اگر بہتر ادا کرتا ہے اور اس کی شرط نہ تھی تو جائز ہے دائن اس کو لے سکتا ہے۔ یو ہیں جتنا لیا ہے ادا کے وقت اس سے زیادہ دیتا ہے مگر اس کی شرط نہ تھی یہ بھی جائز ہے۔^(۳) (در مختار)

مسئلہ ۲۰: چند شخصوں نے ایک شخص سے قرض مانگا اور اپنے میں سے ایک شخص کے لیے کہہ گئے کہ اس کو دے دینا قرض خواہ اس شخص سے اتنا ہی مطالبہ کر سکتا ہے جتنا اس کا حصہ ہے باقیوں کے حصوں کے وہ خود مددگار ہیں۔^(۴) (در مختار)

مسئلہ ۲۱: قرض دیا اور ظہر الیا کہ جتنا دیا ہے اس سے زیادہ لے گا جیسا کہ آج کل سود خواروں^(۵) کا قاعدہ ہے کہ روپیہ دو روپے سیکڑا، ہوا سود ظہر لیتے ہیں یہ حرام ہے۔ یو ہیں کسی قسم کے نفع کی شرط کرے نا جائز ہے مثلاً یہ شرط کہ مستقرض،^(۶) مقرض^(۷) سے کوئی چیز زیادہ داموں میں خریدے گا یا یہ کہ قرض کے روپے فلاں شہر میں مجھ کو دینے ہوں گے۔^(۸) (عالمگیری، در مختار)

مسئلہ ۲۲: جس پر قرض ہے اس نے قرض دینے والے کو کچھ ہدیہ کیا تو لینے میں حرج نہیں جبکہ ہدیہ دینا قرض کی وجہ سے نہ ہو بلکہ اس وجہ سے ہو کہ دونوں میں قرابت^(۹) یا دوستی ہے یا اس کی عادت ہی میں جو دو سخاوت ہے کہ لوگوں کو ہدیہ کیا کرتا ہے اور اگر قرض کی وجہ سے ہدیہ دیتا ہے تو اس کے لینے سے بچنا چاہیے اور اگر یہ پتا نہ چلے کہ قرض کی وجہ سے ہے یا نہیں، جب بھی پرہیز ہی کرنا چاہیے جب تک یہ بات ظاہر نہ ہو جائے کہ قرض کی وجہ سے نہیں ہے۔ اس کی دعوت کا بھی یہی حکم ہے کہ قرض کی وجہ سے نہ ہو تو قبول کرنے میں حرج نہیں اور قرض کی وجہ سے ہے، یا پتا نہ چلے تو بچنا چاہیے۔ اس کو یوں سمجھنا چاہیے کہ قرض

۱ الدر المختار، کتاب البیوع، باب المراء حق التولية، فصل فی القرض، ج ۷، ص ۴۱۲

المرجع السابق، ص ۴۱۲۔

المرجع السابق، ص ۴۱۳۔

المرجع السابق، ص ۴۱۴۔

مقرض۔

قرض دار۔

سود کھانے والوں۔

۲ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر فی القرض... إلح، ج ۳، ص ۲۰۲-۲۰۳

۳ و"الدر المختار"، کتاب البیوع، باب المراء حق التولية، فصل فی القرض، ج ۷، ص ۴۱۳۔ یعنی رشتہ در۔

نہیں دیا تھا جب بھی دعوت کرتا تھا تو معلوم ہوا کہ یہ دعوت قرض کی وجہ سے نہیں اور اگر پہلے نہیں کرتا تھا اور اب کرتا ہے، یا پہلے مہینے میں ایک بار کرتا تھا اور اب دوبار کرنے لگا، یا اب سامان ضیافت^(۱) زیادہ کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ قرض کی وجہ سے ہے اس سے اجتناب چاہیے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: جس قسم کا دین تھا دیون اُس سے بہتر ادا کرنا چاہتا ہے دائن کو اُس کے قبول کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے اور گھٹایا دینا چاہتا ہے جب بھی مجبور نہیں کر سکتے اور دائن^(۳) قبول کر لے تو دونوں صورتوں میں دین ادا ہو جائے گا۔ یوہن اگر اس کے روپے تھے وہ اُسی قیمت کی اشرفی دینا چاہتا ہے دائن قبول کرنے پر مجبور نہیں۔ کہہ سکتا ہے میں نے روپیہ دیا تھا روپیہ لونگا اور اگر دین میعاد قہامی عادی پوری ہونے سے پہلے ادا کرتا ہے تو دائن لینے پر مجبور کیا جائے گا وہ انکار کرے یہ اُس کے پاس رکھ کر چلا آئے دین ادا ہو جائے گا۔^(۴) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۴: قرض دار قرض ادا نہیں کرتا اگر قرض خواہ کو اُس کی کوئی چیز اُسی جنس کی جو قرض میں دی ہے مل جائے تو بغیر دیے لے سکتا ہے بلکہ زبردستی چھین لے جب بھی قرض ادا ہو جائے گا دوسری جنس کی چیز بغیر اُسکی اجازت نہیں لے سکتا ہے مثلاً روپیہ قرض دیا تھا تو روپیہ یا چاندی کی کوئی چیز ملے لے سکتا ہے اور اشرفی یا سونے کی چیز نہیں لے سکتا^(۵)۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: زید نے عمرو سے کہا مجھے اتنے روپے قرض دو میں اپنی یہ زمین تمہیں عاریت دیتا ہوں جب تک میں روپیہ ادا نہ کروں تم اس کی کاشت کرو اور نفع اٹھاؤ یہ ممنوع ہے۔^(۷) (عالمگیری) آج کل سود خوروں کا عام طریقہ یہ ہے کہ قرض دیکر مکان یا کھیت رہن رکھ لیتے ہیں مکان ہے تو اُس میں مرتہن سکونت کرتا ہے یا اُس کو کرایہ پر چلاتا ہے کھیت ہے تو اُس کی خود کاشت کرتا ہے یا اجارہ پر دیدیتا ہے اور نفع خود کھاتا ہے یہ سود ہے اس سے بچنا واجب۔

مہمان نوازی کا سامان۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر فی القرض... إلخ، ج ۳، ص ۲۰۳۔
جس کا کسی پر قرض ہو اس کو دائن کہتے ہیں۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر فی القرض... إلخ، ج ۳، ص ۲۰۴، وغیرہ۔
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی مدظلہ العالی فتاویٰ رضویہ میں علامہ شاہی اور خطاوی علیہما رحمہما کے حوالے سے امام انصیب رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہوئے ذکر کرتے ہیں کہ: ”خلاف جنس سے وصول کرنے کا عدم جواز مشائخ کے زمانے میں تھا کیوں کہ وہ لوگ باہم متفق تھے آج کل فتویٰ اس پر ہے کہ جب اپنے حق کی وصولی پر قادر ہو چاہے کسی بھی مال سے، تو وصول کرنا جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۵۶۲)۔۔۔ علیہ

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر فی القرض... إلخ، ج ۳، ص ۲۰۴، ۲۰۳۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر فی القرض... إلخ، ج ۳، ص ۲۰۴۔

مسئلہ ۲۶: نصرانی نے نصرانی کو شراب قرض دی پھر مسلمان ہو گیا قرض ساقط^(۱) ہو گیا اُس سے مطالبہ نہیں کر سکتا۔ (۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: زید نے عمرو سے کہا فلاں شخص سے میرے لیے دس روپے قرض لا دو اُس نے قرض لا کر دیدیے مگر زید کہتا ہے مجھے نہیں دیے تو عمرو کو اپنے پاس سے دینے ہوں گے۔ اور اگر زید نے عمرو کو رقم اس مضمون کا لکھ کر کسی کے پاس بھیجا کہ میرے روپے جو تم پر قرض ہیں بھیج دو اُس نے عمرو کے ہاتھ بھیج دیے تو جب تک یہ روپے زید کو وصول نہ ہوں اُس وقت تک زید کے نہیں ہیں یعنی قرض ادا نہ ہوگا اور اگر زید نے عمرو کی معرفت کسی کے پاس کہلا بھیجا کہ دس روپے مجھے قرض بھیج دو اُس نے عمرو کے ہاتھ بھیج دیے تو زید کے ہو گئے ضائع ہو گئے تو زید کے ضائع ہوں گے جب کہ زید اس کا مقرر ہو کہ عمرو کو اُس نے دیے تھے۔ (۳) (خانہ)

مسئلہ ۲۸: زید نے عمرو کو کسی کے پاس بھیجا کہ اُس سے ہزار روپے قرض مانگ لائے اُس نے قرض دیا مگر عمرو کے پاس سے جاتا رہا اگر عمرو نے اس سے یہ کہا تھا کہ زید کو قرض دو تو زید کا نقصان ہوا اور یہ کہا تھا کہ زید کے لیے مجھے قرض دو تو عمرو کا نقصان ہوا۔ (۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: جس چیز کا قرض جائز ہے اُسے عاریت کے طور پر لیا تو وہ قرض ہے اور جس کا قرض ناجائز ہے اُسے عاریت لیا تو عاریت ہے۔ (۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: روپے قرض لیے تھے اُس کو نوٹ یا اشرفیاں دیں کہ توڑا کر اپنے روپے لے لو، اُس کے پاس توڑانے سے پہلے ضائع ہو گئے تو قرضدار کے ضائع ہوئے اور توڑانے کے بعد ضائع ہوئے تو دو صورتیں ہیں اپنا قرض لیا تھا یا نہیں اگر نہیں لیا تھا جب بھی قرضدار کا نقصان ہوا اور قرض کے روپے اُن میں لینے کے بعد ضائع ہوئے تو اس کے^(۶) ہلاک ہوئے اور اگر نوٹ یا اشرفیاں دے کر یہ کہا کہ اپنا قرض لو اُس نے لے لیا تو قرض ادا ہو گیا ضائع ہوگا اس کا^(۷) نقصان ہوگا۔ (۸) (عالمگیری)

ختم۔

”الفتاویٰ الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر فی القرض... إلخ، ج ۳، ص ۲۰۴.

”الفتاویٰ الخانیہ“، کتاب البیع، باب الصرف الدرہم، ج ۱، ص ۳۹۳.

”الفتاویٰ الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر فی القرض... إلخ، ج ۳، ص ۲۰۷.

المرجع السابق۔ یعنی قرض وصول کرنے والے کے۔ یعنی قرض وصول کرنے والے کا۔

”الفتاویٰ الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر فی القرض... إلخ، ج ۳، ص ۲۰۷.

تنگدست کو مہلت دینے یا معاف کرنے کی فضیلت اور دین نہ ادا کرنے کی مذمت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ ۚ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝﴾ (1)
”اور اگر مدیون تنگدست ہے تو وسعت آنے تک اُسے مہلت دو اور صدقہ کرو (معاف کرو) تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔“

حدیث ۱: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک شخص (زمانہ گزشتہ میں) لوگوں کو اُدھار دیا کرتا تھا، وہ اپنے غلام سے کہا کرتا جب کسی تنگدست مدیون کے پاس جانا اُس کو معاف کر دینا اس امید پر کہ خدا ہم کو معاف کر دے، جب اُس کا انتقال ہوا اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا۔“ (2)

حدیث ۲: صحیح مسلم میں ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کو یہ بات پسند ہو کہ قیامت کی سختیوں سے اللہ تعالیٰ اُسے نجات بخشے، وہ تنگدست کو مہلت دے یا معاف کر دے۔“ (3)

حدیث ۳: صحیح مسلم میں ہے، ابوالیسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کہ ”جو شخص تنگدست کو مہلت دے گا یا اُسے معاف کر دے گا، اللہ تعالیٰ اُس کو اپنے سایہ میں رکھے گا۔“ (4)

حدیث ۴: صحیحین میں کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ اُنھوں نے ابن ابی حدرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنے دین کا تقاضا کیا اور دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اپنے حجرہ سے ان کی آوازیں سُنیں، تشریف لائے اور حجرہ کا پردہ ہٹا کر مسجد نبوی میں کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکارا۔ اُنھوں نے جواب دیا لبیک یا رسول اللہ! (عز وجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آدھا دین معاف کر دو۔ اُنھوں نے کہا، میں نے کیا یعنی

پ ۳، البقرة: ۲۸۰.

”صحیح البخاری“، کتاب احادیث الانبیاء، الحدیث: ۳۴۸۰، ج ۲، ص ۴۷۰.

”صحیح مسلم“، کتاب المساقاة۔ إلح، باب فصل انظار المعسر، الحدیث: ۳۲- (۱۵۶۳)، ص ۸۴۵.

”صحیح مسلم“، کتاب الزہد... إلح، باب حدیث جابر الطویل۔ إلح، الحدیث: ۷۴- (۳۰۰۶)، ص ۱۶۰۳.

معاف کر دیا۔ دوسرے صاحب سے فرمایا: اٹھو ادا کر دو۔ (1)

حدیث ۵: صحیح بخاری میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں ہم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر تھے، ایک جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے عرض کی، اس کی نماز پڑھا ہے۔ فرمایا: اس پر کچھ دین (2) ہے؟“ عرض کی، نہیں۔ اُس کی نماز پڑھا دی۔ پھر دوسرا جنازہ آیا، ارشاد فرمایا: ”اس پر دین ہے؟“ عرض کی، ہاں۔ فرمایا: ”کچھ اس نے مال چھوڑا ہے؟“ لوگوں نے عرض کی، تین دینار چھوڑے ہیں۔ اس کی نماز بھی پڑھا دی۔ پھر تیسرا جنازہ حاضر لایا گیا، ارشاد فرمایا: ”اس پر کچھ دین ہے؟“ لوگوں نے عرض کی، تین دینار کا دیون ہے۔ ارشاد فرمایا: ”اس نے کچھ چھوڑا ہے؟“ لوگوں نے کہا، نہیں۔ فرمایا: ”تم لوگ اس کی نماز پڑھ لو۔“ ابوقحادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! (عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نماز پڑھا دیں، دین کا ادا کرو یا میرے ذمہ ہے۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے نماز پڑھا دی۔ (3)

حدیث ۶: شرح سنن ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں جنازہ لایا گیا، ارشاد فرمایا: ”اس پر دین ہے؟“ لوگوں نے کہا، ہاں۔ فرمایا: ”دین ادا کرنے کے لیے کچھ چھوڑا ہے؟“ عرض کی، نہیں۔ ارشاد فرمایا: ”تم لوگ اس کی نماز پڑھ لو۔“ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، اس کا دین میرے ذمہ ہے، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے نماز پڑھا دی۔ اور ایک روایت میں ہے، کہ فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہاری بندش کو توڑے، جس طرح تم نے اپنے مسلمان بھائی کی بندش توڑی، جو بندہ مسم اپنے بھائی کا دین ادا کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی بندش توڑ دیگا۔“ (4)

حدیث ۷: صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص لوگوں کے مال لیتا ہے اور ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس سے ادا کر دیگا (یعنی ادا کرنے کی توفیق دیگا یا قیامت کے دن دائن کو راضی کر دیگا) اور جو شخص تلف کرنے کے ارادہ سے لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس پر تلف کر دیگا (یعنی نہ ادا کی توفیق ہوگی، نہ دائن راضی ہوگا)۔“ (5)

”صحیح البخاری“، کتاب الصلاة، باب رفع الصوت في المسجد، الحديث: ۴۷۱، ج ۱، ص ۱۷۹.

قرض۔

”صحیح البخاری“، کتاب الحوالات، باب ادا احوال دين الميت على رجل جاز، الحديث: ۲۲۸۹، ج ۲، ص ۷۲.

و ”صحیح البخاری“، کتاب الكفالة، باب من تكفل عن ميت دينا... إلخ، الحديث: ۲۲۹۵، ج ۲، ص ۷۵.

”شرح السنة“، کتاب البيوع، باب ضمان الدين، الحديث: ۲۱۴۸، ج ۴، ص ۳۶۰ - ۳۶۱.

”صحیح البخاری“، کتاب في الاستقراض... إلخ، باب من اخذ اموال الناس... إلخ، الحديث: ۲۳۸۷، ج ۲، ص ۱۰۵.

حدیث ۸: صحیح مسلم میں ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ! (عزوجل)، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ فرمائیے کہ اگر میں جہاد میں اس طرح قتل کیا جاؤں کہ صابر ہوں، ثواب کا طالب ہوں، آگے بڑھ رہا ہوں، پیٹھ نہ پھيروں تو اللہ تعالیٰ میرے گناہ مٹا دے گا؟ ارشاد فرمایا: ”ہاں۔“ جب وہ شخص چلا گیا، اُسے بلا کر فرمایا: ”ہاں، مگر دین، جبریل علیہ السلام نے ایسا ہی کہا یعنی دین معاف نہ ہوگا۔“ (۱)

حدیث ۹: صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ ”دین کے علاوہ شہید کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔“ (۲)

حدیث ۱۰: امام شافعی و احمد و ترمذی و ابن ماجہ و دارمی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مومن کا نفس دین کی وجہ سے معلق ہے، جب تک ادا نہ کیا جائے۔“ (۳)

حدیث ۱۱: شرح سنہ میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صاحب دین اپنے دین میں مقید ہے، قیامت کے دن خدا سے اپنی تنہائی کی شکایت کرے گا۔“ (۴)

حدیث ۱۲: ترمذی و ابن ماجہ و ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو اس طرح مرا کہ تکبر اور غنیمت میں خیانت اور دین سے بری ہے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ (۵)

حدیث ۱۳: امام احمد و ابو داؤد و ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ”کبیرہ گناہ جن سے اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی ہے، ان کے بعد اللہ (عزوجل) کے نزدیک سب گناہوں سے بڑا یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ پر دین چھوڑ کر مرے اور اُس کے ادا کے لیے کچھ نہ چھوڑا ہو۔“ (۶)

حدیث ۱۴: امام احمد نے محمد بن عبد اللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں ہم محسن مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور دیکھتے

”مشکاۃ المصابیح“، کتاب البیوع، باب الافلاس والانتظار، المصل الاول، الحدیث: ۲۹۱۱، ج ۲، ص ۱۶۱

”صحیح مسلم“، کتاب الامارۃ، باب من قتل فی سبیل اللہ... إلخ، الحدیث: ۱۱۹- (۱۸۸۶)، ص ۱۰۴۶.

”جامع الترمذی“، کتاب الخائز باب ما جاء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان نفس المؤمن... إلخ، الحدیث: ۱۰۸۰-۱۸۱، ص ۳۴۱.

”شرح النسۃ“، کتاب البیوع، باب التشدید فی الدین، الحدیث: ۲۱۴۰، ج ۴، ص ۳۵۲.

”جامع الترمذی“، کتاب السیر، باب ما جاء فی الغلول، الحدیث: ۱۵۷۸، ج ۳، ص ۲۰۹.

”المسند“، للإمام أحمد بن حنبل، حدیث ابی موسیٰ الاشعری، الحدیث: ۱۹۵۱۲، ج ۷، ص ۱۲۵.

رہے پھر نگاہ نہی کر لی اور پیشانی پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ”سبحان اللہ! سبحان اللہ! کتنی سختی اُتاری گئی۔“ کہتے ہیں ہم لوگ ایک دن، ایک رات خاموش رہے۔ جب دن رات خیر سے گزر گئے اور صبح ہوئی تو میں نے عرض کی، وہ کیا سختی ہے، جو نازل ہوئی؟ ارشاد فرمایا: کہ ”دین کے متعلق ہے، قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے! اگر کوئی شخص اللہ (عزوجل) کی راہ میں قتل کیا جائے پھر زندہ ہو پھر قتل کیا جائے پھر زندہ ہو اور اُس پر دین ہو تو جنت میں داخل نہ ہوگا، جب تک ادا نہ کر دیا جائے۔“ (1)

حدیث ۱۵: ابو داؤد و نسائی شریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا مالدار کا دین ادا کرنے میں تاخیر کرنا، اُس کی آبرو اور سزا کو حلال کر دیتا ہے۔
عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تفسیر میں فرمایا: کہ آبرو کو حلال کرنا یہ ہے کہ اس پر سختی کی جائے گی اور سزا کو حلال کرنا یہ ہے کہ قید کیا جائیگا۔ (2)

سود کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَاءَ عَاقِبَةً مُّوَعِّظَةً مِّن رَّبِّهِ فَقَالَ إِنِّي فَلَنُفٍّ فَلَنُفٍّ وَأَمْرًا إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَا وَلَيْكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُزِيلُ الصَّدَاقَاتِ ۝ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِمٍ ۝﴾ (3)

”جو لوگ سود کھاتے ہیں، وہ (اپنی قبروں سے) ایسے اٹھیں گے جس طرح وہ شخص اٹھتا ہے جس کو شیطان (آسیب) نے چھو کر بادل (4) کر دیا ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے کہا بیع مثل سود کے ہے اور یہ ہے کہ اللہ (عزوجل) نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔ پس جس کو خدا کی طرف سے نصیحت پہنچ گئی اور باز آیا تو جو کچھ پہلے کر چکا ہے، اُس کے لیے معاف ہے اور اُس کا معاملہ اللہ (عزوجل) کے سپرد ہے اور جو پھر ایسا ہی کریں وہ جہنمی ہیں، وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ (عزوجل) سود کو مٹاتا

”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حدیث محمد بن عبد اللہ بن جعفی، الحدیث: ۲۲۵۵۶، ج ۸، ص ۳۴۸

”مس أبی داؤد“، کتاب الأقصیة، باب فی الحبس فی الدین وغیرہ، الحدیث: ۳۶۲۸، ص ۴۳۸.

ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور ناشکرے گنہگار کو اللہ (عزوجل) دوست نہیں رکھتا۔“
اور فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن لَّكُم مِّنْهُ مَنَاحٌ ۚ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ وَإِنْ تُبْتِغُوا فَلَئِنَّكُمْ لَتَكُونُنَّ رُءُوسَ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلُمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ۝﴾ (1)

”اے ایمان والو! اللہ (عزوجل) سے ڈرو اور جو کچھ تمہارا سود باقی رہ گیا ہے چھوڑ دو، اگر تم مومن ہو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم کو اللہ (عزوجل) و رسول (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی طرف سے لڑائی کا اعلان ہے اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہیں تمہارا اصل مال ملے گا، نہ دوسری پر تم ظلم کرو اور نہ دوسرا تم پر ظلم کرے۔“

اور فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝﴾ وَاتَّقُوا النَّاسَ
الَّذِينَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ ۝ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝﴾ (2)

”اے ایمان والو! دو تادون (3) سود مت کھاؤ اور اللہ (عزوجل) سے ڈرو، تاکہ فلاح پاؤ اور اُس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے طیار رکھی گئی ہے اور اللہ (عزوجل) و رسول (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔“
اور فرماتا ہے:

﴿وَمَا آتَيْتُم مِّن تَرْبَايَ يُؤْتِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَزِيدُ أَعْدَاءَ اللَّهِ ۚ وَمَا آتَيْتُم مِّن زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضَعِفُونَ ۝﴾ (4)

”جو کچھ تم نے سود پر دیا کہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے، وہ اللہ (عزوجل) کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو کچھ تم نے زکاۃ دی جس سے اللہ (عزوجل) کی خوشنودی چاہتے ہو، وہ انہما مال دوتا کرنے والے ہیں۔“

احادیث سود کی مذمت میں بکثرت وارد ہیں، اُن میں سے بعض اس مقام میں ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث ۱: امام بخاری اپنی صحیح میں سرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

پ ۳، البقرة: ۲۸۷-۲۷۹.

پ ۴، آل عمران: ۱۳۰-۱۳۲.

یعنی دگنا، دوگنا۔

پ ۲۱، الروم: ۳۹.

”آج رات میں نے دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور مجھے زمین مقدس (بیت المقدس) میں لے گئے پھر ہم چلے یہاں تک کہ خون کے دریا پر پہنچے، یہاں ایک شخص کنارہ پر کھڑا ہے جس کے سامنے پتھر پڑے ہوئے ہیں اور ایک شخص بیچ دریا میں ہے، یہ کنارہ کی طرف بڑھا اور نکلنا چاہتا تھا کہ کنارے والے شخص نے ایک پتھر ایسے زور سے اُس کے منہ میں مارا کہ جہاں تھا وہیں پہنچ دیا پھر جتنی بار وہ نکلنا چاہتا ہے کنارہ والا منہ میں پتھر مار کر وہیں لوٹا دیتا ہے۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا، یہ کون شخص ہے؟ کہا، یہ شخص جو نہر میں ہے، سود خوار ہے۔“ (1)

حدیث ۲: صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود لینے والے اور سود دینے والے اور سود کا کاغذ لکھنے والے اور اُس کے گواہوں پر لعنت فرمائی اور یہ فرمایا کہ وہ سب برابر ہیں۔ (2)

حدیث ۳: امام احمد و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ سود کھانے سے کوئی نہیں بچے گا اور اگر سود نہ کھائے گا تو اس کے بخارات پہنچیں گے (یعنی سود دے گا یا اس کی گواہی کرے گا یا دستاویز لکھے گا یا سودی روپیہ کسی کو دلانے کی کوشش کرے گا یا سود خوار کے یہاں دعوت کھائے گا یا اُس کا ہدیہ قبول کرے گا)۔“ (3)

حدیث ۴: امام احمد و دارقطنی عبد اللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سود کا ایک درہم جس کو جان کر کوئی کھائے، وہ چھتیس مرتبہ زنا سے بھی سخت ہے۔“ اسی کی مثل بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔ (4)

حدیث ۵: ابن ماجہ و بیہقی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سود (کا گناہ) ستر حصہ ہے، ان میں سب سے کم درجہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے زنا کرے۔“ (5)

حدیث ۶: امام احمد و ابن ماجہ و بیہقی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

”صحیح البخاری“، کتاب البیوع، باب آکل الربا و شاهده و کتابہ، الحدیث: ۲۰۸۵، ج ۲، ص ۱۵، ۱۴۔

”صحیح مسلم“، کتاب المساقاة .. إلح، باب لعن آکل الربا و مؤکله، الحدیث: ۱۰۵-۱۰۶ (۱۵۹۷)، ص ۸۶۲۔

”مس ابی داؤد“، کتاب البیوع، باب فی احتساب الشہات، الحدیث: ۳۳۳۱، ج ۲، ص ۳۳۱۔

”المسند“، للإمام أحمد بن حنبل، حدیث عبد اللہ بن حنظلہ، الحدیث: ۲۲۰۱۶، ج ۸، ص ۲۲۳۔

”مس ابن ماجہ“، کتاب النعرات، باب التعلیظ فی الربا، الحدیث: ۲۲۷۴، ج ۳، ص ۷۲۔

و ”مشکاۃ المصابیح“، کتاب البیوع، باب الربا، الفصل الثالث، الحدیث: ۲۸۲۶، ج ۲، ص ۱۴۲۔

فرمایا: ”(سود سے بظاہر) اگرچہ مال زیادہ ہو، مگر نتیجہ یہ ہے کہ مال کم ہوگا۔“ (1)

حدیث ۷: امام احمد و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شب معراج میرا گزرا ایک قوم پر ہوا جس کے پیٹ گھر کی طرح (بڑے بڑے) ہیں، ان پیٹوں میں سانپ ہیں جو ہر سے دکھائی دیتے ہیں۔ میں نے پوچھا، اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا، یہ سود خوار ہیں۔“ (2)

حدیث ۸: صحیح مسلم شریف میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سونا بدلے میں سونے کے اور چاندی بدلے میں چاندی کے اور گہوں بدلے میں گہوں کے اور بٹوں بدلے میں بٹوں کے اور بھجور بدلے میں بھجور کے اور نمک بدلے میں نمک کے برابر برابر اور دست بدست بیچ کر دو اور جب اصناف (3) میں اختلاف ہو تو جیسے چاہو بیچو (یعنی کم و بیش میں اختیار ہے) جبکہ دست بدست ہوں۔“ اور اسی کی مثل ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ”جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا، اُس نے سودی معاملہ کیا، لینے والا اور دینے والا دونوں برابر ہیں۔“ اور صحیحین میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی کے مثل مروی۔ (4)

حدیث ۹: صحیحین میں اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ”ادھار میں سود ہے۔“ اور ایک روایت میں ہے، کہ ”دست بدست ہو تو سود نہیں یعنی جبکہ جنس مختلف ہو۔“ (5)

حدیث ۱۰: ابن ماجہ و دارمی امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرمایا: ”سود کو چھوڑ دو اور جس میں سود کا شبہ ہو، اُسے بھی چھوڑ دو۔“ (6)

مسائل فقہیہ

ربا یعنی سود حرام قطعی ہے اس کی حرمت کا منکر کافر ہے اور حرام سمجھ کر جو اس کا مرتکب ہے فاسق مردود الشہادۃ ہے عقد

”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن مسعود، الحديث: ۴، ۳۷۵، ج ۲، ص ۵۰

”مس ابن ماجہ“، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، الحديث: ۲۲۷۳، ج ۳، ص ۷۲.

منف کی جمع جنس۔

”صحیح مسلم“، کتاب المساقاة... إلخ، باب الصرف و بیع الذهب. إلخ، الحديث: ۸۱- (۱۵۸۷)، ص ۸۵۶.

”صحیح مسلم“، کتاب المساقاة... إلخ، باب الصرف و بیع الذهب. إلخ، الحديث: ۸۲- (۱۵۸۴)، ص ۸۵۶.

”مس ابن ماجہ“، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، الحديث: ۲۲۷۶، ج ۲، ص ۷۳.

معاوضہ میں جب دونوں طرف مال ہو اور ایک طرف زیادتی ہو کہ اس کے مقابل (1) میں دوسری طرف کچھ نہ ہو یہ سود ہے۔

مسئلہ ۱: جو چیز ماپ یا تول سے جکتی ہو جب اُس کو اپنی جنس سے بدلا جائے مثلاً گیہوں کے بدلے میں گیہوں۔ جو کے بدلے میں بھو لیے اور ایک طرف زیادہ ہو حرام ہے اور اگر وہ چیز ماپ یا تول کی نہ ہو یا ایک جنس کو دوسری جنس سے بدلا ہو تو سود نہیں۔ عمدہ اور خراب کا یہاں کوئی فرق نہیں یعنی تبادلہ جنس میں ایک طرف کم ہے مگر یہ اچھی ہے، دوسری طرف زیادہ ہے وہ خراب ہے، جب بھی سود اور حرام ہے، لازم ہے کہ دونوں ماپ یا تول میں برابر ہوں۔ جس چیز پر سود کی حرمت کا دار مدار ہے وہ قدر و جنس ہے۔ قدر سے مراد وزن یا ماپ ہے۔ (2)

مسئلہ ۲: دونوں چیزوں کا ایک نام اور ایک کام ہو تو ایک جنس سمجھیے اور نام و مقصد میں اختلاف ہو تو دو جنس جالیے جیسے گیہوں، بھو۔ کپڑے کی قسمیں مل (3)، لٹھا (4)، گبرون (5)، چھنٹ (6)۔ یہ سب اجناس مختلف ہیں، بھجور کی سب قسمیں ایک جنس ہیں۔ لوہا، سیسہ، تانبا، پتیل مختلف جنس ہیں۔ اُون اور ریشم اور سوت مختلف اجناس ہیں۔ گائے کا گوشت، بھینز اور بکری کا گوشت، دُنبد کی چٹکی (7)، پیٹ کی چربی، یہ سب اجناس مختلف ہیں۔ (8) روغن گل (9)، روغن جمبلی (10)، روغن جوہی (11) وغیرہ سب مختلف اجناس ہیں۔ (12) (رد المحتار)

مسئلہ ۳: قدر و جنس دونوں موجود ہوں تو کی بیشی بھی حرام ہے (اس کو ربا الفضل کہتے ہیں) اور ایک طرف نقد ہو دوسری طرف ادھار یہ بھی حرام (اس کو ربا النسیہ کہتے ہیں) مثلاً گیہوں کو گیہوں، بھو کو بھو کے بدلے میں بیع کریں تو کم و بیش حرام اور ایک اب دیتا ہے دوسرا کچھ دیر کے بعد دے گا یہ بھی حرام اور دونوں میں سے ایک ہو ایک نہ ہو تو کی بیشی جائز ہے اور ادھار حرام مثلاً گیہوں کو جو کے بدلے میں یا ایک طرف سیسہ ہو ایک طرف لوہا کہ پہلی مثال میں ماپ اور دوسری میں وزن مشترک ہے مگر جنس کا دونوں میں اختلاف ہے۔ کپڑے کو کپڑے کے بدلے میں غلام کو غلام کے بدلے میں بیع کیا اس میں جنس ایک ہے مگر قدر موجود نہیں لہذا یہ تو ہو سکتا ہے کہ ایک تھان دیکر دو تھان یا ایک غلام کے بدلے میں دو غلام خرید لیے مگر ادھار بیچنا حرام اور سود ہے اگرچہ کی بیشی نہ ہو اور دونوں نہ ہوں تو کی بیشی بھی جائز اور ادھار بھی جائز مثلاً گیہوں اور جو کو روپیہ سے خریدیں یہاں کم و بیش ہوتا تو ظاہر ہے کہ ایک روپیہ کے عوض میں جتنے من چاہو خریدو کوئی حرج نہیں اور ادھار بھی جائز ہے کہ آج خریدو روپیہ مہینے بدلے۔

”الہدایۃ“، کتاب البیوع، باب الربا ج ۲، ص ۶۰-۶۱۔

ایک قسم کا سوتی کپڑا۔ ایک قسم کا سونا کپڑ۔
بھینز یا دُنبد کی چوڑی دم۔ بھینز کا باریک سوتی کپڑا۔
چنبیلی جیسے قسم کے پھول کا تیل۔ چنبیلی کے پھولوں کا تیل۔
گلاب کا تیل۔ ایک قسم کا تل بوٹے در کپڑا، رنگین چھپا ہوا کپڑا۔

”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب الربا، مطلب فی الابرار عن الربا ج ۷، ص ۴۶۔

میں سال میں دوسرے کی مرضی سے جب چاہو دو جائز ہے کوئی خرابی نہیں۔⁽¹⁾ (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۴: جس چیز کے متعلق حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ماپ کے ساتھ تقاضل⁽²⁾ احرام فرمایا، وہ کیلی (ماپ کی چیز) ہے اور جس کے متعلق وزن کی تصریح فرمائی وہ وزنی ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے بعد اُس میں تبدیلی نہیں ہو سکتی، اگر عرف اُس کے خلاف ہو تو عرف کا اعتبار نہیں اور جس کے متعلق حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا ارشاد نہیں ہے، اُس میں عادت و عرف کا اعتبار ہے ماپ یا تول جو کچھ چلن ہو، اُس کا لحاظ ہوگا۔⁽³⁾ (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۵: تلوار کے بدلے میں اگر لوہے کی بنی ہوئی کوئی چیز خریدی تو جائز ہے اگرچہ ایک طرف وزن کم ہے دوسری طرف زیادہ کہ قدر میں اتنا نہیں مگر اس کو دیکر لوہے کی چیز ادھار لینا درست نہیں۔⁽⁴⁾ (رد المحتار)

مسئلہ ۶: جو برتن عدد سے بکتے ہیں اگرچہ جس کے برتن بنے ہیں وہ وزنی ہو جیسے تانبے کے کٹورے گلاس ایک کے بدلے میں دوسرا خریدنا درست ہے اگرچہ دونوں کے وزن مختلف ہوں کہ اب وزنی نہیں مگر سونے چاندی کے برتن اگر ہاہم وزن میں مختلف ہوں تو بیع حرام ہے اگرچہ یہ عدد سے فروخت ہوتے ہوں۔⁽⁵⁾ (رد المحتار)

مسئلہ ۷: منصوصات⁽⁶⁾ کے مواقع پر عرف کا اعتبار نہیں یہ اُس وقت ہے جب کہ تبادلہ جنس کے ساتھ ہو، مثلاً گیہوں کو گیہوں سے بیچ کریں اور غیر جنس سے بدلنے میں اختیار ہے، مثلاً گیہوں کو ہڈ کے بدلے میں یا روپے پیسے نوٹ سے خریدنے میں اگر وزن کے ساتھ بیچ ہو، حرج نہیں۔⁽⁷⁾ (در مختار)

مسئلہ ۸: جو چیز وزنی ہو اُسے ماپ کر برابر کر کے ایک کو دوسرے کے بدلے میں بیچ کیا مگر یہ نہیں معلوم کہ ان کا وزن کیا ہے یہ جائز نہیں اور اگر وزن میں دونوں برابر ہوں بیچ جائز ہے اگرچہ ماپ میں کم بیش ہوں اور جو چیز کیلی ہے اُس کو وزن سے برابر کر کے بیچ کیا مگر یہ نہیں معلوم کہ ماپ میں برابر ہے یا نہیں یہ ناجائز ہے۔ ہندوستان میں گیہوں کو عموماً وزن سے بیچ

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب الربا، ج ۲، ص ۶۰-۶۱ وغیرہا۔

زیادتی یعنی اضافہ۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب الربا، ج ۲، ص ۶۲ وغیرہا۔

”رد المحتار“ کتاب البیوع، باب الربا، مطلب فی الایراء عن الربا، ج ۷، ص ۴۲۴۔

”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب الربا، مطلب فی الایراء عن الربا، ج ۷، ص ۴۲۳۔

یعنی جن اشیاء کے بارے میں نص (قرآن و حدیث) وارد ہے۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب الربا، ج ۷، ص ۴۲۷۔

کرتے ہیں حالانکہ ان کا کیلی ہونا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد سے ثابت لہذا اگر گیسوں⁽¹⁾ کو گیسوں کے بدلے میں بیع کریں تو ماپ کر ضرور برابر کر لیں اس میں وزن کی برابری کا اعتبار نہ کریں۔ یو ہیں گیسوں، جو قرض لیں تو ماپ کر لیں اور ماپ کر دیں۔ اور ان کے آنے کی بیع یا قرض وزن سے بھی جائز ہے۔⁽²⁾ (در مختار، رد المحتار، ہدایہ، فتح القدیر)

مسئلہ ۹: یتیم کے مال کی بیع ہو تو اُس میں جودت (خوبی) کا اعتبار ہے مثلاً وصی کو یتیم کے اچھے مال کو ردی کے بدلے میں بیچنا ناجائز ہے۔ یو ہیں وقف کے اچھے مال کو متولی نے خراب کے بدلے میں بیچ دیا یہ ناجائز ہے۔⁽³⁾ (ع لگیری)

مسئلہ ۱۰: سونے چاندی کے علاوہ جو چیزیں وزن کے ساتھ بکتی ہیں روپیہ اشرفی سے اُن کی بیع سہم درست ہے اگرچہ وزن کا دونوں میں اشتراک⁽⁵⁾ ہے۔⁽⁶⁾ (فتح القدیر وغیرہ)

مسئلہ ۱۱: شریعت میں ماپ کی مقدار کم سے کم نصف صاع ہے اگر کوئی کیلی چیز نصف صاع سے کم ہو مثلاً ایک دو لپ اس میں کی بیشی یعنی ایک لپ دو لپ کے بدلے میں بیچنا جائز ہے۔ یو ہیں ایک سیب دو سیب کے بدلے میں، ایک کھجور دو کے بدلے میں، ایک انڈا دو انڈے کے عوض، ایک اخروٹ دو کے عوض، ایک تلواری دو تلواری کے بدلے میں، ایک دوات دو دوات کے بدلے میں، ایک سوئی دو کے بدلے میں، ایک شیشی دو کے عوض بیچنا جائز ہے، جب کہ یہ سب معین⁽⁷⁾ ہوں اور اگر دونوں جانب یا ایک غیر معین ہو تو بیع ناجائز۔ ان صورتوں⁽⁸⁾ میں کی بیشی اگرچہ جائز ہے مگر ادھار بیچنا حرام ہے، کیونکہ جنس ایک ہے۔⁽⁹⁾ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۲: گیسوں، جو، کھجور، نمک، جن کا کیلی ہونا منصوص⁽¹⁰⁾ ہے اگر ان کے متعلق لوگوں کی عادت یوں جاری ہو کہ ان کو وزن سے خرید و فروخت کرتے ہوں جیسا کہ یہاں ہندوستان میں وزن ہی سے یہ سب چیزیں بکتی ہیں اور بیع سہم میں وزن سے ان کا تعین کیا مثلاً اتنے روپے کے اتنے من گیسوں یہ سلم جائز ہے اس میں حرج نہیں۔⁽¹¹⁾ (در مختار، رد المحتار) گندم۔

”الہدایہ“ کتاب البیوع، باب الربا، ج ۲، ص ۶۲۔

و ”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب الربا، ج ۷، ص ۴۲۷-۴۳۰۔

و ”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب الربا، ج ۶، ص ۱۵۷۔

”الفتاویٰ الہدیہ“، کتاب البیوع، باب الربا، ج ۳، ص ۱۱۷۔

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب الربا، ج ۶، ص ۱۵۵۔

۱۔ مکتب مذہب میں معین ہونے کی صورت میں اس بیع کو جائز لکھا ہے، مگر امام ابن ہمام کی تحقیق یہ ہے کہ یہ بیع بھی ناجائز ہے۔ ۲۔ منہ یعنی ذکر کی گئی صورتیں۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب الربا، ج ۷، ص ۴۲۵-۴۲۷ وغیرہ۔

یعنی جن اشیاء کے کیل (ماپ) کے ساتھ فروخت ہونے پر نصوص (احادیث) وارد ہیں۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب الربا، ج ۷، ص ۴۲۷-۴۳۰۔

مسئلہ ۱۳: گوشت کو جانور کے بدلے میں بیچ کر سکتے ہیں کیونکہ گوشت وزنی ہے اور جانور عددی ہے وہ گوشت اُسی جنس کے جانور کا ہو مثلاً بکری کے گوشت کے عوض میں بکری خریدی یا دوسری جنس کا ہو مثلاً بکری کے گوشت کے بدلے میں گائے خریدی۔ یہ گوشت اتنا ہی ہو جتنا اُس جانور میں گوشت ہے یا اُس سے کم یا زیادہ بہر حال جائز ہے۔ ذبح کی ہوئی بکری کو زندہ بکری یا ذبح کی ہوئی کے عوض میں بیچ کر ناجائز ہے اور اگر دونوں کی کھالیں اُتار لی ہیں اور ادھڑی وغیرہ ساری اندرونی چیزیں الگ کر دی ہیں بلکہ پائے بھی جدا کر لیے ہیں تو اب ایک کو دوسری کے عوض میں تول کے ساتھ بیچ سکتے ہیں کہ یہ گوشت کو گوشت سے پہچنا ہے۔^(۱) (ہدایہ، در مختار)

مسئلہ ۱۴: ایک مچھلی دو مچھلیوں سے بیچ کر سکتے ہیں یعنی وہاں جہاں وزن سے نہ بکتی ہوں اور تول سے فروخت ہوں جیسے یہاں تو وزن میں برابر کرنا ضرور ہوگا۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: سوتی کپڑے سوت یا روئی کے بدلے میں پہچنا مطلقاً جائز ہے ان کی جنس مختلف ہے۔ یو ہیں روئی کو سوت سے پہچنا بھی جائز ہے اسی طرح اون کے بدلے میں اون کی کپڑے خریدنا یا ریشم کے عوض میں ریشمی کپڑے خریدنا بھی جائز ہے۔ مقصد یہ ہے کہ جنس کے اختلاف و اتحاد میں اصل کا اتحاد و اختلاف معتبر نہیں بلکہ مقصود کا اختلاف جنس کو مختلف کر دیتا ہے اگرچہ اصل ایک ہو اور یہ بات ظاہر ہے کہ روئی اور سوت اور کپڑے کے مقاصد مختلف ہیں۔ یو ہیں گیہوں یا اس کے آنے کو روئی سے بیچ کر سکتے ہیں کہ ان کی بھی جنس مختلف ہے۔^(۳) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۶: ترکھور کو تریا خشک کھجور کے بدلے میں بیچ کر ناجائز ہے جبکہ دونوں جانب کی کھجوریں ماپ میں برابر ہوں۔ وزن میں برابری کا اس میں اعتبار نہیں۔ یو ہیں انگور کو مٹھے^(۴) یا کشمش کے بدلے میں پہچنا جائز ہے جبکہ دونوں برابر ہوں۔ اسی طرح جو پھل خشک ہو جاتے ہیں اُن کے ترکھور کے عوض بھی پہچنا جائز ہے اور ترکے بدلے میں بھی جیسے انجیر۔ آلو بخارا خوبانی وغیرہ۔^(۵) (ہدایہ، فتح القدیر)

”الدر المختار“، کتاب البیوع، ج ۷، ص ۴۳۳.

و ”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب الربا، ج ۲، ص ۶۳.

”العتاوی الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یحور بیعہ۔۔ الح، الفصل السادس، ج ۳، ص ۱۲۰.

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، باب الربا، کتاب البیوع، مطلب فی استقراض الدراہم عدداً ج ۷، ص ۴۳۴-۴۳۷.

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب الربا، ج ۲، ص ۶۴.

و ”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب الربا، ج ۶، ص ۱۷۰.

مسئلہ ۱۷: گیہوں اگر پانی میں بھیک گئے ہوں ان کو خشک کے بدلے میں بیج کرنا جائز ہے جب کہ ماپ میں برابر ہوں۔ یوہیں کھجور یا مٹے جن کو پانی میں بھگو لیا ہے خشک کے عوض میں بیج کر سکتے ہیں۔ بھٹنے ہوئے گیہوں کو بے بھٹنے سے بیچنا جائز نہیں۔^(۱) (ہدایہ، در مختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۸: مختلف قسم کے گوشت کی بیشی کے ساتھ بیج کیے جاسکتے ہیں، مثلاً بکری کا گوشت ایک سیر گائے کے دوسیر سے بیج سکتے ہیں مگر یہ ضرور ہے کہ دست بدست ہوں^(۲) ادھار جائز نہیں اگر ایک قسم کے جانور کا گوشت ہو تو کی بیشی جائز نہیں۔ گائے اور بھینس دو جنس نہیں بلکہ ایک جنس ہیں۔ یوہیں بکری، بھینس، دنبہ، یہ تینوں ایک جنس ہیں۔ گائے کا دودھ بکری کے دودھ سے، کھجور یا گنے کا سرکہ انگوری سرکہ سے، پیٹ کی چربی دنبہ کی چکنی^(۳) یا گوشت سے بکری کے بال کو بھینس کی اون سے کم بیش کر کے بیج کر سکتے ہیں۔^(۴) (ہدایہ)

مسئلہ ۱۹: پرند اگر چہ ایک قسم کے ہوں ان کے گوشت کم بیش کر کے بیج کیے جاسکتے ہیں مثلاً ایک بئیر^(۵) کے گوشت کو دو کے گوشت کے ساتھ۔ یوہیں مرغی و مرغابی^(۶) کے گوشت بھی کہ یہ وزن کے ساتھ نہیں جکتے۔^(۷) (رد المحتار)

مسئلہ ۲۰: تل کے تیل کو روغن جمیلی و روغن گل سے کم بیش کر کے بیج کرنا جائز ہے۔ یوہیں یہ خوشبودار تیل آپس میں ایک قسم کو دوسرے قسم کے ساتھ بیج کرنا۔ روغن زیتون خوشبودار کو بغیر خوشبودار لے کے عوض میں بیچنا بھی ہر طرح جائز ہے۔ تل پھول میں بے ہوئے ہوں ان کو سادہ تلوں سے کم بیش کر کے بیج سکتے ہیں۔^(۸) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۱: دودھ کو بئیر کے بدلے میں کی بیشی کے ساتھ بیج سکتے ہیں۔^(۹) (در مختار) کھوئے^(۱۰) کے بدلے میں دودھ بیچنے کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ مقاصد میں مختلف ہونے کی وجہ سے مختلف جنس ہیں۔

مسئلہ ۲۲: گیہوں کی بیج آٹے یا ستو^(۱۱) سے یا آٹے کی بیج ستو سے مطلقاً ناجائز ہے اگر چہ ماپ یا وزن

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب الریاء، ج ۲، ص ۶۴۔

و ”الدرالمختار“، کتاب البیوع، باب الریاء، ج ۷، ص ۴۳۵ وغیرہما۔

یعنی نقد کے ساتھ ہوں۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب الریاء، ج ۲، ص ۶۵۔

تیر کی قسم کا ایک چھوٹا سا پرندہ۔

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب الریاء، مطلب فی استقراض الدراہم عددا، ج ۷، ص ۴۳۷۔

”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب الریاء، مطلب فی المستقراض الدراہم عددا، ج ۷، ص ۴۳۷۔

”الدرالمختار“، کتاب البیوع، باب الریاء، ج ۷، ص ۴۳۹۔

آگ پر جوش دے کر خشک کیا ہو اور دودھ۔

بجئے ہوئے اتاج کا آٹا۔

میں دونوں جانب برابر ہوں یعنی جب کہ آٹا یا ستو گےہوں کا ہوا اور اگر دوسری چیز کا ہو مثلاً جو کا آٹا یا ستو ہو تو گےہوں سے بیع کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ یوہیں گےہوں کے آٹے کو جو کے ستو سے بھی بیچنا جائز ہے۔ آٹے کو آٹے کے بدلے میں برابر کر کے بیچنا جائز ہے بلکہ بھنے ہوئے آٹے کو بھنے ہوئے کے بدلے میں برابر کر کے بیچنا بھی جائز ہے۔ اور ستو کو ستو کے بدلے میں بیچنا یا بھنے ہوئے گےہوں کے بھنے ہوئے گےہوں کے بدلے میں بیچنا جائز ہے۔ چھپے ہوئے آٹے کو بغیر چھپے کے بدلے بیع کرنے میں دونوں کا برابر ہونا ضروری ہے۔^(۱) (در مختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: تلوں کو ان کے تیل کے بدلے میں یا زیتون کو روغن زیتون کے بدلے میں بیچنا اُس وقت جائز ہے کہ ان میں جتنا تیل ہے وہ اُس تیل سے زیادہ ہو جس کے بدلے میں اس کو بیع کر رہے ہیں یعنی کھلی^(۲) کے مقابلہ میں تیل کا کچھ حصہ ہونا ضرور ہے ورنہ ناجائز۔ یوہیں سروسوں کو کڑوتے تیل کے بدلے میں یا السی^(۳) کو اس کے تیل کے بدلے میں بیع کرنے کا حکم ہے غرض یہ کہ جس کھلی کی کوئی قیمت ہوتی ہے اُس کے تیل کو جب اُس سے بیع کیا جائے تو جو تیل مقابل میں ہے وہ اُس سے زیادہ ہو جو اس میں ہے^(۴) (ہدایہ، در مختار، ردالمحتار) اور اگر کوئی ایسی چیز اس میں ملی ہو جس کی کوئی قیمت نہ ہو جیسے سونار کے یہاں کی راکھ کہ اسے نیارے^(۵) خریدتے ہیں، اس کا حکم یہ ہے کہ جس سونے یا چاندی کے عوض میں اسے خریدا اگر وہ زیادہ یا کم ہے بیع فاسد ہے اور برابر ہو تو جائز اور معلوم نہ ہو کہ برابر ہے یا نہیں، جب بھی ناجائز۔^(۶) (بحر وغیرہ)

مسئلہ ۲۴: جن چیزوں میں بیع جائز ہونے کے لیے برابری کی شرط ہے یہ ضرور ہے کہ مساوات^(۷) کا علم وقت عقد ہوا اگر بوقت عقد علم نہ تھا بعد کو معلوم ہوا مثلاً گےہوں کے بدلے میں تخمینہ^(۸) سے بیع دیے پھر بعد میں ناپے گئے تو برابر اکلے، بیع جائز نہیں ہوئی۔^(۹) (عالمگیری)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الربا، مطلب فی استقراض الدراہم عدد ا ح ۷، ص ۴۳۶۔

تیل یا سروسوں کا پھوک۔ چھوٹے چھوٹے نازک پتیوں والا ایک پودا اور اس کی بیج جن سے تیل نکالا جاتا ہے۔

"الہدایہ"، کتاب البیوع، باب الربا، ج ۲، ص ۶۴۔

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب البیوع، باب الربا، مطلب فی استقراض الدراہم عدد ا ح ۷، ص ۴۴۰۔

سنار کی دکان کے کوڑا کرکٹ سے سونے، چاندی کے ذرات نکالنے والا سہاں یا کہلاتا ہے۔

"البحر الرائق"، کتاب البیوع، باب الربا، ج ۶، ص ۲۲۵۔

برابری۔ اندازہ۔

"الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب البیوع، الباب التامع فیما یجوز بیعہ و مالا یجوز، الفصل السادس، ج ۳، ص ۱۱۹۔

مسئلہ ۲۵: گےہوں گےہوں کے بدلے میں بیع کیے اور تقابض بدلیں^(۱) ہمیں ہوا یہ جائز ہے، غنہ کی بیع اپنی جنس یا غیر جنس سے ہو، اس میں تقابض شرط نہیں۔^(۲) (عالمگیری) مگر یہ اسی وقت ہے کہ دونوں جانب معین ہوں۔

مسئلہ ۲۶: آقا اور غلام کے مابین سود نہیں ہوتا اگرچہ مدبر یا ام ولد ہو کہ یہاں حقیقۃً بیع ہی نہیں ہاں اگر غلام پر اتنا دین ہو جو اس کے مال اور ذات کو مستغرق^(۱) ہو تو اب سود ہو سکتا ہے۔^(۳) (در مختار)

مسئلہ ۲۷: دو شخصوں میں شرکت مفاوضہ ہے اگر وہ باہم بیع کریں تو کی بیشی کی صورت میں سود نہیں ہو سکتا اور شرکت عنان والوں نے باہم مال شرکت کو خرید و فروخت کیا تو سود نہیں اور اگر دونوں اپنے مال کو کم و بیش کر کے خرید و فروخت کریں یا ایک نے اپنے مال کو مال شرکت سے کم و بیش کر کے فروخت کیا تو ضرور سود ہے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: مسم اور کافر حربی کے مابین دار الحرب میں جو عقد ہو اس میں سود نہیں۔ مسلمان اگر دار الحرب میں امان لیکر گیا تو کافروں کی خوشی سے جس قدر ان کے اموال حاصل کرے جائز ہے اگرچہ ایسے طریقہ سے حاصل کیے کہ مسلمان کا مال اس طرح لینا جائز نہ ہو مگر یہ ضرور ہے کہ وہ کسی بدعہدی کے ذریعہ حاصل نہ کیا گیا ہو کہ بدعہدی^(۵) کفار کے ساتھ بھی حرام ہے مثلاً کسی کافر نے اس کے پاس کوئی چیز امانت رکھی اور یہ دینا نہیں چاہتا یہ بدعہدی ہے اور درست نہیں۔^(۶) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۹: عقد فاسد کے ذریعہ سے کافر حربی کا مال حاصل کرنا ممنوع نہیں یعنی جو عقد مابین دو مسلمان ممنوع ہے اگر حربی کے ساتھ کیا جائے تو منع نہیں مگر شرط یہ ہے کہ وہ عقد مسلم کے لیے مفید ہو مثلاً ایک روپیہ کے بدلے میں دو روپے خریدے یا اس کے ہاتھ مردار کو بیچ ڈالا کہ اس طریقہ سے مسلمان کا روپیہ حاصل کرنا شرع کے خلاف اور حرام ہے اور کافر سے حاصل کرنا جائز ہے۔^(۷) (رد المحتار)

دو قہاول چیزوں پر قبضہ کرنا۔

”اعتاوی الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یحور بیعہ و مالاً یحوز الفصل السادس، ج ۳، ص ۱۱۹۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب الربا، ج ۷، ص ۴۴۱۔

”اعتاوی الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یحور بیعہ و مالاً یحوز الفصل السادس، ج ۳، ص ۱۲۱۔

عدہ خلافی، بے وفائی۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب الربا، مطلب فی استقراض المراهم عددا، ج ۷، ص ۴۴۲۔

”رد المختار“، کتاب البیوع، باب الربا، مطلب فی استقراض المراهم عددا، ج ۷، ص ۴۴۲۔

مسئلہ ۳۰: ہندوستان اگر چہ دارالاسلام ہے اس کو دارالحرب کہنا صحیح نہیں، مگر یہاں کے کفار یقیناً نہ ذمی ہیں، نہ مستامن کیونکہ ذمی یا مستامن کے لیے بادشاہ اسلام کا ذمہ کرنا اور امن دینا ضروری ہے، لہذا ان کفار کے اموال عقود فاسدہ کے ذریعہ حاصل کیے جاسکتے ہیں جبکہ بدعہدی نہ ہو۔

سود سے بچنے کی صورتیں

شریعتِ مطہرہ نے جس طرح سود لینا حرام فرمایا سود دینا بھی حرام کیا ہے۔ حدیثوں میں دونوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ دونوں برابر ہیں۔ آج کل سود کی اتنی کثرت ہے کہ قرض حسن جو بغیر سودی ہوتا ہے بہت کم پایا جاتا ہے دولت والے کسی کو بغیر نفع روپیہ دینا چاہتے نہیں اور اہل حاجت اپنی حاجت کے سامنے اس کا لحاظ بھی نہیں کرتے کہ سودی روپیہ لینے میں آخرت کا کتنا عظیم وبال^(۱) ہے اس سے بچنے کی کوشش کی جائے۔ لڑکی لڑکے کی شادی۔ ختنہ اور دیگر تقریبات شادی وغنی میں اپنی وسعت سے زیادہ خرچ کرنا چاہتے ہیں۔ برادری اور خاندان کے رسوم میں اتنے جکڑے ہوئے ہیں^(۲) کہ ہر چند کہیں ایک نہیں سنتے رسوم میں کمی کرنے کو اپنی ذلت سمجھتے ہیں۔ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو اولاد تو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ ان رسوم کی جنجال^(۳) سے نکلیں، چادر سے زیادہ پاؤں نہ پھیلائیں اور دنیا و آخرت کے تباہ کن نتائج سے ڈریں۔ تھوڑی دیر کی مسرت^(۴) یا اہنائے جنس میں^(۵) نام آوری^(۶) کا خیال کر کے آئندہ زندگی کو تلخ^(۷) نہ کریں۔ اگر یہ لوگ اپنی ہٹ سے باز نہ آئیں قرض کا ہار گراں^(۸) اپنے سر ہی رکھنا چاہتے ہیں بچنے کی سعی^(۹) نہیں کرتے جیسا کہ مشاہدہ اسی پر شاہد ہے تو اب ہماری دوسری فہمائش ان مسلمانوں کو یہ ہے کہ سودی قرض کے قریب نہ جائیں۔

کہ بھس قطعی قرآنی اس میں برکت نہیں اور مشاہدات و تجربات بھی یہی ہیں کہ بڑی بڑی جائدادیں سود میں تباہ ہو چکی ہیں یہ سوال اس وقت پیش نظر ہے کہ جب سودی قرض نہ لیا جائے تو بغیر سودی قرض کون دیکھا پھر اُن دُشوار یوں کو کس طرح حل کیا جائے۔ اس کے لیے ہمارے علمائے کرام نے چند صورتیں ایسی تحریر فرمائی ہیں کہ اُن طریقوں پر عمل کیا جائے تو سود کی نجاست و نجاست^(۱۰) سے بچا ہوتا ہے اور قرض دینے والا جس ناجائز نفع کا خواہش مند تھا اُس کے لیے جائز طریقہ پر نفع حاصل ہو سکتا

..... بوجھ، آفت۔

..... بچنے ہوئے ہیں۔

..... بہت بڑا عذاب۔

..... شہرت۔

..... یعنی قہیلے کے افراد میں۔

..... خوشی۔

..... زیادہ بوجھ۔

..... دُشوار۔

..... تاپا کی اور برے اثر۔

..... کوشش۔

ہے۔ صرف لین دین کی صورت میں کچھ ترمیم (1) کرنی پڑے گی۔ مگر ناجائز و حرام سے بچاؤ ہو جائے گا۔

شاید کسی کو یہ خیال ہو کہ دل میں جب یہ ہے کہ سود بیکر ایک سودس لیے جائیں۔ پھر سود سے کیونکر بچے ہم اس کے لیے یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ شرع مطہر نے جس عقد کو جائز بتایا وہ محض اس تحیل (2) سے ناجائز و حرام نہیں ہو سکتا۔ دیکھو اگر روپے سے چاندی خریدی اور ایک روپیہ کی ایک بھر سے زائد لی یہ یقیناً سود و حرام ہے۔ صاف حدیث میں تصریح ہے، الفضة بالفضة مثلاً بمثل يدا بيد والمفضل دها اور اگر مثلاً ایک گنی (3) جو پندرہ روپے کی ہو اس سے پچیس روپے بھریا اور زیادہ چاندی خریدی یا سولہ آنے پیسوں کی دو روپیہ بھر خریدی اگرچہ اس کا مقصد بھی وہی ہے کہ چاندی زیادہ لی جائے مگر سود نہیں اور یہ صورت یقیناً حلال ہے، حدیث صحیح میں فرمایا: اذا اختلف النوعان فبيعوا كيف شئتم۔ معلوم ہوا کہ جواز و عدم جواز نوعیت عقد پر ہے۔ عقد بدل جائے گا حکم بدل جائے گا۔ اس مسئلہ کو زیادہ واضح کرنے کے لیے ہم دو حدیثیں ذکر کرتے ہیں۔

صحیحین میں ابوسعید خدری و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا حاکم بنا کر بھیجا تھا، وہ وہاں سے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں عمدہ کھجوریں لائے۔ ارشاد فرمایا: ”کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہوتی ہیں؟“ عرض کی، نہیں یا رسول اللہ! (عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم دو صاع کے بدلے ان کھجوروں کا ایک صاع لیتے ہیں اور تین صاع کے بدلے دو صاع لیتے ہیں۔ فرمایا: ”ایسا نہ کرو، معمولی کھجوروں کو روپیہ سے پچو پھر روپیہ سے اس قسم کی کھجوریں خریدا کرو اور تول کی چیزوں میں بھی ایسا ہی فرمایا۔“ (4) صحیحین میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں برنی کھجوریں لائے۔ ارشاد فرمایا: ”کہاں سے لائے؟“ عرض کی، ہمارے یہاں خراب کھجوریں تھیں، اُن کے دو صاع کو ان کے ایک صاع کے عوض میں بیچ ڈالا۔ ارشاد فرمایا: ”افسوس یہ تو بالکل سود ہے، یہ تو بالکل سود ہے، ایسا نہ کرنا ہاں اگر ان کے خریدنے کا ارادہ ہو تو اپنی کھجوریں بیچ کر پھر انکو خریدو۔“ (5)

تغیر و تبدل۔

تصور، قیاس۔

سونے کا ایک انگریزی سکہ جو اتنیس شلنگ کا ہوتا ہے۔

”صحیح البخاری“، کتاب البیوع، باب ادا اراد بیع تمر... إلخ، الحدیث: ۲۲۰۱، ۲۳۰۲، ج ۲، ص ۷۹، ۴۴۔

”صحیح البخاری“، کتاب الوکالة، باب ادا باع الوکیل شیئاً إلخ، الحدیث: ۲۳۱۲، ج ۲، ص ۸۳۔

ان دونوں حدیثوں سے واضح ہوا کہ بات وہی ہے کہ عمدہ کھجوریں خریدنا چاہتے ہیں مگر اپنی کھجوریں زیادہ دیکر لیتے ہیں سود ہوتا ہے۔ اور اپنی کھجوریں روپیہ سے بیچ کر اچھی کھجوریں خریدیں یہ جائز ہے۔ اسی وجہ سے امام قاضی خاں اپنے فتاویٰ میں سود سے بچنے کی صورتیں لکھتے ہوئے یہ تحریر فرماتے ہیں و مثل هذا روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه امر بذلك۔⁽¹⁾ اس مختصر تمہید کے بعد اب وہ صورتیں بیان کرتے ہیں جو علمائے سود سے بچنے کی بیان کی ہیں۔

مسئلہ ۱: ایک شخص کے دوسرے پر دس روپے تھے اُس نے مدیون سے کوئی چیز اُن دس روپوں میں خرید لی اور بیچ پر قبضہ بھی کر لیا پھر اسی چیز کو مدیون کے ہاتھ بارہ میں ٹمن وصول کرنے کی ایک میعاد مقرر کر کے بیچ ڈالا اب اس کے اُس پر دس کی جگہ بارہ ہو گئے اور اسے دس روپے کا نفع ہوا اور سود نہ ہوا۔⁽²⁾ (خانیہ)

مسئلہ ۲: ایک نے دوسرے سے قرض طلب کیا وہ نہیں دینا اپنی کوئی چیز مقرض⁽³⁾ کے ہاتھ سود روپے میں بیچ ڈالی اُس نے سود روپے دیدیے اور چیز پر قبضہ کر لیا پھر مستقرض⁽⁴⁾ نے وہی چیز مقرض سے سال بھر کے وعدہ پر ایک سود دس روپے میں خرید لی یہ بیچ جائز ہے۔ مقرض نے سود روپے دیے اور ایک سود دس روپے مستقرض کے ذمہ لازم ہو گئے اور اگر مستقرض کے پاس کوئی چیز نہ ہو جس کو اس طرح بیچ کرے تو مقرض مستقرض کے ہاتھ اپنی کوئی چیز ایک سود دس روپے میں بیچ کرے اور قبضہ دیدے پھر مستقرض اس کی غیر کے ہاتھ سود روپے میں بیچے اور قبضہ دیدے پھر اس شخص اجنبی سے مقرض سود روپے میں خرید لے اور ٹمن ادا کر دے اور وہ مستقرض کو سود روپے ٹمن ادا کر دے نتیجہ یہ ہوا کہ مقرض کی چیز اُس کے پاس آگئی اور مستقرض کو سود روپے مل گئے مگر مقرض کے اس کے ذمہ ایک سود دس روپے لازم رہے۔⁽⁵⁾ (خانیہ)

مسئلہ ۳: مقرض نے اپنی کوئی چیز مستقرض کے ہاتھ تیرہ روپے میں چھ مہینے کے وعدہ پر بیچ کی اور قبضہ دیدیا پھر مستقرض نے اسی چیز کو اجنبی کے ہاتھ بیچا اور اس بیچ کا اقالہ کر کے پھر اسی کو مقرض کے ہاتھ دس روپے میں بیچا اور روپے لے لیے اس کا بھی یہ نتیجہ ہوا کہ مقرض کی چیز واپس آگئی اور مستقرض کو دس روپے مل گئے مگر مقرض کے اس کے ذمہ تیرہ روپے⁽⁶⁾ واجب

”العتاوی الخاکیہ“، کتاب البیع، فصل فیما یکون مراراً عن الربا، ج ۲، ص ۴۰۸۔

”العتاوی الخاکیہ“، کتاب البیع، فصل فیما یکون مراراً عن الربا، ج ۱، ص ۴۰۸۔

قرض دینے والا۔

”العتاوی الخاکیہ“، کتاب البیع، فصل فیما یکون مراراً عن الربا، ج ۱، ص ۴۰۸۔

اس صورت میں اگرچہ یہ بات ہوئی کہ جو چیز جتنے میں بیچ کی قبل نقد ٹمن مشتری سے اُس سے کم میں خریدی مگر چونکہ اس صورت مفروضہ

میں ایک بیچ جو اجنبی سے ہوئی درمیان میں فاصل ہو گئی لہذا یہ بیچ جائز ہے۔ ۱۲ منہ

ہوئے۔^(۱) (خانیہ)

(بیع عینہ)

مسئلہ ۴: سود سے بچنے کی ایک صورت بیع عینہ ہے امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیع عینہ مکروہ ہے کیونکہ قرض کی خوبی اور حسن سلوک سے محض نفع کی خاطر بچنا چاہتا ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ اچھی نیت ہو تو اس میں حرج نہیں بلکہ بیع کرنے والا مستحق ثواب ہے کیونکہ وہ سود سے بچنا چاہتا ہے۔ مشائخ کرام نے فرمایا بیع عینہ ہمارے زمانہ کی اکثر بیعوں سے بہتر ہے۔ بیع عینہ کی صورت یہ ہے ایک شخص نے دوسرے سے مثلاً دس روپے قرض مانگے اُس نے کہا میں قرض نہیں دوں گا یہ البتہ کر سکتا ہوں کہ یہ چیز تمہارے ہاتھ بارہ روپے میں بیچتا ہوں اگر تم چاہو خرید لو اسے بازار میں دس روپے کو بیچ کر دینا تمہیں دس روپے مل جائیں گے اور کام چل جائے گا اور اسی صورت سے بیع ہوئی۔ بائع نے زیادہ نفع حاصل کرنے اور سود سے بچنے کا یہ حیلہ نکالا کہ دس کی چیز بارہ میں بیچ کر دی اُس کا کام چل گیا اور خاطر خواہ اس کو نفع مل گیا۔ بعض لوگوں نے اس کا یہ طریقہ بتایا ہے کہ تیسرے شخص کو اپنی بیع میں شامل کریں یعنی مقرض نے قرضدار کے ہاتھ اُس کو بارہ میں بیچا اور قبضہ دید یا پھر قرضدار نے ثالث کے ہاتھ دس روپے میں بیچ کر قبضہ دید یا اس نے مقرض کے ہاتھ دس روپے میں بیچا اور قبضہ دید یا اور دس روپے ثمن کے مقرض سے وصول کر کے قرضدار کو دیدے نتیجہ یہ ہوا کہ قرض مانگنے والے کو دس روپے وصول ہو گئے مگر بارہ دینے پڑیں گے کیونکہ وہ چیز بارہ میں خریدی ہے۔^(۲) (خانیہ، بیع، رد المحتار)

حقوق کا بیان

مسئلہ ۱: دو منزلہ مکان ہے اس میں نیچے کی منزل خریدی بالا خانہ عقد میں داخل نہ ہوگا مگر جب کہ جمع حقوق^(۳)

”الفتاویٰ الخانیہ“، کتاب البیع، فصل فیما یکون فراراً عن الربا، ج ۱، ص ۴۰۸.

”الفتاویٰ الخانیہ“، کتاب البیع، فصل فیما یکون فراراً عن الربا، ج ۱، ص ۴۰۸.

و”فتح القدیر“، کتاب الکفالة، ج ۶، ص ۳۲۴.

و”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب الصرف، مطلب فی بیع العینہ، ج ۷، ص ۵۷۶.

یعنی تمام حقوق۔

یا جمیع مرافق (۱) یا بر قلیل و کثیر (۲) کے ساتھ خریدار ہو۔ (۳) (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۲: مکان کی خریداری میں پاخانہ اگرچہ مکان سے باہر بنا ہوا اور کوآں اور اُس کے صحن میں جو درخت ہوں وہ اور پائین باغ سب بیع میں داخل ہیں ان چیزوں کی بیع نامہ (۴) میں صراحت کرنے کی ضرورت نہیں۔ مکان سے باہر اُس سے ملا ہوا باغ ہوا اور چھوٹا ہو تو بیع میں داخل ہے اور مکان سے بڑا یا برابر کا ہو تو داخل نہیں جب تک خاص اُس کا بھی نام بیع میں نہ لیا جائے۔ (۵) (در مختار)

مسئلہ ۳: مکان سے متصل باہر کی جانب کبھی ٹین وغیرہ کا چھپر ڈال لیتے ہیں جو نشست کے لیے ہوتا ہے اگر حقوق و مرافق کے ساتھ بیع ہوئی ہے تو داخل ہے ورنہ نہیں۔ (۶) (ہدایہ)

مسئلہ ۴: راستہ خاص اور پانی بننے کی نالی اور کھیت میں پانی آنے کی نالی اور وہ گھاٹ (۷) جس سے پانی آئے گا یہ سب چیزیں بیع میں اُس وقت داخل ہوں گی جب کہ حقوق یا مرافق یا بر قلیل و کثیر کا ذکر ہو۔ (۸) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۵: مکان کا پہلے ایک راستہ تھا اُس کو بند کر کے دوسرا راستہ جاری کیا گیا اس کی خریداری میں پہلا راستہ داخل نہیں ہوگا اگرچہ حقوق یا مرافق کا لفظ بھی کہا ہو کیونکہ وہ اب اس کے حقوق میں داخل ہی نہیں دوسرا راستہ البتہ داخل ہے۔ (۹) (رد المحتار)

مسئلہ ۶: ایک مکان خریداجس کا راستہ دوسرے مکان میں ہو کر جاتا ہے دوسرے مکان والے مشتری کو آنے سے روکتے ہیں اس صورت میں اگر بائع نے کہہ دیا کہ اس مبیعہ (۱۰) کا راستہ دوسرے مکان میں سے نہیں ہے تو مشتری کو راستہ حاصل کرنے کا کوئی حق نہیں البتہ یہ ایک عیب ہوگا جس کی وجہ سے واپس کر سکتا ہے۔ اگر اس کی دیواروں پر دوسرے

دوسرے حقوق جو بیع میں جبا داخل ہوتے ہیں مثلاً راستہ، پانی بننے کی نالی۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب الحقوق، ج ۲، ص ۶۶، وغیرہا۔

جائیداد فروخت کرنے کا تحریر نامہ یعنی شامپ پیپر۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، ج ۷، ص ۴۴۵۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب الحقوق، ج ۲، ص ۶۶۔

چشمہ، پانی نکلنے کی جگہ۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب الحقوق فی البیع، ج ۷، ص ۴۴۶-۴۴۸۔

”رد المختار“، کتاب البیوع، باب الحقوق فی البیع، مطلب الاحکام تبنتی علی العرف، ج ۷، ص ۴۴۷۔

پتہ کی چیز۔

مکان کی کڑیاں ^(۱) رکھی ہیں اگر وہ دوسرا مکان بائع کا ہے تو حکم دیا جائے گا اپنی کڑیاں اٹھا لے اور کسی دوسرے کا ہے تو یہ مکان کا ایک عیب ہے مشتری کو واپس کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ ^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: ایک شخص کے دو مکان ہیں ایک کی چھت کا پانی دوسرے کی چھت پر سے گزرتا ہے دوسرے مکان کو جمع حقوق کے ساتھ بیع کیا اس کے بعد پہلے مکان کو کسی دوسرے کے ہاتھ بیع کیا تو پہلا مشتری اپنی چھت پر پانی بہانے سے دوسرے کو روک سکتا ہے اور اگر ایک شخص کے دو باغ تھے ایک کا راستہ دوسرے میں ہو کر تھا دوسرا باغ اُس نے اپنی لڑکی کے ہاتھ بیع کیا اور یہ شرط رہی کہ حق مرور ^(۳) اسکو حاصل رہے گا پھر لڑکی نے اپنا باغ کسی اجنبی کے ہاتھ بیع کیا تو یہ اجنبی اُس کے باپ کو باغ میں گزرنے سے روک نہیں سکتا۔ ^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: مکان یا کھیت کرایہ پر لیا تو راستہ اور نالی اور گھاٹ اجارہ میں داخل ہیں یعنی اگر چہ حقوق و مرافق نہ کہہ ہو جب بھی ان چیزوں پر تصرف کر سکتا ہے وقف و رہن، اجارہ کے حکم میں ہیں۔ ^(۵) (ہدایہ، فتح)

مسئلہ ۹: کسی کے لیے اقرار کیا کہ یہ مکان اُس کا ہے یا مکان کی وصیت کی یا اس پر مصالحت ہوئی یہ سب بیع کے حکم میں ہیں کہ بغیر ذر حقوق و مرافق راستہ وغیرہ داخل نہیں ہونگے۔ ^(۶) (درمختار)

مسئلہ ۱۰: دو شخص ایک مکان میں شریک تھے باہم تقسیم ہوئی ایک کے حصہ کا راستہ یا نالی دوسرے کے حصہ میں ہے اگر بوقت تقسیم حقوق کا ذکر تھا جب تو کوئی حرج نہیں اور ذکر نہ تھا تو دوسرے کو راستہ وغیرہ نہیں ملے گا پھر اگر وہ اپنے حصہ میں نیا راستہ اور نالی وغیرہ نکال سکتا ہے تو نکال لے اور تقسیم صحیح ہے ورنہ تقسیم غلط ہوئی تو زدی جائے جبکہ تقسیم کے وقت راستہ وغیرہ کا خیال کیا ہی نہ گیا ہو۔ ^(۷) (ردالمحتار)

استحقاق کا بیان

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بظاہر کوئی چیز ایک شخص کی معلوم ہوتی ہے اور وہ واقع میں دوسرے کی ہوتی ہے یعنی دوسرا شخص اُس

شہید۔

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب الحقوق فی البیع، مطلب الاحکام تنسی علی العرف، ج ۷، ص ۴۴۷
یعنی گزرنے کا حق۔

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب الحقوق فی البیع، مطلب الاحکام تنسی علی العرف، ج ۷، ص ۴۴۷۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب الحقوق، ج ۲، ص ۶۶۔

و ”فتح القدیر“، باب الحقوق، ج ۶، ص ۱۸۰۔

”الدرالمختار“، باب الحقوق فی البیع، کتاب البیوع، ج ۷، ص ۴۴۸۔

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب الحقوق فی البیع، مطلب الاحکام تنسی علی العرف، ج ۷، ص ۴۴۸۔

کامدعی ہوتا ہے اور اپنی ملک ثابت کر دیتا ہے اس کو استحقاق کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱: استحقاق دو قسم ہے ایک یہ کہ دوسرے کی ملک کو بالکل باطل کر دے اس کو مبطل کہتے ہیں دوسرا یہ کہ ملک کو ایک سے دوسرے کی طرف منتقل کر دے اس کو ناقل کہتے۔ ہیں مبطل کی مثال حریت اصل یہ کا دعویٰ یعنی یہ غلام تھا ہی نہیں یا عتق^(۱) کا دعویٰ مدبر یا مکاتب ہونے کا دعویٰ۔ ناقل کی مثال یہ کہ زید نے بکر پر دعویٰ کیا کہ یہ چیز جو تمہارے پاس ہے تمہاری نہیں میری ہے۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۲: استحقاق کی دوسری قسم کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ چیز کسی عقد کے ذریعہ سے مدعی علیہ (قابض) کو حاصل ہوئی ہے تو محض ملک ثابت کر دینے سے عقد فسخ نہیں ہوگا کیونکہ وہ چیز ضرور قابل عقد ہے یعنی مدعی^(۳) کی چیز ہے جس کو دوسرے نے مدعی علیہ کے ہاتھ مثلاً فروخت کر دیا یہ بیع فضولی ٹھہری جو مدعی کی اجازت پر موقوف ہے۔^(۴) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳: مستحق کے موافق قاضی نے فیصلہ صادر کر دیا اس سے بیع فسخ نہیں ہوئی ہو سکتا ہے کہ مستحق مشتری سے وہ چیز نہ لے ثمن وصول کر لے یا بیع کو فسخ کر دے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خود مشتری وہ چیز بائع کو واپس کر دے اور ثمن پھیر لے اب بیع فسخ ہوگئی یا مشتری نے قاضی کو درخواست دی کہ بائع پر واپسی ثمن کا حکم صادر کرے اُس نے حکم دے دیا یا یہ دونوں خود اپنی رضا مندی سے عقد کو فسخ کریں۔^(۵) (فتح القدیر، رد المحتار)

مسئلہ ۴: قاضی نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ چیز مستحق (مدعی) کی ہے یہ فیصلہ ذی الید (مدعی علیہ) کے مقابل میں بھی ہے اور اُن کے مقابل میں بھی جن سے ذی الید کو یہ چیز حاصل ہوئی جب کہ اس ذی الید نے اپنے بیان میں یہ ظاہر کر دیا کہ یہ چیز مجھ کو فلاں سے اس نوعیت سے حاصل ہوئی ہے مثلاً اس سے خریدی ہے یا بطور میراث اُس سے ملی ہے اور اس صورت میں دیگر ورثہ کے مقابل میں بھی یہ فیصلہ قرار پائے گا۔ اس چیز کے متعلق ملک مطلق کا دعویٰ کوئی شخص کرے مسوع نہیں ہوگا۔^(۶) مثل مشتری

آزادی۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج ۷، ص ۴۴۹۔

دعویٰ کرنے والا۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج ۷، ص ۴۴۹۔

”رد المختار“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، مطلب فی مسائل تناقص، ج ۷، ص ۴۵۰۔

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج ۶، ص ۱۸۴، ۱۸۵۔

یعنی نہ سنا جائے گا۔

نے اپنا خریدنا بیان کر دیا اور اُس سے وہ چیز لے لی گئی تو مشتری بائع سے ثمن واپس لیگا اور بائع نے بھی اگر خریدی تھی تو وہ اپنے بائع سے ثمن وصول کرے و علیٰ ہذا القیاس ہر ایک کے لیے اعادۃ گواہ^(۱) اور فیصلہ کی ضرورت نہیں دہی پہلا فیصلہ اور پہلا ثبوت کافی ہے۔ اور اگر ذی الید نے اپنے بیان میں صرف اتنا ہی کہا ہے کہ یہ چیز میری ملک ہے یہ نہیں ظاہر کیا ہے کہ کس سے اس کو حاصل ہوئی تو وہ فیصلہ اسی کے مقابل قرار پائے گا دوسرے لوگوں سے اس کو تعلق نہیں مثلاً ایک شخص کے قبضہ میں ایک مکان ہے جس کو وہ اپنا بتاتا ہے اُس پر دوسرے نے دعویٰ کیا کہ یہ میرا ہے اور ثابت کر دیا قاضی نے اس کے حق میں فیصلہ دیدیا پھر ایک تیسرا شخص جو مدعی علیہ اول کا بھائی ہے وہ کھڑا ہوا اور کہتا ہے یہ مکان میرے باپ کا تھا اُس نے وراثت میرے اور میرے بھائی کے مابین چھوڑا ہے اور اس کو ثابت کر دیا تو مکان میں نصف حصہ اس کو مل جائے گا کیونکہ پہلا فیصلہ اس کے مقابل میں نہیں ہوا ہے اور اگر ذی الید نے یہ کہہ دیا ہوتا کہ مکان مجھ کو وراثت میں ملا ہے تو وہ پہلا فیصلہ اس کے مقابل میں بھی ہوتا اور اس کا دعویٰ مسوع نہ ہوتا۔ (۲) (در مختار و رد المحتار)

مسئلہ ۵: بعض صورتیں ایسی ہیں کہ مشتری کے مقابل میں فیصلہ اُن کے مقابل میں فیصلہ نہیں قرار پائے گا جن سے مشتری کو وہ چیز حاصل ہوئی ہے وہ اگر دعویٰ کریں گے تو مسوع ہوگا مثلاً اُس نے ایک جانور خریدا تھا مشتری سے برہنائے استحقاق وہ جانور لے لیا گیا اُس نے بائع سے ثمن واپس کرنا چاہا بائع نے کہا مستحق جھوٹا ہے وہ میرا ہی تھا میرے یہاں پیدا ہوا یا جس سے میں نے خریدا تھا اُس کے یہاں اُس کے جانور سے پیدا ہوا یہ دعویٰ مسوع ہوگا اور اس کو گواہوں سے ثابت کر دے تو پہلا فیصلہ رد ہو جائے گا یا وہ بائع یہ کہتا ہے کہ میں نے یہ چیز خود مستحق سے خریدی ہے اُس کی نہیں ہے یہ دعویٰ بھی مسوع ہے۔ (۳) (درر غرر)

مسئلہ ۶: جب چیز مستحق کی ہو گئی مشتری کو بائع سے ثمن واپس لینے کا حق حاصل ہو گیا مگر کوئی مشتری اپنے بائع سے ثمن واپس نہیں لے سکتا جب تک اُس کے مشتری نے اُس سے واپس نہ لیا ہو مثلاً مشتری اول بائع سے اس وقت ثمن لے گا جب مشتری دوم نے اس سے لیا ہو۔ اور اگر خریدار نے بروقت خریداری کوئی کفیل (ضامن) لیا تھا جو اس کا ضامن تھا کہ اگر کسی

یعنی دوبارہ گواہی دینے۔

”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج ۷، ص ۴۵۰۔

”الدر المختار“، شرح عرر الاحکام، باب الاستحقاق، الجزء الثانی، ص ۱۹۱۔

دوسرے کی یہ چیز ثابت ہوئی تو ثمن کا میں ضامن ہوں اس ضامن سے مشتری ثمن اُس وقت وصول کر سکتا ہے جب مکفول عنہ (1) کے خلاف میں قاضی نے واپسی ثمن کا فیصلہ کر دیا ہو۔ (2) (درر، غرر)

مسئلہ ۷: مشتری نے بائع سے ثمن کی واپسی چاہی اور دونوں میں کم مقدار پر صلح ہو گئی تو یہ بائع اپنے بائع سے وہ ثمن لے گا جو ان دونوں کے درمیان طے پایا تھا اور مشتری نے بائع سے ثمن کو معاف کر دیا بعد اس کے کہ واپسی ثمن کے متعلق قاضی کا فیصلہ صادر ہو چکا تھا تو یہ بائع اپنے بائع سے ثمن واپس لے سکتا ہے۔ اور اگر استحقاق سے قبل بائع نے مشتری کو ثمن معاف کر دیا تھا تو اب مشتری نہ بائع سے لے سکتا ہے نہ بائع اپنے بائع سے اور مستحق و مشتری کے مابین مصالحت (3) ہو گئی کہ مستحق ثمن کا ایک جز مشتری کو دے کر بیع لے لے اب مشتری اپنے بائع سے کچھ نہیں لے سکتا کہ اس نے اپنا حق خود ہی باطل کر دیا۔ (4) (رد المحتار)

مسئلہ ۸: استحقاق مُبطل میں بائعین و مشتری کے مابین جتنے عقود ہیں (5) وہ سب فسخ ہو گئے اس کی ضرورت نہیں کہ قاضی ان عقود کو فسخ کرے، ہر ایک بائع اپنے بائع سے ثمن واپس لینے کا حق دار ہے۔ اس کی ضرورت نہیں کہ جب مشتری اس سے لے تو یہ بائع سے لے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر ایک شخص ضامن (6) سے وصول کر لے اگرچہ مکفول عنہ پر واپسی ثمن کا فیصلہ نہ ہوا ہو۔ (7) (درر، غرر)

مسئلہ ۹: کسی شخص کی نسبت یہ حکم ہوا کہ یہ حراصلی ہے یعنی ایک شخص کسی کا غلام تھا اُس کو پتہ چلا کہ پیدا انٹی آزاد ہے اُس نے قاضی کے پاس دعویٰ کیا قاضی نے حریت اصلہ کا حکم دیا یا ایک شخص نے کسی پر دعویٰ کیا کہ یہ میرا غلام ہے اُس نے کہا میں اصلی حر ہوں اور اس کو گواہوں سے ثابت کیا یا وہ مدعی اس کی غلامی کو گواہوں سے نہ ثابت کر سکا اور یہ کہتا ہے کہ میں آزاد ہوں

یعنی جس کے بارے میں ضمانت دی گئی ہو۔

”درر الحکام“ و ”غرر الاحکام“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، الجزء الثاني، ص ۱۹۱.

یعنی صلح۔

رد المحتار، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج ۷، ص ۴۵۳.

یعنی بیچنے اور خریدنے والوں کے درمیان جو معاملات ہیں۔

ضمانت دینے والا۔

”درر الحکام“ و ”غرر الاحکام“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، الجزء الثاني، ص ۱۹۰.

اور اس سے پہلے صراحۃً^(۱) یا دلالتاً اس نے اپنی غلامی کا کبھی اقرار نہ کیا ہوتا بھی نہیں کہ یہ جب بیچا گیا اُس وقت خاموش رہا بلکہ مشتری کے ساتھ چلا گیا اس حکم کے بعد اب دُنیا بھر میں کوئی بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ یہ میرا غلام ہے یہ دعویٰ ہی نہیں سنا جائیگا۔ یوہن حق اور اس کے توابع کا حکم بھی تمام جہان میں نافذ ہے کہ اس کے خلاف کوئی دعویٰ کر ہی نہیں سکتا یعنی یہ دعویٰ کیا کہ فلاں کا غلام تھا اُس نے آزاد کر دیا یا بکر کر دیا یا لوٹھی ہے اس کو ام ولد کیا اور قاضی نے ان باتوں کا حکم صادر کر دیا تو اب کوئی بھی دعویٰ نہیں کر سکتا۔^(۲) (در مختار، درر)

مسئلہ ۱۰: ملک مورخ میں^(۳) جب حق^(۴) تاریخ سے پہلے ثابت ہو گیا اور قاضی نے حق کا حکم دیا تو اس تاریخ کے وقت سے اس کے متعلق ملک کا دعویٰ نہیں ہو سکتا اس سے پہلے کی ملک کا دعویٰ ہو سکتا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ زید نے بکر سے کہا تو میرا غلام ہے پانچ سال سے تو میری ملک میں ہے بکر نے جواب میں کہا میں فلاں شخص کا غلام تھا چھ برس ہوئے اُس نے مجھے آزاد کر دیا اور اس امر کو گواہوں سے ثابت کیا زید کا دعویٰ بیکار ہو گیا پھر عمرو نے بکر پر دعویٰ کیا کہ میں سات برس سے تیرا مالک ہوں اور اب بھی تو میری ملک میں ہے اس کو اس نے گواہوں سے ثابت کیا تو گواہ قبول ہوں گے اور پہلا فیصلہ منسوخ ہو جائے گا۔^(۵) (درر، غرر)

مسئلہ ۱۱: کسی جائیداد کی نسبت وقف کا حکم ہوا یہ حکم تمام لوگوں کے مقابل نہیں یعنی اگر اس کے متعلق ملک یا دوسرے وقف کا دوسرا شخص دعویٰ کرے وہ دعویٰ مسوع ہوگا۔^(۶) (در مختار)

مسئلہ ۱۲: مشتری کو بائع سے ثمن واپس لینے کا اُس وقت حق ہوگا جب مستحق نے گواہوں سے اپنی ملک ثابت کی ہو

صریح طور پر، واضح طور پر۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج ۷، ص ۴۵۴، ۴۶۴۔

و ”درر الاحکام“ و ”عرر الاحکام“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، الجزء الثانی، ص ۱۸۹۔

جس نے تاریخ بتائی ہے اس کی ملکیت۔

آزادی۔

”درر الاحکام“ و ”عرر الاحکام“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، الجزء الثانی، ص ۱۸۹۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج ۷، ص ۴۶۶۔

اور اگر مدعی علیہ یعنی مشتری نے خود ہی اُس کی ملک کا اقرار کر لیا یا اس پر حلف (1) دیا گیا اس نے حلف سے انکار کر دیا یا مشتری کے وکیل بالخصوص نے اقرار کر لیا یا حلف سے انکار کر دیا تو مشتری اپنے بائع سے ثمن نہیں لے سکتا۔ (2) (درر وغرر)

مسئلہ ۱۳: ایک مکان خرید اُس پر ایک شخص نے ملک کا دعویٰ کر دیا مشتری نے اُس کی ملک کا اقرار کر لیا بائع سے ثمن واپس نہیں لے سکتا اس کے بعد مشتری گواہ سے ثابت کرنا چاہتا ہے کہ یہ مکان مستحق کا ہے تاکہ بائع سے ثمن واپس لے سکے یہ گواہ نہیں سنے جائیں گے ہاں اگر گواہوں سے یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ بائع نے خود اقرار کیا ہے کہ مستحق کی ملک ہے تو یہ گواہ مقبول ہوں گے اور اس کو بائع سے ثمن واپس کر لینے کا حق ہو جائے گا اور مشتری یہ بھی کر سکتا ہے کہ بائع پر حلف دے کہ وہ قسم کھا جائے کہ مستحق کا نہیں ہے اگر بائع نے اس قسم سے انکار کیا مشتری کو ثمن واپس لینے کا حق ہو جائے گا۔ (3) (درر)

مسئلہ ۱۴: استحقاق میں ثمن واپس لینے کا حق اُس وقت ہے کہ دعویٰ اُس پر ہو جو چیز بائع کے یہاں تھی اور اگر اُس میں تغیر آ گیا (4) اتنا کہ اگر غصب کیا ہوتا تو مالک ہو جاتا اور اس پر استحقاق ہوتا تو بائع سے ثمن نہیں لے سکتا مثلاً کپڑا خریدا اُسے قطع کر کے سلا لیا اس کے بعد مستحق نے گواہوں سے ثابت کیا جب بھی مشتری بائع سے نہیں لے سکتا کیونکہ یہ استحقاق اُس کی ملک پر نہیں وہ مٹے کا مدعی ہے اور اس نے بائع سے کرت کہاں خریدا ہاں اگر اُس نے گواہ سے یہ ثابت کیا کہ یہ کپڑا میرا تھا جب کہ گرتا نہ تھا تو اب مشتری بائع سے لے گا۔ یوں گے یوں خریدے تھے آنا واپس گیا آنے کا مستحق نے دعویٰ کیا تو مشتری واپس نہیں لے سکتا اور اگر یہ کہا کہ پسے سے قبل گے یوں میرے تھے، اسی طرح گوشت خریدا تھا، پکوا لیا۔ (5) (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۵: مشتری نے بائع سے یوں کہا کہ اگر استحقاق ہوگا تو ثمن واپس نہ لوں گا پھر بھی بعد استحقاق ثمن واپس لے سکتا ہے اور وہ قول لغو (6) ہے کہ ابرا یعنی معافی قابل تعلیق (7) نہیں۔ (8) (فتح)

حکم۔

”درر المحکام“ و ”عمر الاحکام“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، الجزء الثانی، ص ۱۹۱۔

”درر المحکام“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، الجزء الثانی، ص ۱۹۱۔

یعنی تہدیدی مکتبی۔

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج ۶، ص ۱۸۶۔

فضول۔

یعنی معلق کرنے کے قابل۔

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج ۶، ص ۱۸۸۔

مسئلہ ۱۶: بائع مرگیا ہے اور اُس کا وارث بھی کوئی نہیں اور مشتری پر استحقاق ہوا تو قاضی خود بائع کا ایک وصی مقرر کرے گا اور مشتری اُس سے ثمن واپس لے گا۔ بائع کہتا ہے یہ جانور میرے گھر کا بچہ ہے مگر اس کو ثابت نہ کر سکا یا وہ بیچ ہی سے انکار کرتا ہے جب بھی مشتری ثمن واپس لے سکتا ہے۔ (۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: مشتری نے جس سے خریدا ہے وہ وکیل بالبیع (۲) ہے اور مشتری نے ثمن اُسی کو دیا ہے تو اُسی وکیل کے مال سے ثمن وصول کر سکتا ہے اس کا بھی انتظار کرنا ضرور نہیں کہ موکل اُس کو دے تو مشتری لے اور اگر مشتری نے ثمن خود موکل کو دیا ہے تو اتنا انتظار کرنا ہوگا کہ وہ موکل (۳) سے وصول کرے تب یہ اُس سے لے۔ بائع نے اگر مشتری سے کہا تمہیں معلوم ہے یہ چیز میری تھی اور یہ گواہ جمونے ہیں مشتری نے اس کی تصدیق کی جب بھی بائع سے ثمن واپس لے سکتا ہے۔ (۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: مشتری کے پاس سے مستحق کے پاس مبیعہ گئی اور ابھی تک قاضی نے حکم نہیں دیا ہے تو مشتری اُس سے اپنی چیز واپس لے سکتا ہے یا یہ کہ وہ گواہوں سے اپنی ہونا ثابت کرے اور اس وقت بائع سے ثمن لینے کا حقدار ہوگا اور اگر مستحق کے یہاں صورت مذکورہ میں ہلاک ہوگئی تو مشتری اس مستحق پر دعوے کرے کہ تو نے بلا حکم قاضی میری چیز لے لی ہے اور وہ میری ملک تھی اور اب تیرے پاس ہلاک ہوگئی لہذا اس کی قیمت ادا کر اب اگر مستحق گواہوں سے اپنی ہونا ثابت کر دے گا تو مشتری بائع سے ثمن لے سکتا ہے۔ (۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: ایک جانور مادہ خرید مشتری کے یہاں اُس کے بچہ پیدا ہوا مستحق نے اُس پر دعویٰ کیا اور گواہوں سے ثابت کر دیا تو مستحق جانور کو بھی لے گا اور بچہ کو بھی بلکہ اگر کسی نے اُس بچہ کو مار ڈالا یا نقصان پہنچایا جس کا معاوضہ لیا جا چکا ہے وہ بھی مستحق لے گا مگر یہ ضروری ہے کہ قاضی نے اس کا بھی حکم دیا ہو صرف اُس جانور کا حکم دینا بچہ کا حکم نہیں۔ یہ حکم بچہ ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ جتنے زوائد ہیں وہ سب مستحق کو ملیں گے جب کہ قاضی نے اس کا فیصلہ کیا ہو اور اگر مستحق نے گواہوں سے ثابت نہیں کیا ہے بلکہ خود اس شخص نے اقرار کیا ہے تو بچہ مستحق کو نہیں ملے گا صرف وہ جانور ہی ملے گا ہاں اگر مستحق نے بچہ کا بھی دعویٰ کیا ہو اور ذی الید (۶) نے صرف جانور کا اقرار کیا تو جانور اور بچہ دونوں مستحق کو ملیں گے اور دیگر زوائد کا بھی یہی حکم ہے۔

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج ۷، ۴۵۵۔

بیچنے کا وکیل۔

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج ۷، ۴۵۶۔

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج ۷، ۴۵۶۔

یعنی جس کے قبضے میں ہے۔

زوائد ہلاک ہو گئے تو ان کا ضمان (۱) نہیں گواہ و اقرار میں فرق کی وجہ یہ ہے کہ بینہ (گواہ) حجت کاملہ اور متعدد یہ ہے کہ جس کے متعلق قائم ہو اسی پر مختصر (۲) نہیں رہتا اور اقرار حجت قاصرہ ہے کہ یہ تجاوز نہیں کرتا۔ (۳) (ہدایہ، فتح القدیر، درمختار)

مسئلہ ۲۰: تناقض یعنی پہلے ایک کلام کہنا پھر اُس کے خلاف بتانا مانع دعویٰ ہے۔ مگر اس میں شرط یہ ہے کہ ① پہلا کلام کسی شخص معین کے متعلق ہو، ورنہ مانع نہیں مثلاً پہلے کہا تھا فلاں شہر والوں کے ذمہ میرا کوئی حق نہیں پھر اسی شہر کے کسی خاص آدمی پر دعویٰ کیا یہ دعویٰ مسوع (۴) ہے۔ ② یہ بھی ضرور ہے کہ پہلا کلام بھی اس نے قاضی کے سامنے بولا ہو یا قاضی کے حضور (۵) اس کا ثبوت گزرا ہو، ورنہ قابل اعتبار نہیں۔ ③ یہ بھی ضرور ہے کہ خصم (۶) نے اس کی تصدیق نہ کی ہو، اگر اس نے تصدیق کر دی تو تناقض کا کچھ اثر نہیں۔ ④ یہ بھی ضرور ہے کہ قاضی نے اس کی تکذیب نہ کی ہو، تکذیب سے تناقض اٹھ جاتا ہے۔ (۷) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: کسی لوٹڈی کی نسبت دعویٰ کیا کہ یہ میری منکوحہ ہے پھر یہ کہتا ہے کہ میری ملک ہے یہ تناقض ہے اور دعویٰ ملک مسوع نہیں جس طرح تناقض اس کے لیے مانع (۸) ہے دوسرے کے لیے بھی مانع ہے، مثلاً کہتا ہے یہ چیز فلاں کی ہے، اُس نے مجھے وکیل بالخصومتہ (وکیل مقدمہ) کیا ہے پھر کہتا ہے کہ یہ چیز فلاں کی ہے (دوسرے کا نام لے کر) اُس نے مجھے وکیل بالخصومتہ کیا ہے، یہ تناقض ہے اور مانع دعویٰ ہے۔ ہاں اگر اس کی دونوں باتوں میں تطبیق (۹) ممکن ہو تو مسوع ہوگا مثلاً اسی مثال مفروض (۱۰) میں وہ بیان دیتا ہے کہ جب پہلے میں مدعی ہو کر آیا تھا اُس وقت وہ چیز اُسی کی تھی اور اس نے مجھے وکیل کیا تھا اور اب یہ چیز اُس کی نہیں بلکہ اس کی ہے اور اس نے مجھے وکیل کیا ہے۔ تناقض کی بہت سی صورتیں ہیں اس کی بعض مثالیں ذکر کی جاتی ہیں۔

تاوان۔

انحصار۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج ۲، ص ۶۶۔

و ”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج ۶، ص ۱۸۲-۱۸۳۔

و ”الدرالمختار“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج ۷، ص ۴۵۸-۴۶۰۔

قابل قبول۔ ... یعنی قاضی کے سامنے۔ ... مد مقابل۔

”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، مطلب: فی ولد المفور، ج ۷، ص ۴۶۰۔

روک۔ ... مطابقت۔

فرض کی گئی مثال۔

① ایک شخص کی نسبت دعویٰ کرتا ہے کہ وہ میرا بھائی ہے اور میں حاجت مند ہوں میرا نفقہ اُس سے دلویا جائے اُس نے جواب دیا کہ یہ میرا بھائی نہیں ہے اس کے بعد مدعی مر گیا اور مدعی علیہ آتا ہے اور میراث مانگتا ہے اور کہتا ہے میرے بھائی کا ترکہ مجھ کو دیا جائے یہ نامسوع⁽¹⁾ ہے۔

② پہلے ایک چیز کی نسبت کہا یہ وقف ہے پھر کہتا ہے میری ملک ہے نامسوع ہے۔

③ پہلے کوئی چیز دوسرے کی بتائی پھر کہتا ہے میری ہے یہ نامسوع ہے اور اگر پہلے اپنی بتائی پھر دوسرے کی تو مسوع ہے کہ اپنی کہنے کا مطلب یہ تھا کہ اُس چیز کو خصوصیت کے ساتھ برتا تھا۔⁽²⁾ (رد المحتار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۲: یہ جو کہا گیا کہ تناقض مانع دعویٰ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ایسی چیز میں تناقض ہو جس کا سبب ظاہر تھا اور جو چیزیں ایسی ہیں جن کے سبب مخفی ہوتے ہیں اُن میں تناقض مانع دعویٰ نہیں مثلاً ایک مکان خریدا یا کرایہ پر لیا پھر اسی مکان کی نسبت دعویٰ کرتا ہے کہ یہ میرے باپ نے میرے لیے خریدا جب میں بچہ تھا یا میرے باپ کا مکان ہے جو بطور وراثت مجھے ملا بظاہر یہ تناقض⁽³⁾ موجود ہے مگر مانع دعویٰ نہیں ہو سکتا ہے کہ پہلے اُسے علم نہ تھا اس بنا پر خرید اب جب کہ معلوم ہوا یہ کہتا ہے اگر اپنی کچھ بات گواہوں سے ثابت کر دے تو مکان اسے مل جائے گا۔ رومال میں لپٹا ہوا کپڑا خریدا پھر کہتا ہے یہ تو میرا ہی تھا میں نے پہچانا نہ تھا یہ بات معتبر ہے۔ دو بھائیوں نے ترکہ تقسیم کیا پھر ایک نے کہا فلاں چیز والد نے مجھے دیدی تھی اگر یہ بات اپنے بچنے کی بتاتا ہے قبول ہے ورنہ نہیں۔⁽⁴⁾ (رد المحتار)

مسئلہ ۲۳: نسب، طلاق، حریت ان کے اسباب مخفی ہیں ان میں تناقض مضر⁽⁵⁾ نہیں مثلاً کہتا ہے یہ میرا بیٹا نہیں پھر کہا میرا بیٹا ہے نسب ثابت ہو گیا اور اگر پہلے کہا یہ میرا لڑکا ہے پھر کہتا ہے نہیں ہے تو یہ دوسری بات نامعتبر ہے کیونکہ نسب ثابت ہو جانے کے بعد منہی نہیں ہو سکتا⁽⁶⁾ یہ اُس وقت ہے کہ لڑکا بھی اُس کی تصدیق کرے اور اگر اس نے اُس کو اپنا لڑکا بتایا مگر وہ انکار کرتا ہے تو نسب ثابت نہیں ہاں لڑکے نے انکار کے بعد پھر اقرار کر لیا تو ثابت ہو جائے گا۔ پہلے کہا میں فلاں کا وارث نہیں

ناقابل قبول۔

”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، مطلب: فی مسائل الناقص، ج ۷، ص ۴۶۲.

تضاد۔

”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج ۷، ص ۴۶۲.

نقصان وہ۔ یعنی اس کی نفی نہیں کی جاسکتی۔

پھر کہا وارث ہوں اور میراث پانے کی وجہ بھی بتاتا ہے تو بات مان لی جائے گی۔ یہ بات کہ فلاں شخص میرا بھائی ہے یہ اقرار معتبر نہیں یعنی اس کہنے کی وجہ سے اس کے باپ سے اُس کا نسب ثابت نہ ہوگا کہ غیر پر اقرار کرنے کا اسے کوئی حق نہیں۔ یہ کہا کہ میرا باپ فلاں شخص ہے اُس نے بھی مان لیا نسب ثابت ہو گیا پھر وہ شخص دوسرے کا نام لے کر کہتا ہے میرا باپ فلاں ہے یہ بات نامسموع ہے کہ پہلے شخص کے حق کا ابطال (1) ہے اور اگر پہلے شخص نے اس کی تصدیق نہیں کی ہے مگر تکذیب (2) بھی نہیں کی ہے جب بھی دوسرے کو اپنا باپ نہیں بتا سکتا۔ طلاق میں تناقض کی صورت یہ ہے کہ عورت نے اپنے شوہر سے خلع کرایا اس کے بعد یہ دعویٰ کیا کہ شوہر نے تین طلاقیں خلع سے پہلے ہی دیدی تھیں لہذا بدل خلع واپس کیا جائے یہ دعویٰ مسموع ہے اگر گواہوں سے ثابت کر دے گی بدل خلع واپس ملے گا کیونکہ طلاق میں شوہر مستقل ہے عورت کی موجودگی یا علم ضرور نہیں پہلے عورت کو معلوم نہ تھا اس لیے خلع کرایا اب معلوم ہوا تو بدل خلع کی واپسی کا دعویٰ کیا۔ عورت نے شوہر کے ترکہ سے اپنا حصہ یاد دیکر ورثہ نے اس کی زوجیت کا اقرار کیا تھا پھر یہی لوگ کہتے ہیں کہ اس کے شوہر نے حالت صحت میں تین طلاقیں دیدی تھیں اگر معتبر گواہوں سے ثابت کر دیں عورت سے ترکہ (3) واپس لے لیں۔ حریت کی دو صورتیں ہیں ایک اصلی، دوسری عارضی، اصلی تو یہ کہ آزاد پیدا ہی ہوا، رقیّت (4) اُس پر طاری ہی نہ ہوئی اس کی بنا علق (نطفہ قرار پانے) پر ہی ہو سکتا ہے کہ اس کے ماں باپ حر (5) ہیں مگر اسے علم نہیں یہ لوگوں سے اپنا غلام ہونا بیان کرتا ہے پھر اسے معلوم ہوا کہ اس کے والدین آزاد تھے اب آزادی کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور حریت عارضی کی بنا حلق (5) پر ہے حلق میں مولے (6) مستقل (7) و متفرد (8) ہے ہو سکتا ہے کہ اُس نے آزاد کر دیا اور اسے خبر نہ ہوئی اس لیے اپنے کو غلام بتاتا ہے جب معلوم ہوا کہ آزاد ہو چکا ہے آزاد کہتا ہے۔ (9) (درر، غرر، رد المحتار)

مسئلہ ۲۴: غلام نے خریدار سے کہا تم مجھے خرید لو میں فلاں کا غلام ہوں خریدار نے اس کی بات پر بھروسہ کیا اسے خرید لیا اب معلوم ہوا کہ وہ غلام نہیں بلکہ آزاد ہے اگر بائع یہاں موجود ہے یا غائب ہے مگر معلوم ہے کہ وہ فلاں جگہ ہے تو اس غلام سے مطالبہ نہیں ہوگا بائع کو پکڑیں گے اُس سے ثمن وصول کریں گے۔ اور اگر بائع لا پتہ ہے یا مر گیا ہے اور ترکہ بھی نہیں چھوڑا

باطل کرنا۔ جھٹلانا۔ وہ مال جو میت اپنے ورثاء کے لیے چھوڑ جائے۔ غلامی۔

آزاد۔

باختیار۔ اکیلا، یگانہ۔

”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، مطلب: فی مسائل التناقص، ج ۷، ص ۴۶۳۔

و ”درر الحکم“ و ”غرر الاحکام“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، الجزء الثانی، ص ۱۹۱

ہے تو اُسی غلام سے مطالبہ وصول کیا جائے گا اور ترکہ چھوڑ مرا ہے تو ترکہ سے وصول کریں۔ غلام سے وصول کیا ہے تو وہ جب بائع کو پائے اُس سے وصول کرے اور اگر اُس نے صرف اتنا کہا ہے کہ میں غلام ہوں یا یہ کہا مجھے خرید لو تو اس سے مطالبہ نہیں ہو سکتا۔^(۱) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۵: صورت مذکورہ میں اس نے مرتہن^(۲) سے کہا مجھے رہن رکھ لو میں فلاں کا غلام ہوں اُس نے رکھ لیا بعد میں معلوم ہوا غلام نہیں ہے حر ہے تو چاہے راہن حاضر ہو یا غائب یہ معلوم ہے کہ فلاں جگہ ہے یا معلوم نہ ہو بہر حال غلام سے رقم نہیں وصول کی جائے گی اور اگر اجنبی نے کہا کہ اسے خرید لو یہ غلام ہے اور اس کی بات پر اطمینان کر کے خرید لیا بعد میں معلوم ہوا وہ آزاد ہے اُس اجنبی سے ضمان^(۳) نہیں لیا جاسکتا کیونکہ غیر ذمہ دار شخص کی بات ماننا خود دھوکا کھانا ہے اور یہ خود اس کا قصور ہے۔^(۴) (ہدایہ)

مسئلہ ۲۶: جائیداد غیر منقولہ^(۵) بیع کردی پھر دعویٰ کرتا ہے کہ یہ جائیداد وقف ہے اور اس پر گواہ پیش کرتا ہے، یہ گواہ سُنے جائیں گے۔^(۶) (در مختار)

مسئلہ ۲۷: ایک چیز خریدی اور ابھی اُس پر قبضہ بھی نہیں کیا کہ مستحق نے دعویٰ کیا تو جب تک بائع و مشتری دونوں حاضر نہ ہوں وہ دعویٰ مسوع نہیں اگر دونوں کی موجودگی میں مستحق کے موافق فیصلہ ہوا اور ان میں سے کسی نے یہ ثابت کر دیا کہ مستحق نے ہی اسکو بائع کے ہاتھ بیچا تھا اور بائع نے مشتری کے ہاتھ تو گواہی مقبول ہے اور بیع لازم۔^(۷) (فتح القدیر)

مسئلہ ۲۸: مستحق نے گواہوں سے یہ ثابت کیا کہ یہ چیز میرے پاس سے اتنے دنوں سے غائب ہے مثلاً ایک سال سے مشتری^(۸) نے بائع کو یہ واقعہ سنایا بائع نے گواہوں سے یہ ثابت کیا کہ اس چیز کا دو برس سے میں مالک ہوں ان دونوں بیانوں کا محصل^(۹) یہ ہوا کہ مستحق و بائع^(۱۰) دونوں نے ملک مطلق کا دعویٰ کیا ہے اور بائع نے ملک کی تاریخ بتائی ہے مگر مستحق نے

”الدر المختار“، کتاب المبیوع، باب الاستحقاق، ج ۷، ص ۴۶۵۔

جس کے پاس چیز رہن رکھی گئی ہے۔ تاوان۔

”الہدایہ“، کتاب المبیوع، باب الاستحقاق، ج ۲، ص ۶۶۔

جو یک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ کی جاسکتی ہوں غیر منقولہ کہلاتی ہیں۔

”الدر المختار“، کتاب المبیوع، باب الاستحقاق، ج ۷، ص ۴۶۶۔

”فتح القدیر“، کتاب المبیوع، باب الاستحقاق، ج ۶، ص ۱۸۷۔

خریدار۔ خلاصہ کلام۔ بیچنے والا۔

ملک کی کوئی تاریخ نہیں بیان کی کیونکہ مستحق یہ کہتا ہے کہ اتنے دنوں سے چیز عائب ہوگئی ہے یہ نہیں بتایا کہ اتنے دنوں سے میں اس کا مالک ہوں اور ایسی صورت میں حکم یہ ہے کہ ذی المید⁽¹⁾ کا بینہ⁽²⁾ قبول نہیں ہوتا خارج⁽³⁾ کے گواہ مقبول ہوں گے اور چیز مستحق کو ملے گی۔⁽⁴⁾ (درر، غرر)

مسئلہ ۲۹: مشتری کو خریداری کے وقت یہ معلوم ہے کہ چیز دوسرے کی ہے بائع کی نہیں ہے باوجود اس کے خرید لی اب مستحق نے دعویٰ کر کے وہ چیز لے لی تو بھی مشتری بائع سے ثمن واپس لے سکتا ہے وہ علم رجوع سے مانع نہیں لہذا اگر لوٹڈی کو خرید کر اُم ولد⁽⁵⁾ بنایا تھا اور جانتا تھا کہ بائع نے اسے غصب کیا ہے تو اُس کا بچہ آزاد نہ ہوگا بلکہ غلام ہوگا اور ثمن کی واپسی کے وقت اگر بائع نے گواہوں سے یہ ثابت بھی کیا کہ خود مشتری نے ملک مستحق⁽⁶⁾ کا اقرار کیا تھا تو بھی ثمن کی واپسی پر اس کا کچھ اثر نہ پڑے گا جبکہ مستحق نے گواہوں سے اپنی ملک ثابت کی ہو۔⁽⁷⁾ (درر، غرر)

مسئلہ ۳۰: اگر مشتری نے بائع کی ملک کا اقرار کیا مگر مستحق نے اپنا حق ثابت کر کے چیز لے لی اور مشتری نے ثمن واپس لیا جب بھی بائع کے لیے جو پہلے اقرار کر چکا ہے وہ بدستور باقی ہے یعنی وہ چیز کسی صورت سے مشتری کے پاس پھر آجائے مثلاً کسی نے اس کو ہبہ کر دی یا اس نے پھر خرید لی تو اس کو یہی حکم دیا جائے گا کہ بائع کو دیدے اور اگر ملک بائع کا اقرار نہیں کیا ہے تو اس کی ضرورت نہیں کہ بائع کو دے۔⁽⁸⁾ (در مختار)

مسئلہ ۳۱: مشتری نے پوری بیع پر قبضہ کیا پھر اس کے جز کا مستحق نے دعویٰ کیا تو اتنے جز کی بیع فسخ⁽⁹⁾ کر دی جائے گی باقی کی بدستور رہے گی ہاں اگر بیع⁽¹⁰⁾ ایسی چیز ہے کہ ایک جو جدا کر دینے سے اُس میں عیب پیدا ہو جاتا ہے مثلاً مکان 'باغ' غلام ہے یا بیع دو چیز ہے مگر دونوں بمنزلہ ایک چیز کے ہیں جیسے کوار و میان اور ایک مستحق نے لے لی تو مشتری کو اختیار ہے کہ باقی میں بیع کو باقی رکھے یا واپس کر دے اور اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں مثلاً بیع دو غلام ہے یا دو کپڑے اور ایک مستحق نے لے لیا یا غلہ وغیرہ ایسی چیز ہے جس میں تقسیم معسر نہ ہو تو واپس نہیں کر سکتا جو کچھ بچی ہے اُسے رکھے اور جو کچھ مستحق نے لے لی

..... گواہ۔

یعنی جس کے قبضہ وہ چیز موجود ہے۔

یعنی ذی المید کے علاوہ۔

"الدرر الاحکام" و "عرر الاحکام"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، الجزء الثانی، ص ۱۹۲

وہ لوٹڈی جس سے پیدا ہونے والے بچے کے نسب کو تا اپنی طرف منسوب کرے۔ استحقاق (حق) ملکیت۔

"الدرر الاحکام" و "عرر الاحکام"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، الجزء الثانی، ص ۱۹۲

"الدرر المختار"، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج ۷، ص ۴۶۸۔

بیگم گئی چیز۔

ختم، باطل۔

اُتنے کاٹن حصہ مطابق بائع سے لے۔⁽¹⁾ (درر، غرر)

مسئلہ ۳۲: بیع کے ایک جز پر ابھی قبضہ کیا تھا کہ مستحق نے اسی جز یا دوسرے جز پر اپنا حق ثابت کیا تو مشتری کو بیع فسخ کر دینے کا بہر حال اختیار ہے حصہ کرنے سے بیع میں عیب پیدا ہوتا ہو یا نہ ہو۔⁽²⁾ (درر، غرر)

مسئلہ ۳۳: مکان کے متعلق حق مجہول کا دعویٰ ہوا یعنی مدعی نے اتنا کہا کہ میرا اس میں حصہ ہے یہ نہیں بتایا کہ کتنا مدعی علیہ نے سو روپے دیکر اُس سے مصالحت کر لی پھر ایک ہاتھ کے علاوہ سارا مکان دوسرے مستحق نے اپنا ثابت کیا تو پہلے جس سے صلح ہو چکی ہے اُس سے کچھ نہیں لے سکتا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ایک ہاتھ جو بچا ہے وہی اُس کا ہو۔ اور اگر پہلے مدعی نے پورے مکان کا دعویٰ کیا اور سو روپے پر صلح ہوئی تو جتنا مستحق لے گا اُس کے حصہ کے مطابق سو روپے میں سے واپس لیا جائے گا اور مستحق نے کل لیا تو پورے سو روپے واپس لے گا۔⁽³⁾ (ہدایہ)

مسئلہ ۳۴: ایک شخص کی دوسرے پر اثرفیاں ہیں بجائے اثرفیوں کے دونوں میں روپیوں پر مصالحت ہوئی اور وہ روپے دے بھی دیے اس کے بعد ایک تیسرے شخص نے استحقاق کیا کہ یہ روپے میرے ہیں تو اثرفیوں والا اُس سے اثرفیاں لے گا اور وہ صلح جو روپے پر ہوئی تھی باطل ہوگئی۔⁽⁴⁾ (درر، غرر)

مسئلہ ۳۵: مکان خرید اور اس میں تعمیر کی پھر کسی نے وہ مکان اپنا ثابت کر دیا تو مشتری بائع سے صرف ٹمن لے سکتا ہے عمارت کے مصارف نہیں لے سکتا۔ یونہی مشتری نے مکان کی مرمت کرائی تھی یا کوآں کھدوایا یا صاف کرایا تو ان چیزوں کا معاوضہ نہیں مل سکتا اور اگر دستاویز⁽⁵⁾ میں یہ شرط لکھی ہوئی ہے کہ جو کچھ مرمت میں صرف ہوگا بائع کے ذمہ ہوگا تو بیع ہی فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر کوآں کھدوایا اور اینٹ پتھروں سے وہ جوڑا گیا تو کھودنے کے دام نہیں ملیں گے پختائی⁽⁶⁾ کی قیمت ملے گی اور اگر یہ شرط تھی کہ بائع کے ذمہ کھدائی ہوگی تو بیع فاسد ہے۔⁽⁷⁾ (در مختار)

مسئلہ ۳۶: غلام خرید اور اُس کو مال کے بدلے میں آزاد کر دیا پھر مستحق نے اُس کو اپنا ثابت کیا تو مشتری سے وہ

”الدرر الحکام شرح عمر الاحکام“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، الجزء الثانی، ص ۱۹۳

”الدرر الحکام شرح عمر الاحکام“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، الجزء الثانی، ص ۱۹۳

”الهدایہ“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج ۲، ص ۶۷.

”الدرر الحکام“ و ”عمر الاحکام“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، الجزء الثانی، ص ۱۹۲

تحریر۔ اینٹ یا پتھر سے دیوار اٹھانا۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج ۷، ص ۴۷۲-۴۷۴.

مال نہیں لے سکتا۔ مکان کو غلام کے بدلے میں خرید اور وہ مکان شفع (1) نے شفعہ کر کے لے لیا پھر اُس غلام میں استحقاق (2) ہوا تو شفعہ باطل ہو گیا بائع اُس مکان کو شفع سے واپس لے۔ (3) (در مختار)

بیع سلم کا بیان

حدیث (۱): صحیح بخاری و مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے، ملاحظہ فرمایا کہ اہل مدینہ ایک سال، دو سال، تین سال تک پھلوں میں سلم کرتے ہیں۔ فرمایا: ”جو بیع سلم کرے، وہ کیل معلوم (4) اور وزن معلوم (5) میں مدت معلوم تک کے لیے سلم کرے۔“ (6)

حدیث (۲): ابو داؤد و ابن ماجہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو کسی چیز میں سلم کرے، وہ قبضہ کرنے سے پہلے تصرف نہ کرے۔“ (7)

حدیث (۳): صحیح بخاری شریف میں محمد بن ابی مجالد سے مروی، کہتے ہیں کہ عبداللہ بن شداد اور ابو ہریرہ نے مجھے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس بھیجا کہ جا کر اُن سے پوچھو کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام گہیوں میں سلم کرتے تھے یا نہیں؟ میں نے جا کر پوچھا، انھوں نے جواب دیا کہ ہم ملک شام کے کاشتکاروں سے گہیوں اور بخ اور مے (8) میں سلم کرتے تھے، جس کا بیان معلوم ہوتا اور مدت بھی معلوم ہوتی۔ میں نے کہا اُن سے کرتے ہوں گے جن کے پاس اصل ہوتی یعنی کھیت یا باغ ہوتا۔ انھوں نے کہا، ہم یہ نہیں پوچھتے تھے کہ اصل اُس کے پاس ہے یا نہیں۔ (9)

مسئلہ ۱: بیع کی چار صورتیں ہیں: ① دونوں طرف عین ہوں یا ② دونوں طرف ثمن یا ③ ایک طرف عین اور ایک طرف ثمن اگر دونوں طرف عین ہو اُس کو مقایضہ کہتے ہیں اور دونوں طرف ثمن ہو تو بیع صرف کہتے ہیں اور تیسری صورت میں کہ

حق شفعہ کا دعویٰ کرنے والا۔ یعنی کسی کا حق ثابت ہو جائے۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج ۷، ص ۴۷۷۔

یعنی معلوم ماپ کے ساتھ۔ یعنی وزن معلوم کے ساتھ۔

”صحیح مسلم“، کتاب المساقاة۔ إلح، باب السلم، الحدیث: ۱۲۷- (۱۶۰۴)، ص ۸۶۷

و ”صحیح البخاری“، کتاب السلم، باب السلم فی وزن معلوم الحدیث: ۲۲۴۰، ج ۲، ص ۵۷۔

”مشکاة المصابیح“، کتاب البیوع، باب السلم والرهن، الفصل الثالث، الحدیث: ۲۸۹۱، ج ۲، ص ۱۵۶

سو کئے ہوئے بڑے انگور۔

”صحیح البخاری“، کتاب السلم، باب السلم الی من لیس عنده اصل، الحدیث: ۲۲۴۴، ۲۲۴۵، ج ۲، ص ۵۸، ۵۷۔

ایک طرف عین ہو اور ایک طرف ثمن اس کی دو صورتیں ہیں، اگر بیع کا موجود ہونا ضروری ہو تو بیع مطلق ہے، ④ اور ثمن کا فوراً دینا ضروری ہو تو بیع سلم ہے، لہذا سلم میں جس کو خریداجاتا ہے وہ بائع کے ذمہ دین ہے اور مشتری ثمن کو فی الحال ادا کرتا ہے۔ جو روپیہ دیتا ہے اُس کو رب السلم اور مسلم کہتے ہیں اور دوسرے کو مسلم الیہ اور بیع کو مسلم فیہ اور ثمن کو راس المال۔ بیع مطلق کے جوارکان ہیں وہ اس کے بھی ہیں اس کے لیے بھی ایجاب و قبول ضروری ہے ایک کہے میں نے تجھ سے سلم کیا دوسرا کہے میں نے قبول کیا۔ اور بیع کا لفظ بولنے سے بھی سلم کا انعقاد ہوتا ہے۔^(۱) (فتح القدیر، در مختار)

(بیع سلم کے شرائط)

بیع سلم کے لیے چند شرطیں ہیں جن کا لحاظ ضروری ہے۔

(۱) عقد میں شرط خیار نہ ہونہ دونوں کے لیے نہ ایک کے لیے۔

(۲) راس المال کی جنس کا بیان کہ روپیہ ہے یا اشرفی یا نوٹ یا پیسہ۔

(۳) اُس کی نوع کا بیان یعنی مثلاً اگر وہاں مختلف قسم کے روپے اشرفیاں رائج ہوں تو بیان کرنا ہوگا کہ کس قسم کے روپے یا اشرفیاں ہیں۔

(۴) بیان وصف اگر کمرے کھونے کئی طرح کے سکے ہوں تو اسے بھی بیان کرنا ہوگا۔

(۵) راس المال کی مقدار کا بیان یعنی اگر عقد کا تعلق اُس کی مقدار کے ساتھ ہو تو مقدار کا بیان کرنا ضروری ہوگا نقطہ

اشارہ کر کے بتانا کافی نہیں مثلاً قصبی میں روپے ہیں تو یہ کہنا کافی نہیں کہ ان روپوں کے بدلے میں سلم کرتا ہوں بتانا بھی پڑے گا کہ یہ سو ہیں اور اگر عقد کا تعلق اُس کی مقدار سے نہ ہو مثلاً راس المال کپڑے کا تھان یا عددی متفاوت ہو تو اس کی گنتی بتانے کی ضرورت نہیں اشارہ کر کے معین کر دینا کافی ہے۔ اگر مسلم فیہ دو مختلف چیزیں ہوں اور راس المال مکمل یا موزوں^(۲) ہو تو ہر ایک کے مقابل میں ثمن کا حصہ مقرر کر کے ظاہر کرنا ہوگا اور مکمل و موزوں نہ ہو تو تفصیل کی حاجت نہیں اور اگر راس المال دو مختلف چیزیں ہوں مثلاً کچھ روپے ہیں اور کچھ اشرفیاں تو ان دونوں کی مقدار بیان کرنی ضرور ہے ایک کی بیان کر دی اور ایک کی نہیں تو دونوں میں سلم صحیح نہیں۔

^(۱) فتح القدیر، کتاب البیوع، باب المسلم، ج ۶، ص ۲۰۴

و"الدر المختار"، کتاب البیوع، باب المسلم، ج ۷، ص ۴۷۸۔

یعنی بیع سلم میں ثمن کیلی (ماپ کے ساتھ بکنے والا) ہو یا وزنی (وزن کے ساتھ بکنے والا) ہو۔

(۶) اُسی مجلس عقد میں اس المال پر مسلم الیہ کا قبضہ ہو جائے۔

مسئلہ ۲: ابتدائے مجلس میں قبضہ ہو یا آخر مجلس میں دونوں جائز ہیں اور اگر دونوں اس مجلس سے ایک ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور وہاں سے چل دیے، مگر ایک دوسرے سے جدا نہ ہوا اور دو ایک میل چلنے کے بعد قبضہ ہوا، یہ بھی جائز ہے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳: اُسی مجلس میں دونوں سو گئے یا ایک سویا اگر بیٹھا ہوا سویا تو جدائی نہیں ہوئی قبضہ درست ہے، لیٹ کر سویا تو جدائی ہو گئی۔^(۲) (خانہ)

مسئلہ ۴: عقد کیا اور پاس میں روپیہ نہ تھا اندر مکان میں گیا کہ روپیہ لائے اگر مسلم الیہ کے سامنے ہے تو سلم باقی ہے اور آڑ^(۳) ہو گئی تو سلم باطل۔ پانی میں گھسا اور غوطہ لگایا اگر پانی میلا ہے غوطہ لگانے کے بعد نظر نہیں آتا سلم باطل ہو گئی اور صاف پانی ہو کہ غوطہ لگانے پر بھی نظر آتا ہو تو سلم باقی ہے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۵: مسلم الیہ اس المال پر قبضہ کرنے سے انکار کرتا ہے یعنی رب السلم نے اُسے روپیہ دیا مگر وہ نہیں لیتا حاکم اُس کو قبضہ کرنے پر مجبور کرے گا۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: دوسروں نے کا سلم کیا ایک سو اُسی مجلس میں دیدیے اور ایک سو کے متعلق کہا کہ مسلم الیہ کے ذمہ میرا باقی ہے وہ اس میں محسوب کر لے تو ایک سو جو دیے ہیں ان کا درست ہے اور ایک سو کا فاسد۔^(۶) (درر، غرر) اور وہ دین کا روپیہ بھی اُسی مجلس میں ادا کر دیا تو پورے میں سلم صحیح ہے اور اگر کل ایک جنس نہ ہو بلکہ جو ادا کیا ہے روپیہ ہے اور دین جو اُس کے ذمہ باقی ہے اشرافی ہے یا اس کا عکس ہو یا وہ دین دوسرے کے ذمہ ہے مثلاً یہ کہا کہ اس روپیہ کے اور اُن سو روپوں کے بدلے میں جو فلاں کے ذمہ میرے باقی ہیں سلم کیا ان دونوں صورتوں میں پورا سلم فاسد ہے اور مجلس میں اُس نے ادا بھی کر دیے جب بھی سلم صحیح نہیں۔^(۷) (در مختار)

”الفتاویٰ الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الاول، ج ۳، ص ۱۷۹۔

”الفتاویٰ الخانیہ“، کتاب البیوع، باب السلم، فصل فیما یجوز فیہ السلم۔ إلح، ج ۱، ص ۳۲۴۔

درمیان میں کسی چیز کا رکاوٹ بننا۔

”الفتاویٰ الہمدیہ“، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الاول، ج ۳، ص ۱۷۸۔

المرجع السابق۔

”درر الحکام شرح عرر الاحکام“، کتاب البیوع، باب السلم، ج ۲، ص ۱۹۶۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب السلم، ج ۷، ص ۴۹۲۔

(۷) مسلم فیہ کی جنس بیان کرنا مثلاً گیہوں یا جو۔

(۸) اُس کی نوع کا بیان مثلاً فلاں قسم کے گیہوں۔

(۹) بیان وصف جید^(۱)، ردی^(۲)، اوسط درجہ۔

(۱۰) ماپ یا تول یا عدد یا گزوں سے اُس کی مقدار کا بیان کر دینا۔

مسئلہ ۷: ناپ میں پیمانہ یا گز اور تول میں سیر وغیرہ باٹ ایسے ہوں جس کی مقدار عام طور پر لوگ جانتے ہوں وہ لوگوں کے ہاتھ سے مفقود نہ ہو سکے تاکہ آئندہ کوئی نزاع نہ ہو سکے اور اگر کوئی برتن گھڑایا ہانڈی مقرر کر دیا کہ اس سے ناپ کر دیا جائے گا اور معلوم نہیں کہ اس برتن میں کتنا آتا ہے یہ درست نہیں۔ یو ہیں کسی پتھر کو معین کر دیا کہ اس سے تولا جائے گا اور معلوم نہیں کہ پتھر کا وزن کیا ہے یہ بھی ناجائز یا ایک لکڑی معین کر دی کہ اس سے ناپا جائے گا اور یہ معلوم نہ ہو کہ گز سے کتنی چھوٹی یا بڑی ہے یا کہا فلاں کے ہاتھ سے کپڑا ناپا جائے گا اور یہ معلوم نہیں کہ اُس کا ہاتھ کتنی گرہ اور انگل کا ہے یہ سب صورتیں ناجائز ہیں اور بیع میں ان چیزوں سے ناپنا یا وزن کرنا قرار پاتا تو جائز ہوتی کہ بیع میں مبیع کے ناپنے یا تولنے کے لیے کوئی میعاد نہیں ہوتی اُسی وقت ناپ تول سکتے ہیں اور سلم میں ایک مدت کے بعد ناپتے اور تولتے ہیں بہت ممکن ہے کہ اتنا زمانہ گزرنے کے بعد وہ چیز باقی نہ رہے اور نزاع^(۳) واقع ہو۔^(۴) (ہدایہ، عالمگیری)

مسئلہ ۸: جو پیمانہ مقرر ہو وہ ایسا ہو کہ سمٹتا پھیلتا نہ ہو مثلاً پیالہ، ہانڈی، گھڑا اور اگر سمٹتا پھیلتا ہو جیسے قھیل وغیرہ تو سلم جائز نہیں۔ پانی کی مشک اگرچہ پھیلتی سمٹتی ہے اس میں بوجہ رواج و عملدرآمد سلم جائز ہے۔^(۵) (ہدایہ)

(۱۱) مسلم فیہ دینے کی کوئی میعاد مقرر ہو اور وہ میعاد معلوم ہو فوراً دیدینا قرار پایا یہ جائز نہیں۔

مسئلہ ۹: کم سے کم ایک ماہ کی میعاد مقرر کی جائے۔ اگر رب السلم مرجائے جب بھی میعاد بدستور باقی رہے گی کہ میعاد پر اُس کے ورثہ کو سلم فیہ ادا کرے گا اور مسلم الیہ مرگیا تو میعاد باطل ہوگئی کہ فوراً اُس کے ترکہ سے وصول کرے گا۔^(۶) (خانیہ)

(۱۲) مسلم فیہ وقت عقد سے ختم میعاد تک برابر دستیاب ہوتا رہے نہ اس وقت معدوم ہونہ ادا کے وقت معدوم ہونہ درمیان میں کسی وقت بھی وہ ناپید ہو ان تینوں زمانوں میں سے ایک میں بھی معدوم ہوا تو سلم ناجائز۔ اُس کے موجود ہونے کے

خالص، کھرا۔۔۔ ناقص، خراب۔۔۔ جھگڑا۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب السلم، ج ۲، ص ۷۲۔

و ”العتاوی الہدیہ“، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر... إلخ، ج ۳، ص ۱۷۹۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب السلم، ج ۲، ص ۷۲۔

”العتاوی العانیہ“، کتاب البیوع، باب السلم، ج ۱، ص ۳۲۳۔

یہ معنی ہیں کہ بازار میں ملتا ہو اور اگر بازار میں نہ ملے تو موجود نہ کہیں گے اگرچہ گھروں میں پایا جاتا ہو۔

مسئلہ ۱۰: ایسی چیز میں سلم کیا جو اس وقت سے ختم میعاد تک موجود ہے مگر میعاد پوری ہونے پر رب السلم نے قبضہ نہیں کیا اور اب وہ چیز دستیاب نہیں ہوتی تو بیع سلم صحیح ہے اور رب السلم کو اختیار ہے کہ عقد کو فسخ کر دے یا انتظار کرے جب وہ چیز دستیاب ہو بازار میں ملنے لگے اُس وقت دی جائے۔^(۱) (عالمگیری) اگر وہ چیز ایک شہر میں ملتی ہے دوسرے میں نہیں تو جہاں مفقود^(۲) ہے وہاں سلم ناجائز اور جہاں موجود ہے وہاں جائز۔^(۳) (در مختار)

(۱۳) مسلم فیہ ایسی چیز ہو کہ معین کرنے سے معین ہو جائے۔ روپیہ اشرفی میں سلم جائز نہیں کہ یہ متعین نہیں ہوتے۔
(۱۴) سلم فیہ اگر ایسی چیز ہو جس کی مزدوری اور بار برداری دینی پڑے تو وہ جگہ معین کر دی جائے جہاں مسلم فیہ ادا کرے اور اگر اس قسم کی چیز نہ ہو جیسے مشک زعفران تو جگہ مقرر کرنا ضرور نہیں۔ پھر اس صورت میں کہ جگہ مقرر کرنے کی ضرورت نہیں اگر مقرر نہیں کی ہے تو جہاں عقد ہوا ہے وہیں ایفا کرے^(۴) اور دوسری جگہ کیا جب بھی حرج نہیں اور اگر جگہ مقرر ہو گئی ہے تو جو مقرر ہوئی وہاں ایفا کرے۔ چھوٹے شہر میں کسی محلہ میں دیدے کافی ہے محلہ کی تخصیص ضرور نہیں اور بڑے شہر میں بتانے کی ضرورت ہے کہ کس محلہ یا شہر کے کس حصہ میں ادا کرنا ہوگا۔

مسئلہ ۱۱: بیع سلم کا حکم یہ ہے کہ مسلم الیہ ثمن کا مالک ہو جائے گا اور رب السلم مسلم فیہ کا۔ جب یہ عقد صحیح ہو گیا اور مسلم الیہ نے وقت پر مسلم فیہ کو حاضر کر دیا تو رب السلم کو لینا ہی ہے، ہاں اگر شرائط کے خلاف وہ چیز ہے تو مسلم الیہ کو مجبور کیا جائے گا کہ جس چیز پر بیع سلم منعقد ہوئی وہ حاضر لائے۔^(۵) (عالمگیری)

(بیع سلم کس چیز میں درست ہے اور کس میں نہیں)

مسئلہ ۱۲: بیع سلم اُس چیز کی ہو سکتی ہے جس کی صفت کا انضباط^(۶) ہو سکے اور اُس کی مقدار معلوم ہو سکے وہ چیز کیلی

”العتاوی الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الأول، ج ۳، ص ۱۸۰

یعنی جہاں پائی نہیں جاتی۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب السلم، ج ۷، ص ۴۸۳۔

یعنی جس جگہ بیع سلم کا معاملہ ہوا وہیں یا بیع مسلم فیہ (بیع) کو ادا کرے۔

”العتاوی الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، ج ۳، ص ۱۸۰

پوچھی۔

ہو جیسے جو، گیسوں یا وزنی جیسے لوہا، تانبا، چمکتل یا عددی متقارب (1) جیسے اخروٹ، انڈا، پیسہ، ناشپاتی، نارنگی، انجیر وغیرہ۔ خام اینٹ اور پختہ اینٹوں میں سلم صحیح ہے جبکہ سانچا مقرر ہو جائے جیسے اس زمانہ میں عموماً دس انچ طول ۵ انچ عرض کی ہوتی ہیں، یہ بیان بھی کافی ہے۔ (2) (در مختار)

مسئلہ ۱۳: زرعی چیز میں بھی سلم جائز ہے جیسے کپڑا اس کے لیے ضروری ہے کہ طول و عرض (3) معلوم ہو اور یہ کہ وہ سوتی ہے یا سُری (4) یا ریشمی یا مرکب اور کیسا بنا ہوا ہوگا مثلاً فلاں شہر کا، فلاں کارخانہ، فلاں شخص کا اُس کی بناوٹ کیسی ہوگی باریک ہوگا موٹا ہوگا اُس کا وزن کیا ہوگا جب کہ بیع میں وزن کا اعتبار ہوتا ہو یعنی بعض کپڑے ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کا وزن میں کم ہونا خوبی ہے اور بعض میں وزن کا زیادہ ہونا۔ (5) (در مختار) پچھونے، چٹائیاں، دریاں، ٹاٹ، مکمل، جب ان کا طول و عرض و صفت سب چیزوں کی وضاحت ہو جائے تو ان میں بھی سلم ہو سکتا ہے۔ (6) (در مختار)

مسئلہ ۱۴: نئے گیسوں میں سلم کیا اور ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ہیں یہ ناجائز ہے۔ (7) (عالگیری)

مسئلہ ۱۵: گیسوں، جو اگرچہ کیلی (8) ہیں مگر سلم میں ان کی مقدار وزن سے مقرر ہوئی مثلاً اتنے روپے کے اتنے من گیسوں یہ جائز ہے (9) کیونکہ یہاں اس طرح مقدار کا تعین ہو جانا ضروری ہے کہ نزاع باقی نہ رہے اور وزن میں یہ بات حاصل ہے البتہ جب اُس کا تبادلہ اپنی جنس سے ہوگا تو وزن سے برابری کافی نہیں تاپ سے برابر کرنا ضرور ہوگا جس کو پہلے ہم نے بیان کر دیا ہے۔

مسئلہ ۱۶: جو چیزیں عددی ہیں اگر سلم میں تاپ یا وزن کے ساتھ ان کی مقدار کا تعین ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (10) (در مختار)

گفتی سے کہتی والی وہ اشیاء جن کے افراد میں زیادہ تفاوت (فرق) نہ ہو۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب السلم، ج ۷، ص ۴۸۰۔

..... مصنوعی ریشم سے بنا ہوا کپڑا۔

لبہائی اور چمڑائی۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب السلم، ج ۷، ص ۴۸۰۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب السلم، ج ۷، ص ۴۸۰۔

”العتاوی الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الثانی، ج ۳، ص ۱۸۲۔

تاپ کے ذریعے بکتے والی چیز کی کہلاتی ہے۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب السلم، ج ۷، ص ۴۷۹۔

المرجع السابق، ص ۴۸۱

مسئلہ ۱۷: دودھ دہی میں بھی بیع سلم ہو سکتی ہے ناپ یا وزن جس طرح سے چاہیں اس کی مقدار معین کر لیں۔ گھی تیل میں بھی درست ہے وزن سے یا ناپ سے (۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: بھوسہ میں سلم درست ہے اس کی مقدار وزن سے مقرر کریں جیسا کہ آج کل اکثر شہروں میں وزن کے ساتھ ٹھس بکا کرتا ہے یا پوریوں کی ناپ مقرر ہو جب کہ اس سے تعین ہو جائے ورنہ جائز نہیں۔ (۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: عددی متفاوت جیسے تربز، کدو، آم، ان میں گنتی سے سلم جائز نہیں۔ (۳) (در مختار) اور اگر وزن سے سلم کیا ہو کہ اکثر جگہ کدو وزن سے بکتا بھی ہے اس میں وزن سے سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۰: مچھلی میں سلم جائز ہے خشک مچھلی ہو یا تازہ۔ تازہ میں یہ ضرور ہے کہ ایسے موسم میں ہو کہ مچھلیاں بازار میں ملتی ہوں یعنی جہاں ہمیشہ دستیاب نہ ہوں کبھی ہوں کبھی نہیں وہاں یہ شرط ہے۔ مچھلیاں بہت قسم کی ہوتی ہیں لہذا قسم کا بیان کرنا بھی ضروری ہے اور مقدار کا تعین وزن سے ہو عدد سے نہ ہو کیونکہ ان کے عدد میں بہت تفاوت (۴) ہوتا ہے۔ چھوٹی مچھلیوں میں ناپ سے بھی سلم درست ہے۔ (۵) (در مختار)

مسئلہ ۲۱: بیع سلم کسی حیوان میں درست نہیں۔ نہ لوٹڑی غلام میں۔ نہ چوپایہ میں، نہ پرند میں حتیٰ کہ جو چانور یکساں ہوتے ہیں مثلاً کبوتر، بٹیر، قمری، قاخند، چڑیا، ان میں بھی سلم جائز نہیں، جانوروں کی سری پائے میں بھی بیع سلم درست نہیں، ہاں اگر جنس و نوع بیان کر کے سری پایوں میں وزن کے ساتھ سلم کیا تو جائز ہے کہ اب تفاوت بہت کم رہ جاتا ہے۔ (۶) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۲: لکڑیوں کے ٹکھوں میں سلم اگر اس طرح کریں کہ اتنے ٹکھے اتنے روپے میں لیں گے یہ ناجائز ہے کہ اس طرح بیان کرنے سے مقدار اچھی طرح نہیں معلوم ہوتی ہاں اگر ٹکھوں کا انضباط ہو جائے مثلاً اتنی بڑی رسی سے وہ گٹھا باندھا جائے گا اور اتنا لمبا ہوگا اور اس قسم کی بندش ہوگی تو سلم جائز ہے۔ ترکاریوں میں گدڑیوں (۷) کے ساتھ مقدار بیان کرنا مثلاً

”العتاوی النہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، المصل الثانی، ج ۳، ص ۱۸۲

”المرجع السابق“، ص ۱۸۴۔

یعنی بہت زیادہ فرق۔

”الدر المختار“ کتاب البیوع، باب السلم، ج ۷، ص ۴۸۱۔

”الدر المختار“ کتاب البیوع، باب السلم، ج ۷، ص ۴۸۲۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“ کتاب البیوع، باب السلم، ج ۷، ص ۴۸۲۔

گدڑی کی جمع، بھری مثلاً پالک، بیٹی وغیرہ کی گدڑی۔

روپیہ یا اتنے پیسوں میں اتنی گڈیاں فلاں وقت لی جائیں گی یہ بھی ناجائز ہے کہ گڈیاں یکساں نہیں ہوتیں چھوٹی بڑی ہوتی ہیں۔ اور اگر ترکاریوں اور ایندھن کی لکڑیوں میں وزن کے ساتھ سلم ہو تو جائز ہے۔⁽¹⁾ (در مختار)

مسئلہ ۲۳: جواہر⁽²⁾ اور پوت⁽³⁾ میں سلم درست نہیں کہ یہ چیزیں عددی متفاوت ہیں ہاں چھوٹے موتی جو وزن سے فروخت ہوتے ہیں ان میں اگر وزن کے ساتھ سلم کیا جائے تو جائز ہے۔⁽⁴⁾ (در مختار)

مسئلہ ۲۴: گوشت کی نوع⁽⁵⁾ و صفت بیان کر دی ہو تو اس میں سلم جائز ہے۔ چربی اور دنبہ کی چکی⁽⁶⁾ میں بھی سلم درست ہے۔⁽⁷⁾ (در مختار)

مسئلہ ۲۵: نقرہ⁽⁸⁾ اور طشت⁽⁹⁾ میں سلم درست ہے جو تے اور موزے میں بھی جائز ہے جب کہ ان کا تعین ہو جائے کہ نزاع⁽¹⁰⁾ کی صورت باقی نہ رہے۔⁽¹¹⁾ (در مختار)

مسئلہ ۲۶: اگر معین کر دیا کہ فلاں گاؤں کے گیلہوں یا فلاں درخت کے پھل تو سلم فاسد ہے کیونکہ بہت ممکن ہے اُس کھیت یا گاؤں میں گیلہوں پیدا نہ ہوں اُس درخت میں پھل نہ آئیں اور اگر اس نسبت سے مقصود⁽¹²⁾ بیان صفت ہے یہ مقصد نہیں کہ خاص اُسی کھیت یا گاؤں کا غلہ اُسی درخت کے پھل تو درست ہے۔ یوہیں کسی خاص جگہ کی طرف پکڑے کو منسوب کر دیا اور مقصود اُس کی صفت بیان کرنا ہے تو سلم درست ہے اگر مسلم الیہ نے دوسری جگہ کا تھان دیا مگر ویسا ہی ہے تو رب السلم لینے پر مجبور کیا جائے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی ملک کی طرف امتساب⁽¹³⁾ ہو تو سلم صحیح ہے۔ مثلاً پنجاب کے گیلہوں کہ یہ بہت بعید ہے کہ پورے پنجاب میں گیلہوں پیدا ہی نہ ہوں۔⁽¹⁴⁾ (در مختار، رد المحتار، عالمگیری)

”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب السلم، ج ۷، ص ۴۸۲
فی حقیر۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب السلم، ج ۷، ص ۴۸۳۔
قسم۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب السلم، ج ۷، ص ۴۸۳۔
ایک قسم کی چھوٹی سی قدیل۔ پرات، بڑا برتن۔ جھڑا۔

”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب السلم، ج ۷، ص ۴۹۵۔
مراد۔ منسوب۔

”العتاویٰ الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، ج ۳، ص ۱۸۳۔
و ”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب السلم، مطلب هل اللحم قیمی أو مثلی؟، ج ۷، ص ۴۸۵۔

مسئلہ ۲۷: تیل میں سلم درست ہے جب کہ اس کی قسم بیان کر دی گئی ہو، مثلاً تیل کا تیل، سرسوں کا تیل اور خوشبودار تیل میں بھی جائز ہے مگر اس میں بھی قسم بیان کرنا ضرور ہے، مثلاً روغن گل، (۱) تمحلی، جوہی وغیرہ۔ (۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: اُون میں سلم درست ہے جب کہ وزن سے ہو اور کسی خاص بھیڑ کو معین نہ کیا ہو۔ روئی، سُسر، (۳) ریشم میں بھی درست ہے۔ (۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: پنیر (۵) اور کھن میں سلم درست ہے جب کہ اس طرح بیان کر دیا گیا کہ اہل صنعت کے نزدیک اشتباہ باقی نہ رہے۔ (۶) شہ تیر (۷) اور کڑیوں اور ساکھو، (۸) شیشم (۹) وغیرہ کے بنے ہوئے سامان میں بھی درست ہے جب کہ لمبائی، چوڑائی، موٹائی اور لکڑی کی قسم وغیرہ تمام وہ باتیں بیان کر دی جائیں جن کے نہ بیان کرنے سے نزاع (۱۰) واقع ہو۔ (۱۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: مُسَلِم الیہ (۱۲) رُبُ السُّلَم (۱۳) کو اس المال (۱۴) معاف نہیں کر سکتا، اگر اس نے معاف کر دیا اور رب السلم نے قبول کر لیا سلم باطل ہے اور انکار کر دیا تو باطل نہیں۔ (۱۵) (عالمگیری)

(راس المال اور مسلم فیہ پر قبضہ اور ان میں تصرف)

مسئلہ ۳۱: مُسَلِم الیہ راس المال میں قبضہ کرنے سے پہلے کوئی تصرف نہیں کر سکتا اور رُبُ السُّلَم مسلم فیہ (۱۶) میں کسی قسم کا تصرف نہیں کر سکتا۔ مثلاً اُسے بیچ کر دے یا کسی سے کہے فلاں سے میں نے اتنے من گےہوں میں سلم کیا ہے وہ تمہارے ہاتھ بیچے۔ نہ اس میں کسی کو شریک کر سکتا ہے کہ کسی سے کہے سو روپے سے میں نے سلم کیا ہے اگر پچاس تم دیدو تو برابر کے گلاب کا تیل۔

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الثانی، ح ۳، ص ۱۸۵۔
مصنوعی ریشم کا کپڑا۔

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الثانی، ح ۳، ص ۱۸۵۔
دودھ کو ایک ہال دے کر اس میں کوئی ترش چیز ڈال کر پھاڑتے ہیں اس کے بعد کپڑے میں باندھ کر لٹکا دیتے ہیں تاکہ پانی نکل جائے،
باقی جو رہ جاتا ہے اس کو خیر کہتے ہیں۔
یعنی کارنگروں کے ہاں کوئی شک و شبہ نہ رہے۔
فہتیر۔
ایک درخت کا نام جس کی لکڑی مضبوط اور پائیدار ہوتی ہے۔

جھگڑا

ایک درخت جس کی لکڑی نہایت وزنی اور مضبوط ہوتی ہے۔

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الثانی، ح ۳، ص ۱۸۵۔
بیع سلم میں بائع کو مسلم الیہ کہتے ہیں۔
بیع سلم میں مشتری کو رب السلم کہتے ہیں۔

مُن کو بیع سلم میں راس المال کہتے ہیں۔

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الثالث، ح ۳، ص ۱۸۶۔
بیع کو بیع سلم میں مسلم فیہ کہتے ہیں۔

شریک ہو جاؤ یا اُس میں تولیہ یا مرابحہ کرے یہ سب تصرفات ناجائز۔ اگر خود مسلم الیہ کے ساتھ یہ عقود کیے مثلاً اُس کے ہاتھ انھیں داموں میں یا زیادہ داموں میں بیع کر ڈالی یا اُسے شریک کر لیا یہ بھی ناجائز ہے۔ اگر رب المسلم نے مسلم فیہ اُس کو ہبہ کر دیا اور اُس نے قبول بھی کر لیا تو یہ اقلہ مسلم قرار پائے گا اور حقیقہ بہہ نہ ہوگا اور اس المال واپس کرنا ہوگا۔⁽¹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۳۲: اس المال جو چیز قرار پائی ہے اُس کے عوض میں دوسری جنس کی چیز دینا جائز نہیں مثلاً روپے سے مسلم ہوا اور اس کی جگہ اشرفی یا نوٹ دیا یہ ناجائز ہے۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: مسلم فیہ کے بدلے میں دوسری چیز لینا دینا ناجائز ہے ہاں اگر مسلم الیہ نے مسلم فیہ اُس سے بہتر دیا جو ٹھہرا تھا تو رب المسلم اُس کے قبول سے انکار نہیں کر سکتا اور اُس سے گھٹیا⁽³⁾ پیش کرتا ہے تو انکار کر سکتا ہے۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: کپڑے میں مسلم ہوا مسلم الیہ اُس سے بہتر کپڑا لایا جو ٹھہرا تھا یا مقدار میں اُس سے زیادہ لایا اور کہتا یہ ہے کہ یہ تھان لے لو اور ایک روپیہ مجھے اور دو رب المسلم نے دیدیا یہ جائز ہے اور یہ روپیہ جو زیادہ دیا ہے اُس خوبی کے مقابل میں قرار پائے گا جو اس تھان میں ہے یا زائد مقدار کے مقابل میں اور اگر جو کچھ ٹھہرا تھا اُس سے گھٹیا لایا اور کہتا یہ ہے کہ اسی کو لے لو اور میں ایک روپیہ واپس کر دوں گا یہ ناجائز ہے اور اگر گھٹیا پیش کرتا اور یہ فقہ روپیہ واپس کرنے کا نہ کہتا اور رب المسلم قبول کر لیتا تو جائز تھا اور یہ ایک قسم کی معافی ہے یعنی اچھائی جو ایک مفت تھی اُس نے اس کے بغیر لے لیا اور اگر کیل⁽⁵⁾ یا موزون⁽⁶⁾ میں مسلم ہوا ہے مثلاً دس روپے کے پانچ من گیہوں ٹھہرے ہیں اچھے کھرے گیہوں لایا اور کہتا ہے ایک روپیہ اور دو، یہ ناجائز ہے اور پانچ من سے زیادہ لایا ہے اور کہتا ہے ایک روپیہ اور دو، یا پانچ من سے کم لایا ہے اور کہتا ہے ایک روپیہ واپس لو، یہ جائز ہے اور اگر پانچ من خراب لایا اور ایک روپیہ واپس کرنے کو کہتا ہے، یہ ناجائز ہے۔⁽⁷⁾ (خانہ)

مسئلہ ۳۵: مسلم فیہ کے مقابل⁽⁸⁾ میں رب المسلم اگر کوئی چیز اپنے پاس رہن⁽⁹⁾ رکھے درست ہے۔ اگر رہن

”الدرالمختار“، کتاب البیوع، باب السلم، ج ۷، ص ۴۹۶۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۱۸۶۔
کم قیمت، ناقص۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۱۸۶۔
جو چیز ماپ سے فروخت ہو وہ کیل ہے۔
جو چیز وزن سے فروخت ہو اس کو موزون کہتے ہیں۔

”الفتاویٰ الخابیۃ“، کتاب البیوع، باب السلم، فصل فیما یحور فیہ السلم و ما لا یحور، ج ۱، ص ۳۳۵۔

یعنی بدلے، عوض۔

گروی۔

ہلاک ہو جائے تو رب المسلم المسلم الیہ سے کچھ مطالبہ نہیں کر سکتا اور مسلم الیہ مر گیا اور اُس کے ذمہ بہت سے دیون⁽¹⁾ ہیں تو دوسرے قرض خواہ⁽²⁾ اس رہن سے دین وصول کرنے کے حقدار نہیں ہیں جب تک رب المسلم وصول نہ کر لے۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: مسلم فیہ کی وصولی کے لیے رب المسلم اُس سے کفیل (ضامن) لے سکتا ہے اور اس کا حوالہ بھی درست ہے اگر حوالہ کر دیا کہ یہ گیبوں فلاں سے وصول کر لو تو خود مسلم الیہ مطالبہ سے بری ہو گیا اور کسی نے کفالت کی ہے تو مسلم الیہ بری نہیں بلکہ رب المسلم کو اختیار ہے کفیل سے مطالبہ کرے یا مسلم الیہ سے۔ یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ رب المسلم کفیل سے مسلم فیہ کی جگہ پر کوئی دوسری چیز وصول کرے۔ کفیل نے رب المسلم کو مسلم فیہ ادا کر دیا مسلم الیہ سے وصول کرنے میں اُس کے بدلہ میں دوسری چیز لے سکتا ہے۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: مسلم الیہ نے کسی کو کفیل کیا کفیل نے مسلم الیہ سے مسلم فیہ کو بروجہ کفالت⁽⁵⁾ وصول کیا پھر کفیل نے اُسے بیع کر نفع اٹھایا مگر رب المسلم کو مسلم فیہ دیدیا تو یہ نفع اُس کے لیے حلال ہے۔ اور اگر مسلم الیہ نے یہ کہہ کر دیا کہ اسے رب المسلم کو پہنچا دے تو نفع اٹھانا جائز نہیں۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: رب المسلم نے مسلم الیہ سے کہا اسے اپنی بوریوں میں تول کر رکھ دو یا اپنے مکان میں تول کر غلّہ کر کے رکھ دو اس سے رب المسلم کا قبضہ نہیں ہوا یعنی جب کہ بوریوں میں رب المسلم کی عدم موجودگی میں بھرا ہو یا رب المسلم نے اپنی بوریاں دیں اور یہ کہہ کر چلا گیا کہ ان میں بھر دو اُس نے ناپ یا تول کر بھر دیا اب بھی رب المسلم کا قبضہ نہیں ہوا کہ اگر ہلاک ہوگا تو مسلم الیہ کا ہلاک ہوگا رب المسلم سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ اور اگر اُس کی موجودگی میں بوریوں میں غلّہ بھرا گیا تو چاہے بوریاں اس کی ہوں یا مسلم الیہ کی رب المسلم قابض ہو گیا۔ اگر بوری میں رب المسلم کا غلّہ موجود ہو اور اُس میں سلم کا غلّہ بھی مسلم الیہ نے ڈال دیا تو رب المسلم کا قبضہ ہو گیا اور بیع مطلق میں اپنی بوریاں دیتا اور کہتا اس میں ناپ کر بھر دو اور وہ بھر دیتا تو اس کا قبضہ ہو جاتا اس کی موجودگی میں بھرتا یا عدم موجودگی میں۔ یو ہیں اگر رب المسلم نے مسلم الیہ سے کہا، اس کا آٹا پسوا دے اُس نے پسوا دیا تو آٹا مسلم

دین کی جمع قرعے۔

قرض دینے والا۔

"افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الثالث، ح ۳، ص ۱۸۶۔

المرجع السابق

ضامن کے طور پر۔

"افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الثالث، ح ۳، ص ۱۸۶، ۱۸۷۔

الیہ کا ہے رب السلم کا نہیں اور بیع مطلق میں مشتری کا ہوتا۔ اور اس نے کہا اسے پانی میں پھینک دے اُس نے پھینک دیا تو مسلم الیہ کا نقصان ہو اور رب السلم سے تعلق نہیں اور بیع مطلق میں مشتری کا نقصان ہوتا۔^(۱) (ہدایہ، فتح القدیر)

مسئلہ ۳۹: زید نے عمرو سے ایک من گیسوں میں سلم کیا تھا جب میعاد پوری ہوئی عمرو نے کسی سے ایک من گیسوں خریدے تاکہ زید کو دیدے اور زید سے کہہ دیا کہ تم اُس سے جا کر لے لو زید نے اُس سے لے لیے تو زید کا مالکانہ قبضہ نہیں ہوا اور اگر عمرو یہ کہے کہ تم میرے نائب ہو کر وصول کرو پھر اپنے لیے قبضہ کرو اور زید ایک مرتبہ عمرو کے لیے اُن کو تولے پھر دوبارہ اپنے لیے تولے اب سلم کی وصولی ہوگی اور اگر عمرو نے خرید انہیں بلکہ قرض لیا ہے اور زید سے کہہ دیا جا کر اُس سے سلم کے گیسوں لے لو تو اس کا لینا صحیح ہے یعنی قبضہ ہو جائے گا۔^(۲) (ہدایہ)

مسئلہ ۴۰: بیع سلم میں یہ شرط ٹھہری کہ فلاں جگہ وہ چیز دے گا مسلم الیہ نے دوسری جگہ وہ چیز دی اور کہا یہاں سے وہاں تک کی مزدوری میں دے دوں گا رب السلم نے چیز لے لی یہ قبضہ درست ہے مگر مزدوری لینا جائز نہیں مزدوری جو لے چکا ہے واپس کرے ہاں اگر اس کو پسند نہیں کرتا کہ مزدوری اپنے پاس سے خرچ کرے تو چیز واپس کر دے اور اُس سے کہہ دے کہ جہاں پہنچانا ٹھہرا ہے وہ خود مزدور کر کے یا جیسے چاہے پہنچائے۔^(۳) (عالمگیری) یہ طے ہوا ہے کہ رب السلم کے مکان پر پہنچائے گا اور مسلم الیہ کو اپنے مکان کا پورا پورا ہتھیار دیا ہے تو درست ہے۔^(۴) (عالمگیری)

(بیع سلم کا اقالہ)

مسئلہ ۴۱: سلم میں اقالہ درست ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پورے سلم میں اقالہ کیا جائے اور یوں بھی ہو سکتا ہے کہ اُس کے کسی جز میں اقالہ کریں اگر پورے سلم میں اقالہ کیا میعاد پوری ہونے سے قبل یا بعد اس المال مسلم الیہ کے پاس موجود ہو یا نہ ہو بہر حال اقالہ درست ہے اگر اس المال ایسی چیز ہو جو معین کرنے سے معین ہوتی ہے مثلاً گائے، بیل یا کپڑا وغیرہ اور یہ چیز بعینہ مسلم الیہ کے پاس موجود ہے تو بعینہ اسی کو واپس کرنا ہوگا اور موجود نہ ہو تو اگر مثلی ہے اُس کی مثل دینی ہوگی اور قسمی ہو تو قیمت

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب السلم، ج ۲، ص ۷۵۔

و ”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب السلم، ج ۶، ص ۲۳۳، ۲۳۴۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب السلم، ج ۲، ص ۷۴۔

”الفتاویٰ الہدیہ“، کتاب البیوع، باب الثامن عشر فی السلم، الفصل الرابع، ج ۳، ص ۱۹۵۔

المرجع السابق۔

دینی پڑے گی اور اگر اس المال ایسی چیز نہ ہو جو معین کرنے سے معین ہو مثلاً روپیہ اشرافی تو چاہے موجود ہو یا نہ ہو اُس کی مثل دینا جائز ہے بیع نہ اُسی کا دینا ضرور نہیں۔ رب المسلم نے مسلم فیہ پر قبضہ کر لیا ہے اس کے بعد اقالہ کرنا چاہتے ہیں اگر مسلم فیہ بیع نہ موجود ہے اقالہ ہو سکتا ہے اور بیع نہ اُسی چیز کو واپس دینا ہوگا اور اگر مسلم فیہ باقی نہیں تو اقالہ درست نہیں۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: سمس کے اقالہ میں یہ ضروری نہیں کہ جس مجلس میں اقالہ ہوا اُسی میں اس المال کو واپس لے بعد میں لینا بھی جائز ہے۔ اقالہ کے بعد یہ جائز نہیں کہ قبضہ سے پہلے اس المال کے بدلے میں کوئی چیز مسلم الیہ سے خرید لے اس المال پر قبضہ کرنے کے بعد خرید سکتا ہے۔⁽²⁾ (در مختار)

مسئلہ ۳۳: اگر مسلم کے کسی جز میں اقالہ ہوا اور میعاد پوری ہونے کے بعد ہوا تو یہ اقالہ بھی صحیح ہے اور میعاد پوری ہونے سے پہلے ہوا اور یہ شرط نہیں ہے کہ باقی کو میعاد سے قبل ادا کیا جائے یہ بھی صحیح ہے اور اگر یہ شرط ہے کہ باقی کو قبل میعاد پوری ہونے کے ادا کیا جائے تو شرط باطل ہے اور اقالہ صحیح۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: کنیز⁽⁴⁾ وغیرہ کوئی اسی قسم کی چیز اس المال تھی اور مسلم الیہ نے اُس پر قبضہ بھی کر لیا پھر اقالہ ہوا اس کے بعد ابھی کنیز واپس نہیں ہوئی مسلم الیہ کے پاس مر گئی تو اقالہ صحیح ہے اور کنیز پر جس دن قبضہ کیا تھا اُس روز جو قیمت تھی وہ ادا کرے اور کنیز کے ہلاک ہونے کے بعد اقالہ کیا جب بھی اقالہ صحیح ہے کہ سلم میں بیع مسلم فیہ ہے اور کنیز اس المال دشمن ہے نہ کہ بیع۔⁽⁵⁾ (ہدایہ)

مسئلہ ۳۵: رب المسلم نے مسلم فیہ کو مسلم الیہ کے ہاتھ اس المال کے بدلے میں بیچ ڈالا تو یہ اقالہ صحیح نہیں ہے بلکہ تصرف ناجائز ہے۔ اس المال سے زیادہ میں بیچ کیا جب بھی ناجائز ہے۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: سو روپے اس المال ہیں یہ مصالحت ہوئی کہ مسلم الیہ رب المسلم کو دو سو یا ڈیڑھ سو واپس دے گا اور سلم سے دست بردار ہوگا یہ ناجائز و باطل ہے یعنی اقالہ صحیح ہے مگر اس المال سے جو کچھ زیادہ واپس دینا قرار پایا ہے وہ باطل ہے

"الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الخامس، ج ۳، ص ۱۹۵.

"الدر المختار"، کتاب البیوع، باب السلم، ج ۷، ص ۴۹۳-۴۹۶.

"الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الخامس، ج ۳، ص ۱۹۶.

لوٹری، پانڈی۔

"الہدایۃ"، کتاب البیوع، باب السلم، ج ۲، ص ۲۵.

"الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الخامس، ج ۳، ص ۱۹۶.

صرف اس المال ہی واپس کرنا ہوگا اور اگر پچاس روپیہ میں مصالحت ہوئی (1) تو نصف سلم کا اقالہ ہوا اور نصف بدستور باقی ہے۔ (2) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: رب السلم و مسلم الیہ میں اختلاف ہوا مسلم الیہ یہ کہتا ہے کہ خراب مال دینا قرار پایا تھا رب السلم یہ کہتا ہے یہ شرط تھی ہی نہیں نہ اچھے کی نہ بُرے کی یا ایک کہتا ہے ایک ماہ کی میعاد تھی دوسرا کہتا ہے کوئی میعاد ہی نہ تھی تو اُس کا قول معتبر ہوگا جو خراب ادا کرنے کی شرط یا میعاد ظاہر کرتا ہے جو منکر ہے اُس کا قول معتبر نہیں کہ یہ ایک دم اس ضمن میں سلم کو ہی اڑا دینا چاہتا ہے اور اگر میعاد کی کمی بیشی میں اختلاف ہوا تو اُس کا قول معتبر ہوگا جو کم بتاتا ہے یعنی رب السلم کا کیونکہ یہ مدت کم بتائے گا تا کہ جلد مسلم فیہ کو وصول کرے اور اگر میعاد کے گزر جانے میں اختلاف ہوا ایک کہتا ہے گزر گئی دوسرا کہتا ہے باقی ہے تو اُس کا قول معتبر ہے جو کہتا ہے ابھی باقی ہے یعنی مسلم الیہ کا اور اگر دونوں گواہ پیش کریں تو گواہ بھی اسی کے معتبر ہیں۔ (3) (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۳۸: عقد سلم جس طرح خود کر سکتا ہے وکیل سے بھی کر سکتا ہے، یعنی سلم کے لیے کسی کو وکیل بنایا یہ توکیل (4) درست ہے اور وکیل کو تمام اُن شرائط کا لحاظ کرنا ہوگا جن پر سلم کا جواز موقوف ہے۔ (5) اس صورت میں وکیل سے مطالبہ ہوگا اور وکیل ہی مطالبہ بھی کرے گا یہی اس المال مجلس عقد میں دے گا اور یہی مسلم فیہ وصول کرے گا۔ اگر وکیل نے موکل کے روپے دیے ہیں مسلم فیہ وصول کر کے موکل کو دیدے اور اپنے روپے دیے ہیں تو موکل سے وصول کرے اور اگر اب تک وصول نہیں ہوئے تو مسلم فیہ پر قبضہ کر کے اُسے موکل سے روک سکتا ہے جب تک موکل روپیہ نہ دے یہ چیز نہ دے۔ (6) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: وکیل نے اپنے باپ، ماں یا بیٹے یا بی بی سے عقد سلم کیا یہ ناجائز ہے۔ (7) (خانہ)

استصناع کا بیان

کبھی ایسا ہوتا ہے کارگیر کو فرمائش دے کر چیز بنوائی جاتی ہے اس کو استصناع کہتے ہیں اگر اس میں کوئی میعاد مذکور ہو اور

یعنی صح ہوئی۔

”الفتاویٰ الہدیہ“، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الخامس، ج ۳، ص ۱۹۶-۱۹۷

”الدرالمختار“، کتاب البیوع، باب السلم، ج ۷، ص ۴۹۸۔

و ”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب السلم، ج ۲، ص ۷۶۔

وکیل بتانا۔ یعنی جن پر بیع سلم کے جائز ہونے کا دار مدار ہے۔

”الفتاویٰ الہدیہ“، کتاب البیوع، الباب الثامن عشر فی السلم، الفصل الخامس، ج ۳، ص ۱۹۸۔

”الفتاویٰ الخابۃ“، کتاب البیوع، باب السلم، فصل فیما یجوز فیہ السلم... إلخ، ج ۱، ص ۳۳۶۔

وہ ایک ماہ سے کم کی نہ ہو تو وہ مسلم ہے۔ تمام وہ شرائط جو بیع مسلم میں مذکور ہوئے اُن کی مراعات^(۱) کی جائے یہاں یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ اس کے بنوانے کا چلن اور رواج مسلمانوں میں ہے یا نہیں بلکہ صرف یہ دیکھیں گے کہ اس میں مسلم جائز ہے یا نہیں اگر مدت ہی نہ ہو یا ایک ماہ سے کم کی مدت ہو تو استحصاء ہے اور اس کے جواز کے لیے تعادل ضروری ہے یعنی جس کے بنوانے کا رواج ہے جیسے موزہ۔ جوتا۔ ٹوپی وغیرہ اس میں استحصاء درست ہے اور جس میں رواج نہ ہو جیسے کپڑا، بُٹا۔ کتاب چھپوانا اُس میں صحیح نہیں۔^(۲) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۱: علما کا اختلاف ہے کہ استحصاء کو بیع قرار دیا جائے یا وعدہ، جس کو بنوایا جاتا ہے وہ معدوم شے ہے اور معدوم کی بیع نہیں ہو سکتی لہذا وعدہ ہے جب کارِ گیر بنا کر لاتا ہے اُس وقت بطور تعاطی^(۳) بیع ہو جاتی ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ بیع ہے تعادل نے خلاف قیاس اس بیع کو جائز کیا اگر وعدہ ہوتا تو تعادل کی ضرورت نہ ہوتی، ہر جگہ استحصاء جائز ہوتا۔ استحصاء میں جس چیز پر عقد ہے وہ چیز ہے، کارِ گیر کا عمل معقود علیہ نہیں، لہذا اگر دوسرے کی بنائی ہوئی چیز لایا یا عقد سے پہلے بنا چکا تھا وہ لایا اور اس نے لے لی درست ہے اور عمل معقود علیہ ہوتا تو درست نہ ہوتا۔^(۴) (ہدایہ)

مسئلہ ۲: جو چیز فرمائش کی بنائی گئی وہ بنوانے والے کے لیے متعین نہیں جب وہ پسند کر لے تو اُس کی ہوگی اور اگر کارِ گیر نے اُس کے دکھانے سے پہلے ہی بیع ڈالی تو بیع صحیح ہے اور بنوانے والے کے پاس پیش کرنے پر کارِ گیر کو یہ اختیار نہیں کہ اُسے نہ دے دوسرے کو دیدے۔ بنوانے والے کو اختیار ہے کہ لے یا چھوڑ دے۔ عقد کے بعد کارِ گیر کو یہ اختیار نہیں کہ نہ بنائے۔ عقد ہو جانے کے بعد بنانا لازم ہے۔^(۵) (ہدایہ)

بیع کے متفرق مسائل

مسئلہ ۱: مٹی کی گائے، بتل، ہاتھی، گھوڑا، اور ان کے علاوہ دوسرے کھلونے بچوں کے کھیلنے کے لیے خریدنا جائز ہے^(۶) یعنی رعایت۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب السلم، ج ۷، ص ۵۰۰-۵۰۴۔
یعنی بغیر زبان سے کہے صرف لین دین کے ذریعے۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب السلم، ج ۲، ص ۷۷۔

المرجع السابق

صدر الشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ”فتاویٰ امجدیہ“ میں اس مسئلہ کی وضاحت کچھ اس طرح کرتے ہیں ”مٹی کے کھلونوں کی بیع صحیح نہیں کہ یہ مال متقوم نہیں (خرید فرماتے ہیں) رہا یہ امر کہ ان کھلونوں کا بچوں کو کھیلنے کے لئے دینا اور بچوں کا ان سے کھیلنا یہ ناجائز نہیں کہ تصویر کا بروہا عز مکان میں رکھنا منع ہے نہ کہ مطلقاً بروہا نہایت بھی۔“

(”فتاویٰ امجدیہ“، ج ۴، ص ۲۳۲، ۲۳۳)۔..... علیہ

اور ان چیزوں کی کوئی قیمت بھی نہیں اگر کوئی شخص انھیں توڑ پھوڑ دے تو اُس پر تاوان بھی واجب نہیں۔⁽¹⁾ (در مختار)

مسئلہ ۲: عتّا، بلی، ہاتھی، چیتا، باز، شکار، بھیر،⁽²⁾ بھیر،⁽³⁾ ان سب کی بیع جائز ہے۔ شکاری جانور معلم (سکھائے ہوئے) ہوں یا غیر معلم دونوں کی بیع صحیح ہے، مگر یہ ضرور ہے کہ قابل تعلیم ہوں، نکلھنا⁽⁴⁾ عتّا جو قابل تعلیم نہیں ہے اُس کی بیع درست نہیں۔⁽⁵⁾ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳: بندر کو کھیل اور مذاق کے لیے خریدنا منع ہے اور اُس کے ساتھ کھیلنا اور تمسخر کرنا⁽⁶⁾ حرام۔⁽⁷⁾ (در مختار)

مسئلہ ۴: جانور یا زراعت یا کھیتی یا مکان کی حفاظت کے لیے یا شکار کے لیے عتّا پالنا جائز ہے اور یہ مقاصد نہ ہوں تو پالنا جائز⁽⁸⁾ اور جس صورت میں پالنا جائز ہے اُس میں بھی مکان کے اندر نہ رکھے البتہ اگر چور یا دشمن کا خوف ہے تو مکان کے

"الدر المختار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج ۷، ص ۵۰۵۔

بھکرہ، باز کی قسم کا ایک چھوٹا سا شکاری پرندہ۔

ایک شکاری پرندہ۔ بہت زیادہ کاٹے والا، پاگل۔

"الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج ۷، ص ۵۰۵۔

مذاق وغیرہ کرنا۔

"الدر المختار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج ۷، ص ۵۰۶۔

حدیث میں ہے جس کو بخاری و مسلم نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "جس نے عتّا پالا، اُس کے عمل میں سے ہر روز دو قیراط کم ہو جائیں گے، سوا اُس کے جو جانور کی حفاظت کے لیے ہو یا شکار کے لیے ہو۔ قیراط ایک مقدار ہے، واللہ تعالیٰ اعلم وہ کتنی بڑی ہے۔"

("صحیح البخاری"، کتاب الدبائح والصيد... إلخ، باب من اقتنى كلباً... إلخ، الحدیث: ۵۴۸۰-۵۴۸۲، ج ۴، ص ۵۵۱،

۵۵۲ و "صحیح مسلم"، کتاب المساقلة والمرارعة، باب الامر بقتل الكلاب... إلخ، الحدیث: ۵۸-۵۵ (۱۵۷۴)

ص ۸۴۸، ۸۴۹)

دوسری حدیث بخاری و مسلم کی ہے جو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے عتّا پالا اُس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کی کمی ہوگی مگر وہ عتّا کہ جانور یا کھیتی کی حفاظت کے لیے ہو یا شکار کے لیے۔"

("صحیح مسلم"، کتاب المساقلة والمرارعة، باب الامر بقتل الكلاب... إلخ، الحدیث: ۵۶-۵۷ (۱۵۷۴)، ص ۸۴۹)

پہلی حدیث میں دو قیراط اور دوسری میں ایک قیراط کی کمی بتائی گئی، شاید یہ تفاوت کتب کی نوعیت کے اختلاف سے ہو یا پالنے والے

اند رہی رکھ سکتا ہے۔^(۱) (فتح القدیر)

مسئلہ ۵: مچھلی کے سوا پانی کے تمام جانور مینڈک، کیڑا^(۲) وغیرہ اور حشرات الارض چوہا، چھوٹا گھونس^(۳)، گھونس^(۴)،

کی دلچسپی کبھی زیادہ ہوتی ہے کبھی کم، اس وجہ سے سزا مختلف بیان فرمائی۔ تیسری حدیث صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتوں کے قتل کا حکم فرمایا، اس کے بعد قتل سے منع فرمایا اور یہ فرمادیا کہ ”وہ کتا جو بالکل سیاہ ہو اور اس کی نگھوں کے پردہ سپید نقطے ہوں، انھیں مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے۔“

(”صحیح مسلم“، کتاب المساقاة والمزارعة، باب الأمر بقتل الکلاب... إلخ، الحدیث: ۴۷- (۱۵۷۲)، ص ۸۴۸.)

چوتھی حدیث صحیحین میں ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جس گھر میں کتا اور

تصویریں ہوتی ہیں، اس میں فرشتے نہیں آتے۔“

(”صحیح البخاری“، کتاب بدء العلق، باب إذا وقع الدباب فی شراب... إلخ، الحدیث: ۳۳۲۲، ج ۲، ص ۴۰۹، و ”صحیح

مسلم“، کتاب اللباس والریة، باب تحریم تصویر صورة الحيوان... إلخ، الحدیث: ۸۷- (۲۱۰۶)، ص ۱۱۶۶.)

پانچویں حدیث صحیح مسلم میں ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن صبح کو نکلتے تھے اور

یہ فرمایا کہ ”جبریل علیہ السلام نے آج رات میں ملاقات کا وعدہ کیا تھا مگر وہ میرے پاس نہیں آئے، واللہ انھوں نے وعدہ خلافی نہیں کی۔“ اس

کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خیاں ہوا کہ خیمے کے نیچے تلے کا پلٹا ہے، اس کے نکال دینے کا حکم فرمایا۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

پنے ہاتھ میں پانی لے کر اس جگہ کو دھویا۔ شام کو جبریل علیہ السلام آئے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”شب گزشتہ تم نے ملاقات کا

وعدہ کیا تھا، کیوں نہیں آئے؟“ عرض کی، ہم اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا اور تصویر ہو۔ (”صحیح مسلم“، کتاب اللباس والریة، باب

تحریم تصویر صورة الحيوان... إلخ، الحدیث: ۸۲- (۲۱۰۵)، ص ۱۱۶۵.)

چھٹی حدیث در قطنی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعض انصار کے گھر تشریف لے جاتے

تھے اور ان کے قریب دوسرے انصار کا مکان تھا، ان کے یہاں تشریف نہیں لیجاتے۔ ان لوگوں پر یہ بات شق گزری اور عرض کی، یا رسول اللہ!

(عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فلاں کے یہاں تشریف لاتے ہیں اور ہمارے یہاں تشریف نہیں لاتے۔ فرمایا

”میں اس بے تمھارے یہاں نہیں آتا کہ تمھارے گھر میں کتا ہے۔“

(”سنن الدار القطنی“، کتاب الطہارة، باب الآسار، الحدیث: ۱۷۶، ج ۱، ص ۹۱.)

”فتح القدیر“ کتاب البیوع، باب السلم، مسائل مشورۃ، ج ۶، ص ۲۴۶.

ایک آدمی کیڑا جو کچھو کے مشابہ ہوتا ہے۔ ایک قسم کا چوہا جو رات کے وقت نکلتا ہے۔ ایک قسم کا بڑا چوہا۔

چھپکلی، گرگٹ، گود، (۱) بچھو، چیتوٹی کی بیع ناجائز ہے۔ (۲) (فتح القدیر)

مسئلہ ۶: کافر ذمی بیع کی صحت و فساد کے معاملہ میں مسلم کے حکم میں ہے، یہ بات البتہ ہے کہ اگر وہ شراب و خنزیر کی

بیع و شرا کریں تو ہم اُن سے تعرض نہ کریں گے۔ (۳) (ہدایہ)

مسئلہ ۷: کافر نے اگر مصحف شریف (۴) خریدا ہے تو اُسے مسلمان کے ہاتھ فروخت کرنے پر مجبور کریں گے۔ (۵) (تنویر)

مسئلہ ۸: ایک شخص نے دوسرے سے کہا تم اپنی فلاں چیز فلاں شخص کے ہاتھ ہزار روپے میں بیع کر دو اور ہزار روپے

کے علاوہ پانسو ٹمن کا میں ضامن ہوں اُس نے بیع کر دی یہ بیع جائز ہے ہزار روپے مشتری سے لے گا اور پانسو ضامن سے اور اگر

ضامن نے ٹمن کا لفظ نہیں کہا تو ہزار روپے میں بیع ہوئی ضامن سے کچھ نہیں ملے گا۔ (۶) (ہدایہ)

مسئلہ ۹: ایک شخص نے کوئی چیز خریدی اور بیع پر نہ قبضہ کیا نہ ٹمن ادا کیا اور غائب ہو گیا مگر معلوم ہے کہ فلاں جگہ ہے تو

قاضی یہ حکم نہیں دے گا کہ اسے بیع کر ٹمن وصول کرے اور اگر معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہے اور گواہوں سے قاضی کے سامنے اس نے

بیع ثابت کر دی تو قاضی یہ اس کا نائب بیع کر کے ٹمن ادا کر دے اگر کچھ بیع رہے تو اُس کے لیے محفوظ رکھے اور کمی پڑے تو مشتری

جبل جائے اُس سے وصول کرے۔ (۷) (در مختار)

مسئلہ ۱۰: دو شخصوں نے مل کر کوئی چیز ایک عقد میں خریدی اور ان میں سے ایک غائب ہو گیا معلوم نہیں کہاں ہے

جو موجود ہے وہ پورا ٹمن دے کر بائع سے چیز لے سکتا ہے بائع دینے سے انکار نہیں کر سکتا یہ نہیں کہہ سکتا کہ جب تک تمہارا ساتھی نہیں

آئے گا میں تم کو تنہا نہیں دوں گا اور جب مشتری نے پورا ٹمن دیکر بیع پر قبضہ کر لیا اب اس کا ساتھی آجائے تو اُس کے حصہ کا ٹمن وصول

کرنے کے لیے بیع پر قبضہ دینے سے انکار کر سکتا ہے کہہ سکتا ہے کہ جب تک ٹمن نہیں ادا کرو گے قبضہ نہیں دوں گا اور یہ یعنی بائع کا

مشتری حاضر کو پوری بیع دینا اُس وقت ہے جب کہ بیع غیر مثلی (۸) قابل قسمت (۹) نہ ہو جیسے جانور لونڈی غلام اور اگر قابل قسمت

ایک ریگنے والا جانور جو چھپکلی کے مشابہ ہوتا ہے۔

”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب المسلم مسائل متشورۃ، ج ۶، ص ۲۴۶۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب المسلم مسائل متشورۃ، ج ۲، ص ۷۸۔

قرآن مجید۔

”تنویر الابصار“، کتاب البیوع، ج ۷، ص ۵۰۹۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب المسلم، ج ۲، ص ۷۸۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج ۷، ص ۵۱۱۔

یعنی اس کی شل نہ ہو۔ تقسیم ہونے کے قابل۔

ہو جیسے گے ہوں وغیرہ تو صرف اپنے حصہ پر قبضہ کر سکتا ہے کل بیع پر قبضہ دینے کے لیے بائع مجبور نہیں۔^(۱) (ہدایہ، فتح، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: یہ کہا کہ یہ چیز ہزار روپے اور اثرفیوں میں خریدی تو پانسو روپے اور پانسو اشرفیاں دینی ہوں گی تمام معاملات میں یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب چند چیزیں ذکر کی جائیں تو وزن یا ناپ یا عدد ان سب کے مجموعہ سے پورا کریں گے اور سب کو برابر برابر لیں گے۔ مہر، بدل خلع، وصیت، ودیعت، اجارہ، اقرار، غصب سب کا وہی حکم ہے جو بیع کا ہے مثلاً کسی نے کہا فلاں شخص کے مجھ پر ایک من گے ہوں اور جو ہیں تو نصف من گے ہوں اور نصف من ہو دینے ہوں گے یا کہا ایک سواٹھے، اخروٹ، سیب ہیں تو ہر ایک میں سے سو کی ایک ایک تہائی۔ سو گز فلاں فلاں کپڑا تو دونوں کے پچاس پچاس گز۔^(۲) (ہدایہ، فتح، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: مکان خریدنا بائع سے کہتا ہے دستاویز^(۳) لکھ دو بائع دستاویز لکھنے پر مجبور نہیں اور اس پر بھی مجبور نہیں کیا جاسکتا کہ گھر سے جا کر دوسروں کو اس بیع کا گواہ بنائے ہاں اگر دستاویز کا کاغذ اور گواہان عادل اس کے پاس مشتری مایا تو مکا^(۴) اور گواہوں کے سامنے انکار نہیں کر سکتا مجبور ہے کہ اقرار کرے ورنہ حاکم کے سامنے معاملہ پیش کیا جائے گا اور وہاں اگر اقرار کرے تو گویا بیع کی رجسٹری ہوگئی۔^(۵) (درمختار، ردالمحتار) یہ اس زمانہ کی باتیں ہیں جب شریعت پر لوگ عمل کرتے تھے اور کذب و فساد^(۶) سے گریز کرتے تھے اسلام کے مطابق بیع دشرا کرتے تھے اس زمانہ فساد میں اگر دستاویز نہ لکھی جائے تو بیع کر کے مکرے ہوئے کچھ دیر بھی نہ لگے اور بغیر دستاویز بلکہ بلا رجسٹری انگریزی کچہریوں میں مشتری کی کوئی بات بھی نہ پوچھے اس زمانہ میں احیاء حق کی یہی صورت ہے^(۷) کہ دستاویز لکھی جائے اور اس کی رجسٹری ہو لہذا بائع کو اس زمانہ میں اس سے انکار کی کوئی وجہ نہیں۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب السلم، مسائل مشورہ، ج ۲، ص ۷۸۔

و ”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب السلم، مسائل مشورہ، ج ۶، ص ۲۵۴۔

و ”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب المتفرقات، مطلب: للقاضی ایداع مال غائب... الخ، ج ۷، ص ۵۱۲۔

”الہدایہ“، کتاب البیوع، باب السلم، مسائل مشورہ، ص ۷۹۔

و ”فتح القدیر“، کتاب البیوع، باب السلم، مسائل مشورہ، ج ۶، ص ۲۵۵۔

و ”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب المتفرقات، مطلب: للقاضی ایداع مال غائب... الخ، ج ۷، ص ۵۱۲۔

ایسا تحریری ثبوت جس سے اپنا حق ثابت کر سکیں۔

دستاویز لکھنے والا۔

”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب المتفرقات، مطلب: فی السہرۃ والریوف الخ، ج ۷، ص ۵۱۷۔

جھوٹ بونے اور ٹوٹی جھگڑوں۔
یعنی اپنا حق ثابت کرنے کی یہی صورت ہے۔

مسئلہ ۱۳: پورانی دستاویز جن کے ذریعہ سے یہ شخص مکان کا مالک ہے مشتری طلب کرتا ہے بائع کو اس پر مجبور نہیں کیا جاسکتا کہ مشتری کو دیدے ہاں اگر ضرورت پڑے کہ بغیر اُن دستاویزوں کے کام نہیں چلتا مثلاً کسی نے یہ مکان غصب کر لیا اور گواہوں سے کہا جاتا ہے شہادت دو کہ یہ مکان فلاں کا تھا وہ کہتے ہیں جب تک ہم دستاویز میں اپنے دستخط نہ دیکھ لیں گواہی نہیں دیں گے ایسی صورت میں دستاویز کا پیش کرنا ضروری ہے کہ بغیر اس کے احیاء حق نہیں ہوتا۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: شوہر نے روٹی خریدی عورت نے اُس کا سوت کاٹا^(۲) ہل سوت شوہر کا ہے عورت کو کاٹنے کی اجرت بھی نہیں مل سکتی۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۱۵: عورت نے اپنے مال سے شوہر کو کفن دیا یا ورثہ میں سے کسی نے میت کو کفن دیا اگر ویسا ہی کفن ہے جیسا دینا چاہیے تو ترکہ میں سے اُس کا صرفہ^(۴) لے سکتا ہے اور اُس سے بیش ہے^(۵) تو جو کچھ زیادتی ہے وہ نہیں ملے گی اور اجنبی نے کفن دیا ہے تو تبرع ہے اسے کچھ نہیں مل سکتا۔^(۶) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: حرام طور پر کسب کیا یا پر ایسا مال غصب کر لیا اور اس سے کوئی چیز خریدی اس کی چند صورتیں ہیں:

① بائع کو یہ روپیہ پہلے دیدیا پھر اس کے عوض میں چیز خریدی۔ ② یا اسی حرام روپیہ کو معین کر کے اس سے چیز خریدی اور یہی روپیہ دیا۔ ③ اسی حرام سے خریدی مگر دوسرا روپیہ دیا۔ ④ خریدنے میں اس کو معین نہیں کیا یعنی مطلقاً کہ ایک روپیہ کی چیز دو اور یہ حرام روپیہ دیا۔ ⑤ دوسرے روپے سے چیز خریدی اور حرام روپیہ دیا پہلی دو صورتوں میں مشتری کے لیے وہ بیع حلال نہیں اور اُس سے جو کچھ نفع حاصل کیا وہ بھی حلال نہیں باقی تین صورتوں میں حلال۔^(۷) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: کسی چائلہ فخص کو بطور مضاربہ روپے دیے معلوم نہیں کہ جائز طور پر تجارت کرتا ہے یا ناجائز طور پر تو نفع میں اس کو حصہ لینا جائز ہے جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے حرام طور پر کسب کیا ہے۔^(۸) (درمختار)

مسئلہ ۱۸: کسی نے اپنا کپڑا پھینک دیا اور بھینکتے وقت یہ کہہ دیا جس کا جی چاہے لے لے تو جس نے سنا ہے لے سکتا

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب المتفرقات، مطلب: فی البہرجۃ والزیوف والستوقۃ... الخ، ج ۷، ص ۵۱۷۔
چمکے پر روٹی سے دھاگہ بنایا۔

”الدر المختار“ کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج ۷، ص ۵۱۷۔
خرچہ۔ یعنی اس سے بڑگا ہے۔

”الدر المختار“ و ”ردالمحتار“، باب المتفرقات، مطلب: فی البہرجۃ والزیوف والستوقۃ... الخ، ج ۷، ص ۵۱۷-۵۱۸۔

”ردالمحتار“ کتاب البیوع، باب المتفرقات، مطلب: اذا اکسب حراماً ثم اشتری علی خمسۃ أوجہ، ج ۷، ص ۵۱۸۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج ۷، ص ۵۱۸۔

ہے اور جو لے گا وہ مالک ہو جائے گا۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۱۹: باپ نے نابالغ اولاد کی زمین بیع کر ڈالی اگر اُس کے چال چلن اچھے ہیں یا مستور الحال ہے^(۲) تو بیع درست ہے اور اگر بد چلن ہے مال کو ضائع کرنے والا ہے تو بیع ناجائز ہے یعنی نابالغ بالغ ہو کر اُس بیع کو توڑ سکتا ہے، ہاں اگر اچھے دامنوں پہنچے تو بیع صحیح ہے۔^(۳) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۰: ماں نے بچہ کے لیے کوئی چیز خریدی اس طور پر کہ شمن اُس سے نہیں لے گی تو یہ خرید نادرست ہے اور یہ بچہ کے لیے ہبہ قرار پائے گا اُس کو یہ اختیار نہیں ہے کہ بچہ کو نہ دے۔^(۴) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۱: مکان خرید اور اُس میں چڑا پکا تا ہے یا اُس کو چڑے کا گودام بنایا ہے جس سے پڑوسیوں کو اذیت ہوتی ہے^(۵) اگر وقتی طور پر ہے یہ مصیبت برداشت کی جاسکتی ہے اور اس کا سلسلہ برابر جاری ہے تو اس کام سے وہاں روکا جائے گا۔^(۶) (در مختار)

مسئلہ ۲۲: بکری کا گوشت کہہ کر خرید اور نکلا بھیڑ کا یا گائے کا کہہ کر لیا اور نکلا بھینس کا یا خسی^(۷) کا گوشت لیا اور معلوم ہوا کہ خسی نہیں ان سب صورتوں میں واپس کر سکتا ہے۔^(۸) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۳: شیشہ کے برتن بیچنے والے سے برتن کا نرخ کر رہا تھا اُس نے ایک برتن دیکھنے کے لیے اسے دیا دیکھ رہا تھا اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر دوسرے برتنوں پر گرا اور سب ٹوٹ گئے تو جو اس کے ہاتھ سے گر کر ٹوٹا اس کا تاوان نہیں اور اس کے گرنے سے جو دوسرے ٹوٹے اُن کا تاوان دینا پڑے گا۔^(۹) (در مختار)

مسئلہ ۲۴: گیسوں میں بخار ملا دیے ہیں اگر بخار اوپر ہیں دکھائی دیتے ہیں تو بیع میں حرج نہیں اور انکا آنا پھو لیا ہے تو اس کا بیچنا جائز نہیں، جب تک یہ ظاہر نہ کر دے کہ اس میں اتنے گیسوں ہیں اور اتنے بخار۔^(۱۰) (در مختار)

"الدر المختار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج ۷، ص ۵۱۸.

حالت پوشیدہ ہے یعنی لوگوں کو اس کے چال چلن کے بارے میں معلومات نہیں ہیں۔

"الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، مطلب: اذا اکتب حراماً ثم اشترى .. الع، ج ۷، ص ۵۱۹.

المرجع السابق

پڑوسیوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

"الدر المختار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج ۷، ص ۵۲۰. وہ جانور جس کے فوطے نکال دیئے گئے ہوں۔

"الدر المختار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج ۷، ص ۵۲۰.

المرجع السابق.

المرجع السابق، ص ۵۲۳.

(کیا چیز شرط فاسد سے فاسد ہوتی اور کس کو شرط پر معلق کر سکتے ہیں)

متنبیہ: کیا چیز شرط سے فاسد ہوتی ہے اور کیا نہیں ہوتی اور کس کو شرط پر معلق کر سکتے ہیں اور کس کو نہیں کر سکتے اس کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جب مال کو مال سے تبادلہ کیا جائے وہ شرط فاسد سے فاسد ہوگا جیسے بیع کہ شرط فاسدہ سے بیع ناجائز ہو جاتی ہے جس کا بیان پہلے مذکور ہوا اور جہاں مال کو مال سے بدلنا نہ ہو وہ شرط فاسد سے فاسد نہیں خواہ مال کو غیر مال سے بدلنا ہو جیسے نکاح، طلاق، خلع علی المآل (1) یا از قبیل تبرعات (2) ہو جیسے ہبہ۔ وصیت ان میں خود وہ شرط فاسدہ ہی باطل ہو جاتی ہیں اور قرض اگرچہ انتہاء مبادلہ (3) ہے مگر ابتداء چونکہ تبرع ہے، شرط فاسد سے فاسد نہیں۔

دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ جو چیز از قبیل تملیک یا تنقید ہو (4) اس کو شرط پر معلق نہیں کر سکتے تملیک کی مثال بیع، اجارہ، ہبہ، صدقہ، نکاح، اقرار وغیرہ۔ تنقید کی مثال رجعت، وکیل کو معزول کرنا، غلام کے تصرفات روک دینا۔ اور اگر تملیک و تنقید نہ ہو بلکہ از قبیل اسقاط ہو (5) جیسے طلاق یا از قبیل التزامات یا اطلاقات (6) یا دلائات (7) یا تحریضات (8) ہو تو شرط پر معلق کر سکتے ہیں۔ وہ چیزیں جو شرط فاسد سے فاسد ہوتی ہیں اور ان کو شرط پر معلق نہیں کر سکتے حسب ذیل ہیں ان میں بعض وہ ہیں کہ ان کی تعلیق درست نہیں ہے مگر ان میں شرط لگا سکتے ہیں۔ ① بیع ② تقسیم ③ اجارہ ④ اجازہ ⑤ رجعت ⑥ مال سے صلح ⑦ دین سے ابرا یعنی دین کی معافی ⑧ مزارعہ ⑨ معاملہ ⑩ اقرار ⑪ وقف ⑫ تحکیم (11) ⑬ عزل وکیل ⑭ اعکاف ⑮ (12) ⑯ (13) (در مختار، رد المحتار، بحر)

مسئلہ ۲۵: یہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں کہ شرط فاسد سے بیع فاسد ہو جاتی ہے۔ اگر عقد میں شرط داخل نہیں ہے مگر

مال کے عوض خلع۔ حرم کی جمع احسان، بخشش۔ باہم ہدیلی۔ یعنی ساقا کرنے کی قسم سے ہو۔
 التزامات جیسے نماز، روزہ، اطلاقات جیسے غلام کو تجارت کی اجازت دینا وغیرہ۔ دلائت کی جمع یعنی کسی کو قاضی یا خیفہ بنانا۔
 تحریض کی جمع مراد اس سے یہ کہ کسی کو کسی کام کے لئے ابھارنا جیسے امیر لشکر کا یہ کہنا جو فلاں کا فر کو قتل کرے گا اس کے لئے یہ انعام ہے۔
 اجازت جیسے غلام کو بیع و شرا کی اجازت دینا۔ کھیتی کو کرائے پر دینا۔
 یعنی بیع (ثالث) بنانا۔ وکیل کو معزول کرنا۔

"الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، "عایط بل بالشرط العامد..." الخ، ج ۷، ص ۵۲۵-۵۳۸.

و "البحر الرائق"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج ۶، ص ۲۹۷-۳۰۷.

بعد عقد مصلیٰ شرط ذکر کردی تو عقد صحیح ہے مثلاً لکڑیوں کا گٹھا خریدنا اور خریدنے میں کوئی شرط نہ تھی فوراً ہی یہ کہہ تمہیں میرے مکان پر پہنچانا ہوگا۔⁽¹⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: بیع کو کسی شرط پر معلق کیا مثلاً فلاں کام ہوگا یا فلاں شخص آئے گا تو میرے تمہارے درمیان بیع ہے یہ بیع صحیح نہیں صرف ایک صورت اس کے جواز کی ہے وہ یہ کہ یوں کہا اگر فلاں شخص راضی ہوا تو بیع ہے اور اس میں تین دن تک کی مدت مذکور ہو کہ یہ شرط اختیار ہے اور اجنبی کو بھی اختیار دیا جاسکتا ہے جس کا بیان گزر چکا ہے۔⁽²⁾ (بحر)

مسئلہ ۲۷: تقسیم کی صورت یہ ہے کہ لوگوں کے ذمہ میت کے دین ہیں ورثہ نے ترکہ کو اس طرح تقسیم کیا کہ فلاں شخص دین لے اور باقی ورثہ عین (جو چیزیں موجود ہیں) لیں گے یہ تقسیم فاسد ہے یا یوں کہ فلاں شخص نقد (روپیہ اشرفی) لے اور فلاں شخص سامان یا اس شرط سے تقسیم کی کہ فلاں اس کا مکان ہزار روپے میں خرید لے یا فلاں چیز ہبہ کر دے یا صدقہ کر دے یہ سب صورتیں فاسد ہیں اور اگر یوں تقسیم ہوئی کہ فلاں شخص کو حصہ سے فلاں چیز زائد دی جائے یا مکان تقسیم ہوا اور ایک کے ذمہ کچھ روپے کر دیے گئے کہ اتنے روپے شریک کو دے یہ تقسیم جائز ہے۔⁽³⁾ (بحر)

مسئلہ ۲۸: اجارہ کی صورت یہ ہے کہ یہ مکان تم کو کرایہ پر دیا اگر فلاں شخص کل آجائے یا اس شرط سے کہ کرایہ دار اتنا روپیہ قرض دے یا یہ چیز ہدیہ کرے یہ اجارہ فاسد ہے۔ دوکان کرایہ پر دی اور شرط یہ کی کہ کرایہ دار اس کی تعمیر یا مرمت کرائے یا دروازہ لگوائے یا کہنگل⁽⁴⁾ کرائے اور جو کچھ خرچ ہو کرایہ میں مجرا کرے⁽⁵⁾ اس طرح اجارہ فاسد ہے کہ کرایہ دار پر دوکان کا واجبی کرایہ جو ہونا چاہیے وہ واجب ہے وہ نہیں جو باہم طے ہوا اور جو کچھ مرمت کرانے میں خرچ ہوا وہ لے گا بلکہ نگرانی اور بنوانے کی اجرت مثل بھی پائے گا۔⁽⁶⁾ (بحر)

مسئلہ ۲۹: ایک شخص نے دوسرے کا مکان غصب کر لیا مالک نے غاصب سے کہا میرا مکان خالی کر دے ورنہ اتنے روپے ماہوار کرایہ لوں گا یہ اجارہ صحیح ہے اور یہ صورت اُس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے۔⁽⁷⁾ (درمختار)

⁽¹⁾ الدرالمختار، کتاب الطلاق، باب الحضائنة، ج ۵، ص ۵۲۹.

⁽²⁾ البحر الرائق، کتاب البیوع، باب المتعقرقات، ج ۶، ص ۲۹۸.

⁽³⁾ البحر الرائق، کتاب البیوع، باب المتعقرقات، ج ۶، ص ۲۹۹.

پستر کرنے کی بھس ٹی ہوئی مٹی۔
کاٹ دے یعنی کرایہ کی رقم سے کوئی کرے۔

⁽⁴⁾ البحر الرائق، کتاب البیوع، باب المتعقرقات، ج ۶، ص ۲۹۹-۳۰۰.

⁽⁵⁾ الدرالمختار، کتاب البیوع، باب المتعقرقات، ج ۷، ص ۵۳۰.

مسئلہ ۳۰: اجازت کی مثال یہ ہے کہ بالذمہ عورت کا اُس کے ولی یا فضولی نے نکاح کر دیا جو اس کی اجازت پر موقوف ہے اُس کو نکاح کی خبر دی گئی تو یہ کہا میں نے اس نکاح کو جائز کیا اگر میری ماں بھی اس کو پسند کرے یہ اجازت نہیں ہوئی یوں ہی فضولی نے کسی کی چیز بیچ ڈالی مالک کو خبر ہوئی تو اُس نے اجازت مشروط دی یا اجازت کو کسی شرط پر معلق کیا تو اجازت نہ ہوئی۔ یوں جو چیز ایسی ہو کہ اس کی تعلیق شرط پر نہ ہو سکتی ہو اگر اُس کو اس طرح پر منعقد کیا کہ کسی کی اجازت پر موقوف ہو اور اجازت دینے والے نے اجازت کو شرط پر معلق کر دیا تو اجازت نہیں ہوئی۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۳۱: صلح کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص کا دوسرے پر کچھ مال آتا ہے کچھ دے کر دونوں میں مصالحت ہوگئی،^(۲) ظاہر میں یہ صلح ہے مگر معنی کے لحاظ سے بیع ہے لہذا شرط کے ساتھ اس قسم کی صلح صحیح نہیں مثلاً یہ کہا کہ میں نے صلح کی اس شرط سے کہ تو اپنے مکان میں مجھے ایک سال تک رہنے دے یا صلح کی کہ اگر فلاں شخص آجائے یہ صلح فاسد ہے۔ یہ بیع اُس وقت ہے جب غیر جنس پر صلح ہو اگر اُسی جنس پر صلح ہوئی تو تین صورتیں ہیں، اگر کم پر ہوئی مثلاً سو آتے تھے پچاس پر ہوئی تو ابراہیم یعنی پچاس معاف کر دیے اور اتنے ہی پر ہوئی تو آتا ہوا پالیا اور زائد پر ہوئی تو سود و حرام ہے۔^(۳) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۲: ابراہیم اگر شرط متعارف^(۴) سے مشروط ہو یا ایسے امر پر معلق کیا جو فی الحال موجود ہے تو ابراہیم صحیح ہے مثلاً یہ کہا کہ اگر میرے شریک کو اس کا حصہ تو نے دے دیا تو باقی دین^(۵) معاف ہے اُس نے شریک کو دے دیا باقی دین معاف ہو گیا یا یہ کہا اگر تجھ پر میرا دین ہے تو معاف ہے اور واقع میں دین ہے تو معاف ہو گیا اور اگر شرط متعارف نہ ہو تو معاف نہیں مثلاً میں نے دین معاف کر دیا اگر فلاں شخص آجائے یا میں نے معاف کیا اس شرط پر کہ ایک ماہ تو میری خدمت کرے یا اگر تو گھر میں گیا تو دین معاف ہے اگر تو نے پانسو دے دیے تو باقی معاف ہیں اگر تو قسم کھا جائے تو دین معاف ہے، ان سب صورتوں میں معاف نہ ہوگا۔^(۶) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۳: ابراہیم کی تعلیق^(۷) اپنی موت پر صحیح ہے اور یہ وصیت کے معنی میں ہے مثلاً مدیون^(۸) سے یہ کہا اگر میں

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب المتعقرات، ج ۷، ص ۵۳۰-۵۳۱۔

یعنی آپس میں صلح ہوگئی۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب المتعقرات، مطلب: ما یبطل بالشرط العاسد الخ، ج ۷، ص ۵۳۳۔

یعنی ایسی شرط کے ساتھ ہو جو لوگوں میں معروف ہو۔ قرض۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب المتعقرات، مطلب: ما یبطل بالشرط العاسد الخ، ج ۷، ص ۵۲۳۔

یعنی کسی شرط پر معلق کرنا۔ مقررہ۔

مرجاؤں تو تجھ پر جو ذین ہے وہ معاف ہے یا معاف ہو جائے گا اور اگر یہ کہا کہ تو مر جائے تو ذین معاف ہے یہ ابراہیم صحیح نہیں۔⁽¹⁾ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۴: جس کو اعتکاف میں بیٹھنا ہے وہ یوں نیت کرتا ہے کہ اعتکاف کی نیت کرتا ہوں اس شرط کے ساتھ کہ روزہ نہیں رکھوں گا یا جب چاہوں گا حاجت و بے حاجت مسجد سے نکل جاؤں گا، یہ اعتکاف صحیح نہیں۔⁽²⁾ (رد المحتار)

مسئلہ ۳۵: کھیت یا باغ اجارہ پر دیا اور نامناسب شرطیں لگائیں تو یہ اجارہ فاسد ہے مثلاً یہ شرط کہ کام کرنے والوں کے مصارف زمین کا مالک دے گا مزارعت کو فاسد کر دیتا ہے۔⁽³⁾ (رد المحتار)

مسئلہ ۳۶: اقرار کی صورت یہ ہے کہ اس نے کہا فلاں کا مجھ پر اتنا روپیہ ہے اگر وہ مجھے اتنا روپیہ قرض دے یا فلاں شخص آجائے یہ اقرار صحیح نہیں۔ ایک شخص نے دوسرے پر مال کا دعویٰ کیا اس نے کہا اگر میں کل نہ آیا تو وہ مال میرے ذمہ ہے اور نہیں آیا یہ اقرار صحیح نہیں۔ یا ایک نے دعویٰ کیا دوسرے نے کہا اگر قسم کھا جائے تو میں ذین دار⁽⁴⁾ ہوں اُس نے قسم کھالی مگر یہ اب بھی انکار کرتا ہے تو اُس اقرار مشروط کی وجہ سے اس سے مطالبہ نہیں ہو سکتا۔⁽⁵⁾ (رد المحتار)

مسئلہ ۳۷: اقرار کو کل آنے پر معلق کیا⁽⁶⁾ یا اپنے مرنے پر معلق کیا یہ تعلیق درست ہے مثلاً اس کے مجھ پر ہزار روپے ہیں جب کل آجائے یا مہینہ ختم ہو جائے یا عید الفطر آجائے کہ یہ ہیئت تعلیق نہیں بلکہ ادائے ذین کا وقت ہے یا کہا فلاں کے مجھ پر ہزار روپے ہیں اگر میں مر جاؤں یہ بھی ہیئت تعلیق نہیں بلکہ لوگوں کے سامنے یہ ظاہر کرنا ہے کہ میرے مرنے کے بعد ورثہ دینے سے انکار کریں تو لوگ گواہ رہیں کہ یہ ذین میرے ذمہ ہے یہ اقرار صحیح ہے اور روپے فی الحال واجب الادا ہیں⁽⁷⁾ مرے یا زندہ رہے روپے بہر حال اس کے ذمہ ہیں۔⁽⁸⁾ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۸: حکیم یعنی کسی کو بیچ بنانا اس کو شرط پر معلق کیا مثلاً یہ کہا جب چاند ہو جائے تو تم ہمارے درمیان میں بیچ ہو

"الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، مطلب: قال لم دیوہ ادا مت فانت برئ، ج ۷، ص ۵۳۳.

"رد المختار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، مطلب: قال لم دیوہ ادا مت فانت برئ، ج ۷، ص ۵۳۶.

المرجع السابق. مقروض۔

"رد المختار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، مطلب: قال لم دیوہ ادا مت فانت برئ، ج ۷، ص ۵۳۶.

یعنی مشروط کیا۔

یعنی فوراً ادائیگی واجب ہے۔

"الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، مطلب: قال لم دیوہ ادا مت فانت برئ، ج ۷، ص ۵۳۶.

یہ تحکیم صحیح نہیں۔⁽¹⁾ (در مختار) بعض وہ چیزیں ہیں کہ شرط قاسد سے قاسد نہیں ہوتیں بلکہ باوجود ایسی شرط کے وہ چیز صحیح ہوتی ہے، وہ یہ ہیں۔

(1) قرض (2) ہبہ، (3) نکاح، (4) طلاق، (5) خلع، (6) صدقہ، (7) عتق، (8) رہن، (9) ایصا⁽³⁾، (10) وصیت، (11) شرکت، (12) مضاربیت، (13) قضا، (14) الامارات، (15) کفالہ، (16) حوالہ، (17) وکالت، (18) اقالہ، (19) کتابت، (20) غلام کو تجارت کی اجازت، (21) لونڈی سے جو بچہ ہوا اُس کی نسبت یہ دعویٰ کہ میرا ہے، (22) قصد اقل کیا ہے اس سے مصالحت، (23) کسی کو مجروح کیا ہے⁽⁴⁾ اُس سے صلح، (24) بادشاہ کا کفار کو ذمہ دینا، (25) بیع میں عیب پانے کی صورت میں اس کے واپس کرنے کو شرط پر معلق کرنا، (26) اختیار شرط میں واپسی کو معلق پر شرط کرنا،⁽⁵⁾ (27) قاضی کی معزولی۔

جن چیزوں کو شرط پر معلق کرنا جائز ہے وہ اسقاط محض ہیں جن کے ساتھ حلف⁽⁶⁾ کر سکتے ہیں جیسے طلاق، عتاق اور وہ التزامات ہیں جن کے ساتھ حلف کر سکتے ہیں جیسے نماز، روزہ، حج اور تولیات یعنی دوسرے کو ولی بنانا مثلاً قاضی یا بادشاہ و خلیفہ مقرر کرنا۔

وہ چیزیں جن کی اضافت⁽⁷⁾ زمانہ مستقبل کی طرف ہو سکتی ہے:

1 اجارہ 2 فسخ اجارہ 3 مضاربیت 4 معاملہ⁽⁸⁾ 5 مزارعہ⁽⁹⁾ 6 وکالت 7 کفالہ 8 ایصا 9 وصیت 10 قضا

- امارت = طلاق، عتاق، وقف، عاریت # اذن تجارت۔

وہ چیزیں جن اضافت مستقبل کی طرف صحیح نہیں:

1 بیع 2 بیع کی اجازت 3 اس کا فسخ 4 قسمت 5 شرکت 6 ہبہ 7 نکاح 8 رجعت 9 مال سے صلح 10 ذین

سے ابرا۔⁽¹⁰⁾

"الدر المختار"، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ج ۷، ص ۵۳۸۔

زیدی۔

یعنی کسی کو غمی کیا ہے۔

قسم۔

بہم مل کر کوئی کام کرنا۔

بھیتی کرائے پر لینا۔

یعنی قرض سے بری کرنا۔

بیع صرف کا بیان

حدیث (۱): صحیحین میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سونے کو سونے کے بدلے میں نہ بیچو، مگر برابر برابر اور بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور چاندی کو چاندی کے بدلے میں نہ بیچو، مگر برابر برابر اور بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور ان میں اودھار کو نقد کے ساتھ نہ بیچو۔“ اور ایک روایت میں ہے، کہ ”سونے کو سونے کے بدلے میں اور چاندی کو چاندی کے بدلے میں نہ بیچو، مگر وزن کے ساتھ برابر کر کے۔“ (۱)

حدیث (۲): صحیح مسلم شریف میں ہے، فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے خیبر کے دن بارہ دینار کو ایک ہار خریدا تھا جس میں سونا تھا اور پوت، (۲) میں نے دونوں چیزیں جدا کیں تو بارہ دینار سے زیادہ سونا نکلا، اس کو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا، ارشاد فرمایا: ”جب تک جدا نہ کر لیا جائے، بیچنا نہ جائے۔“ (۳)

حدیث (۳): امام مالک و ابوداؤد و ترمذی و غیر ہم ابی الہدثان سے راوی، کہتے ہیں کہ میں سواشرفیاں توڑانا چاہتا تھا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے نکال دیا اور ہم دونوں کی رضامندی ہو گئی اور بیع صرف ہو گئی۔ انھوں نے سونا مجھ سے لے لیا اور اُلٹ پلٹ کر دیکھا اور کہا اس کے روپے اُس وقت ملیں گے جب میرا خازن (۴) غائب (۵) سے آجائے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سن رہے تھے انھوں نے فرمایا: اُس سے جدا نہ ہونا جب تک روپیہ وصول نہ کر لیتا پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”سونا چاندی کے بدلے میں بیچنا سود ہے، مگر جبکہ دست بدست (۶) ہو۔“ (۷)

مسئلہ ۱: صرف کے معنی ہم پہلے بتا چکے ہیں یعنی شمن کو شمن سے بیچنا۔ صرف میں کبھی جنس کا تبادلہ جنس سے ہوتا ہے جیسے روپیہ سے چاندی خریدنا یا چاندی کی ریز گاریاں (۸) خریدنا۔ سونے کو اشرفی سے خریدنا۔ اور کبھی غیر جنس سے تبادلہ ہوتا ہے جیسے روپے سے سونا یا اشرفی خریدنا۔ (۹)

”صحیح البخاری“، کتاب البیوع، باب بیع المصبة بالمصبة، الحدیث: ۲۱۷۷، ج ۲، ص ۳۸

و ”مشکوٰۃ المصابیح“، کتاب البیوع، باب الزیاد بالحدیث: ۲۸۱۰، ج ۲، ص ۱۳۹-۱۴۰۔
شعشے یا کانچ کے دانے۔

”صحیح مسلم“، کتاب المساقاۃ و المراءعة، باب بیع القلادة۔۔ إلح، الحدیث: ۹۰- (۱۵۹۱)، ص ۸۵۸۔
خرائمی۔
دینے کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔
یعنی نقد۔

”الموطا“ للإمام مالک، کتاب البیوع، باب ما جاء فی الصرف، الحدیث: ۱۳۶۹، ج ۲، ص ۱۷۱۔
ریز گاری کی جمع دھات کے وہ سکے جو روپے سے قیمت میں کم ہوں جیسے اشنی اور چونی وغیرہ۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب الصرف، ج ۷، ص ۵۵۲۔

مسئلہ ۲: ثمن سے مراد عام ہے کہ وہ ثمن خلقی ہو یعنی اسی لیے پیدا کیا گیا ہو چاہے اُس میں انسانی صنعت (۱) بھی داخل ہو یا نہ ہو چاندی سونا اور ان کے سکے اور زیورات یہ سب ثمن خلقی میں داخل ہیں دوسری قسم غیر خلقی جس کو ثمن اصطلاحی بھی کہتے ہیں یہ وہ چیزیں ہیں کہ ثمنیت کے لیے مخلوق نہیں ہیں مگر لوگ ان سے ثمن کا کام لیتے ہیں ثمن کی جگہ پر استعمال کرتے ہیں۔ جیسے پیسہ، نوٹ، نکل (۲) کی ریز گاریاں کہ یہ سب اصطلاحی ثمن ہیں روپے کے پیسے بھنائے جائیں (۳) یا ریز گاریاں خریدی جائیں یہ صرف میں داخل ہے۔ (۴)

مسئلہ ۳: چاندی کی چاندی سے یا سونے کی سونے سے بیع ہوئی یعنی دونوں طرف ایک ہی جنس ہے تو شرط یہ ہے کہ دونوں وزن میں برابر ہوں اور اُسی مجلس میں دست بدست قبضہ ہو یعنی ہر ایک دوسرے کی چیز اپنے قبضہ میں لائے اگر عاقدین نے ہاتھ سے قبضہ نہیں کیا بلکہ فرض کر دے کہ بعد وہاں اپنی چیز رکھ دی اور اُس کی چیز لے کر چلا آیا یہ کافی نہیں ہے اور اس طرح کرنے سے بیع ناجائز ہوگئی بلکہ سود ہوا اور دوسرے مواقع میں تحلیہ (۵) قبضہ قرار پاتا ہے اور کافی ہوتا ہے وزن برابر ہونے کے یہ معنی کہ کانٹے یا ترازو کے دونوں پلے (۶) میں دونوں برابر ہوں اگرچہ یہ معلوم نہ ہو کہ دونوں کا وزن کیا ہے۔ (۷) (عالمگیری، در مختار، رد المحتار) برابری سے مراد یہ ہے کہ عاقدین (۸) کے علم میں دونوں چیزیں برابر ہوں یہ مطلب نہیں کہ حقیقت میں برابر ہونا چاہیے اُن کو برابر ہونا معلوم ہو یا نہ ہو لہذا اگر دونوں جانب کی چیزیں برابر تھیں مگر اُن کے علم میں یہ بات نہ تھی بیع ناجائز ہے ہاں اگر اُسی مجلس میں دونوں پر یہ بات ظاہر ہو جائے کہ برابر ہیں تو جائز ہو جائے گی۔ (۹) (فتح القدیر)

مسئلہ ۴: اتحاد جنس کی صورت میں کھرے کھوٹے ہونے کا کچھ لحاظ نہ ہوگا یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ جدھر کھر مال (۱۰) ہے اُدھر کم ہو اور جدھر کھونا ہو زیادہ ہو کہ اس صورت میں بھی کمی بیشی (۱۱) سود ہے۔ (۱۲)

مسئلہ ۵: اس کا لحاظ نہیں ہوگا کہ ایک میں صنعت (۱۳) ہے اور دوسرا چاندی کا ڈھیلا (۱۴) ہے یا ایک سکہ ہے دوسرا ویسا ہی ہے اگر ان اختلافات کی وجہ سے کم و بیش کیا تو حرام و سود ہے مثلاً ایک روپیہ کی ڈیڑھ دو روپے بھر اس زمانے میں چاندی بکتی ہے اور عام طور پر لوگ روپیہ ہی سے خریدتے ہیں اور اس میں اپنی ناواقفی کی وجہ سے کچھ حرج نہیں جانتے حالانکہ یہ سود ہے انسانی کاریگری۔ ایک سفید دھات جس کی جلا (چمک) دوسری دھاتوں کے سامان پر کی جاتی ہے۔ یعنی پہنچ کر وائے جائیں۔

”الدر المختار“ کتاب البیوع، باب الصرف، ج ۷، ص ۵۵۲۔

..... پڑے۔

خریدار کو بیع پر قہر دے دیتا۔

عقد کرنے والے یعنی خریدار اور بیچنے والا۔

”الدر المختار“ و ”رد المختار“ کتاب البیوع، باب الصرف، ج ۷، ص ۵۵۳۔

زیادتی یعنی اضافہ۔

خالص مال۔

”فتح القدیر“ کتاب الصرف، ج ۶، ص ۲۵۹۔

بکڑ۔

کاریگری یعنی ہاتھ سے بنایا ہوا۔

”الہدایہ“ کتاب الصرف، ج ۲، ص ۸۱۔

اور بالاجماع حرام ہے۔ اس لیے فقہاء یہ فرماتے ہیں کہ اگر سونے چاندی کا زیور کسی نے غصب کیا اور عاصب نے اُسے ہلاک کر ڈالا تو اُس کا تاوان غیر جنس سے دلایا جائے یعنی سونے کی چیز ہے تو چاندی سے دلایا جائے اور چاندی کی ہے تو سونے سے کیونکہ اُسی جنس سے دلانے میں مالک کا نقصان ہے اور بخوائی وغیرہ کا لحاظ کر کے کچھ زیادہ دلایا جائے تو سود ہے یہ دینی نقصان ہے۔^(۱) (ہدایہ، فتح، رد المحتار)

مسئلہ ۶: اگر دونوں جانب ایک جنس نہ ہو بلکہ مختلف جنسیں ہوں تو کی بیشی میں کوئی حرج نہیں مگر تقاض بد لین (۲) ضروری ہے اگر تقاض بد لین سے قبل مجلس بدل گئی تو بیع باطل ہوگی۔ لہذا سونے کو چاندی سے یا چاندی کو سونے سے خریدنے میں دونوں جانب کو وزن کرنے کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ وزن تو اس لیے کرنا ضروری تھا کہ دونوں کا برابر ہونا معلوم ہو جائے اور جب برابری شرط نہیں تو وزن بھی ضروری نہ رہا صرف مجلس میں قبضہ کرنا ضروری ہے۔ اگر چاندی خریدنی ہو اور سود سے بچنا ہو تو روپیہ سے مت خریدو گئی (۳) یا نوٹ یا پیسوں سے خریدو۔ دین و دنیا دونوں کے نقصان سے بچو گے۔ یہ حکم ثمن خلعتی (۴) یعنی سونے چاندی کا ہے اگر پیسوں سے چاندی خریدی تو مجلس میں ایک کا قبضہ ضروری ہے دونوں جانب سے قبضہ ضروری نہیں کیونکہ اُن کی ثمنیت مخصوص (۵) نہیں جس کا لحاظ ضروری ہو عاقدین اگر چاہیں تو ان کی ثمنیت کو باطل کر کے جیسے دوسری چیزیں غیر ثمن ہیں اُن کو بھی غیر ثمن قرار دے سکتے ہیں (۶) (رد مختار، رد المحتار) مجلس بدلنے کے یہاں یہ معنی ہیں کہ دونوں جدا ہو جائیں ایک ایک طرف چلا جائے اور دوسرا دوسری طرف یا ایک وہاں سے چلا جائے اور دوسرا وہیں رہے اور اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو مجلس نہیں بدلی، اگرچہ کتنی ہی طویل مجلس ہو، اگرچہ دونوں وہیں سو جائیں یا بے ہوش ہو جائیں بلکہ اگرچہ دونوں وہاں سے چل دیں مگر ساتھ ساتھ جائیں غرض یہ کہ جب تک دونوں میں جدائی نہ ہو، قبضہ ہو سکتا ہے۔ (۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: ایک نے دوسرے کے پاس کہلا بھیجا کہ میں نے تم سے اتنے روپے کی چاندی یا سونا خریدا دوسرے نے قبول کیا یہ عقد درست نہیں کہ تقاض بد لین مجلس واحد میں یہاں نہیں ہو سکتا۔ (۸) (عالمگیری) خط و کتابت کے ذریعہ سے بھی بیع

”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب الصرف، ج ۷، ص ۵۵۴۔

و ”الہدایہ“، کتاب الصرف، ج ۲، ص ۸۵۔

و ”ضغ القدیر“، کتاب الصرف، ج ۶، ص ۲۷۹۔

یعنی ثمن و بیع پر قبضہ۔

یعنی ان کی ثمنیت پر نص (حدیث) وارد ہے۔

سونے کا ایک نمکریزی سکے۔ یعنی خلعتی ثمن جیسے سونا، چاندی۔

”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب البیوع، باب الصرف، ج ۷، ص ۵۵۴۔

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب الأول فی تعریفہ و رکعہ... إلخ، ج ۳، ص ۲۱۷۔

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب البیوع، الباب الأول فی تعریفہ و رکعہ... إلخ، ج ۳، ص ۲۱۷۔

صرف نہیں ہوسکتی۔

مسئلہ ۸: بیع صرف اگر صحیح ہو تو اس کے دونوں عوض معین کرنے سے بھی معین نہیں ہوتے فرض کرو ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ ایک روپیہ ایک روپیہ کے بدلے میں بیع کیا اور ان دونوں کے پاس روپیہ نہ تھا مگر اسی مجلس میں دونوں نے کسی اور سے قرض لے کر تقابض بدلین کیا تو عقد صحیح رہا یا مثلاً اشارہ کر کے کہا کہ میں نے اس روپیہ کو اس روپیہ کے بدلے میں بیچا اور جس کی طرف اشارہ کیا اُسے اپنے پاس رکھ لیا دوسرا اُس کی جگہ دیا جب بھی صحیح ہے۔^(۱) (در مختار) یہ اُس وقت ہے کہ سونا یا چاندی یا سکتے ہوں اور بنی ہوئی چیز مثلاً برتن زیور، ان میں تعین ہوتا ہے۔

مسئلہ ۹: بیع صرف خیاء شرط سے فاسد ہو جاتی ہے۔ یو ہیں اگر کسی جانب سے ادا کرنے کی کوئی مدت مقرر ہوئی مثلاً چاندی آج لی اور روپیہ کل دینے کو کہا یہ عقد فاسد ہے ہاں اگر اسی مجلس میں خیاء شرط اور مدت کو ساقط کر دیا تو عقد صحیح ہو جائے گا۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۱۰: سونے چاندی کی بیع میں اگر کسی طرف اودھار ہو تو بیع فاسد ہے اگرچہ اودھار والے نے جدا ہونے سے پہلے اسی مجلس میں کچھ ادا کر دیا جب بھی کل کی بیع فاسد ہے مثلاً پندرہ روپے کی گنی خریدی اور روپیہ دس دن کے بعد دینے کو کہا مگر اسی مجلس میں دس روپے دیدے جب بھی پوری ہی بیع فاسد ہے یہ نہیں کہ جتنا دیا اُس کی مقدار میں جائز ہو جائے ہاں اگر وہیں کل روپے دیدے تو پوری بیع صحیح ہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: سونے چاندی کی کوئی چیز برتن زیور وغیرہ خریدی تو خیاء عیب و خیاء رویت حاصل ہوگا۔ روپے اشرفی میں خیاء رویت تو نہیں مگر خیاء عیب ہے۔^(۴) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۲: عقد ہو جانے کے بعد اگر کوئی شرط فاسد پائی گئی تو اس کو اصل عقد سے ملحق کریں گے^(۵) یعنی اس کی وجہ سے وہ عقد جو صحیح ہوا تھا فاسد ہو گیا مثلاً روپے سے چاندی خریدی اور دونوں طرف وزن بھی برابر ہے اور اسی مجلس میں تقابض بدلین بھی ہو گیا پھر ایک نے کچھ زیادہ کر دیا یا کم کر دیا مثلاً روپیہ کا سواروپیہ یا بارہ آنے کر دیے اور دوسرے نے قبول کر لیا وہ پہلا

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب الصرف، ج ۷، ص ۵۵۵.

المرجع السابق.

”الفتاویٰ الہمدیہ“، کتاب الصرف، الباب الأول فی تعریفہ... إلح، ج ۳، ص ۲۱۸.

”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب الصرف، ج ۷، ص ۵۵۶.

یعنی اس شرط فاسد کو شروع عقد سے کہ جس میں کوئی شرط نہ تھی اس سے ملائیں گے۔

عقد فاسد ہو گیا۔⁽¹⁾ (در مختار)

مسئلہ ۱۳: پندرہ روپے کی اشرفی خریدی اور روپے دیدیے اشرفی پر قبضہ کر لیا اُن میں ایک روپیہ خراب تھا اگر مجلس نہیں بدلی ہے وہ روپیہ پھیر دے⁽²⁾ دوسرا لے لے اور جدا ہونے کے بعد اُسے معلوم ہوا کہ ایک روپیہ خراب ہے اُس نے وہ روپیہ پھیر دیا تو اُس ایک روپیہ کے مقابل⁽³⁾ میں بیع صرف جاتی رہی اب یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ اُس کے بدلے میں دوسرا روپیہ لے بلکہ اُس اشرفی میں ایک روپیہ کی مقدار کا یہ شریک ہے۔⁽⁴⁾ (رد المحتار)

مسئلہ ۱۴: بدل صرف پر جب تک قبضہ نہ کیا ہو اُس میں تصرف نہیں کر سکتا اگر اُس نے اُس چیز کو ہبہ کر دیا یا صدقہ کر دیا یا معاف کر دیا اور دوسرے نے قبول کر لیا بیع صرف باطل ہو گئی اور اگر روپے سے اشرفی خریدی اور ابھی اشرفی پر قبضہ بھی نہیں کیا اور اسی اشرفی کی کوئی چیز خریدی یہ بیع فاسد ہے اور بیع صرف بدستور صحیح ہے یعنی اب بھی اگر اشرفی پر قبضہ کر لیا تو صحیح ہے۔⁽⁵⁾ (در مختار)

مسئلہ ۱۵: ایک کنیز⁽⁶⁾ جس کی قیمت ایک ہزار ہے اور اُس کے گلے میں ایک ہزار کا طوق⁽⁷⁾ پڑا ہے دونوں کو دو ہزار میں خریدا اور ایک ہزار اُسی وقت دیدیا اور ایک ہزار باقی رکھا تو یہ جو ادا کر دیا طوق کا ثمن قرار دیا جائے گا اگرچہ اس کی تصریح نہ کی ہو یا یہ کہہ دیا ہو کہ دونوں کے ثمن میں یہ ایک ہزار لو۔ یو ہیں اگر بیع میں ایک ہزار نقد دینا قرار پایا ہے اور ایک ہزار اُدھار تو جو نقد دینا ٹھہرا ہے طوق کا ثمن ہے۔ یو ہیں اگر سو روپے میں تلواری خریدی جس میں پچاس روپے کا چاندی کا سامان لگا ہے اور اُسی مجلس میں پچاس دیدیے تو یہ اُس سامان کا ثمن قرار پائے گا یا عقد ہی میں پچاس روپے نقد اور پچاس اُدھار دینا قرار پایا تو یہ پچاس چاندی کے ہیں اگرچہ تصریح نہ کی ہو یا کہہ دیا ہو کہ دونوں کے ثمن میں سے پچاس لے لو بلکہ کہہ دیا ہو کہ تلواری کے ثمن میں سے پچاس روپے وصول کرو کیونکہ وہ آرائش کی چیزیں تلواری کے تابع ہیں تلواری بول کر وہ سب ہی کچھ مراد لیتے ہیں نہ کہ محض لوہے کا پھل البتہ اگر یہ کہہ دیا کہ یہ خاص تلواری کا ثمن ہے تو بیع فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر اس مجلس میں طوق اور تلواری کی آرائش کا

"الدر المختار"، کتاب البیوع، باب الصرف، ج ۷، ص ۵۵۶.

یعنی واپس کر دے۔ یعنی اس روپیہ کے بدلے۔

"رد المختار"، کتاب البیوع، باب الصرف، ج ۷، ص ۵۵۶.

"الدر المختار"، کتاب البیوع، باب الصرف، ج ۷، ص ۵۵۶.

لوٹری، باندی۔

یعنی گلے کا ایک زیور، ہار۔

ثمن بھی ادا نہیں کیا گیا اور دونوں متفرق ہو گئے تو طوق و آرائش کی بیع باطل ہوگئی لونڈی کی صحیح ہے اور تلواری کی آرائش بلا ضرر اس سے علیحدہ ہو سکتی ہے تو تلواری کی صحیح ہے ورنہ اس کی بھی باطل۔ (۱) (ہدایہ)

مسئلہ ۱۶: تلواری میں جو چاندی ہے اس کو ثمن کی چاندی سے کم ہونا ضروری ہے اگر دونوں برابر ہیں یا تلواری والی ثمن سے زیادہ ہو یا معلوم نہ ہو کہ کون زیادہ ہے کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے تو ان صورتوں میں بیع درست ہی نہیں پہلی دونوں صورتوں میں یقیناً سود ہے اور تیسری صورت میں سود کا احتمال ہے اور یہ بھی حرام ہے اس کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جب ایسی چیز جس میں سونے چاندی کے تاریا پتر (۲) لگے ہوں اس کو اسی جنس سے بیع کیا جائے تو ثمن کی جانب اس سے زیادہ سونا یا چاندی ہونا چاہیے جتنا اس چیز میں ہے تاکہ دونوں طرف کی چاندی یا سونا برابر کرنے کے بعد ثمن کی جانب میں کچھ بچے جو اس چیز کے مقابل میں ہو اگر ایسا نہ ہو تو سود اور حرام ہے اور اگر غیر جنس سے بیع ہو مثلاً اس میں سونا ہے اور ثمن روپے ہیں تو فقط تقابض بدلیں (۳) شرط ہے۔ (۴) (در مختار، فتح القدیر)

مسئلہ ۱۷: لچکا، (۵) گونا (۶) اگر چہ ریشم سے بنا جاتا ہے مگر مقصود اس میں ریشم نہیں ہوتا اور وزن سے ہی بکتا بھی ہے، لہذا دونوں جانب وزن برابر ہونا ضروری ہے لیس، (۷) جھک (۸) وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۱۸: بعض کپڑوں میں چاندی کے بادے (۹) بنے جاتے ہیں۔ آٹھل (۱۰) اور کنارے ہوتے ہیں جیسے بناری عمامہ اور بعض میں درمیان میں پھول ہوتے ہیں جیسے گلبدن (۱۱) اس میں زری (۱۲) کے کام کو تابع قرار دیں گے کیونکہ شرع مطہر نے اس کے استعمال کو جائز کیا ہے اس کی بیع میں ثمن کی چاندی زیادہ ہونا شرط نہیں۔

مسئلہ ۱۹: جس چیز میں سونے، چاندی کا طمع ہو (۱۳) اس کے ثمن کا طمع کی چاندی سے زیادہ ہونا شرط نہیں اور اس

”الہدایہ“، کتاب الصرف، ج ۲، ص ۸۲۔

پتلے چڑے کھڑے۔

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب الصرف، ج ۲، ص ۵۶۰۔

و ”فتح القدیر“، کتاب الصرف، ج ۶، ص ۲۶۶۔

زنانہ پا جاموں کے لیے تیار کیا ہوا ریشم کا کپڑا (گونا)۔

سونے، چاندی و ریشم کے تاروں سے بنا ہوا فیتا زری کی تیار کی ہوئی گوٹ، یا کناری جو عموماً عورتوں کے لباس پر زینت کے لیے ناگی جاتی ہے۔ ریشمی یا سوتی کم چڑی پٹی۔

سنہر گونا جو کلاہتوں سے بنایا اور انگرکھوں اور ٹوپوں وغیرہ پر لگایا جاتا ہے۔

دو پٹے کا برا۔

سونے کے تار۔

وہ کپڑا جو ریشم اور سونے چاندی کے تاروں سے بنا جاتا ہے۔

مختلف وضع کا دھاری دار اور پھول دار ریشمی اور سوتی کپڑا۔

جس پر سونے چاندی کا پانی چھایا گیا ہو۔

مجلس میں اتنی چاندی پر قبضہ کرنا بھی شرط نہیں مثلاً برتن پر چاندی کا طمع ہے اُس کو طمع کی چاندی سے کم قیمت پر بیع کیا یا اسی مجلس میں ثمن پر قبضہ نہ کیا جائز ہے۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: طمع میں بہت زیادہ چاندی ہے کہ آگ پر پگھلا کر اتنی نکال سکتے ہیں جو تولنے میں آئے یہ قابل اعتبار ہے۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: چاندی کے برتن کو روپے یا اشرفی کے عوض میں بیع^(۳) کیا تھوڑے سے دام^(۴) مجلس میں دے دیے باقی باقی ہیں اور عاقدین^(۵) میں افتراق^(۶) ہو گیا تو جتنے دام دیے ہیں اُس کے مقابل میں بیع صحیح ہے اور باقی باطل اور برتن میں بائع و مشتری دونوں شریک ہیں اور مشتری کو عیب شرکت کی وجہ سے یہ اختیار نہیں کہ وہ حصہ بھی پھیر دے کیونکہ یہ عیب مشتری کے فعل و اختیار سے ہے اس نے پورا دام اسی مجلس میں کیوں نہیں دیا اور اگر اس برتن میں کوئی حقدار پیدا ہو گیا اُس نے ایک جز اپنا ثابت کر دیا تو مشتری کو اختیار ہے کہ باقی کو لے یا نہ لے کیونکہ اس صورت میں عیب شرکت اس کے فعل سے نہیں۔^(۷) (ہدایہ، فتح القدیر) پھر اگر مستحق^(۸) نے عقد کو جائز کر دیا تو جائز ہو جائے گا اور اتنے ثمن کا وہ مستحق ہے بائع مشتری سے لے کر اُس کو دے بشرطیکہ بائع و مشتری اجازت مستحق سے پہلے جدا نہ ہوئے ہوں خود مستحق کے جدا ہونے سے عقد باطل نہیں ہوگا کہ وہ عاقد نہیں ہے۔^(۹) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: چاندی یا سونے کا ٹکڑا خرید اور اُس کے کسی جز میں دوسرا حقدار پیدا ہو گیا تو جو باقی ہے وہ مشتری کا ہے اور ثمن بھی اتنے ہی کا مشتری کے ذمہ ہے اور مشتری کو یہ حق حاصل نہیں کہ باقی کو بھی نہ لے کیونکہ اس کے ٹکڑے کرنے میں کسی کا کوئی نقصان نہیں یہ اُس صورت میں ہے کہ قبضہ کے بعد حقدار کا حق ثابت ہوا اور اگر قبضہ سے پہلے اُس نے اپنا حق ثابت کر دیا تو

”الدر المختار“، کتاب البیوع، باب المتفرقات، مطلب فی المموء، ج ۷، ص ۵۶۰-۵۶۱.

المرجع السابق.

..... رقم روپے۔

فروخت۔

..... جدائی۔

یعنی بائع و مشتری۔

”الہدایہ“، کتاب الصرف، ج ۲، ص ۸۲.

و ”فتح القدیر“، کتاب الصرف، ج ۶، ص ۲۶۷.

حقدار۔

”الدر المختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب البیوع، باب الصرف، مطلب فی بیع المفصض۔ الخ، ج ۷، ص ۵۶۲.

مشتري کو یہاں بھی اختیار حاصل ہوگا کہ لے یا نہ لے روپے اور اشرفی کا بھی یہی حکم ہے کہ مشتری کو اختیار نہیں ملتا۔⁽¹⁾ (ہدایہ، درمختار) مگر زمانہ سابق میں یہ رواج تھا کہ روپے اور اشرفی کے ٹکڑے کرنے میں کوئی نقصان نہ تھا اس زمانہ میں ہندوستان کے اندر اگر روپیہ کے ٹکڑے کر دیے جائیں تو دیباغی بیکار تصور کیا جائے گا جیسا برتن ٹکڑے کر دینے سے، لہذا یہاں روپیہ کا وہی حکم ہونا چاہیے جو برتن کا ہے۔

مسئلہ ۲۳: دو روپے اور ایک اشرفی کو ایک روپیہ دو اشرفیوں سے بیچنا درست ہے روپے کے مقابل میں اشرفیاں تصور کریں اور اشرفی کے مقابل روپیہ، یوں ہی دو من گہوں اور ایک من جو کو ایک من گہوں اور دو من جو کے بدلے میں بیچنا بھی جائز ہے اور اگر گیارہ روپے کو دس روپے اور ایک اشرفی کے بدلے میں بیع کیا ہے دس روپے کے مقابل میں دس روپے ہیں اور ایک روپیہ کے مقابل اشرفی یہ دونوں دو جنس ہیں ان میں کمی بیشی درست ہے اور اگر ایک روپیہ اور ایک تھان کو ایک روپیہ اور ایک تھان کے بدلے میں بیچا اور روپیہ پر طرفین نے قبضہ نہ کیا تو بیع صحیح نہ رہی۔⁽²⁾ (ہدایہ)

مسئلہ ۲۴: سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے بیع کیا ان میں ایک کم ہے ایک زیادہ مگر جو کم ہے اُس کے ساتھ کوئی ایسی چیز شامل کر لی جس کی کچھ قیمت ہو تو بیع جائز ہے پھر اگر اُس کی قیمت اتنی ہے جو زائد کے برابر ہے تو کراہت بھی نہیں ورنہ کراہت ہے اور اگر اُس کی قیمت ہی نہ ہو جیسے مٹی کا ڈھیلا تو بیع جائز ہی نہیں۔⁽³⁾ (ہدایہ) روپے سے چاندی خریدنا چاہتے ہوں اور چاندی سستی ہو اگر برابر لیتے ہیں نقصان ہوتا ہے زیادہ لیتے ہیں سود ہوتا ہے تو روپے کے ساتھ پیسے شامل کر لیں بیع جائز ہو جائے گی۔

مسئلہ ۲۵: سونا⁽⁴⁾ کے یہاں کی راکھ خریدی اگر چاندی کی راکھ ہے اور چاندی سے خریدی یا سونے کی ہے اور سونے سے خریدی تو ناجائز ہے کیونکہ معلوم نہیں راکھ میں کتنا سونا یا چاندی ہے اور اگر عکس کیا یعنی چاندی کی راکھ کو سونے سے اور سونے کی چاندی سے خریدا تو دو صورتیں ہیں اگر اُس میں سونا چاندی ظاہر ہے تو جائز ہے، ورنہ ناجائز اور جس صورت میں بیع جائز ہے مشتری کو دیکھنے کے بعد اختیار حاصل ہوگا۔⁽⁵⁾ (فتح القدیر)

”الہدایہ“، کتاب الصرف، ج ۲، ص ۸۳.

و ”الدر المختار“، کتاب الصرف، باب الصرف، ج ۷، ص ۵۶۳.

”الہدایہ“، کتاب الصرف، ج ۲، ص ۸۳.

المرجع السابق.

سونے کا کاروبار کرنے والا۔

”فتح القدیر“، کتاب الصرف، ج ۶، ص ۲۷۲.

مسئلہ ۲۶: ایک شخص کے دوسرے پر پندرہ روپے ہیں مایون (۱) نے دائن (۲) کے ہاتھ ایک اشرفی پندرہ روپے میں بیچی اور اشرفی دیدی اور اس کے ثمن و دین میں مقاصدہ کر لیا یعنی ادلا بدلا کر لیا کہ یہ پندرہ ثمن کے اون پندرہ کے مقابل میں ہو گئے جو میرے ذمہ باقی تھے ایسا کرنا صحیح ہے اور اگر عقد ہی میں یہ کہا کہ اشرفی اُن روپوں کے بدلے میں بیچتا ہوں جو میرے ذمہ تمہارے ہیں تو مقاصدہ کی بھی ضرورت نہیں یہ اُس صورت میں ہے کہ ذین پہلے کا ہو اور اگر اشرفی بیچنے کے بعد کا دین ہو مثلاً پندرہ میں اشرفی بیچی پھر اُسی مجلس میں اُس سے پندرہ روپے کے کپڑے خریدے اور اشرفی دے دی اشرفی اور کپڑے کے ثمن میں مقاصدہ کر لیا یہ بھی درست ہے۔ (۳) (ہدایہ)

مسئلہ ۲۷: چاندی سونے میں میل (۴) ہو کر سونا چاندی غالب ہے تو سونا چاندی ہی قرار پائیں گے جیسے روپیہ اور اشرفی کہ خالص چاندی سونا نہیں ہیں میل ضرور ہے مگر کم ہے اس وجہ سے اب بھی انھیں چاندی سونا ہی سمجھیں گے اور ان کی جنس سے بیع ہو تو وزن کے ساتھ برابر کرنا ضروری ہے اور قرض لینے میں بھی ان کے وزن کا اعتبار ہوگا۔ ان میں کھوٹ (۵) خود ملایا ہو جیسے روپے اشرفی میں ڈھنسنے کے وقت کھوٹ ملتے ہیں یا ملایا نہیں ہے بلکہ پیدا انٹی ہے کان سے جب نکالے گئے اُسی وقت اُس میں آمیزش (۶) تھی دونوں کا ایک حکم ہے۔ (۷) (ہدایہ، عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: سونے چاندی میں اتنی آمیزش ہے کہ کھوٹ غالب ہے تو خالص کے حکم میں نہیں اور ان کا حکم یہ ہے کہ اگر خالص سونے چاندی سے اگلی بیع کریں تو یہ چاندی اُس سے زیادہ ہونی چاہیے جتنی چاندی اُس کھوٹی چاندی میں ہے تاکہ چاندی کے مقابلہ میں چاندی ہو جائے اور زیادتی کھوٹ کے مقابل میں ہو اور تقابض شرط ہے کیونکہ دونوں طرف چاندی ہے اور اگر خالص چاندی اس کے مقابل میں اتنی ہی ہے جتنی اس میں ہے یا اس سے بھی کم ہے یا معلوم نہیں کم ہے یا زیادہ تو بیع جائز نہیں کہ پہلی دو صورتوں میں کھلا ہو سہو دے اور تیسری میں سہو کا احتمال ہے۔ (۸) (ہدایہ)

مسئلہ ۲۹: جس میں کھوٹ غالب ہے اُس کی بیع اُس کے جنس کے ساتھ ہو یعنی دونوں طرف اسی طرح کی کھوٹی

مقروض قرض لینے والا۔ قرض خواہ، قرض دینے والا۔

”الہدایہ“، کتاب الصرف، ج ۷، ص ۸۳-۸۴۔

کھوٹ۔ ملاوٹ، آمیزش۔ ملاوٹ۔

”الہدایہ“، کتاب الصرف، ج ۷، ص ۸۴۔

و ”الفتاویٰ الہدیہ“، کتاب الصرف، الباب الثانی فی احکام العقد بالنظر۔ الخ، الفصل الاول، ح ۳، ص ۲۱۹۔

”الہدایہ“، کتاب الصرف، ج ۷، ص ۸۴۔

چاندی ہو تو کی بیشی بھی درست ہے کیونکہ دونوں جانب دو قسم کی چیزیں ہیں چاندی بھی ہے اور کانہ (1) بھی ہو سکتا ہے کہ ہر ایک کو خلاف جنس کے مقابل میں کریں مگر جدا ہونے سے پہلے دونوں کا قبضہ ہو جانا ضروری ہے اور اس میں کی بیشی اگرچہ سود نہیں مگر اس قسم کے جہاں سکے چلتے ہوں ان میں مشائخ کرام کی بیشی کا فتویٰ نہیں دیتے کیونکہ اس سے سود خواری کا دروازہ کھلتا ہے کہ ان میں کی بیشی کی جب عادت پڑ جائے گی تو وہاں بھی کی بیشی کریں گے جہاں سود ہے۔ (2) (ہدایہ)

مسئلہ ۳۰: ایسے روپے جن میں کھوٹ غالب ہے ان میں بیع و قرض وزن کے اعتبار سے بھی درست ہے اور گنتی کے لحاظ سے بھی، اگر رواج وزن کا ہے تو وزن سے اور عدد کا ہے تو عدد سے اور دونوں کا ہے تو دونوں طرح کیونکہ یہ ان میں نہیں ہیں جن کا وزن منصوص (3) ہے۔ (4) (ہدایہ)

مسئلہ ۳۱: ایسے روپے جن میں کھوٹ غالب ہے جب تک ان کا چلن (5) ہے متعین کرنے سے بھی متعین نہیں ہوتے مثلاً اشارہ کر کے کہا اس روپیہ کی یہ چیز دے دو تو یہ ضرور نہیں کہ وہی روپیہ دے اُس کی جگہ دوسرا بھی دے سکتا ہے اور اگر ان کا چلن جاتا رہا تو متعین نہیں بلکہ جس طرح اور چیزیں ہیں یہ بھی ایک متاع (6) ہے اور اُس وقت متعین ہیں اگر اُس کے عوض میں کوئی چیز خریدی ہے تو جس کی طرف اشارہ کیا ہے اُسی کو دینا ضروری ہے اُس کے بدلے میں دوسرا نہیں دے سکتا یہ اُس وقت ہے جب بائع و مشتری دونوں کو معلوم ہے کہ اس کا چلن نہیں ہے اور ہر ایک یہ بھی جانتا ہو کہ دوسرے کو بھی اس کا حال معلوم ہے اور اگر دونوں کو یہ بات معلوم نہیں یا ایک کو معلوم نہیں یا دونوں کو معلوم ہے مگر یہ نہیں معلوم کہ دوسرا بھی جانتا ہے تو بیع کا تعلق اس کھوٹے روپے سے نہیں جس کی طرف اشارہ ہے بلکہ اچھے روپے سے ہے اچھا روپیہ دینا ہوگا اور اگر اُس کا چلن بالکل بند نہیں ہوا ہے بعض طبقہ میں چلتا ہے اور بعض میں نہیں اور ان سے کوئی چیز خریدی تو دو صورتیں ہیں بائع کو یہ بات معلوم ہے یا نہیں کہ کہیں چلتا ہے اور کہیں نہیں اگر معلوم ہے تو یہی روپیہ دینا ضرور نہیں اسی طرح کا دوسرا بھی دے سکتا ہے اور اگر معلوم نہیں تو کھرا روپیہ دینا پڑے گا۔ (7) (در مختار، رد المحتار)

یک قسم کی مرکب و صحت جو تانبے اور راتھک کی آمیزش سے بنتی ہے اس سے ظروف (برتن) بنائے جاتے ہیں۔

”الہدایہ“، کتاب الصرف، ج ۲، ص ۸۴۔

یعنی جن کے ہارے میں نص (حدیث) وارد ہے۔

”الہدایہ“، کتاب الصرف، ج ۲، ص ۸۴۔

لین دین کا رواج۔ سماز و سامان۔

”اندر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب البیوع، باب الصرف، مطلب: مسائل فی المقاصد، ج ۷، ص ۵۶۷۔

مسئلہ ۳۲: روپیہ میں چاندی اور کھوٹ دونوں برابر ہیں بعض باتوں میں ایسے روپے کا حکم اُس کا ہے جس میں چاندی غالب ہے اور بعض باتوں میں اُس کی طرح ہے جس میں کھوٹ غالب ہے بیع و قرض میں اُس کا حکم اُس کی طرح ہے جس میں چاندی غالب ہے کہ وہ وزنی ہیں اور بیع صرف میں اُس کی طرح ہیں جس میں کھوٹ غالب ہے کہ اُس کی بیع اگر اُسی قسم کے روپے سے ہو یا خاص چاندی سے ہو تو وہ تمام باتیں لحاظ کی جائیں گی جو مذکور ہوئیں مگر اُس کی بیع اُسی قسم کے روپے سے ہو تو اکثر فقہاء کی پیشی (۱) کو ناجائز کہتے ہیں اور مقتضائے احتیاط (۲) بھی یہی ہے۔ (۳) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۳: ایسے روپے جن میں چاندی سے زیادہ میل ہے ان سے یا پیسوں سے کوئی چیز خریدی اور ابھی بائع کو دیے نہیں کہ ان کا چلن بند ہو گیا، لوگوں نے اُن سے لین دین چھوڑ دیا امام اعظم فرماتے ہیں کہ بیع باطل ہوگئی مگر فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے کہ ان روپوں یا پیسوں کی جو قیمت تھی وہ دی جائے۔ (۴) (در مختار)

مسئلہ ۳۴: پیسوں یا روپیہ کا چلن بند نہیں ہوا مگر قیمت کم ہوگئی تو بیع بدستور باقی ہے اور بائع کو یہ اختیار نہیں کہ بیع کو فسخ کر دے۔ یو ہیں اگر قیمت زیادہ ہوگئی جب بھی بیع بدستور ہے اور مشتری کو فسخ کرنے کا اختیار نہیں اور یہی روپے دونوں صورتوں میں ادا کیے جائیں گے۔ (۵) (در مختار)

مسئلہ ۳۵: پیسے چلتے ہوں تو ان سے خریدنا درست ہے اور معین کرنے سے معین نہیں ہوتے مثلاً اشارہ کر کے کہ اس پیسہ کی یہ چیز دو تو وہی پیسہ دینا واجب نہیں دوسرا بھی دے سکتا ہے ہاں اگر دونوں یہ کہتے ہوں کہ ہمارا مقصود معین ہی تھا تو معین ہے۔ اور ایک پیسہ سے دو معین پیسے خریدے تو عقد کا تعلق معین سے ہے اگرچہ وہ دونوں اس کی تصریح نہ کریں کہ ہمارا مقصود یہی تھا۔ (۶) (در مختار، رد المحتار) اس صورت میں اگر کوئی بھی ہلاک ہو جائے بیع باطل ہو جائے گی اور اگر دونوں میں کوئی یہ چاہے کہ اُس کے بدلے کا دوسرا پیسہ دیدے یہ نہیں کر سکتا وہی دینا ہوگا۔ (۷) (عالمگیری)

کی زیادتی۔

احتیاط کا تقاضا۔

"الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب البیوع، باب الصرف، مطلب، مسائل فی المقاصد، ج ۷، ص ۵۶۸.

"الدر المختار"، کتاب البیوع، باب الصرف، ج ۷، ص ۵۶۹.

المرجع السابق، ص ۵۷۱.

"الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب البیوع، باب الصرف، مطلب، مسائل فی المقاصد، ج ۷، ص ۵۷۲.

"افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب البیوع، الباب التاسع فیما یجوز ربحہ... إلح، الفصل الأول، ج ۳، ص ۱۰۳.

مسئلہ ۳۶: پیسوں کا چلن اٹھ گیا تو ان سے بیع درست نہیں جب تک معین نہ ہوں کہ اب یہ ٹمن نہیں ہیں بیع ہیں۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۳۷: ایک روپے کے پیسے خریدے اور ابھی قبضہ نہیں کیا تھا کہ ان کا چلن جاتا رہا بیع باطل ہوگئی اور اگر آدھے روپے کے پیسوں پر قبضہ کیا تھا اور آدھے پر نہیں کہ چلن بند ہو گیا تو اس نصف کی بیع باطل ہوگئی۔^(۲) (فتح القدیر)

مسئلہ ۳۸: پیسے قرض لیے تھے اور ابھی ادا نہیں کیے تھے کہ ان کا چلن جاتا رہا اب قرض میں ان پیسوں کے دینے کا حکم دیا جائے تو دائن کا سخت نقصان ہوگا جتنا دیا تھا اُس کا چہارم بھی نہیں وصول ہو سکتا لہذا چلن اٹھنے کے دن ان پیسوں کی جو قیمت تھی وہ ادا کی جائے۔^(۳) (در مختار)

مسئلہ ۳۹: روپیہ دو روپے اٹھنی چونی کے پیسوں کی چیز خریدی اور یہ نہیں ظاہر کیا کہ یہ پیسے کتنے ہونگے بیع صحیح ہے کیونکہ یہ بات معلوم ہے کہ روپیہ کے اتنے پیسے ہیں۔^(۴) (ہدایہ)

مسئلہ ۴۰: صراف^(۵) کو روپیہ دے کر کہا کہ آدھے روپیہ کے پیسے دو اور آدھے کا اٹھنی سے کم چاندی کا سکہ دو یہ بیع ناجائز ہے آدھے کے پیسے خریدے اس میں کچھ حرج نہ تھا، مگر آدھے کا سکہ جو خریدا اس میں کمی بیشی ہے اس کی وجہ سے پوری ہی بیع فاسد ہوگی اور اگر یوں کہتا کہ اس روپیہ کے اتنے پیسے اور اٹھنی سے کم والا سکہ دو تو کوئی حرج نہ تھا کیونکہ یہاں تفصیل نہیں ہے پیسوں اور سکہ سب کے مقابل میں روپیہ ہے۔^(۶) (در مختار، ہدایہ)

مسئلہ ۴۱: ہم نے کئی جگہ ضمنیہ بات ذکر کر دی ہے کہ نوٹ بھی ٹمن اصطلاحی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آج تمام لوگ اس سے چیزیں خریدتے بیچتے ہیں دیون^(۷) و دیگر مطالبات میں بے تکلف^(۸) دیتے لیتے ہیں یہاں تک کہ دس روپے کی چیز

^(۱) الدر المختار، کتاب البیوع، باب الصرف، ج ۷، ص ۵۶۷۔

^(۲) فتح القدیر، کتاب الصرف، ج ۶، ص ۲۷۸۔

^(۳) الدر المختار، کتاب البیوع، باب الصرف، ج ۷، ص ۵۷۲۔

^(۴) الہدایہ، کتاب الصرف، ج ۷، ص ۸۵۔

سنار، سونے کا کام کرنے والا۔

^(۵) الہدایہ، کتاب الصرف، ج ۷، ص ۸۵-۸۶۔

^(۶) الدر المختار، کتاب البیوع، باب الصرف، ج ۷، ص ۵۷۳۔

دین کی جمع، قرضے۔

یعنی بغیر کسی حرج کے۔

خریدتے ہیں اور نوٹ دے دیتے ہیں دس روپے قرض لیتے ہیں اور دس روپیہ کا نوٹ دے دیتے ہیں نہ لینے والا سمجھتا ہے کہ حق سے کم یا زیادہ ملا ہے نہ دینے والا جس طرح اٹھنی، چوٹی، دوانی کی کوئی چیز خریدی اور پیسے دے دیے یا یہ چیزیں قرض لی تھیں اور پیسوں سے قرض ادا کیا اس میں کوئی تفاوت (1) نہیں سمجھتا بعینہ اسی طرح نوٹ میں بھی فرق نہیں سمجھا جاتا حالانکہ یہ ایک کاغذ کا ٹکڑا ہے جس کی قیمت ہزار پانسو تو کیا پیسہ دو پیسہ بھی نہیں ہو سکتی، صرف اصطلاح نے اُسے اس رتبہ تک پہنچایا کہ ہزاروں میں بلکا ہے اور آج اصطلاح ختم ہو جائے تو کوڑی (2) کو بھی کون پوچھے۔ اس بیان کے بعد یہ سمجھنا چاہیے کہ کھوٹے روپے اور پیسوں کا جو حکم ہے، وہی ان کا ہے کہ ان سے چیز خرید سکتے ہیں اور معین کرنے سے بھی معین نہیں ہوں گے خود نوٹ کو نوٹ کے بدلے میں بیچنا بھی جائز ہے اور اگر دونوں معین کر لیں تو ایک نوٹ کے بدلے میں دونوں بھی خرید سکتے ہیں، جس طرح ایک پیسہ سے معین دو پیسوں کو خرید سکتے ہیں روپوں سے اس کو خریدایا بیچا جائے تو جدا ہونے سے پہلے ایک پر قبضہ ہونا ضروری ہے جو رقم اس پر لکھی ہوتی ہے اُس سے کم و بیش پر بھی نوٹ کا بیچنا جائز ہے دس کا نوٹ پانچ میں بارہ میں بیچ کر نا درست ہے جس طرح ایک روپیہ کے ۶۴ کی جگہ سو پیسے یا ۵۰ پیسے بیچ جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں بعض لوگ جو کی بیشی نا جائز جانتے ہیں اسے چاندی تصور کرتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ یہ چاندی نہیں ہے بلکہ کاغذ ہے اور اگر چاندی ہوتی تو اس کی بیچ میں وزن کا اعتبار ضرور کرنا ہوتا دس روپے سے دس کا نوٹ لینا اُس وقت درست ہوتا کہ ایک پلہ میں دس روپے رکھیں دوسرے میں نوٹ اور دونوں کا وزن برابر کریں یہ البتہ کہا جاسکتا ہے کہ بعض باتوں میں چاندی کے حکم میں ہے مثلاً دس روپے قرض لیے تھے یا کسی چیز کا شن تھا اور روپے کی جگہ نوٹ دے دیے یہ درست ہے جس طرح پندرہ روپیہ کی جگہ ایک گنی (3) دینا درست ہے مگر اس سے یہ نہیں ہو سکتا کہ گنی کو چاندی کہا جائے کہ پندرہ کی گنی کو پندرہ سے کم و بیش میں بیچنا ہی نا جائز ہو۔

مسئلہ ۴۲: ہندوستان کے اکثر شہروں میں پہلے کوڑیوں کا رواج تھا اور اب بھی بعض جگہ چل رہی ہیں یہ بھی شن اصطلاحی ہیں اور ان کا وہی حکم ہے جو پیسوں کا ہے۔

(بیع تلجہ)

مسئلہ ۴۳: بیع تلجہ یہ ہے کہ دو شخص اور لوگوں کے سامنے بظاہر کسی چیز کو بیچنا خریدنا چاہتے ہیں مگر اُن کا ارادہ اس

فرق۔

دھڑی (پیسے کا چوتھا حصہ)۔

سونے کا ایک انگریزی سکہ۔

چیز کے بیچنے خریدنے کا نہیں ہے اس کی ضرورت یوں پیش آتی ہے کہ جانتا ہے فلاں شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ چیز میری ہے تو زبردستی چھین لے گا میں اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتا، اس میں یہ ضروری ہے کہ مشتری سے کہہ دے کہ میں بظاہر تم سے بیع کروں گا اور حقیقہ بیع نہیں ہوگی اور اس امر پر لوگوں کو گواہ بھی کرے محض دل میں یہ خیال کر کے بیع کی اور زبان سے اس کو ظاہر نہیں کیا ہے یہ تَلَجِّنَہ نہیں۔ تَلَجِّنَہ کا حکم ہزل^(۱) کا ہے کہ صورت بیع کی ہے اور حقیقت میں بیع نہیں^(۲) (در مختار، رد المحتار) آج کل جس کو فرضی بیع کہا کرتے ہیں وہ اسی تَلَجِّنَہ میں داخل ہو سکتی ہے جبکہ اس کے شرائط پائے جائیں۔

مسئلہ ۴۴: تَلَجِّنَہ کی تین صورتیں ہیں: نفس عقد میں تَلَجِّنَہ ہو یا مقدار ثمن میں یا جنس ثمن میں۔ نفس عقد میں تَلَجِّنَہ کی وہی صورت ہے جو مذکور ہوئی کہ بائع نے مشتری سے کچھ خاص لوگوں کے سامنے یہ کہہ دیا کہ میں لوگوں کے سامنے ظاہر کروں گا کہ اپنا مکان تمہارے ہاتھ بیچا اور تم قبول کرنا اور یہ بیع و شرا^(۳) محض دکھاوے میں ہوگا حقیقت میں نہیں ہوگا، چنانچہ اسی طور پر بیع ہوئی۔ ثمن کی مقدار میں تَلَجِّنَہ کی صورت یہ ہے کہ آپس میں ثمن ایک ہزار طے ہوا ہے مگر یہ طے ہوا کہ ظاہر دو ہزار کیا جائے گا اس صورت میں ثمن وہ ہوگا جو خفیہ طے ہوا ہے جیسا کہ آج کل اکثر شفیعہ سے بچانے کے لیے دستاویز میں بڑھا کر ثمن لکھتے ہیں تاکہ اولاً تو ثمن کی کثرت دیکھ کر شفیعہ ہی نہ کرے گا اور کرے بھی تو وہ رقم دے گا جو ہم نے دستاویز میں لکھائی ہے (یہ حرام اور فریب اور حق تلفی ہے) تیسری صورت کہ خفیہ روپے ثمن قرار پائے اور ظاہر میں اشرفیوں کو ثمن قرار دیا^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵: بیع تَلَجِّنَہ کا یہ حکم ہے کہ یہ بیع موقوف ہے جائز کر دے تو جائز ہوگی، رد کر دے تو باطل ہوگی۔^(۵) (عالمگیری) یعنی جبکہ نفس عقد میں تَلَجِّنَہ ہو۔

مسئلہ ۴۶: دو شخصوں نے آپس میں اس پر اتفاق کیا کہ لوگوں کے سامنے ہم فلاں چیز کی بیع کا اقرار کر دیں ایک کہے فلاں تاریخ کو میں نے یہ چیز اُس کے ہاتھ اتارنے میں بیچی ہے دوسرا اقرار کرے میں نے خریدی ہے حالانکہ حقیقت میں ان دونوں کے مابین بیع نہیں ہوئی ہے تو ایسے غلط اقرار سے بیع موقوف بھی ثابت نہیں ہوگی اگر دونوں اس کو جائز کرنا بھی چاہیں تو جائز نہیں ہوگی۔^(۶) (عالمگیری)

ہنسی مذاق۔

”اندر المختار“، کتاب البیوع، باب الصرف، مطلب: فی بیع التلحیفة، ج ۷، ص ۵۷۷۔

خرید و فروخت۔

”الفتاویٰ الہدیہ“، کتاب البیوع، الباب العشرون فی البیاعات المکروہة والاریاح العاسدة، ج ۳، ص ۲۰۹۔

المرجع السابق.

المرجع السابق.

مسئلہ ۴۷: دونوں میں سے ایک کہتا ہے قُلِّجَتْہ تھا، دوسرا کہتا ہے نہیں تھا تو جو قُلِّجَتْہ کا مدعی ہے اُس کے ذمہ گواہ ہیں، گواہ نہ لائے تو منکر کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۸: دونوں نے یہ طے کر لیا تھا کہ محض دکھانے کے لیے عقد کیا جائے گا اگر وقت عقد اُسی طے شدہ بات پر عقد کی بنا کریں تو عقد درست نہیں کہ بیع میں تبادلہ پر رضامندی درکار ہے اور یہاں وہ مفقود ہے۔ یعنی اگر عقد کو جائز نہ کریں بلکہ رد کر دیں تو باطل ہو جائے گا اور اگر وقت عقد اُس طے شدہ پر پتا نہ ہو یعنی دونوں عقد کے بعد بالاتفاق کہتے ہوں کہ ہم نے اُس طے شدہ کے موافق^(۲) عقد نہیں کیا تھا تو یہ بیع صحیح ہے اور اگر اس بات پر دونوں متفق ہیں کہ وقت عقد ہمارے دلوں میں کچھ نہ تھا نہ یہ کہ طے شدہ بات پر عقد ہے نہ یہ کہ اُس پر نہیں ہے یا دونوں آپس میں اختلاف کرتے ہیں ایک کہتا ہے کہ طے شدہ بات پر عقد کیا تھا دوسرا کہتا ہے اُس کے موافق میں نے عقد نہیں کیا تھا تو ان دونوں صورتوں میں بیع صحیح ہے یوں ہی اگر ثمن کی مقدار باہم ایک ہزار طے پائی تھی اور علانیہ دو ہزار ثمن قرار پایا اس میں بھی وہی صورتیں ہیں اگر دونوں کا اس پر اتفاق ہے کہ ثمن وہی طے شدہ ہے تو ثمن دو ہزار ہے اور اگر دونوں متفق ہیں کہ طے شدہ ثمن پر عقد نہیں ہوا ہے بلکہ دو ہزار پر ہی ہوا ہے یا کہتے ہیں ہمارے خیال میں اُس وقت کچھ نہ تھا کہ طے شدہ ثمن رہے گا یا نہیں یا دونوں میں باہم اختلاف ہے ان سب صورتوں میں بھی ثمن دو ہزار ہے اور اگر جنس ثمن ایک چیز طے پائی اور عقد دوسری جنس پر ہوا تو ثمن وہ ہے جو وقت عقد ذکر ہوئی۔^(۳) (ردالمحتار)

(بیع الوفا)

مسئلہ ۴۹: بیع الوفا اس کو بیع الامانہ اور بیع الاطاعۃ اور بیع المعاملۃ بھی کہتے ہیں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ اس طور پر بیع کی جائے کہ بائع جب ثمن مشتری کو واپس دے گا تو مشتری بیع کو واپس کر دے گا یا یوں کہ مدیون نے دائن کے ہاتھ ذین کے عوض^(۴) میں کوئی چیز بیع کر دی اور یہ طے ہو گیا کہ جب میں ذین ادا کر دوں گا تو اپنی چیز لے لوں گا یا یوں کہ میں نے یہ چیز تمہارے ہاتھ اتنے میں بیع کر دی اس طور پر کہ جب ثمن لاؤں گا تو تم میرے ہاتھ بیع کر دینا۔ آج کل جو بیع الوفا لوگوں میں جاری ہے، اس میں مدت بھی ہوتی ہے کہ اگر اس مدت کے اندر یہ رقم میں نے ادا کر دی تو چیز میری، ورنہ تمہاری۔

”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب البیوع، الباب العشرون۔۔۔ إلح، ج ۳، ص ۲۱۰

مطابق۔

”ردالمحتار“، کتاب البیوع، مطلب: فی بیع التلحط، ج ۷، ص ۵۷۷۔

بدلے۔

مسئلہ ۵۰: بیع الوفا حقیقت میں رہن ہے لوگوں نے رہن کے منافع کھانے کی یہ ترکیب نکالی ہے کہ بیع کی صورت میں رہن رکھتے ہیں تاکہ مرتہن اُس کے منافع سے مستفید ہو۔ لہذا رہن کے تمام احکام اس میں جاری ہوں گے اور جو کچھ منافع حاصل ہوں گے سب واپس کرنے ہوں گے اور جو کچھ منافع اپنے صرف میں لا چکا ہے یا ہلاک کر چکا ہے، سب کا تاوان دینا ہوگا اور اگر بیع ہلاک ہوگئی تو ذین^(۱) کا روپیہ بھی ساقط ہو جائے گا، بشرطیکہ وہ ذین کی رقم کے برابر ہو اور اگر اس کے پروس میں کوئی مکان یا زمین فروخت ہو تو شفعہ بائع کا ہوگا کہ وہی مالک ہے مشتری کا نہیں کہ وہ مرتہن ہے۔^(۲) (رد المحتار) بیع الوفا کا معاملہ نہایت پیچیدہ ہے، فقہائے کرام کے اقوال اس کے متعلق بہت مختلف واقع ہوئے۔ علامہ صاحب بحر نے اس کے بارے میں آٹھ قول ذکر کیے، فقلاے بزاز یہ میں نو قول مذکور ہیں، بعض نے دس قول ذکر کیے ہیں، فقیر نے صرف اُس قول کو ذکر کیا کہ یہ حقیقت میں رہن ہے کہ عاقدین کا مقصود اسی کی تائید کرتا ہے اور اگر اس کو بیع بھی قرار دیا جائے جیسا کہ اس کا نام ظاہر کرتا ہے اور خود عاقدین^(۳) بھی عموماً لفظ بیع ہی سے عقد کرتے ہیں تو یہ شرط کہ ثمن واپس کرنے پر بیع کو واپس کرنا ہوگا یہ شرط بائع کے لیے مفید ہے اور مقتضائے عقد^(۴) کے خلاف ہے اور ایسی شرط بیع کو فاسد کرتی ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے اس صورت میں بھی بائع مشتری دونوں گنہگار بھی ہوں گے اور بیع کے منافع مشتری کے لیے حلال نہ ہوں گے بلکہ جو منافع موجود ہوں انھیں واپس کرے اور جو خرچ کر ڈالے ہیں اُن کا تاوان دے البتہ جو بغیر اس کے فعل کے ہلاک ہو گئے ہوں وہ ساقط لہذا ایسی بیع سے اجتناب ہی کا حکم دیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

هذا اخر ما تبسر لي من كتاب البيوع مع تشتت البال وضعف الحال وقلة الفرصة وكثرة الاشغال والحمد لله العزيز المتعال ذى البر والنوال والصلاة والسلام على حبيب محمد صلى الله تعالى عليه وسلم صاحب الفضل والكمال واصحابه خيرا صاحب واله خير ال والحمد لله رب العلمين قد وقع الفراغ من تسويد هذا الجزء ثلث بقين من شهر رمضان اعنى ليلة السابع والعشرين ليلة الجمعة المباركة الليلة التي ترجى ان تكون ليلة القدر التي هي خير من الف شهر ٥٣٣ هـ وارجو من المولى تعالى ان يمتنى ببركة هذا الشهر وبركة هذه الليلة وان يتقبل بفضل رحمته هذا التاليف وان ينفعني به وسائر المسلمين وبوفقى باتمام هذا الكتاب واليه المرجع والمآب.

قرض۔

”رد المحتار“، كتاب البيوع، مطلب في بيع الوفاء، ج ۷، ص ۵۸۰.

... عقد كاتنا.

یعنی بائع و مشتری۔

مآخذ و مراجع

کتاب احادیث

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعات
1	المصنف لعبد الرزاق	امام ابو بکر عبد الرزاق بن حمام بن نافع صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۲ھ
2	المصنف لابن ابی شیبہ	امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ، متوفی ۲۴۵ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۲ھ
3	المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۲ھ
4	صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۹ھ
5	صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت، ۱۴۱۹ھ
6	سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۴۳ھ	دار المعرفہ بیروت، ۱۴۲۰ھ
7	سنن ابی داود	امام ابو داود سليمان بن ادهع سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ
8	سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
9	سنن الدار القطنی	امام علی بن عمر دارقطنی، متوفی ۲۸۵ھ	مکتبۃ الاولیاء، لبنان
10	سنن النسائی	امام ابو عبد الرحمن بن احمد شعب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۶ھ
11	المعجم الكبير	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۲۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۲ھ
12	المعجم الأوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۲۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۰ھ
13	المستدرک	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ بیروت، ۱۴۱۸ھ
14	السنن الكبرى	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۴ھ
15	شعب الإيمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۱ھ
16	شرح السنة	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۳ھ
17	مشكاة المصابيح	علامہ ولی الدین ترمیزی، متوفی ۷۴۲ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۲۱ھ
18	مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۲۰ھ
19	کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی بریلانی پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۹ھ

کتاب فقہ حنفی

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف / مصنف	مطبوعات
1	الفتاویٰ الخانیة	علامہ حسن بن منصور قاضی خان، متوفی ۵۹۲ھ	پشاور
2	الہدایة	برہان الدین علی بن ابی بکر مرغینانی، متوفی ۵۹۳ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
3	الجوہرۃ النیرۃ	علامہ ابوبکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	باب المدینہ کراچی
4	فتح القدیر	علامہ کمال الدین بن ہمام، متوفی ۸۶۱ھ	کوئٹہ
5	غور الاحکام	علامہ قاضی مصیر ملا خرد خانی، متوفی ۸۸۵ھ	باب المدینہ کراچی
6	دور الاحکام فی شرح غور الاحکام	علامہ قاضی مصیر ملا خرد خانی، متوفی ۸۸۵ھ	باب المدینہ کراچی
7	البحر الرائق	علامہ زین الدین بن نجم، متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ، ۱۳۲۰ھ
8	تنویر الأبصار	علامہ شمس الدین محمد بن عبداللہ بن احمد ترمذی، متوفی ۱۰۰۳ھ	دار المعرفہ، بیروت، ۱۳۲۰ھ
9	الدر المختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ، بیروت، ۱۳۲۰ھ
10	الفتاویٰ الہندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلائے ہند	دار الفکر بیروت، ۱۳۱۱ھ
11	رد المحتار	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفہ، بیروت، ۱۳۲۰ھ
12	الفتاویٰ الرضویۃ	مجدد اعظم علی حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضان فاؤنڈیشن، لاہور

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ 162 کتب و رسائل

مع عنقریب آنے والی 17 کتب و رسائل

﴿شعبہ کتب اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت﴾

اردو کتب:

- 1..... السلفو ظالم المعروف بہ ملفوظات اعلیٰ حضرت (حصہ اول) (کل صفحات: 250)
- 2..... کرنی نوٹ کے شرعی احکامات (بکفُلُ الْفَقِيهِ الْفَاهِمِ فِيْ اَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِمِ) (کل صفحات: 199)
- 3..... وعاء کے فضائل (اَحْسَنُ الْوَعَاءِ لِآذَانِ الدُّعَاءِ مَعَ ذَهْلِ الْمُدَّعَا لِأَحْسَنِ الْوَعَاءِ) (کل صفحات: 140)
- 4..... والدین، زوجین اور ساداتہ کے حقوق (الْحُقُوقُ لِطَرْحِ الْعُقُوقِ) (کل صفحات: 125)
- 5..... اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (إِظْهَارُ الْحَقِّ الْحَلِيِّ) (کل صفحات: 100)
- 6..... ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات: 74)
- 7..... ثبوت ہلال کے طریقے (طُرُقُ اثْبَاتِ هِلَالٍ) (کل صفحات: 63)
- 8..... ولایت کا آسان راستہ (تصویر شیخ) (الْيَاقُوتَةُ الْوَاسِطَةُ) (کل صفحات: 60)
- 9..... شریعت و طریقت (مَقَالُ الْعُرْفَاءِ بِإِعْزَازِ شَرْعٍ وَعِلْمَانِ) (کل صفحات: 57)
- 10..... عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وَسَائِلُ الْجَعْدِ فِي تَحْلِيلِ مُعَانَقَةِ الْجَعْدِ) (کل صفحات: 55)
- 11..... حقوق العہد کیسے معاف ہوں؟ (عجب الامداد) (کل صفحات: 47)
- 12..... معاشی ترقی کا راز (حاشیہ یشرع تدبیر فلاح و نجات و اصلاح) (کل صفحات: 41)
- 13..... دواؤ خداوندی میں خراج کرنے کے فضائل (رَدُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدُعَاةِ الْحَبِيبِ وَمُؤَسَّسَةِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات: 40)
- 14..... اولاد کے حقوق (مشعلۃ الارشاد) (کل صفحات: 31)
- 15..... السلفو ظالم المعروف بہ ملفوظات اعلیٰ حضرت (حصہ دوم) (کل صفحات: 226)
- 16..... فضائل دعا (ذیل المدعاء لأحسن الوعاء) (کل صفحات: 326)

عربی کتب:

- 18, 19, 20..... جَدُّ الْمُتَمَتَّارِ عَلَى رَدِّ الْمُتَحَارِّ (المجلد الاول والثاني والثالث والرابع) (کل صفحات: 650, 713, 672, 570)
- 21..... اَلْزَمْرَةُ الْقَمَرِيَّةُ (کل صفحات: 93) 22..... تَمْهِيدُ الْإِيمَانِ (کل صفحات: 77) 23..... بَكْفُلُ الْفَقِيهِ الْفَاهِمِ (کل صفحات: 74)
- 24..... أَجَلِي الْأَعْلَامِ (کل صفحات: 70) 25..... إِقَامَةُ الْقِيَامَةِ (کل صفحات: 60) 26..... الْأَحَاذِلُ الْمَيِّنَةُ (کل صفحات: 62)
- 27..... اَلْفَضْلُ الْمَوْقِي (کل صفحات: 46)

عنقریب آنے والی کتب

- 1..... جَدُّ الْمُتَمَتَّارِ عَلَى رَدِّ الْمُتَحَارِّ (المجلد الخامس)
- 2..... اولاد کے حقوق کی تفصیل (مشعلۃ الارشاد)

﴿شعبہ تراجم کتب﴾

- 1..... جنہم میں لے جانے والے اعمال۔ جلد اول (الزواجر عن اقتراف الكبائر) (کل صفحات: 853)
- 2..... جنت میں لے جانے والے اعمال (المتحضر الرابع فی ثواب العمل الصالح) (کل صفحات: 743)
- 3..... احیاء العلوم کا خلاصہ (لباب الاحیاء) (کل صفحات: 641) 4..... عیون الحکایات (مترجم، حصہ اول) (کل صفحات: 412)
- 5..... آلسوؤں کا دریا (بحر الذموع) (کل صفحات: 300) 6..... الدعوة الی فکر (کل صفحات: 148)
- 7..... نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (فرقہ العیون و مفرح القلب المحزون) (کل صفحات: 138)
- 8..... مدنی آقا سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روشن فیصلے (الباجر فی حکم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالباطن و الظاہر) (کل صفحات: 112)
- 9..... راہِ علم (تعلیم المتعلم طریق التعلم) (کل صفحات: 102)
- 10..... دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (الزهد فی قضا الامر) (کل صفحات: 85)
- 11..... حسن اخلاق (مکارم الاخلاق) (کل صفحات: 74) 12..... بیٹے کو وصیت (ابن الوالد) (کل صفحات: 64)
- 13..... شاہراہ اولیاء (منہا ج القاریین) (کل صفحات: 36)
- 14..... سایہ عرش کس کس کو ملے گا...؟ (تمہید الفرض فی الحصول الموجهة لظلال العرش) (کل صفحات: 28)
- 15..... حکایتیں اور نصیحتیں (الروض الفائق) (کل صفحات: 649) 16..... آداب دین (الأدب فی الدین) (کل صفحات: 63)
- 17..... اللہ والوں کی باتیں (حلیۃ الاولیاء و طبقات الأصفياء) پہلی قسط: تذکرہ خلفائے راشدین (کل صفحات: 217)
- 18..... عیون الحکایات (مترجم، حصہ دوم) (کل صفحات: 413) 19..... امام عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیتیں (وصایا امام اعظم) (کل صفحات: 46)
- 20..... نیکی کی دعوت کے فضائل (الامر بالمعروف و نہی منکر) (کل صفحات: 98)

مقرب آنے والی کتب

- 1..... راہِ نجات و مہلکات جلد اول (الحدیقة الندیة) 2..... طریۃ الاولیاء (مترجم، حصہ دوم)

﴿شعبہ درسی کتب﴾

- 1..... اتقان القراءة شرح دیوان الحماسة (کل صفحات: 325) 2..... نصاب الصرف (کل صفحات: 343)
- 3..... اصول الشاشی مع احسن الحواشی (کل صفحات: 299) 4..... نحو میر مع حاشیہ نحو منیر (کل صفحات: 203)
- 5..... دروس البلاغة مع شمعوس البراعة (کل صفحات: 241) 6..... گلستہ عقائد و اعمال (کل صفحات: 180)
- 7..... مراح الارواح مع حاشیہ فضیلاء الاصباح (کل صفحات: 241) 8..... نصاب التحوید (کل صفحات: 79)
- 9..... نزہة النظر شرح نخبة الفكر (کل صفحات: 175) 10..... صرف بھائی مع حاشیہ صرف بنائی (کل صفحات: 55)
- 11..... عنایة النحو فی شرح ہدایة النحو (کل صفحات: 280) 12..... تعریفات نحویہ (کل صفحات: 45)
- 13..... الفرح الکامل علی شرح مئة عامل (کل صفحات: 158) 14..... شرح مئة عامل (کل صفحات: 44)
- 15..... الاربعین النوویة فی الأحادیث النوویة (کل صفحات: 155) 16..... المحادثة العربیة (کل صفحات: 101)
- 17..... نصاب النحو (کل صفحات: 288) 18..... نصاب المنطق (کل صفحات: 168)

19.....مقدمة الشيخ مع التحفة المرضية (كل صفحات: 119)

عنقريب آنے والی کتب

- 1.....قصيده برده مع شرح بحر بونى2.....حسامى مع شرحه النامى3.....شرح شرح العقائد مع جمع الفرائد

﴿شعبہ تخریج﴾

- 1.....بہار شریعت، جلد اول (حصہ اول تا ششم کل صفحات 1360)2.....مفتی زیور (کل صفحات: 679)
3.....عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات: 422)4.....بہار شریعت (سولہواں حصہ کل صفحات 312)
5.....صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نقش رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات: 274)6.....علم القرآن (کل صفحات: 244)
7.....جنہم کے خطرات (کل صفحات: 207)8.....اسلامی زندگی (کل صفحات: 170)
9.....تحقیقات (کل صفحات: 142)10.....اربعین حنفیہ (کل صفحات: 112)
11.....آئینہ قیامت (کل صفحات: 108)12.....اخلاق الصالحین (کل صفحات: 78)
13.....کتاب العقائد (کل صفحات: 64)14.....امہات المؤمنین (کل صفحات: 59)
15.....اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات: 56)16.....حق و باطل کا فرق (کل صفحات: 50)
17.....23 تا 24.....تلاوی اہل سنت (سات حصے)24.....بہشت کی کنجیاں (کل صفحات: 249)
25.....سیرت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (کل صفحات: 875)26.....بہار شریعت حصہ ۷ (کل صفحات: 133)
27.....بہار شریعت حصہ ۸ (کل صفحات: 206)28.....کرامات صحابہ عظیم الرضوان (کل صفحات: 346)
29.....سوانح کر بلا (کل صفحات: 192)30.....بہار شریعت حصہ ۹ (کل صفحات: 218)
31.....بہار شریعت حصہ ۱۰ (کل صفحات: 169)32.....بہار شریعت حصہ ۱۱ (کل صفحات: 280)

عنقريب آنے والی کتب

- 1.....بہار شریعت حصہ ۱۲، ۱۳2.....مفتی حدیثیں

- 3.....معمولات الابرار4.....جواہر الحدیث

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

- 1.....ضیائے صدقات (کل صفحات: 408)2.....فیضان احیاء العلوم (کل صفحات: 325)3.....رحمۃ جلیل برائے مدنی قافلہ (کل صفحات: 255)
4.....انفرادی کوشش (کل صفحات: 200)5.....نصاب مدنی قافلہ (کل صفحات: 196)6.....تربیت اولاد (کل صفحات: 187)
7.....فکر مدینہ (کل صفحات: 164)8.....خوف خدا عزوجل (کل صفحات: 160)9.....جنت کی دو چابیاں (کل صفحات: 152)
10.....توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات: 124)11.....فیضان جمال احادیث (کل صفحات: 120)12.....فحوش پاکہ رضائے کمال (کل صفحات: 106)
13.....مفتی دعوت اسلامی (کل صفحات: 96)14.....فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات: 87)15.....احادیث مبارکہ کے انوار (کل صفحات: 66)
16.....کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات: 63)17.....آیات قرآنی کے انوار (کل صفحات: 62)18.....بدگمانی (کل صفحات: 57)
19.....کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات: 43)20.....نماز مماثر کے مسائل (کل صفحات: 39)21.....نجد مدنی کے سہا ب (کل صفحات: 33)

- 22..... ٹی وی اور ٹی وی (کل صفحات: 32) 23..... امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات: 32) 24..... طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات: 30)
25..... فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات: 150) 26..... ریاض کاری (کل صفحات: 170) 27..... عشر کے احکام (کل صفحات: 48)
28..... علی حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات: 49)

﴿شعبہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ﴾

- 1..... آدابِ برہدِ کامل (کامل پانچ حصے) (کل صفحات: 275)
2..... قومِ مجتہدات اور امیر اہلسنت (کل صفحات: 262)
3..... دعوتِ اسلامی کی مذنی بہاریں (کل صفحات: 220)
4..... شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات: 215)
5..... فیضانِ امیر اہلسنت (کل صفحات: 101)
6..... تعارفِ امیر اہلسنت (کل صفحات: 100)
7..... گوشتِ مبلغ (کل صفحات: 55)
8..... تذکرہ امیر اہلسنت قسط (1) (کل صفحات: 49)
9..... تذکرہ امیر اہلسنت قسط (2) (کل صفحات: 48)
10..... قبورِ مکمل گئی (کل صفحات: 48)
11..... غافلِ درزی (کل صفحات: 36)
12..... میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات: 33)
13..... کریمین مسلمان ہو گیا (کل صفحات: 32)
14..... ہیر و گچی کی توبہ (کل صفحات: 32)
15..... ساس بہو میں صلح کا راز (کل صفحات: 32)
16..... مردہ بول اٹھا (کل صفحات: 32)
17..... بد نصیب دولہا (کل صفحات: 32)
18..... عطاری جن کا غسل منہ (کل صفحات: 24)
19..... حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات: 32)
20..... دعوتِ اسلامی کی بیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات: 24)
21..... قبرستان کی چڑیل (کل صفحات: 24)
22..... تذکرہ امیر اہلسنت قسط سوم (سنتِ نکاح) (کل صفحات: 86)
23..... مدینے کا مسافر (کل صفحات: 32)
24..... فلمی اداکار کی توبہ (کل صفحات: 32)
25..... معذور بچی مہلف کیسے بنی؟ (کل صفحات: 32)
26..... جنوں کی دنیا (کل صفحات: 32)
27..... 25 کریمین قیدیوں اور پادری کا قبولِ اسلام (کل صفحات: 33)
28..... صلوة و سلام کی عاشقہ (کل صفحات: 33)
29..... کریمین کا قبولِ اسلام (کل صفحات: 32)
30..... بے قصور کی مدد (کل صفحات: 32)
31..... سرکارِ مسلم اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پیغامِ عطار کے نام (کل صفحات: 49) 32..... نور کا کھلونا (کل صفحات: 32)

منتقرب آنے والے رسائل

- 1..... احکام کی بہاریں (قسط 1)
2..... انفرادی کوشش کی مدنی بہاریں قسط 2 (نومسلم کی درو بھری داستان)
3..... V.C.D کی مدنی بہاریں قسط 3 (رکشہ ڈرائیور کیسے مسلمان ہوا؟)

﴿شعبہ مدنی مذاکرہ﴾

- 1..... وضو کے بارے میں دسویں اور ان کا علاج (کل صفحات: 48) 2..... مقدس تحریرات کے ادب کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات: 48)
3..... پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات: 48) 4..... بلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات: 48)

منتقرب آنے والے رسائل

- 1..... اولیائے کرام کے بارے میں سوال جواب
2..... دعوتِ اسلامی اصلاحِ امت کی تحریک